

تیرا عشق مٹی کا ڈھیر

سیزن 2 از قلم انعم رئیس

آج دو دن گزر گئے تھے اسکو یہاں آئے ہر کوئی اسے لالہ رخ کے نام سے نہیں سنہری مالا کے نام سے جانتے تھے کچھ لوگ اسکا نام سن کر ہنستے تھے کہ یہ کیسے نام ہوا اور کچھ لوگ اس عجیب نام پر کہتے تھے جیسی عجیب وہ خود ہے ویسا ہی عجیب اسکا نام ہے پچھلے دو مہینوں میں ایسا کون سا ٹور چر نہیں تھا جو مالا پر ناکیا گیا ہو اسکو اسپیشل ٹور چر سیل میں رکھا گیا تھا لیکن اب وہ سینٹرل جیل میں منتقل ہو گئی تھی اور اسکے ساتھ سینا بھی تھی کیونکہ اب باقاعدہ کیس چلنا تھا جنید مرڈر کیس کا

روشنی نے ایک شہزادے کو جنم دیا تھا مالا کو جب گرفتار کیا جا رہا تھا تبھی روشنی اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی اسابیل کیلئے یہ ایک بہت بڑا صدمہ تھا لیکن یہ صدمہ صرف ایک دکھ ثابت ہوا جو چند دنوں میں ختم ہو گیا کیونکہ اب اسکے پاس اسکا بیٹا آگیا تھا اسکی جائز اولاد سر آنکھوں پر رکھا تھا اسے اسکی پیدائش پر جشن منایا گیا تھا تھی اٹیل عثمانی نام رکھا تھا شہزادے کا لیکن وہ ابھی ہو اسپتال میں تھا روشنی کو بلیڈ کینسر ہونے کی وجہ سے وہ تھوڑا سا کمزور تھا اسلئے اسے بخار ہو گیا تھا اسابیل نے اسے ہو اسپتال میں اڈمٹ کروایا تھا وہ اپنے بیٹے کو بیسٹ سے بیسٹ ٹریٹمنٹ دینا چاہتا تھا

.....

مالا کو جیسے ہی سینٹرل جیل میں شفٹ کیا گیا سب سے پہلے اس سے آئمہ اکرم ملنے آئی تھیں آئمہ گیلانی ہاؤس گئی تھی مالا سے ملنے اسے روشنی کا بتانے گئی تھی کیونکہ اسکا فون سوئچڈ آف تھا لیکن وہاں جا کر جو خبر انہیں پتا چلی تھی وہ چند پل کچھ بولنے اور سمجھنے سے قاصر ہو گئیں تھیں واچ مین سے تھوڑا اور مزید پوچھا تو پتا چلا کہ مالا کو میر گیلانی کے دوست کو مارنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے تب سے انہوں نے مالا سے ملنے کی بہت کوشش کی لیکن میر نے سخت سکیورٹی انتظام کیا تھا لیکن اب وہ اس سے آرام سے مل سکتی تھیں اسلئے کیس کاسن کر ہی پہنچ گئیں تھیں

'لالہ رخ کہاں ملے گی' انہوں نے ایک پہرے دار سے پوچھا

'کون لالہ رخ؟' اس نے کوئی الگ ہی جواب دیا تھا

'وہی لالہ رخ جو دو تین پہلے لائی گئی تھی یہاں جنید مرڈر کیس میں' انہوں نے تفصیلات بتائیں

'دیکھیں وکیل صاحبہ دو لڑکیاں لائی گئی ہیں جنید مرڈر کیس میں ایک سیننار اکیل ہے اور دوسری سنہری مالا ہے اب بتائیں کس سے ملنا ہے آپ کو' آئمہ کو سخت ترین حیرت ہوئی ہاں وہ سیننار کے بارے میں جانتی تھیں کیس ریڈ کر کے آئیں تھیں لیکن یہ سنہری مالا کون ہے

'آپ مجھے سنہری مالا کا بتادیں' اب وہ اس پہرے دار کے پیچھے پیچھے ایک روم میں آئیں تھیں جو شاید وزیٹرز کیلئے تھا جو مجرم سے ملنے آتے ہیں انہیں یہاں بلایا جاتا تھا چار کرسیاں رکھیں تھیں بیچ میں ایک ٹیبل تھی دو کرسیاں

اسطرف تھیں اور دواسطرف کمرہ بوسیدہ حالت میں تھا اس کمرے میں سی سی ٹی وی کمرہ بھی لگا تھا وہ ٹھٹھک گئیں ایسے کمروں میں زیادہ تر کیمرے نہیں لگے ہوتے تھے اسکا مطلب لالی پر سخت پہرے لگائے ہوئے ہیں وہ انہی سوچوں میں تھیں جب انہیں اپنے پیچھے کسی کا گمان گزرا پیچھے مڑیں تو مالا کھڑی تھی کالے رنگ کے لباس میں دوپٹہ سر پر تھا بال جوڑے میں مقید تھے چہرہ زرد تھا آنکھیں لال سرخ تھیں جیسے ان میں سے ابھی خون ٹپکے گا ہاتھوں پر جلنے کے نشان تھے پیروں میں بے شمار کٹ لگے تھے تین چار انگلیوں کے ناخن غائب تھے یہ وہ لڑکی تو نہیں تھی جسے وہ دو مہینے پہلے جانتی تھیں انہوں نے مالا کو سختی سے اپنے اندر بھینچا انکا دل رو رہا تھا اسکی اس حالت پر لیکن مالا کا رویہ عجیب تھا اس نے انکے گرد بازو حائل نہیں کئے تھے

'لالی میری بچی کیا حال کر دیا ہے ان لوگوں نے تمہارا وہ ایک بار پھر اسے گلے لگ کر روئیں اسکے چہرے پر جہاں جہاں زخم تھے وہاں اپنے ہونٹ رکھے جیسے اسے راحت پہنچائی ہو لیکن وہ خاموش تھی

'آپ آئمہ اکرم ہیں نہ؟' مالا پہلی بار بولی تھی اسکے اس سوال پر انکا دل دہل گیا وہ اچھے طریقے سے جانتی تھیں پولیس والوں کا ٹارچر

'لالی کیا بول رہی ہو تم مجھے بھول گئیں' انکی آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو گئی تھی مالا گڑبڑا گئی تھی انکے سوال پر 'ارے نہیں آئمہ آنٹی ہم کسی کو نہیں بھولے بس ان لوگوں نے ٹور چر ہی اتنا کیا ہے کہ ہماری نظر کمزور ہو گئی ہے اسلئے ہمیں صحیح سے نظر نہیں آرہا بلکہ کہیں بیٹھنے کی جگہ ہے تو بیٹھ کر بات کرتے ہیں' مالا بڑی مشکل سے انہیں دیکھ پارہی تھی آئمہ نے اسے کرسی پر بٹھایا اور خود اسکے سامنے بیٹھ گئیں

'کیسی ہے میری دوست' انہوں نے محبت سے پوچھا تھا تو مالا کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی لیکن اسکی آنکھیں وہ خالی تھیں

'ہم ایک دم ہشاش بشاش ویسے ررر... روشنی۔ ی کسی ہیں' روشنی کا نام لیتے ہی اسکی آواز بھیک گئی تھی کہ آئمہ نے اسکے گلے لگایا اور پھوٹ پھوٹ کر روئیں

'نہیں رہی وہ ہمارے بیچ چلی گئی ہم سب کو چھوڑ کر' چند خاموش آنسو تھے مالا کے جو کہاں گرے پتا ہی نہیں چلا لیکن ان آنسوؤں کا رنگ سفید نہیں ہلکا ہلکا لال رنگ تھا یہ اسکا ضبط تھا جو آخری حدوں کو چھو رہا تھا لالی نے انکو اپنے اندر اور سختی سے بھینچا کون کونسی ازیت نہیں تھی جس سے وہ دوچار نہیں ہوئی تھی میرا ایسا ظالم نکلا تھا کہ کبھی اسکی آنکھوں میں تیز ترین روشنی ڈال کر کبھی پوری پوری رات جگا کر کبھی ناخن اتار لیتا تھا اسکی انگلیوں سے کبھی اسے کھانا نہیں دیتا تھا اور دیتا تھا تو اس میں مرچیں اس قدر ڈالتا تھا کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے اسکو پینے کیلئے پانی نہیں دیتا تھا کبھی برے طریقے سے پٹواتا یا کبھی خود اسے پیٹتا تھا اسکو تو زنجیروں سے بھی مارا گیا تھا ٹورچر کی انتہا تو تب ہوئی جب اسکا جسم کا کوئی بھی اعضاء جلا کر وہاں مرچیں لگائی جاتی تھیں مالا کی چیخیں پورا پولیس اسٹیشن سننا تھا سیدھے پاؤں کی چھوٹی انگلی جڑ سے اکھاڑ لی گئی تھی ہاتھ پیر کاٹنا تو معمول ہو گیا تھا انکا بس وہ لوگ چاہتے تھے کہ وہ کسی طرح جرم قبول کر لے لیکن وہ ناجانے کونسی مٹی کی بنی تھی سب سہہ کر پھر کھڑی ہو جاتی تھی جیسے ابھی وہ یہ سن رہی تھی کہ ایک اور رشتہ اس سے بچھڑ گیا تھا اسکا دل جو تھوڑا بہت پر امید رہتا تھا اب امیدیں ٹوٹ رہیں تھیں اسکی

'بس انکی عمر اتنی ہی تھی اللہ انکے درجات بلند کرے آمین' مالانے دل کر کرچیاں شاید اندر ہی کہیں چھپالی تھیں
آئمہ نے بھی دل میں آمین کہا پانی کا کولر رکھا تھا وہاں سے پانی لیا اور خود پیا اور پھر مالا کو بھی پلایا مالانے شکر کا کلمہ
پڑھا تھا کہ پانی اسے پچھلے دو مہینوں میں کم ہی ملا تھا
'کیا ہوا تھا اس رات لالہ رخ' اب وہ سنبھل گئیں تھیں
'کوئی رات' لالی کی نظریں زمین پر گڑیں تھیں
'جس دن تم گرفتار ہوئیں تھیں' آئمہ کی اس بات پر مالانے پہلو بدلہ
'کوئی رات کی بات کر رہیں ہیں آپ ہم پہلی دفعہ تو گرفتار نہیں ہوئے' مالانے نظریں چرائیں تو وہ سمجھ گئیں تھیں
کہ وہ انہیں کچھ بتانا نہیں چاہتی انہوں نے اسکی طرف دیکھا جسکی نظریں پورے کمرے کا طواف کر رہیں تھیں اور
اچانک ہی رک گئیں اور وہ جانتی تھیں کہ اسکی نظریں کہاں جارہی ہیں
'یہ سی سی ٹی وی کیمرہ ہیں نہ؟' مالانے تردید چاہی تو انہوں نے سر اثبات میں ہلایا 'اسکا یہاں کیا کام' لالی غور کرنا چاہ
رہی تھی کیمرے پر لیکن اسکی آنکھیں اسکا ساتھ نہیں دے رہیں تھیں اسلئے نظریں پھیر گئی
'یہاں پر یہ ایک کمرہ تو نہیں ہو گا وزٹنگ کیلئے؟' انہوں نے لالی سے پوچھا
'نہیں یہاں پر چار پانچ کمرے ہیں' اس نے وضاحت کی تو وہ سر جھٹک گئیں
'دیکھنا یہ لوگ اگلی بار بھی مجھے اسی کمرے میں لائیں گے جب میں تم سے ملنے آؤں گی' انکی بات پر لالی بھی
مسکرائی

'ایک بات بتاؤ پہلے جب تم جیل گئیں تھیں تو کیسے باہر آئیں تھیں کسی نے بیل کرائی تھی' انکی نظریں اب لالی کے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں

'اس وقت ہمارے گھر والے ہمارا فرض ادا کر چکے تھے مطلب ہماری شادی کروا چکے تھے اسلئے انہوں نے پلٹ کر دیکھا ہی نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں اور جس سے شادی ہوئی اسی نے جیل میں ڈالا تھا اسلئے بیل کون کرواتا ہماری' مالا کا لہجہ بہت عام تھا لیکن دکھ اتنا ہی بڑا تھا

'تو پھر جیل سے باہر کیسے آئیں؟' انہوں نے چبھتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا
'ہم بھاگ گئے تھے جیل سے' وہی عام لہجہ لیکن اس بار آئمہ کے چہرے پر سکون پھیلا تھا کیونکہ وہ سمجھنے سے قاصر تھیں کہ اتنا سخت پہرہ کس لیے

'بھاگی کیوں تھیں' اب وہ وقات گری پر اتریں تھیں

'چل کر تو جا نہیں سکتے تھے اسلئے بھاگ گئے' اس نے سوال کو ہوا میں اڑایا
'بی سیریس لالہ رخ' وہ کافی زیادہ سنجیدہ تھیں تو لالی نے بھی اپنا مزاق ایک طرف رکھا

'جب ہمارا کوئی قصور ہی نہیں تھا تو کس بات کا ظلم سہتے' اسکا لہجہ مضبوط تھا

'اسکا مطلب قتل تم نے کیا ہے' انکی آنکھیں مالا کی آنکھوں کو سکین کر رہیں تھیں

'خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی قتل نہیں کیا' وہ دھاڑتی ہوئی کھڑی ہو گئی تھی جبکہ وہ سکون سے بیٹھی تھیں

اگر قتل تم نے نہیں کیا تو تم اب تک کس بات کی سزا کاٹ رہی ہو انکی اس بات پر لالی ہارے ہوئے جواری کی
مانند کرسی پر گری تھی ایک ہاتھ کا بیچ بنا کر زور سے ٹیبل پر مارتا تھا

کیونکہ تب ہماری امیدیں قائم تھیں ہم یہ بات مانتے تھے کہ جس کے اندر طاقت ہو اور وہ ظلم سہتا رہے تو اسے
بھی ظالم کے برابر گناہ ملے گا ہم وہاں سے بھاگ کر اپنی سچائی ثابت کرنا چاہتے تھے رابعہ کو جیل میں دیکھنا چاہتے
تھے ہم اسے مرتا ہوا دیکھنا چاہتے تھے لیکن اب اب ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے نا تو کوئی امید باقی رہی ہے نا ہی
طاقت ہے اور نہ ہی ہمارے لیے دعا کرنے والے دو ہاتھ موجود ہیں آپ بتائیں ہمیں اس نے آئندہ کے دونوں
ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا کون ہے ہمارے پیچھے کس کے لئے بھاگیں ہم جیل سے کوئی امید کوئی روشنی کی کرن
کوئی زریعہ کوئی ایسی بات جو ہمیں زندگی کی طرف واپس لے آئے جو ہمیں جیل سے بھاگنے پر مجبور کر دے ہے
ایسی کوئی وجہ انکے ہاتھ چھوڑ کر وہ کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گئی وہ اپنی عمر سے بہت بڑی لگ رہی تھی
بس یہ سمجھ لو میں تمہیں وہی روشنی کی ایک کرن پکڑانے آئی ہوں جس کے بعد مجھے پورا یقین ہے کہ تم یہاں سے
بھاگنے کیلئے اپنی جان بھی دے دو گی وہ اتنے یقین سے کہہ رہی تھیں کہ مالانے اپنی آنکھیں کھولیں اور انکی طرف
دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں سوال تھے

'روشنی کا وعدہ بھول رہی ہو تم لالہ رخ تمہیں پتا ہے وہ اس دنیا سے جاتے جاتے تمہارے لیے ایک تحفہ چھوڑ گئی ہے شاید وہ جانتی تھی کہ تم اکیلی ہو جاؤ گی وہ تمہارے لیے اپنا سب سے قیمتی ہیرا چھوڑ گئی ہے' وہ ایک جذب کے عالم میں بول رہی تھیں اور لالی ٹک انہیں دیکھ رہی تھی

'کس کی بات کر رہیں ہیں آپ' وہ یقیناً بھول گئی تھی

'روشنی کا بیٹا اور تمہارا سوتیلابھائی اٹیل عثمانی لالی' وہ آنکھوں میں چمک لیے اسے دیکھ رہیں تھیں جواب اپنی جگہ سٹل ہو گئی تھی نہ آنکھیں جھپک رہی تھی نہ سانس لے رہی تھی بس ایک ٹک انہیں دیکھ رہی تھی زہن میں کچھ دھندھلا سا نظر آیا تھا شاید کوئی کاغذ جس پر بہن بننے کی مبارک باد تھی کبھی اسکے باپ کے بارے میں کبھی اسکے بھائی کے بارے میں پھر ایک اور منظر دماغ کے پردے پر لہرایا روشنی نے اسکے ہاتھ پر کفن کا ٹکڑا باندھا تھا وعدہ لیا تھا اس سے..... کفن... ہاں کفن کا ٹکڑا وہ کہاں ہے پھر یاد آیا کہ کچھ دن پہلے اپنے بازو پر باندھا تھا جہاں سے خون رس رہا تھا وہ سوچوں کی دنیا سے باہر آئی اور بائیں ہاتھ کی آستین اوپر کی پورا ہاتھ زخموں سے بھرا تھا لیکن اس پر صرف ایک پٹی تھی مالانے وہ پٹی کھینچ کر ہاتھ سے نکالی اور آنکھوں کے سامنے کی اسی پل پہرے دار لوٹا تھا ویز ٹینگ آرزو ختم ہو گئے تھے مالا کھڑی ہوئی اور انکی طرف جھکی

'ہم لالہ رخ نہیں ہیں مالا ہیں سنہری مالا اور رہی بات ہمارے بھائی کی تو بتا دیں سب کو وہ شیرنی جو قید میں تھی اب میدان میں اتر رہی ہے اور یاد رکھیں وہ شیرنی اب زخمی شیرنی بن گئی ہے اور اس زخمی شیرنی نے موت کے گھاٹ ناتا رانا تو ہمارا نام بھی سنہری مالا نہیں' اسکی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں لیکن چہرے پر اتنی ہی

خوبصورت مسکراہٹ تھی وہ کہتے ہوئے بائے کے انداز میں ہاتھ ہلاتے ہوئے نکل گئی تھی جبکہ پیچھے آئٹمہ اکرم
مسکرائیں

'مجھے یہی شیرنی چاہیے تھی لالی اوپس سنہری مالا... ہممم... نائس نیم' وہ اب کھڑی ہو گئیں تھیں انکے چہرے پر
اطمینان ہی اطمینان تھا لیکن جانے سے پہلے وہ ایک شعر پڑھ گئیں تھیں
تنہا ہی سہی لڑتو رہی ہے وہ اکیلی

بس تھک کے گری ہے ابھی ہاری تو نہیں ہے



'How is it Possible?'

اسائیل دھاڑا تھا جب سے اسے یہ پتا چلا تھا کہ وہ عربوں کھربوں کی جائیداد سنہری مالانامی چڑیا لے اڑی ہے تب
سے جینا حرام ہو گیا تھا اسکا جس جائیداد کیلئے اتنا کچھ کیا آج سب اسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا 'کون ہے یہ سنہری مالا اور
وہ جائیداد تو صرف کسی فیملی میمبر کے نام ہو سکتی تھی تو اسے کیسے مل گئی' وہ اپنے باپ دلاور عثمانی کے سامنے کھڑا
تھا جو خود تذبذب کا شکار تھے انکے بالکل سامنے ایک وکیل بیٹھا تھا جو انہیں اپڈیٹ دے رہا تھا
'سر سنہری مالا تو انکا دارانام ہے اصل نام لالہ رخ ہے' اب اس نے دھماکا کیا تھا اسکے سر پر

'یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ تو جیل میں ہے' اسائیل کابس نہیں چل رہا تھا ورنہ مالا کی گردن اپنے ہاتھوں سے توڑتا
'سر دو مہینے پہلے ساری جائیداد انکے نام ٹرانسفر ہوئی ہے' وکیل صاحب نے کاغذات انکی طرف بڑھائے تو وہ رخ
پھیر گئے

'ساری جائیداد کے پیپرز تو صرف ایک ہی انسان کے پاس تھے وہ وکیل کیا نام ہے اسکا.....' وہ نام بھول گیا تھا
'آئمہ اکرم سر لالہ رخ کی ماں کو ثر نواب کی بہترین دوست' خبر دینے والا اسکا کوئی خاص ملازم تھا
'آئمہ اکرم' زیر لب بڑبڑایا اور پھر مسکرایا ایک ہاتھ سے اشارہ کیا تو وکیل اور ملازم باہر نکل گئے تھے دلاور عثمانی
بھی اپنے کمرے میں چلے گئے تھے اب اس وسیع کمرے میں وہ اکیلا کھڑا تھا تنہا 'تمہاری ہی تلاش تھی مجھے پہلے سوچا
تھا غلطی کی ہے چھوڑ دوں گا لیکن اب تو گناہ کیا ہے تم نے اور گناہ کرنے والوں کی عمریں چھوٹی ہوتی ہیں' وہ
دلفریب قہقہہ لگاتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا

Novel Galaxy

وَهْدَىٰ نَاهُ النَّجَّىٰ دَىٰ ن

ہم نے انسان کو دونوں راستے اچھی طرح سمجھا دیئے۔

دوسری طرف مالا بھی مسکرائی تھی بلکہ قہقہہ لگا رہی تھی "حوا کی بیٹی ہیں ہم کھلونا سمجھ کر کھیلنے کی غلطی مت کرنا ورنہ
یہی بیٹی کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑے گی"



میر گیلانی کو گھر سے بے دخل کیا تھا بی جان نے ان سب کا کہنا تھا کہ اگر ایسا کچھ تھا بھی تو لالی کے ساتھ جو کیا ہے وہ بے حد غلط تھا اور دوسرا انکے گھر میں ایک مجرم کو بہو بنا کر لایا تھا اس سے جھوٹا نکاح کیا تھا اور انکو یہ سب بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا اسلئے انہوں نے میر اور رابعہ کو گھر سے باہر کیا تھا انکا دل کٹ گیا تھا لیکن انکا دل تو تب بھی کٹا تھا جب انہوں نے لالی کا وہ اظہارِ عشق سنا تھا اور کسی کے احساسات کو روندنا خدا کو سخت ناپسند تھا اور پھر اگر وہ لڑکی معصوم نکلی تو بی جان نے بہت سوچ کر یہ فیصلہ لیا تھا

میر نے نیا گھر لیا تھا اس گھر کو رابعہ گیلانی نے اپنی محبت سے سجایا تھا یہ وہ دو مہینے پہلے والی رابعہ خان نہیں تھی یہ تو رابعہ گیلانی تھی جسے میر کی محبت نے ہل ہل سنوارا تھا وہ بہت بدل گئی تھی اس نے خود کو میر کیلئے بدل دیا تھا وہ سب چھوڑ چکی تھی وہ تو میر نے گھر والوں کو منانے کیلئے روز نئی ترکیب سوچتی رہتی تھی

اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا میر چاند کو دیکھ رہا تھا سکون ہی سکون ملا تھا اسے ہر طرف سے ایسے لگتا تھا اس نے اپنے دوست کا حق ادا کر دیا ہو جب لالہ رخ اسکی قربت میں تھی تب وہ سکون سے نہیں سو پاتا تھا کہ جنید کا قاتل ابھی باہر کھلا گھوم رہا ہے

'میررر' رابعہ کی کھنتی آواز کان میں پڑی تو وہ مسکراتا ہوا اسکی طرف مڑا جو پنک ٹائیٹ میں اس کیلئے امتحان بنی کھڑی تھی لیکن یہ کیا وہ اداس تھی میر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو وہ اس کے سینے سے لگی اسکی کمر پر اپنے بازو باندھے

'جی جان میر' انتہائی گھمبیر آواز

'آپ اداس ہیں کیا' اس کے لہجے میں میر کیلئے عزت ہی عزت تھی اسکی بات سن کر اس کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی

'جس کے پاس تم جیسی پیاری سی بیوی ہو وہ اداس کیسے ہو سکتا ہے' میر نے اس کے دونوں گال چومے تھے
'تو پھر رر.....' اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی میر مکمل طور پر بہک چکا تھا اس نے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی قید میں لیے تھے اور آہستہ آہستہ اس کے گاؤں کی ڈوریاں کھولی تھیں ایک جھٹکے سے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا تھارابی نے اپنے دونوں ہاتھ میر کی گردن میں ڈالے تھے گویا خود سپردگی دی تھی میر اس کے انداز پر اور مزید بہک گیا تھا ایک ہاتھ سے جلتا لیمپ بھجایا



دو پہر کا وقت تھا فصیحہ کھانا بنا رہی تھی رخصتی کو ایک مہینہ گزر گیا تھا اور فصیحہ کو واقعی ایک بہترین ہمسفر مل گیا تھا دانیال نے اسکو اپنی محبت میں اس قدر الجھایا تھا کہ اسے دانیال کہ علاوہ کچھ سوچتا ہی نہیں تھا شبانہ بیگم ہاتھ میں

تصبح لیے بیٹھی تھیں آج کل انکا دل بہت گھبراہٹا تھا پاس ہی پری بیٹھی اپنے انجینئرنگ کے پیپرز کی تیاری کر رہی تھی تبھی ڈور بیل بھی تھی پری نے دروازہ کھولا تو برابر والی فردوس خالا تھیں انتہائی نیک سیرت عورت ان کے گھر ہی لالی کا اکثر دن گزرتا تھا لالی نے انہی سے ہی کونٹیکٹ رکھا تھا ابھی وہ پریشان سی اندر داخل ہوئیں تھیں 'اللہ خیر کرے فردوس کیا ہوا ہے' شبانہ بیگم نے پری کو پانی لانے کا اشارہ کیا فصیحہ بھی باہر آگئی تھی 'شبانہ تمہارے پاس لالی کا کوئی فون آیا تھا' انہوں نے سب سے پہلا سوال ہی یہی کیا تھا کہ شبانہ بیگم ٹھٹھک گئیں 'نہیں لالی نے مجھے کبھی کال نہیں کی لیکن ہوا کیا ہے' اب شبانہ بیگم کہ ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے 'لالی تقریباً ایک سال سے مجھ سے رابطے میں تھی ہر دن کال کرتی تھی تم لوگوں کی خیریت پوچھنے کیلئے لیکن اب دو مہینے ہو گئے ہیں نہ اسکا نمبر لگتا ہے نہ وہ خود کوئی فون کرتی ہے میں نے اسکا نمبر بہت بار ملایا لیکن وہ نمبر اب ہے ہی نہیں' وہ بے حد پریشان تھیں لیکن شبانہ بیگم تو انکی اس بات پر سن تھیں کہ وہ ان سے فون کر کے ان لوگوں کی خیریت پوچھتی تھی

'تو اس نے آپ کو میر بھائی کا یا کسی اور کا نمبر نہیں دیا تھا کیا' پری اپنی ماں کو گن دیکھ کر خود آگے آئی تھی فصیحہ کے چہرے پر بھی امید نظر آئی تھی

'بیٹا مجھے لالی نے کسی کا نمبر نہیں دیا بس وہ اچانک سے کہیں غائب ہو گئی ہے کوئی بھی رابطہ نہیں ہو رہا اس سے' وہ لالی کو اپنی بیٹی کہتی تھیں تبھی اچانک شبانہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر روئی تھیں

'میں نے کہا تھا نہ کہ میرا دل گھبرا رہا ہے ضرور کچھ غلط ہوا ہے اسکے ساتھ یا اللہ اسے اپنے حفظ و امان میں رکھنا اے رحیم میں اپنی دی ہر بد دعا واپس لیتی ہوں یا اللہ میری بچی کی حفاظت کرنا' وہ وہیں سجدے میں گریں تھیں فردوس خالا بھی واپس پلٹ گئیں تھیں امید کے کر آئی تھی یہاں شاید اسکا کچھ پتا چل جائے لیکن وہ پتا نہیں اچانک کہاں چلی گئی تھی

جو تعلق گہرے تھے وہی اندر تک توڑ گئے

جن پرمان تھا سب سے زیادہ وہی لوگ چھوڑ گئے



سنینا واشروم کی طرف گئی تھی لیکن کوئی تھا جو اسکا پیچھا کر رہا تھا وہ واشروم سے باہر آئی تو کسی نے اسکا گلابونچ کر دیوار سے لگایا تھا

'چھوڑو مم... مجھے' سنینا کے گلے میں سانس اٹک رہی تھی آنکھیں اوپر چڑھ رہی تھیں وہ سامنے والے کو دیکھنے سے قاصر تھی

'کھاؤ اپنی جان کی قسم کے ہم جو پوچھیں گے اسکا صحیح صحیح جواب دو گی ورنہ تم اگلی صبح نہیں دیکھ پاؤ گی' مالا کی آواز پہچان گئی تھی وہ اس نے اثبات میں سر ہلایا تو لالی نے ایک جھٹکے سے چھوڑا اسے وہ دیوار کے ساتھ لگتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی

'کلک... کیا پوچھنا چاہتی ہو' سینا جانتی تھی وہ کیا پوچھنا چاہتی ہے اسی لئے ڈرامے کر رہی تھی مالا نے کھینچ کر اسے ایک لگایا

"چٹاخ"

'بکواس بند کرو اور سب بتاؤ ہمیں کیا بکواس کی ہے تم نے کونسی جھوٹی گواہی دی ہے ہمارے خلاف' وہ دھیمی آواز میں غررائی تھی اسکا تو اس تھپڑ سے ہی دماغ گھوم گیا تھا کتنا بھاری ہاتھ تھا اسکا

'مم... مجھے یہ سب ااا... اسائیل اور رابعیہ نے کرنے کیلئے کہا تھا' وہ منمائی تو مالا نے مزید ایک تھپڑ مار کر اسکے ہوش اٹھکانے لگائے "چٹاخ"

'ہم نے کہا نا بکواس نہیں سب سچ بتاؤ ہمیں' مالا نے اسکا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچا سینا نے جلدی سے سر ہلایا تو اس نے اسکا منہ چھوڑ دیا پھر وہ پٹر پٹر بولنا شروع ہوئی

'میں تمہاری یونی کی نہیں تھی مجھے وہاں اسائیل نے بھیجا تھا تم پر نظر رکھنے کیلئے وہاں میری ملاقات ررر... رابی سے ہوئی وہ تمہاری دشمن تھی اس دن جنید کو مارنے جب وہ وہاں آئی تھی تب میں تھوڑی دیر بعد وہاں پہنچی تھی جب وہ جنید کو گولی ماری رہی تھی لیکن اس نے ایک گولی مجھے ماری تھی جو میرا بازو چیر گئی تھی (یاد آئی وہ بات جب میر

نے کہا تھا گن میں سے دو گولیاں چلی ہیں) اور دوسری جنید کو ماری تھی میں وہاں سے چلی گئی تھی تھوڑی آگے گئی تو تم وہاں جاتی ہوئی نظر آئیں میں ٹھٹھک گئی تھی میں نے اسائیل کو ساری بات بتائی تو اس نے کہا نے مجھے وہیں روکنے کا کہا تھا پھر اس نے تمہیں بے ہوش کیا اور پھر جنید کو آگ لگائی تم پتا نہیں کیسے جاگ گئی تھیں اس سب واقعے کی میں وڈیو بنا رہی تھی تمہیں رابعیہ واپس لے گئی تھی پھر اسائیل نے اس کیس میں تمہیں پھنسانے کا کہا تھا اور تم پھنس بھی گئیں تمہیں رابعیہ نے نہیں اسائیل اور میں نے پھنسیا تھا اب اس نے ڈرتے ڈرتے اپنا آنکھیں اٹھا کر مالا کو دیکھا جسکی آنکھوں کی بینائی کم ہونے کے باوجود وہ ایک ایک چیز کا اچھے سے جائزہ لے رہی تھی 'آگے کیا ہوا تھا' مالا کی آواز سرد تھی وہ ایک طرف دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی جبکہ وہ زمین پر بیٹھی تھی 'پھر وہ سب وڈیو میں نے پولیس اسٹیشن بھیجیں تھیں نہ صرف یہ بلکہ ایسے ایسے ثبوت سامنے رکھے تھے کہ وہ سب تمہیں مجرم سمجھنے لگے تھے وہاں کے ایک حوالدار کو خرید لیا تھا ہم نے اور پھر اسائیل نے تمہاری کچھ پکس تمہارے گھر بھجوائیں تھیں ہم نہیں جانتے تھے آگے کیا ہو گا لیکن پھر رابعیہ نے علی کو وہاں خود بلایا تھا جنید کا نام لے کر وہ آ بھی گیا تھا پھر وہاں کیا ہوا میں نہیں جانتی لیکن اتنا ضرور جانتی ہوں کہ علی تم سے بے حد بدظن ہوا تھا لیکن صرف یہ نہیں اس نے کچھ اور بھی پلین کر رکھا تھا اس نے تمہارے گھار والوں کو اور میر کو پرانی فیکٹری بلایا تھا کا اور اس طرح تم پھنس گئیں وہ تمہیں کہتی تھی کہ میر کو تم نے چھین لیا اس سے حالانکہ اس نے خود میر کو تمہارے حوالے کیا تھا تب تک وہ نہیں جانتی کہ ہم اسکی مدد کر رہے ہیں اب وہاں بالکل خاموشی تھی آواز تھی تو

صرف سینا کی سانس لینے کی لیکن یہ کیا مالا کی تو سانس کی بھی آواز نہیں آرہی تھی اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر بولنا شروع ہوئی

'پھر رابعہ لاہور کیلئے نکلی تھی لیکن اسے بچہ راستے میں اسائیل نے کڈنیپ کر لیا تھا پھر وہ دونوں مل کر پلیننگ کرتے رہے اور پھر ایک دفعہ میر نے مجھے بلایا پتا نہیں کیسے مگر وہ مجھے جان گیا تھا بس یہیں پلین چینیج ہوا تھا اور مجھے اسائیل نے تمہارے خلاف گواہ بنایا تھا میں نے جھوٹی قسم اٹھا کر گواہی دے دی تھی اور خود گرفتاری بھی دی تھی اور تب مجھے یہ سب پتا چلا کہ میر اور علی تمہارے ساتھ مل کر کھیل رہے ہیں اور یہ بھی کہ میر نے تم سے جھوٹا نکاح کیا ہے اور تبھی رابعہ نے میر سے شادی کر لی بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتی اب وہ خاموش ہو گئی تھی اور اٹھ کھڑی ہوئی جانے کیلئے پٹی ہی تھی کہ مالا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا 'تمہارا ہمارے باپ سے کیا تعلق تھا؟' سینا کو لگا یہ سوال چبھتا ہوا لگا تھا لیکن اپنی جان کی قسم کھائی تھی 'مجھے تمہارا باپ اپنی پیاس مٹانے کیلئے... وہ ابھی کچھ کہتی کہ مالا کے تیسرے تھپڑ نے اسے زمین بوس کیا تھا "چٹاخ"

'شرم نہیں آئی تمہیں اپنا آپ بیچتے ہوئے بولو' مالا نے اس کے بال اپنے ہاتھ میں جکڑے تھے جب کہ وہ مچل رہی تھی اس کے سامنے تو مرد نہیں ٹک پاتے تھے پھر تو وہ ایک لڑکی تھی کمزور لڑکی جن کے اندر ضمیر نہیں ہوتا 'ہم تمہیں چھوڑ دیتے مس راحیل کیونکہ تمہاری جان ہمارے کام کی نہیں تھی لیکن تم نے بھی گناہ کیا ہے پہلا گناہ جھوٹی قسم کھائی دوسرا گناہ اپنا جسم بیچا زنا کیا پھر بھی تم سوچ رہی ہو گئی کہ حج کرنا تو خدا کا کام ہے نہ لیکن یونو واٹ'

اس نے اسکے بال چھوڑے اور کھڑی ہوئی تو وہ بھی کھڑی ہوتی ہوئی بھگانے کی کوشش کرنے لگی تبھی مالا نے اسے دیوار سے لگایا اور اسکے دل کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھ کر دباؤ بڑھایا تھا درد کے مارے اسکی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو ہوئیں تھیں اسکا دل بند ہو رہا تھا مالا نے اپنا ہاتھ نہیں ہٹایا تھا 'تمہاری جان کا پروانہ ان لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جنہوں نے سنہری مالا کے ساتھ کھیلنے کی غلطی کی ہے' اس نے اب اپنا ہاتھ ہٹا دیا تھا وہ زمین پر گری بری طرح تڑپ رہی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی جان نکل گئی اسکی آنکھیں پتھر اگئیں تھیں تبھی مالا باہر نکلی تھی تو سائیڈ پر وہی پہرے دار کھڑا تھا وہ مسکراتی ہوئی اس تک آئی

'دھیان رکھنے کیلئے شکریہ' وہ دو انگلیاں ماتھے تک لے جا کر اسے سیلیوٹ کرتی مسکراتی ہوئی چلی گئی تھی جبکہ وہ بوڑھا پہرے دار اسے دیکھ رہا تھا

'اکثر معصوم لوگوں کی معصومیت تب ختم ہوتی ہے جب وہ بے گناہ ہوتے ہوئے بھی گناہ گار ثابت کر دیے جائیں اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ سنہری مالا سچے موتیوں کی مالا بھی ہے' اس پہرے دار نے دل ہی دل میں سچے موتی کا لقب دے ڈالا تھا

"عورت جب نزاکت چھوڑ کر مضبوطی تھام کے تو اس جیسا پتھر کوئی نہیں"



صبح ہونے سے پہلے پہلے سینا کی موت کی خبر آگ کی طرح جنگل میں پھیلی تھی
سینا راہیل کی موت کیا ہوئی صرف سینٹرل جیل نہیں بلکہ عثمانی مینشن اور میر کا پولیس اسٹیشن بھی ہل گیا تھا اسکے
دوست کے کیس کی اکلوتی گواہ مرچکی تھی جسکی وجہ سے کیس کمزور ہو گیا تھا
ایس پی ارحم شفیع آیا تھا سینٹرل جیل انویسٹیگیشن کرنے باڈی کو پوسٹ مارٹم کیلئے بھیجا گیا تھا جسکی رپورٹس میں
موت کی وجہ ہارٹ اٹیک ہے لیکن چہرے پر پڑنے والے تھپڑ تو کوئی اور ہی کہانی سنارہے تھے اسلئے ایس پی
صاحب آئے تھا میر آنا چاہتا تھا خود لیکن اسے کسی اور کام پر بھیج دیا گیا
دوسری طرف جیل میں موجود تمام لڑکیوں کو لائن بنا کر کھڑا کیا گیا تھا ڈرتی تو مالا اپنے باپ سے نہیں تھی پھر یہ تو
صرف قانون کے بندے تھے وہ چہرے پر مظلومیت لئے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی ایک چیز جو وہ کافی دیر سے
محسوس کر رہی تھی وہ یہاں کی لڑکیوں اور عورتوں کے چہرے پر دکھنے والا ڈر تھا وہ لوگ سخت ہراساں تھیں اس
نے ایک لڑکی کو دیکھا جو رو رہی تھی وہ اسکے پاس چلی گئی یہاں پر کوئی ایسا نہیں تھا جو اس پر حکم چلا سکے روک کر
دکھائے کوئی اسے بیچارہ...

'سنورونے کا اعزاز ملنے والا ہے کیا تمہیں؟' مالا اسکے قریب بیٹھی تھی وہ لڑکی اب اسے دیکھ رہی تھی
'مطلب' لڑکی بہت کیوٹ تھی مالا گہرا سا مسکرائی

'روکیوں رہی ہو کیوٹ گرل' مالانے اسکے بالوں کی اڑتی ہوئی ایک لٹ کو اسکے کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تو اسے جیسے ہمت ہوئی تھی وہ اور پھوٹ پھوٹ کر روئی

'وہ... وہ... ااا... ایس پی ار حم وہ... اا... اچھا آ آ... آدمی نہیں ہے' وہ اٹک اٹک کر بول رہی تھی مالا کے چہرے پر نرم مسکراہٹ تھی

'اچھا کیا کیا ہے اس نے؟' مالا کے اندر وہی پرانی والی لالی جاگ رہی تھی جو کسی کو پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی 'وہ وہ ٹچ... سچ کرتا ہے نی... یہاں' وہ اب اسے اپنے جسم کے حصوں پر ہاتھ رکھ کر بتا رہی تھی مالا کے چہرے پر ابھی بھی وہی نرم سی مسکراہٹ تھی اور آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھیں

'اور بھی کسی کو ٹچ کیا ہے کیا اس نے' وہ اب بھی نرم لہجے میں پوچھ رہی تھی ورنہ اس کے اندر اٹھنے والا اشتعال کسی کو بھی تباہ کر دینے کیلئے کافی تھا وہاں ایک روم تھا جو بڑے بڑے افسروں کیلئے تھا اسکے برابر والا کمرہ جیلر کا تھا اس بڑے افسروالے کمرے میں ساری عورتیں اور لڑکیاں جا رہی تھیں پوچھ گچھ کیلئے مالانے غور کیا تو ان میں سے بیشتر لڑکیاں گھبراتی ہوئی کچھ روتی ہوئی واپس آ رہیں تھیں کچھ بڑی عورتیں بھر بھر کر بددعائیں دے رہی تھیں اس افسر کو

'ہاں وہ... وہ بہت ب... برا ہے اس نے ایک لڑکی کے ساتھ بہت برا کیا تھا اس نے خود کشی کر لی' وہ کیوٹ سی لڑکی مینا تھی ہندو تھی لیکن پیاری سی تھی چوری کرنے کے جرم میں یہاں لائی گئی تھی

مالا کے صبر نے اب کہہ دیا تھا اٹھ جا مالا ہڈیاں کڑکالے چھوڑنا مت اس خبیث کو وہ مسکراتی ہوئی آٹھ کھڑی ہوئی

'اچھا ایک بات بتاؤ کبھی اسے سزا دینے کا دل کرے تو کیسے دوگی؟' مالانے اپنے بازو پر سے وہ کفن کا ٹکڑا کھولا اور

اسے سیدھے ہاتھ پر باندھا بالکل پینچنگ اسٹائل میں

'میں اسکا ہاتھ توڑوں گی اور پھر یہاں پر جتنی بھی لڑکیوں کے ساتھ اس نے برا کیا ہے سب سے پٹواؤں گی' وہ ایسے

کہہ رہی تھی جیسے سچ میں اسکے سامنے ایس پی آگیا ہو مالا مسکراتی ہوئی اب لائن کی سب سے پہلی لڑکی کو ہٹا کر خود

آگے لگی تھی اور جتنی وہ پیاری تھی اسی کے مطابق ایس پی نے اسے دیکھ لیا تھا اور اب اپنے سامنے کھڑی عورت کو

جلدی جلدی فارغ کر رہا تھا



'جی ابھی بھی خبر ملی ہے کہ دو مین سینٹرل جیل سے سینارا حیل کی لاش ملی ہے پوسٹ مارٹم کے مطابق ہارٹ اٹیک

ہوا ہے لیکن ہماری پولیس کہہ رہی ہے کہ یہ قتل ہے چلتے ہیں اپنے نمائندے کی طرف جی آثار بتائیں کیا

صورتحال ہے وہاں کی' اب وہ اینکر خاموش ہوئی تھی اور دوسری طرف بیٹھا اسانیل ٹھٹھک گیا تھا یہ کیا ہوا تھا

جسے مالا کو مارنے بھیجا تھا وہ خود ماری گئی تھی

جی ہاں سیننا کو اسانبل عثمانی نے مالا کو مارنے بھیجا تھا اور وہ کل رات ہی یہ فریضہ انجام دینے والی تھی لیکن مالا اسکے ہاتھ میں موجود وہ سرخ دیکھ چکی تھی اسی لئے مالانے اسے مار دیا ورنہ وہ مالا کو مار دیتی یہ قتل مالانے سیلف ڈیفنس میں کیا تھا جو اسکا شرعی حق تھا

'ڈیم یہ لالی عرف مالا واقعی بہت تیز ہے آخر بیٹی کس کی ہے' وہ آخری بات دل میں سوچ کر مسکرایا تھا
'راجا اااا اس نے اپنے خاص ملازم کو آواز دی تو وہ بھاگا بھاگا حاضر ہوا
'حکم سرکار' آنکھیں جھکی ہوئیں ہاتھ بندھے ہوئے تھے

'گاڑی نکالو مجھے ہسپتال جانا ہے بس اب میرا بیٹا ٹھیک ہو جائے تو میں اسے یہاں سے لے کر ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں گا خدا میرے بیٹے کو میری بھی عمر لگا دے' جب سے اسکا بیٹا آیا تھا اسکے چہرے پر ہمہ وقت مسکراہٹ اور آنکھوں میں الوہی سی چمک رہنے لگی تھی

دو بچوں کا باپ تھا یہ اور پھر بھی اتنا اینگ کہ سیننا جیسی خوبصورت لڑکی اسکے آگے پیچھے گھومتی تھی



مالا کین کے اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا جو ایس پی نے پہرے دار سے منگایا تھا تبھی بس اسی وقت مالا کے دماغ نے کام کیا تھا پہرے دار سے جوس لیا اور پھر اسے کچھ اور لانے کو کہا جو وہ دو منٹ میں ہی لے آیا تھا

'بہت خوب پہرے دار جی' مالانے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا جب کے وہ پہرے دار آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے داد دے رہا تھا اسے بھی وہ ایس پی زہر لگتا تھا

سریہ آپ کیلئے 'مالانے آنکھیں جھپکتے ہوئے کہا

'ارے یہ آپ کیوں لے آئیں' اس نے جوس لینے کے بہانے اسکے ہاتھ کو چھوا تھا مالا بڑی مشکل سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑی تھی اس نے وہ جوس ایک ہی سانس میں گٹکا تھا اب وہ کھڑا ہو کر اس کے قریب آ رہا تھا مالا نے کاؤنٹ ڈاؤن سٹارٹ کیا

تین... دو... ایک بس نشہ ہونا شروع ہوا تھا وہ جو قریب آ رہا تھا اچانک سے لڑکھڑا گیا تھا تبھی مالانے اسے کرسی پر بٹھایا اور پھر دروازہ بند کیا پھر اسکا موبائل اٹھایا جس پر پاسور ڈلگا تھا

'پاسور ڈبول' مالانے اسکا جھکاسر اوپر کرتے ہوئے کہا

'تم کون ہو' اسکے اس سوال پر مالا سمجھ گئی تھی اسے نشہ چڑھ گیا ہے دماغ میں ایک ساتھ کئی پلینز حاضر ہوئے تھے جسے سوچ کر وہ مسکرائی تھی

'نن والی مووی دیکھی ہے' مالانے آواز بھاری کی تھی اب

'ہہ...ہاں' وہ تھوڑا ہلکا یا تھا

'وہ نن ہم ہی ہیں' اسکی آواز بے انتہا بھاری ہو گئی تھی

'تو پھر مووی میں نن کون تھی' اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا اسکے سوال پر وہ تھوڑا گڑبڑائی لیکن پھر سنبھلی

'وہ نن تو جھوٹی تھی' بھاری آواز مرد کی آواز لگ رہی تھی

'تو تم یہاں کیا کر رہی ہو تمہیں تو اسکی جگہ مووی میں ہونا چاہئے تھا' وہ حیران ہوتا ہوا بولا مالانے اسکے سوال پر مسکراہٹ دبائی

'ہم مووی کو چھوڑ کر سینما راحیل کو قتل کرنے آئے تھے' وہ انتہائی خطرناک آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی
'کیا ااا سے تم نے مارا ہے؟' اسکی آنکھوں میں خوف در آیا تھا

'ہاں پہلے ہم نے اسے پیٹا اور پھر اسے ہمیں دیکھ کر ہارٹ اٹیک آگیا تھا' وہ بڑی مشکل سے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہہ رہی تھی اس بات میں کتنی سچائی تھی یہ تو وہی جانتی تھی اور وہ نشے کے باعث خوف میں مبتلا ہو گیا تھا

منت... تم مم... مجھے جاا... نے دو' وہ خوف میں تھا بے تحاشہ جبکہ مالا کی مسکراہٹ اب گہری ہو گئی تھی

'پہلے اس میں پاسور ڈڈالو' اس نے موبائل اسے پکڑایا اور پھر زر اسادر وازہ کھول کر پہرے دار کو اندر آنے کا اشارہ کیا تو وہ اندر آگیا وہ پاسور ڈڈال سکتی تھی لیکن اسکی نظریں اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھیں

وہ پہرے دار موبائل پکڑے کھڑا ہو گیا تھا

'جو تم نے کسی کو بھی نہیں بتایا وہ بتاؤ سب کو نہیں تو میں اگلا قتل تمہارا ہو گا' اس نے ٹیبل پر پڑا پیپر کٹا اٹھا کر اسکے ہاتھ پر ضرب لگاتے ہوئے کہا وہ درد سے بلبلا اٹھا تھا

'مم... میں سس... سب سچ بولوں گا' مالا نے اسے چھوڑا اور پھر پہرے دار کو اشارہ کیا اس نے وڈیو بنانا اسٹارٹ کی جب کہ وہ پٹر پٹر بولنا شروع ہو گیا تھا

'میں نے بہت ساری لڑکیوں کو ہر اس کیادو تین کا قتل بھی کیا ان کو میرے بارے میں پتا چل گیا تھا وردی کی آڑ میں بہت سے غلط کام کیے رہے... رشوت بھی لی.....' وہ کسی رٹے رٹائے طوطے کی طرح سب بولے جا رہا تھا اور وہاں پہرے دار سب ریکارڈ کر رہا تھا تبھی مالا نے وڈیو بند کرنے کا اشارہ کیا

'پہرے دار جی اب اس میں فیس بک کھولیں...' مالا اس سے جیسا جیسا کہہ رہی تھی وہ ویسا ویسا کرتا جا رہا تھا 'بس ہو گیا کام' پہرے دار نے مالا سے پوچھا

'نہیں ابھی کہاں' مالا کہتے کے ساتھ آگے بڑھی اور ٹوٹ پڑی اس ایس پی پر گریبان پکڑ کر اس کو زمین پر پھینکا وہ نشے میں تھا اسلئے کچھ کر نہیں پایا مالا نے اسکے پیر پر اپنا جوتا رکھا اور اتنی زور سے دبایا کہ پاؤں کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز پہرے دار نے بھی سنی تھی اس نے گھبرا کر مالا کی طرف دیکھا

'کیا کر رہی ہو بیٹی افسر ہے وہ ہوش میں آیا تو تمہیں چھوڑے گا نہیں' پہرے دار نے خوف ظاہر کیا مالا تنزیہ مسکرائی

'ایک بات یاد رکھیے گا پہرے دار جی اگر کوئی جرم کرے یا قانون توڑے تو سزا کا مستحق ہے یہ بدنام بھی ہو جائے لیکن اسکو وہ درد اور بے بسی محسوس نہیں ہوگی جو ان لڑکیوں کو ہوتی تھی سالہا سالہ جو ٹھہرا مالانے ابکی بار اسکو دوسرا پاؤں توڑا' پہرے دار جی زرا دروازہ تو کھولیں 'جیسے ہی دروازہ کھلا وہ سکا پاؤں کھینچتی ہوئی دروازے سے باہر لائی باہر کھڑے ساری عورتیں اور لڑکیاں منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھیں تبھی مینا اس تک آئی 'یہ کیا ہوا' وہ حیران سی اسے دیکھ رہی تھی مالانے چہرے پر مظلومیت طاری کرتے ہوئے پہرے دار کو آنکھ ماری بدلے میں اس نے بھی آنکھ ماری

'پتا نہیں کیا ہوا تھا یہ ہم سے تفتیش کر رہے تھے کہ اچانک سے ڈر گئے اور بہکی بہکی باتیں کرنے لگے ہمیں تو کسی بھوت کا چکر لگتا ہے ہم زرا آیت الکرسی پڑھ لیں 'مالانے اب باقاعدہ سر پر دوپٹہ لے کر منہ ہی منہ میں پڑھنے لگی جبکہ دل کہہ رہا تھا انا للہ پڑھو سب ابھی بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے جبکہ وہ اپنے ہاتھ پر سے وہ کفن کا ٹکڑا کھولا کر اپنے بازو پر باندھ رہی تھی

'ہاں یہ سہی کہہ رہی ہے میں نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ویسے بھی یہاں ایک دو بھوت میں نے بھی دیکھے ہیں' وہ بھی مالا کا بھرہو ساتھ دے رہے تھے ان میں سے کچھ لڑکیوں مالا کے ساتھ ہو گئیں تھیں اور کچھ نے توحید ہی کر دی تھی باقاعدہ بھوتوں کی کہانیاں گھڑ رہیں تھیں اور مالا تو بس مسکراہٹ دبائے کھڑی تھی ایک تو اسکی ہنسی

تبھی وہاں پر موجود دوسرے پولیس اہلکاروں نے ایسبولینس منگوائی تھی کل رات ہی ایک ایسبولینس مالا کی وجہ سے آئی تھی کہ دوسری بھی اسی کی وجہ سے آئی تھی ارے بھئی مالا سے پہلے لالہ رخ ہے وہ جہاں بھی جائے گی سب کو بجا کر آئے گی



سورج ڈھل چکا تھا میر کو جب یہ پتا چلا کہ ایس پی ار حم شفیع صاحب جو وومین سینٹرل جیل گئے تھے انویسٹیگیشن کرنے خود کسی سے اپنی تفتیش کروا کر آرہے ہیں مطلب اپنی دونوں ٹانگیں تڑوا کر آرہے ہیں اور تو اور محترم نے ڈرگس لے رکھے تھے میر ہو سپٹل پہنچا تھا ان سے ملنے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے انہیں سیلیوٹ کیا 'سر کیسے ہیں اب آپ' میر نے سنجیدگی سے پوچھا 'میر اچھا ہوا تم آگئے وہ سینا سے کسی بھوت نے مارا ہے وہ مجھے خود بتا کر گیا ہے' ار حم صاحب ابھی بھی خوف زدہ تھے

'سر بھوت ووت کچھ نہیں ہوتا بس ہمارا وہم ہوتا ہے' میر کو سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا کہتا

'میر تمہیں نہیں پتا دیکھو اس نے میری دونوں ٹانگیں توڑ دی ہیں میرا ہاتھ بھی زخمی کیا وہ مجھے مارنے کی کوشش کر رہا تھا' ڈرگس نے دماغ پر اچھا خاصا اثر چھوڑا تھا میر کو تو یہی لگا جبکہ وہ بنا ثبوت کہ یہ لکھ کر دے سکتا تھا کہ اسکا یہ حال دی گریٹ لالہ رخ نے کیا ہے

'سر آخری بار آپ کس سے ملے تھے' میر کا لہجہ سرد تھا
'نن سے' انہوں نے بنا دیر کیے کہا

'نن... نن کون ہے' میر نے حیرانگی سے انہیں دیکھا

'دی نن مووی ہے نہ وہ والی نن' خوف اتنا تھا کہ اے سی کے ٹھنڈے کمرے میں بھی انکے ماتھے پر پسینہ چمک رہا تھا
'سر لیکن اسکا وہاں کیا کام' میر کا صبر جواب دے رہا تھا اب

'اسی نے تو مارا ہے مجھے اسی نے تو سیننا کو بھی مارا ہے' وہ جیسے میر کو یقین دلانا چاہ رہے تھے

'لیکن وہ سیننا کو کیوں مارے گا' میر نے سینے پر ہاتھ باندھ کر چباتے ہوئے کہا

'نہیں نہیں اس نے مارا نہیں سیننا کو اسے دیکھ کر ہارٹ اٹیک آگیا تھا' وہ بے بسی سے لیٹے ہوئے تھے ایک پاؤں کو

اس طرح سے توڑا گیا تھا کہ وہ اب زندگی بھر چلنے سے قاصر تھے

'مجھے کسی بھی بات پر یقین نہیں ہے اور جس بات پر یقین ہے وہ تو میں وہیں جا کر ہی دیکھوں گا ہمت کیسے ہوئی ایک

شریف انسان کی یہ حالت کرنے کی' وہ آخری لائن منہ میں بڑبڑاتا ہوا باہر گیا تھا اب اسکا رخ وو مین سینٹرل جیل کی

طرف تھا



میرا سی روم میں بیٹھا تھا اور ساری اپڈیٹ لے رہا تھا اور یہ اپڈیٹ دینے والا پہرے دار ہی تھا
میر کو کیا پتا وہ جس بندے سے پوچھ رہا ہے وہ تو پہلے ہی مالا کا سب سے بڑا مسیحا تھا وہ جہاں بھی جاتی تھی دوست سب
سے پہلے بناتی تھی اور یہاں تو اسے ضرورت بھی تھی کیونکہ اسکی نظریں خراب ہو گئیں تھیں وہ کھانا بھی ٹھیک
سے نہیں کھا پاتی تھی اسے نظر ہی نہیں آتا تھا یہ پہرے دار ہی تھا جو اسکا خیال کرتا تھا اور دو چار بزرگ عورتیں
تھیں جو اسے کھانا کھلا دیا کرتی تھیں

میرا اس پہرے دار کے ہمراہ مالا کے سیل میں جا رہا تھا جو آخر میں تھا اس لئے چلنے کے ساتھ ساتھ سب جگہ کا جائزہ
بھی لے رہا تھا وہ جہاں جہاں سے گزر رہا تھا وہاں وہاں کی ساری عورتیں اور لڑکیاں اسے سلام کر رہی تھیں کچھ
عورتوں نے باقاعدہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دعائیں بھی دی تھیں وہ آخری سیل تک پہنچ گئے تھے مالا لوہے کی
سلاخوں کے بائیں دیوار سے ٹیک لگائے سر دیوار سے ٹکائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی
وہ جو آنکھیں موندے بیٹھی تھی ایک مخصوص سی خوشبو اپنے آس پاس محسوس ہوئی اور چند قدموں کی آوازیں
آئیں تو آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا نظر نہیں آ رہا تھا لیکن محسوس کر سکتی تھی وہ کتنے وقت کے بعد دیکھ رہی تھی
اسے پورے جسم میں سکون کی لہر دوڑ گئی تھی اٹھ کر کھڑی ہوئی اور سلاخوں کو تھام گئی

'ایس ایس پی صاحب آئے ہیں کیا پہرے دار جی' مالا کی آواز ہلکی سی بھیگی ہوئی تھی وہ پہرے دار تو اسکا یہ لہجہ دیکھ کر چونک گیا تھا جب کہ میر سنجدگی سے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

'ہاں مالا پولیس اسٹیشن سے ایس ایس پی میر گیلانی' اس کے لہجے میں عزت ہی عزت تھی

'کھولو اسے' میر کا لہجہ بے حد سنجدہ تھا

'جی سر جی' اس نے دروازہ کھولا تو میر جھک کر اس دروازے سے اندر داخل ہوا تھا مالا کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں تھیں پلکیں جھپک جھپک کر آنسو اندر اتارے

'آخری بار ایس پی سے تم ملیں تھی نہ' میر نے سیدھا سیدھا سوال کیا تھا وہ تو یہ پوچھنے آئے ہیں ایس ایس پی صاحب وہ سر جھٹک گئی اس نے ابھی تک سلاخوں کو تھاما ہوا تھا اسکی پشت میر کی طرف تھی

'ہاں ہم سے ہی ملے تھے' اس نے اب اپنا سر بھی سلاخوں سے ٹکایا تھا اسکا یہ بولنا تھا کہ میر نے اسکا بازو پکڑا اور

درشتگی سے اسکا رخ اپنی طرف کیا مالا نے اپنی نظریں جھکا لیں وہ اپنے لئے اسکی آنکھوں میں نفرت نہیں دیکھ سکتی تھی

'کیوں کیا یہ سب... کیوں' وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ پہرے دار دو قدم پیچھے ہوا سامنے بنے سیل کی عورتیں کھڑی ہو کر انہیں دیکھنے لگیں

'ہم نے کچھ نہیں...' اس کے الفاظ پورے نہیں ہوئے تھے

’شٹ آپ لالہ رخ پہلے تم نے جنید کا قتل کیا پھر جیل سے بھاگیں اس کے بعد سینکا قتل کیا اور اب ایک آن ڈیوٹی پولیس والے کو مارا ہے تم نے ’میر غررایا تھا جب کہ مالا کی نظریں زمین پر گڑیں تھیں ایک یہی شخص تھا جس کے سامنے اسکی زبان تو کیا اسکا دماغ بھی کام کرنا بند کر دیتا تھا صرف اسکا دل تھا جو عجیب سے انداز میں دھڑکنے لگتا تھا پھر بھی اس نے ہمت کی

’ایس ایس پی صاحب آپ کو تو خوش ہونا چاہیے ہم نے آپ کے لئے جگہ خالی کر دی آپ کے لئے راستہ صاف کر دیا اب آپ اپنی ایس ایس پی کی پوسٹ سے ایس پی کی پوسٹ پر فائز ہو جائیں گے آپ کو بجائے ہمیں ڈانٹنے کے پارٹی دینی چاہیے تھی ’وہ منہ بناتی ہوئی اس سے شکوہ کر رہی تھی جیسے پہلے کرتی تھی پہرے دار تو سکتے میں آگیا تھا اسکی اس پٹیشن گوئی پر میر نے اسکا بازو پکڑا اور اسے اسکی کمر پر لے جا کر موڑا اور اسکے کان کے پاس جھکا ’تمہیں شرم نہیں آتی تمہارے اندر ضمیر نہیں ہے دو لوگوں کا قتل کیا ہے تم نے چاہتی کیا ہو تم کس کس کو مارو گی ایک قتل کرو گی دس اور پیدا ہوں گے تمہارے خلف گواہی دینے کیلئے ’اب اس نے اسکا ہاتھ چھوڑا اور اسے دھکا دے کر زمین پر گرانا چاہا لیکن مالا نے دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچا یا وہ دو قدم چل کر اسکے قریب ہوا ’اچھا ہو تمہاری ماں مر گئی ورنہ تمہارا یہ روپ دیکھ کر خود کشی کر لیتی اور یہ بھی اچھا ہوا کہ تمہارا باپ نہیں ہے ورنہ شرمندگی کے مارے زہر کی گولیاں کھا لیتا ’میر جان بوجھ کر اسکا دل چھلنی کر رہا تھا اس کی آنکھوں میں دکھنے والے قرب سے وہ سرشار ہوا تھا

'واقعی بہت اچھا ہوا کہ ہماری فیملی نہیں ہے ورنہ آج ہم اتنے مضبوط نہیں ہوتے' مالا نے اب اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑی تھیں ہاتھ سینے پر باندھے چہرے پر ایک قاتلانہ مسکراہٹ سجائی 'اور یہ بھی بہت اچھا ہوا کہ تمہاری بھی ماں نہیں ہے ورنہ ایسا بیٹا دیکھ کر کسی گاڑی کے سامنے آجاتی 'لالی نے اپنے مالا ہونے کا ثبوت دیا تھا میر کی آنکھیں پل بھر میں لال سرخ ہوئیں تھیں اسکا ہاتھ اٹھا تا لالی پر لیکن وہ یہ بھول گیا تھا کہ سامنے لالی نہیں مالا ہے

'کیا ہوا زہر لگی ہماری بات آپ کو پتا ہے ایس ایس پی صاحب مرد نہ اپنے اعصاب چھپانے میں بہت کمزور ہوتے ہیں جب کہ ایک عورت اپنے اعصاب چھپانے میں بہت مضبوط ہوتی ہے ہمیں لگتا تھا آپ مضبوط ہیں لیکن آپ نے ہاتھ اٹھا کر اپنے مضبوط ہونے کا لقب چھین لیا' مالا نے اسکا ہاتھ چھوڑا اور اس سے کچھ قدم دور ہوئی لمبی لمبی سانسوں کے کر خود کو کمپوز کیا کچھ دیر خاموشی رہی ان دونوں کے درمیان مالا نے وہاں رکھے مٹکے میں سے پانی نکالا اور میر کی طرف بڑھایا میر نے گلاس نظر انداز کیا

'یقین جانیں یہی پانی ہم بھی پیتے ہیں زہر نہیں ہے اس میں اور پانی اسلئے دیا ہے کیونکہ ہماری بات برداشت نہیں ہو رہی ہوگی' مالا نے تنزیہ انداز میں کہا میر نے اس سے پانی کا گلاس لیا اور زمین پر بیٹھ کر تین سانسوں میں پانی پیا واپس جانے کیلئے پلٹا ہی تھا کہ مالا کی آواز نے اسکے قد روکے

'نکاح سچ میں ہوا تھا نہ' اسکی آواز میں ایک امید سی تھی جیسے وہ کہے گا ہاں میر خاموشی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر اسکی طرف پلٹا جب کہ پیچھے کھڑا پہرے دار اسکے منہ سے ادا ہونے والے ان الفاظوں پر سخت حیرت میں مبتلا ہوا تھا

'اور اگر میں نہ کہوں تو میر کی آواز بالکل سرد تھی

'جو بھی کہیں لیکن بس سچ کہیں' مالا کا دل ماننے سے انکاری تھا کہ وہ جو دن گزرے وہ سب جھوٹ تھا اسکی بات پر میر تنزیہ مسکرایا

'بہت شوق ہے تمہیں خود کو اذیت دینے کا تو سن لو ہاں میں نے تم سے جھوٹا نکاح کیا... اس کے الفاظ پورے نہیں ہوئے تھے کہ مالا نے زوردار تھپڑ اسکے منہ پر مارا تھا

"چٹاخ"

ایک سے شاید اسکا دل نہیں بھرا تھا کہ ایک اور تھپڑ اسکے منہ پر مارا

"چٹاخ" میر کا منہ دوسری طرف ہوا تھا جس سے اسے پتا چلا تھا جو لوگ یہ کہتے تھے کہ لالی کا نرم ہاتھ بہت بھاری ہے سہی کہتے تھے

سامنے والے سیل کی لڑکیاں کھڑی ہو گئیں تھیں پیچھے کھڑے پہرے دار کو مالا سے خوف آیا تھا مالا کی آنکھیں میر پر جمی تھیں جو اپنا بایاں ہاتھ دائیں گال پر رکھ کر دائیں طرف جھکا ہوا تھا

'ہمیں اذیت سہنا ہی نہیں اذیت دینے کا بھی بہت شوق ہے اور تمہیں پتا ہے' اب اس نے اسکا گریبان تھاما تھا میر کی لال سرخ آنکھیں مالا کی دہشت زدہ آنکھوں سے ٹکرائیں تھیں ایک پل کیلئے تو وہ بھی تھم گیا تھا 'ہمیں واقعی کوئی دکھ نہیں ہوا تمہاری ماں کے بارے میں کہہ کر لیکن ہمیں بی جان کیلئے دکھ ہے جنہوں نے تمہیں پالا' اسکا گریبان ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا وہ میر کی طرف پشت کیے کھڑی ہوئی

'اور رہی بات ایس پی ار حم شفیع کی تو کل تک سب سچ پتا چل جائے گا ایک درخواست ہے ایس ایس پی صاحب ہو سکے تو کبھی دوبارہ ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں آئیے گا' اسکا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا اب ہماری ملاقات سیدھا کورٹ میں ہوگی 'وہ کہتا ہوا پلٹ گیا تھا جبکہ پیچھے مالا کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ آئی تھی

'سوچ ہے تمہاری ایس پی صاحب بہت جلد تمہاری ناک کے نیچے سے پوری پولیس فورس کو چکما دے کر بھاگیں گے' وہ زمین پر بیٹھ کر پھر سے سردیوار سے ٹکا گئی تھی اور آنکھیں موند گئی 'کمینہ سچ بول گیا' ایک آنسو گال پر پھسل گیا تھا اسکے

ختم اپنا درد کر جاؤں

جی میں آتا ہے آج مر جاؤں 



انڈر کنسٹرکشن بلڈنگ تھی جس کی بیس منزلیں بن چکی تھیں نیچے دس بارہ آدمی گنڈے کے حلیے میں کھڑے پہرہ
دے رہے تھے انکے باس نے سکیورٹی بڑھائی تھی اسکی جان کو خطرہ تھا ابھی انکا باس اوپری منزل پر تھا
ایک سائرن کی آواز گونجی تھی بلڈنگ میں
'اے چل دیکھ کون ہے' ان میں سے ایک چیخا تھا
تبھی ایک جیپ اندر آئی تھی سب کے سب چونکے اور اس گاڑی کی طرف بڑھے
'کون ہے بے جان پیاری نہیں ہے کیا تجھے' ایسی بہت سی آوازیں ان لوگوں نے لگائیں تھیں لیکن وہاں صرف
خاموشی تھی تبھی ایک آگے بڑھا
'کون ہے بے نکل باہر' اس نے دروازہ کھولا تو اندر کوئی نہیں تھا اس نے گاڑی کے نتیجے دیکھا وہاں بھی کوئی نہیں تھا
'ادھر تو کوئی نہیں ہے' اس نے سب کو آواز لگا کر بتایا تبھی ان سب کے پیچھے سے کچھ گرنے کی آواز آئی سب
لوگ اس طرف بڑھے
'ہاں تم لوگ جاؤ اپن ادھر ہی...' اسکے الفاظ پورے نہیں ہوئے تھے کہ ایک ہو اسی آئی تھی اور اسکا منہ گاڑی کی
بونٹ پر لگا تھا آگے بڑھنے والے چونکے اور پیچھے مڑے انکا دوست زمین پر پڑا تھا کچھ گنڈے اسکی طرف بڑھے
تھے

'کون ہے یہاں' پیچھے رہ جانے والوں میں سے ایک چیخا تبھی ایک تیز ہوانے اسکی گردن توڑی تھی وہ بھی زمین پر گرا یہ کیا بلا تھی ہوا ہے یہ کوئی ہوائی مخلوق

سب لوگ اس آدمی کی طرف بھاگ رہے تھے آخر میں جو بھاگ رہا تھا اسکی ٹانگ میں کچھ زوردار چیز لگی تھی وہ چیختا اور کلبازی کھاتا ہوا زمین پر گرا ان میں سے اس طرف مڑا تبھی انکا ایک اور آدمی اڑتا ہوا دیوار سے جا لگا ایک جیپ کے پیچھے کھڑا تھا تبھی ایک زوردار ہوا آئی تھی اور اسکے سر جیپ کے پیچھے والے شیشے پر زور سے لگا تھا کہ شیشہ چکنا چور ہوا تھا ان میں سے صرف چار ہی بچے تھے کہ دو پیچھے کی طرف بھاگے اور دو آگے کی طرف اسے ڈھونڈنے کیلئے تبھی ان میں سے ایک اور اڑتا ہوا دیوار سے لگا تھا

تبھی اچانک سے کوئی سامنے آیا تھا اور جو اسکی رفتار تھی وہ واقعی ہوا کی طرح تھا وہ سب جان گئے تھے کہ آگیا ہے

۵۵

بلوشرٹ نیچے براؤن رنگ کی جینز پہنے سامنے آیا تھا کالی آنکھیں کھڑی ناک مونچھیں تلے دبے عنابی ہونٹ ہلکی سی سانولی رنگت لیکن پرکشش اور خوف میں مبتلا کر دینے والی شخصیت تھی

ان میں سے تینوں بھاگتے ہوئے اسکے پاس آئے اس نے اس ایک لات اسکے سینے میں ماری وہ زمین بوس ہوئے دوسرے کے منہ پر تھپڑوں سے برسات کی تھی کہ وہ دیوار سے جا لگا تیسرے والے نے کات ماری چاہی اس نے اسکی ٹانگ پکڑی اور مڑ کر اسکی کمر سے لگائی اور جھٹکا دیا تھا ٹانگ میں تین سے چار کریک آرام سے پڑے تھے تبھی ان میں سے ایک آخری بھاگتا ہوا آیا تھا اور عجیب سی حرکتیں کرنے لگا

'اے رک جادیکھ میرے پاس یہ ہے' اس نے اپنے گلے سے کر اس نکال کر اسے ڈرانا چاہا جبکہ وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اور قریب ہوا 'رک جادیکھ میرے پاس کر اس ہے شیطان دور ہو جا' عجیب بات تھی اسکے ہاتھ میں کر اس تھا اسکے باوجود بھی ڈر رہا تھا 'شیطان دور رہے مجھ سے' وہ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا

'شیطانوں کا گاڈ فادر ہوں میں' اس نے ایک شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے اسکو منہ پر تھپڑ مارا تھپڑ کی شدت اتنی تھی کہ وہ اتنی زور سے زمین پر گرا کہ آواز اس خالی بلڈنگ میں گونج اٹھی تھی

اوپر بیٹھا انکا باس چونک گیا تھا اسکے ساتھ بیٹھا انکا سکرپٹری بھی 'کوئی گر گیا ہے کیا' اس بندے کی آواز بھاری تھی یقیناً وہ لوگ شراب پی رہے تھے

'سر میں دیکھتا ہوں' وہ کہتا ہوا اس جانب چلا گیا تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ کسی کے پانی میں مچلنے کی آواز آئی 'شوہیب... کیا ہوا... ارے بولتا کیوں نہیں' اس نے اسے آواز دی جب کوئی رسپانس نہیں آیا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اپنی جگہ سے تھوڑا سا ہٹا ہی تھا کہ اسکے سکرپٹری کی باڈی اڑتی ہوئی اسکی جگہ پر آگری تھی وہ ہڑبڑا کر پیچھے ہٹا اس نے اس جانب دیکھ جہاں سے آواز آئی تھی وہ کوئی اور نہیں وہی تھا اسکو دیکھ کر وہ الٹے قدم پیچھے بھاگا اور تب حیرت کی انتہا نہیں رہی جب وہ اسکے سامنے بیٹھا وہاں پہلے سے ہی موجود تھا وہ اسے دیکھ رہا تھا جب وہ ہوا کی رفتار پر بلکل اسکے سامنے آکھڑا ہوا ایک انگلی کا بھی فرق نہیں تھا انکے درمیان

'دیکھو مجھے مت مارو' وہ منتوں پر اتر آیا تھا 'میں... میں اپنی ساری دولت تمہارے نام کر دوں گا' وہ رو رہا تھا

'چپ کر' اس نے کہتے ہی ایک تھپڑ اسکے منہ پر مارا عمر ہو گئی تھی اسلئے زمین پر گرا اسے راڈ اٹھا تا دیکھ اسکا دل حلق میں آگیا تھا وہ کھسک کر پیچھے ہوتا اٹھ کھڑا ہوا تھا اس نے روڈ اسکے منہ پر ماری وہ دوبارہ زمین پر گرا وہ لوگ اس مالے کی بارہویں منزل پر کھڑے تھے اسکو پتا بھی نہیں چلا کہ کب وہ کنارے پر آکھڑا ہوا تھا اسکے منہ سے خون بہہ رہا تھا وہ دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا روتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اسے منع کر رہا تھا جب کہ سامنے والے کے ذہن کے پردے پر کچھ اور لہر رہا تھا شاید کسی میتیں وہ میتیں جو اسکے اپنوں کی تھیں اس نے ایک اور راڈ اسکے ہاتھ پر مارا وہ اپنا ہاتھ سہلانے لگا

'مجھے مت مارو مجھے معاف کر دو' وہ بالکل کنارے پر تھا تبھی وہ ہوا میں اچھالا اور اسکے سینے پر اتنی زور سے لات ماری کہ وہ بارہویں منزل سے نیچے گر گیا اور تھوڑی ہی دیر بعد ایک دھپ سی آواز سنائی دی تھی اور لوگوں کی چیخنے کی آواز بھی

'میں معاف نہیں کرتا' وہ اپنی شٹ پر لگی دھول جھاڑتے ہوئے بارہویں منزل سے کودتا ہوا گیارہویں پر آیا اسی طرح وہ زمین پر آگیا تھا سائیڈ پر پڑی اپنی ہوڈی اٹھائی پہنی اور اس علاقے سے باہر نکل گیا اسکی ہڈی کے پیچھے گولڈن دھاگوں سے شیر بنا تھا اور اس شیر میں ایک نادکھنے والا نام بھی لکھا تھا

"غازی اور نگزیب"



دوسرے دن دوبارہ آتمہ اکرم چلی آئیں تھیں مالا سے ملنے

'کب تک یہاں ٹکنے کا ارادہ ہے' وہ منہ بناتے ہوئے کہہ رہی تھیں

'آج رات ہی فل پروف پلین بناتے ہیں لیکن بس کچھ مسئلے ہیں' وہ ٹیبل پر اپنی انگلیاں پیانو کے انداز میں چلا رہی تھی

'کیا' انہوں نے بے چینی سے اسے دیکھا

'ہم کرنے کو تو سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن ہماری آنکھیں بہت کمزور ہمیں نظر نہیں آتا ٹھیک سے اور دوسرا یہاں

لگے سی سی ٹی وی کیمرہ اس نے مسئلے بتائے

'سنگین معاملہ ہے لیکن میرے پاس ایک حل ہے' ان کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھا

'ان سب باتوں میں تمہاری مدد میری ڈرپوک شیرنیاں کریں...' وہ ابھی بول ہی رہی تھیں کہ مالا کا قہقہہ گونجا

'ڈرپوک شیرنیاں سیریلی ہا ہا ہا' اس کی بات پر وہ بھی مسکرائیں

'اچھا اسے چھوڑیں جو کام کیا تھا آپ سے وہ تو آپ نے کر دیا ہو گا ہے نہ' انہوں نے سر اثبات میں ہلایا تبھی مالا نے

ہاتھ ملانے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا انہوں نے بھی اس سے ہاتھ ملایا اور بغیر کسی کی نظر میں آئے ایک کاغذ پاس ہو گیا

تھا

.....

دوسری طرف میرا اپنی جگہ سے ہلنے کے قابل نہیں رہا تھا ارحم شفیع کی وڈیو دیکھ کر جوا بھی ابھی نیوز چینل ولے دکھا رہے تھے

علی ہو سپٹل میں اپنے کسبن میں بیٹھا مالا کے موبائل پر پری کی تصویریں دیکھ رہا تھا تبھی کچھ دماغ کے پردے پر لہرایا تھا وہی پرانی فیکٹری کا منظر

علی کو اچھے سے یاد تھا کہ اسے رابعیہ نے فون کر کے پرانی فیکٹری بلایا تھا جنید کے قاتل کے بارے میں انفارمیشن دینے کیلئے

'مجھے یہاں بلانے کا مقصد' علی نے سنجیدگی سے پوچھا

'تمہیں یہاں اسلئے بلایا ہے تاکہ تم اپنی اس منہ بولی بہن کی اصلیت جان سکو' رابعیہ نے سیدھا سیدھا کہا تو علی الجھ گیا

'تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے بیوقوف بناؤ گی اور میں بن جاؤں گا' علی نے تا صاف سے اسے دیکھا

'میں ثابت کر سکتی ہوں کہ یہ قتل لالی نے کیا ہے' رابعیہ بس کیسے بھی کر کے علی کو سائیڈ پر کرنا چاہتی تھی

'کیسے؟' علی نے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا

'جنید نے ارمان بن کر لالی کو ڈونج کیا تھا اسکو اپنے پیار میں پھنسا کر لیکن اسے سب سچ پتا چل گیا اسلئے اس نے جنید کو مار دیا' رابی صرف کہہ نہیں رہی تھی بلکہ اپنے الفاظوں سے اسکے دماغ میں چھاپ رہی تھی کیونکہ وہ یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھی کہ علی کو پرفیوم سے الرجی ہے پرفیوم کی وجہ سے اسکا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا تھا اور اسی بات کا وہ فائدہ اٹھا رہی تھی اسکے یہاں آنے سے پہلے ہی فضا میں پرفیومز کی اسمیل پھیلا دی تھی جو اسکے دماغ پر اثر کر رہی تھی اور پھر وہ خاموشی سے اسکے پیچھے گئی اور راڈ سے اسکے سر پر وار کیا اور پھر چیخی لالی جس کی وجہ سے علی کے دماغ میں یہ بیٹھ گیا تھا کہ لالی ہی مجرم ہے

اور پھر جب تھوڑی دیر بعد اسے ہوش آیا تو اپنے سامنے لالی کو بیٹھا پایا سر میں درد کی ٹیسیں شدید تھیں اسلئے اس سے ہیلپ لے لی اور پھر کچھ دیر بعد جب لالی نے اسے وہاں رابیہ کی موجودگی کا بتایا تو وہ غائب دماغی سے بول گیا تھا کہ ہاں میں جانتا ہوں وہ پیچھے جا کر چھپ گیا تھا تا کہ دونوں کی گفتگو سن سکے لیکن وہ یہ بھول گیا تھا کہ اسکا دماغ کام نہیں کر رہا تبھی رابیہ کو یہ لگا کہ وہ شاید چلا گیا ہے اسلئے اس نے وہیں کھڑے ہو کر یہ بات کہی تھی کہ ہاں اس نے ہی جنید کو مارا ہے لیکن لالی کی قسمت بہت خراب تھی یہ بات لکھ لو علی کے دماغ میں رابیہ کی باتیں گھوم رہیں تھیں اسلئے اسے لگا کہ لالی نے کہا ہے کہ اس نے قتل کیا ہے وہ ان دونوں کی آواز میں فر نہیں کر سکا اسکے دل میں رابیہ کیلئے عزت بڑھ گئی تھی اور لالی کیلئے اتنی ہی نفرت

یہ کیس بہت کو میلی کیٹیڈ ہوتا جا رہا تھا اسکو سلجھانے کی جتنی کوشش کر رہے تھے اتنا ہی الجھتا جا رہا تھا آخر ایک قتل کے پیچھے کتنے لوگ تھے

ایک یہ کیس تھا اور دوسرا کیس کوثر نواب کا تھا ان دونوں ہی کیس کی واحد گواہ صرف لالہ رخ تھی لیکن اسے
دونوں میں ہی مجرم بنایا گیا تھا ایک میں قاتل کا درجہ دے کر دوسرے میں بیٹی کا



'بہت اچھا ہوا کہ تم نے سول انجینئرنگ چوس کیا' آئمہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ بیٹھی تھیں دو جڑوا بیٹیاں تھیں انکی
عائشہ اور زاعشہ انکے شوہر نہیں تھے جب انکی بیٹیاں دو سال کی ہوئیں تو انکے شوہر نے دوسری شادی کر لی تھی اور
انہیں طلاق دے دی تھی وہ تینوں کراچی میں رہتی تھیں لیکن آئمہ مالا کے سلسلے میں لاہور آئیں تھیں
آئمہ نے مالا کو اس جیل کا بلو پرنٹ پاس کیا تھا ہاتھ ملاتے ہوئے اور وہ بلو پرنٹ ان کی بیٹی کی وجہ سے بن گیا تھا
دراصل آئمہ نے پورے جیل میں ایک خاص ڈیوائس لے کر چکر لگایا تھا جس سے بلو پرنٹ مل گیا تھا انکی بیٹی انجینئر
تھی جسکی وجہ سے اسکے پاس ایسی ڈیوائسز موجود تھیں
'مجھے تو اتنا ڈر لگ رہا تھا قانون کی ہوتے ہوئے بھی غیر قانونی کام کرتی ہیں آپ' عائشہ خوف میں مبتلا تھی جبکہ
زاعشہ کو یہ کوئی مزیدار اور انٹر سٹنگ بات لگ رہی تھی
'بیٹا مضبوط بنو ایک تم لوگ ہو اور ایک وہ ہے کوثر کی بیٹی مجھے نہیں پتا تھا کہ کوثر نے ایک بیٹی نہیں شیرنی پیدا کی
ہے' وہ اپنی بیٹیوں کو تاصف سے دیکھ کر گویا ہوئیں

'کتنی مضبوط ہو میری طرح تو نہیں ہوگی میں تو لڑکوں سے بھی لڑتی ہوں' آج زاعشہ زچ ہو گئی تھی مالا کی اتنی تعریفیں سنکر اس کی بات پر آئمہ کا قہقہہ گونجا تھا

'بیٹا جی آپ اس سے ملیں گی نہ تو آپ کو اپنی بہادری مزاق لگے گی' انہوں نے اسے اور جلایا
'کیسے؟' اب اس گفتگو میں عائشہ کا بھی انٹر سٹ بڑھا تھا

'کچھ دن پہلے ایک نیوز بریک ہوئی تھی سینا را حیل کی کہ اسکا جیل میں قتل کر دیا گیا ہے اور پرسوں ایک اور نیوز آئی تھی کہ ایس پی ار حم شفیع کی کسی بھوت نے ٹانگیں توڑی ہیں' وہ چہرے پر مسکراہٹ لئے ان دونوں کو دیکھ رہیں تھیں اور وہ دونوں تجسس لئے انہیں دیکھ رہی تھیں 'سینا کو لالی نے مارا ہے اور تو اور وہ بھوت بھی یہی ہے صرف یہی نہیں یہ ایک دفعہ جیل سے بھی بھاگ چکی ہے پولیس والوں سے دشمنی ہے اسکی لوگوں کی ہڈیاں ایسے توڑتی ہے جیسے لکڑی توڑ رہی ہو پوری کی پوری جھانپڑ ہے وہ' اب وہ دونوں سکتے میں تھیں عائشہ کے دماغ میں لالی کی شبیہ دکھی تھی کتنی معصوم لگ رہی تھی وہ

'ایسی دکھتی تو نہیں تھی وہ' عائشہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو آئمہ کے چہرے پر دکھ ابھرا وہاں سے اٹھیں اور گیلری میں آگئیں پیچھے ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر کندھے اچکائے

'کوئی برا نہیں ہوتا اسے یہ دنیا برا بناتی ہے جیسے وہ بری نہیں تھی اور نہ ہی وہ اب بری ہے اور میں جانتی ہوں اسکا لالہ رخ سے سنہری مالا کا سفر بہت دردناک رہا ہو گا جس عمر میں اس نے خواب دیکھنے ہیں اس عمر میں وہ حقیقت دیکھاتی ہے وہ تو خوشیاں کو لائق ہے کہاں نفرتوں کے بیچ آگئی جہاں اسکے ہتھوں میں چوڑیاں اور مہندی ہونی

چاہیے تھی وہاں اسکے ہاتھوں میں ہتھ کڑی زخم اور بندوق رہتی ہے جہاں اسکے پیروں میں پائل ہونی چاہیے تھی اب وہاں صرف بیڑیاں ہیں وہ معصوم تو اب بھی ہے لیکن بس شیرنی بن گئی ہے میں نہیں جانتی اسکے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن یہ ضرور جانتی ہوں کہ اسکی محبت سے بھری آنکھیں اب خالی رہتی ہیں اور مالا تمہاری ذات کی سچائی میں تمہیں نہیں بتاؤں گی میں نہیں چاہتی کہ تم ٹوٹ جاؤ وہ باہر کے نظارے دیکھتے ہوئے کچھ بہت گہرائی میں جا کر سوچ رہیں تھیں



مالا نے پورا بلو پر نٹ اچھے سے سمجھا تھا اب اسے رات کے دس بجے کا انتظار تھا جانتی تھی وہ رات کے دس بجے ہو کا عالم ہوتا تھا جیل میں

جیسے ہی رات کے دس بجے اس نے اپنے سیل کا تالا کھولا جس کی چابی اور میگنیفائینگ گلاس اس نے جیلر کے روم سے چرایا تھا وہ دے قدم وہاں سے نکلی اسکو مین سوئچ تک پہنچنا تھا جہاں پر صرف ایک پولیس اہلکار کھڑا تھا مالانے پتھر اٹھا کر دوسری طرف پھینکا

'اے کون ہے وہاں' وہ بولتا ہوا اس طرف بڑھ گیا مالا نے میگنیفائینگ گلاس اس مین سوئچ کی طرف کیا اب اسے سب صاف نظر آرہا تھا اس نے بہت دھیان سے مین سوئچ کا کباڑا کیا مطلب کٹر پلاس سے پتھر کا ٹی تاریں

کاٹتے ہی پورا جیل اندھیرے میں ڈوب گیا تھا وہ جیسے ہی پیچھے مڑی وہی اہلکار کھڑا تھا وہ گھبرائی لیکن جلدی سے اسکے منہ پر پنچ مارا وہ لہرا کر زمین پر گرا تبھی اسے بہت سارے قدموں کی آواز اس طرف آتی محسوس ہوئی وہ ننگے پیر تھی تاکہ آواز نہ آئے تبھی اسکے دماغ میں ایک اور آئیڈیا آیا تھا اس نے اس اہلکار کی گن نکالی اور مین سوئچ پر ایک فائر کیا اور تبھی اس میں سے چنگاریاں نکلیں آگ بھڑکی تھی آس پاس سوکھی جھاڑیاں ہونے کی وجہ سے آگ سیکنڈوں میں پھیلی تھی فائر کی آواز آتے ہی وہاں کھڑے سارے پولیس والوں نے اپنی گنز نکالی تھیں ایک شور اٹھا تھا آگ لگی ہے بچاؤ بچاؤ جب تک پولیس فورس وہاں پہنچی مالا وہاں سے بھاگ گئی تھی لیکن جاتے جاتے اسکے بازو کی آستین پر آگ لگ گئی تھی اس نے ہاتھ مار مار کر آگ بجھائی وہ ابھی کوئی نقصان فورڈ نہیں کر سکتی تھی آگ بری طرح پھیلی تھی کہ ایویڈینس روم جیلر کا روم اور کئی سیل آگ کی لپیٹ میں آگئے تھے اس نے خاموشی سے اپنے ایک میں جا کر جوتے اٹھائے اور واپس نکلی

پہرے دار آگ بجھانے کیلئے آگے بڑھ رہا تھا تب کوئی اس سے بری طرح سے ٹکرایا 'بھاگو یہاں سے یہاں کیا کر رہے ہو' اس نے نہیں دیکھا تھا کہ سامنے مالا ہے مالا ایک شال میں لپیٹی ہوئی تھی اس نے نامحسوس انداز میں پہرے دار کی جیب میں ایک کاغذ چھپا دیا تھا اور جیل کی بیک دیوار کی طرف بھاگی تھی لیکن وہاں ابھی بھی چند پولیس والے موجود تھے

'ارے اس طرف آگ لگی ہے بھاگو' مالانے انکا دھیان دھوئیں کی طرف کروایا وہ لوگ حواس باختہ اس طرف بھاگے پیچھے مالا کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا اس نے آس پاس اچھے سے دیکھا اور پھر دیوار کو

اور دیوار سے لگے اس درخت کو دیکھا دیوار پر الیکٹرک وائر س لگا کر راستہ روکا گیا تھا لیکن یہ تو بہت اچھی بات تھی کہ وہاں درخت تھا کام بہت آسان تھا وہ درخت پر چڑھی اور دیوار پھلانگ گئی وہاں سے کود کر ایک پرسکون سانس خارج کی اور آنکھیں موند کر خدا کا شکر ادا کیا تبھی کانوں میں آئمہ کی باتیں سنائیں دیں 'تمہیں وہاں سے کل یا پرسوں تک لازمی بھاگنا ہو گا کیونکہ تمہارا بھائی پرسوں تک ہسپتال سے ڈسچارج ہو جائے گا اور پھر تمہارا باپ اسے لے کر یہاں سے چلا جائے گا' اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر دوبارہ جیل کر طرف دیکھا جہاں سے دھواں اٹھ رہا تھا وہ چاہتی تو صرف آگ بھی لگا سکتی تھی لیکن اسے سی سی ٹی وی کیمرہ کی فکر تھی ویسے تو وہ چلتے نہیں تھے لیکن میر نے سارے نیو کیمرہ لگوائے تھے وہ نہیں جانتی تھی کہ کونسا ہسپتال ہے اسے ابھی جیل والوں کی فکر بھی نہیں تھی کیونکہ ابھی وہ لوگ آگ بھانے میں مصروف ہوں گے تو اسکی غیر موجودگی کا کسی کو اندازہ بھی نہیں ہو گا وہ وہاں سے گزرتے ہوئے ایک ایک چیز کا اچھے سے جائزہ لے رہی تھی کتنے دنوں کے بعد کھلی فضا میں سانس لے رہی تھی ہر طرف سکون ہی سکون تھا تبھی اس نے وہاں سے گزرتے ہوئے ایک آدمی کا فون چرایا تھا بڑی ہوشیاری سے یہ چوری چکاری تو اس نے جیل میں سیکھی تھی

اس نے اپنے جوتے کے پیچھے چھپا آئمہ کا کارڈ نکالا اور انہیں فون کیا جو دو تین بیل پر اٹھالیا گیا 'کون بات کر رہا ہے' آئمہ کی مصروف سی آواز سنائی دی 'ہم ہیں آئمہ آنٹی' دوسری طرف مالا کی آواز سنائی دی انکے ہاتھ سے فون چھوٹے چھوٹے بچا

'تم جیل سے بھاگ گئیں' انکی آواز میں خوشی تھی جسکو محسوس کر کے مالا کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ بات کرنے کے ساتھ ساتھ چل بھی رہی تھی

'بھگانا مشکل نہیں تھا بس پولیس والوں کو ڈوج کرنا مشکل تھا خیر ہمیں ہسپتال کا نام بتائیں' مالا نے ابھی بھی چادر لپیٹی ہوئی تھی

'ہاں..... ہسپتال ہے تم وہاں جاؤ تمہاری مدد کیلئے وہاں میری بیٹی موجود ہوگی' انہوں نے کہتے کے ساتھ ہی فون کاٹ دیا جبکہ مالا نے اس آدمی کے فون سے آئٹم کا نمبر ڈیلیٹ کر کے اس موبائل کو وہیں رکھ دیا اور وہاں سے آگے بڑھ گئی



چالیس منٹ لگے تھے مالا کو ہسپتال پہنچنے میں ایک رکشہ والے کو پکڑ لیا تھا لیکن اب اسکے پاس پیسے نہیں تھے تبھی مالا کی نظر عائشہ پر پڑی لیکن اصل میں وہ زاعشہ تھی کیونکہ عائشہ کو ایسے کام کرتے ہوئے ڈر ہی بہت لگتا تھا 'عائشہ' مالا نے آواز لگائی زاعشہ جو اسکے انتظار میں تھی اپنی بہن کے نام پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی چادر میں کھڑا تھا پیچھے سے وہ مرد لگ رہا تھا لیکن آواز سے لڑکی وہ سمجھ گئی تھی یہی ہے وہ لڑکی بھاگتی ہوئی اس کے پاس پہنچی

'تم لامیرا مطلب سنہری مالا ہونہ' اس نے اپنا شک دور کرنا چاہا تھا مالا نے بھی بھی گردن اثبات میں ہلائی تو اس نے سکون کا سانس لیا

'عائشہ پیسے ہیں تمہارے پاس تو اس کو دے دو ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں' مالا جلدی میں تھی زاعشہ نے جلدی سے اسے پیسے دیے اب ان دونوں کا رخ اندر کی طرف تھا

'رک جاؤ اس طرح مسئلہ ہو سکتا ہے کوئی اندر جانے نہیں دے گا ہمیں حلیہ بدلنا ہو گا' مالا نے وہاں کے چائلڈ اسپیشلسٹ ڈاکٹر کے کیمین میں گئی اور بے قدموں اسکے پیچھے جا کر گردن کی مخصوص رگ دبا کر اسے بے ہوش کیا اسکا کارڈ اسکا آدور آل اور سیٹھو سکوپ چرایا اور ڈاکٹر کا گیٹ اپ لے کر منہ پر ماسک لگایا دوسری طرف زاعشہ نے اسٹاف روم میں جا کر صفائی کرنے والی کے کپڑے پہن لیے اور ایک پوچھا اٹھالیا اور منہ پر ماسک لگایا اور بغیر کسی کی نظروں میں ے صفائی کرنے لگی دوسری طرف سے مالا نکلی زاعشہ نے ماسک نیچے کر کے اسے دیکھا مالا کی نظر اس پر پڑی تو اس نے اشارہ کیا اپنے ساتھ چلنے کا اور اب وہ دونوں خاموشی سے بنا کسی کی نظروں میں ہے بچوں کی نرسری میں داخل ہو چکے تھے

دوسری طرف اسابیل بھی ہسپتال میں ہی موجود تھا اپنے بیٹے کے ڈسچارج پیپر ز بنوا رہا تھا اسکا دل گھبرا رہا تھا جیسے کچھ ہونے والا ہے تبھی راجا بوکھلایا ہوا اس کے نزدیک آیا

'سائیں جیل میں آگ لگی تھی مالا بھاگ چکی ہے اور اسے اسی ہسپتال کے قریب آتے دیکھا ہے اپنے بندوں نے'
اس نے دھماکا کیا تھا اسائیل نے سارے پیپر ز چھوڑے اور نرسری کی طرف بھاگا اسکے پیچھے چارپانچ گارڈز اور راجا
بھی تھا

مالا نے زاعشہ کو باہر کھڑے رہنے کا کہا تھا کہ کوئی بھی آئے تو اسے روک دینا مالا نے پہلے پورے روم کو اچھے سے
دیکھا کہ دوسرا دروازہ کہاں ہے ایسی جگہوں پر دو روزہ ہوتے ہیں تاکہ ایئر جینسی کہ دوران مسئلہ نہ ہو اور اسے وہ
دروازہ مل گیا تھا مالا نے قدم اب بچوں کی طرف بڑھائے تھے روم میں اسکے علاوہ کوئی نہیں تھا ایک اسکے قدم
ایک کارٹ کے پاس رکے تھے ساتھ اسکا دل بھی رک گیا تھا ایک بچہ اسے دیکھ کر کلکاریاں مار رہا تھا وہ کھکھلا کر
ہنس رہا تھا تبھی مالا کی نظر اس کارٹ پر لگے بورڈ کی طرف گئی جہاں فادرز نیم کی جگہ اسائیل عثمانی لکھا تھا وہ کئی پل تو
اپنی جگہ سے ہلنے سے قاصر رہی تھی تبھی باہر شور اٹھا تھا وہ چونکی اور زہن کے پردے پر اسائیل عثمانی لہرایا تھا
اس نے ایک ہی جست میں اس بچے کو اپنی گود میں اٹھایا اور چیخی 'عائشہ اندر آؤ' عائشہ کا صرف یہ سننا تھا اس نے
پوچھے کاڈنڈہ نیچے پھینکا اور اندر کی بڑھ گئی اسائیل عثمانی بھاگ بھاگ اندر آ رہا تھا لیکن مالا اور زاعشہ پیچھے کے
دروازے سے بھاگ چکے تھے اسائیل اپنے بیٹے کی طرف بڑھا وہ کارٹ خالی تھا

'میرا بیٹا اااا پکڑو اسے' وہ دھاڑا تھا اسکو لگا دولت کی طرح اسکا بیٹا بھی اس سے چھین کر لے گئی ہو سارے گارڈز
پیچھے کی طرف بھاگے تھے

عائشہ مالا کو کے لے کر گاڑی کی طرف بڑھی تھی اس نے ائیل کو زاعشہ کو پکڑا یا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آئی
اسائیل نے بھی گاڑیاں نکلوائیں تھیں

'عائشہ سیٹ بیلٹ لگاؤ کیونکہ اب ہواؤں سے باتیں کرنی ہے' زاعشہ نے خود کو اور ائیل کو سیٹ بیلٹ سے محفوظ کیا
مالا نے گاڑی اسٹارٹ کی اور اندھا دھند بھگائی تھی پیچھے اسائیل کے آدمیوں نے بندوقیں نکال لی تھیں جبکہ مالا کے
پاس اس حوالدار کی بندوق ابھی بھی موجود تھی

'میں زاعشہ ہوں عائشہ کی جڑوا بہن' زاعشہ نے ائیل کے گدی گدی کرتے ہوئے کہا جس سے اسکی ہنسی گاڑی میں
گوںج رہی تھی گاڑی ہو اسے باتیں کر رہی تھی گیارہ بجے کا وقت تھا مالا نے اسٹیرنگ ویل زاعشہ کو پکڑا کر گاڑی
چلانے کا اشارہ کیا اور خود اس نے ونڈو سے سر باہر نکالا اور اپنے پیچھے آنے والی گاڑی کا نشانہ لیا اسے نہیں پتا تھا وہ
کہاں مار رہی ہے اسکا نشانہ گاڑی کا فرنٹ ٹائر تھا ایک ٹھاہ کی آواز سے بندوق چلی اور پیچھے آنے والی گاڑی نے کلٹی
کھائی تھی پھر وہ دوبارہ اندر آکر بیٹھی

'اوہ تبھی ہم کہیں کہ۔ لاسٹ ٹائم جو عائشہ دیکھی تھی وہ اتنی بہادر تو نہیں تھی' مالا کا سارا دھیان ڈرائیونگ پر تھا
اسے نظر نہیں آ رہا تھا بس دھندلا سا کچھ دکھ رہا تھا اور باقی کی مدد زاعشہ کر رہی تھی

تبھی مالا کی نظربیک ویو مرر سے پیچھے کی طرف گئی تھی وہ لوگ بندوق نکال کر نشانہ لے رہے تھے مالا نے
زبردست موڑ کاٹا گاڑی دوسو کی اسپید پر چل رہی تھی موڑ کاٹنے پر مٹی کا ایک طوفان اٹھا تھا گاڑی کی اسپید ایسی
تھی کہ زاعشہ کا ڈر کے مارے بر حال تھا جبکہ اسکا بھائی شاید انجوائے کر رہا تھا تبھی سب کچھ غور سے دیکھ رہا تھا

'ایسا لگ رہا ہے تم مجھے بھگا کر لے کر جا رہی ہو' زاعشہ کو سچو کمیشن انٹر سٹنگ لگ رہی تھی اسکو وہ چینائی ایکسپریس یاد آگئی تھی

'بھگا کر ہی تو لے کر جا رہے ہیں لیکن تمہیں نہیں اپنے بھائی کو اور وہ بھی اپنے باپ سے' اس بات پر ان دونوں کا قبضہ گونجا تھا گاڑی میں گاہے بگاہے مالا کی نظر پیچھے بھی اٹھ رہی تھی عجیب بات یہ تھی کہ اب وہ لوگ فائرنگ نہیں کر رہے تھے تبھی مالا کی نظر سامنے پڑی تھی سامنے ایک اور گاڑی کھڑی تھی اور اسکے باہر تین چار گارڈز ہاتھوں میں بندوق تھامے کھڑے تھے نے گاڑی روکی تبھی بہت سارے لوگ اسکی طرف بڑھے تھے 'تم اٹیل کو لے کر بیک سیٹ پر جاؤ ابھی کہ ابھی' زاعشہ نے بنا وقت ضائع کئے سیٹ بیلٹ کھولا اور پیچھے چلی گئی جب کہ مالا نے اب اپنا سیٹ بیلٹ لگایا تھا اور گاڑی کو دوبارہ اسٹارٹ کیا اور گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی ایکسپریس پر پاؤں رکھا گاڑی کو موقع مل گیا تھا سامنے سے آتی گاڑی دیکھ کر گارڈز ادھر ادھر ہوئے مالا سامنے کھڑی گاڑی کو اڑاتے ہوئے وہاں سے نکلی تھی پیچھے اسبیل دانت پیتارہ گیا تھا ان کے گارڈز نے مالا کی گاڑی پر فائرنگ اسٹارٹ کر دی تھی گاڑی کا پیچھے کا ٹائر پنچر ہوا مالا سے گاڑی سنبھالی نہ گئی اور گاڑی کھبے سے جا ٹکرائی وہ لوگ اب گاڑی کی طرف آرہے تھے اسبیل نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو اندر کوئی موجود نہیں تھا تبھی کہیں سے اپنے بیٹے کے ہنسنے کی آواز سنائی دی وہ حواس باختہ پلٹا لیکن کوئی نہیں تھا تبھی وہاں سے ایک ٹرک گزرا تھا جو اوپر تک لدھا ہوا تھا اسبیل کا دھیان اس ٹرک پر نہیں گیا وہ بیوقوف اپنے آس پاس مالا کو تلاش کرنے لگا تھا یہ جانے بغیر کہ وہ تو اس ٹرک پر

چڑھ کر وہاں سے بھاگ گئی ہے پیچھے اسائیل کی فوج اسے ڈھونڈتی رہ گئی آج اسے حقیقت میں پتا چلا تھا کہ جان نکلنے کا درد کیا ہوتا ہے

تمہارے لشکروں کا کیا خوف ہمیں
ہم تو خود اپنے ارادوں سے ڈرتے ہیں



جیل میں آگ لگنے کی خبر پورے شہر میں پھیل گئی تھی آگ پر قابو پایا گیا تھا اور یہ بھی پتا چل گیا تھا کہ لالی عرف
مالا بھاگ گئی ہے

پہرے دار کو وہ کاغذ کا ٹکڑا مل گیا تھا جو مالانے انکی جیب میں ڈالا تھا جس میں لکھا تھا
"ہم بنا بات کا ظلم نہیں سہہ سکتے پہرے دار جی ورنہ ہمارا خدا ناراض ہو گا اور رہی بات ہمارے کیس کی اب وہ خود
بند ہو جائے گا ہمیں جانا تھا اسلئے ہم جارہے ہیں زندگی رہی تو پھر ملاقات ہوگی
سنہری مالا"

وہ کیا کہتے وہ تو شروع دن سے جانتے تھے کہ وہ لڑکی ایسی چڑیا تھی جو قید کیلئے نہیں بنی تھی اور آج وہ یہ بات ثابت کر گئی تھی

دوسری طرف میر اپنی جگہ سے ہلنے کے قابل نہیں رہا تھا مالا کے بھاگنے کی خبر سن کر وہ گھر پر تھا جب اسے یہ خبر ملی

'کیا ہوا ہے' رابعہ نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا

'بھاگ گئی وہ' میر سفید پڑتے چہرے سے بولا جبکہ رابعہ کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا میر کب گاڑی کی چابیاں لے کر سینٹرل جیل روانہ ہوا

'نہیں لالی اس بار میں تمہیں میر کو چھیننے نہیں دوں گی ماردوں کی تمہیں جان سے اگر تم نے ہماری زندگی میں قدم بھی رکھا تو اسکی آنکھیں آگ برسا رہی تھیں دل بند ہونے لگا تھا اسکا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ چھینی ہوئی یا مانگی ہوئی چیزوں سے کھیلنے کی عادی نہیں تھی وہ تو ہر حال میں جینا جانتی تھی اب اسے نہ تو میر گیلانی سے مطلب تھا اور نہ ہی پھر سے رابعہ کو دیکھنے کا شوق تھا

میر سینٹرل جیل پہنچا وہاں کی حالت بہت خراب تھی آدھی جیل تباہ ہو گئی تھی آگ بغیر پیٹرول کے لگی تھی اسلئے جانی نقصان نہیں ہوا تھا بس کچھ پولیس اہلکار زخمی ہوئے تھے

دماغ تو اسکا تب گھوما جب اسے یہ پتا چلا کہ ایویڈینس روم میں آگ لگی تھی ایک الماری بری طرح متاثر ہوئی آگ سے اور بد قسمتی سے اس میں سارے ایویڈینس تھے جنید کیس کے

'چھوڑوں گا نہیں تمہیں لالہ رخ' میر کی نظریں چاروں اور کا طواف کر رہیں تھیں



وہ اپنے کمرے میں شرٹ لیس بیٹھانیز دیکھ رہا تھا جہاں وہ مین سینٹرل جیل میں آگ لگنے کے منظر دکھائے جا رہے تھے اسکے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ نے گھیرا کیا ہوا تھا ابھی تھوڑی دن پہلے ہی تو اسے پتا چلا تھا کہ اسکی شیرنی سینٹرل جیل میں قید ہو گئی ہے اور اب اسی جیل کی دھجیاں اڑی تھیں

'غازی' پیچھے سے کسی نے آواز دی تھی وہ چونکا اور اٹھ کر انکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر انکے ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں سے چوم کر آنکھوں سے لگایا سامنے کھڑی ہستی نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا

'بابا مجھے بلا لیا ہوتا' اس کے لہجے میں احترام کی احترام تھا

'ارے نہیں تم خبریں دیکھ رہے تھے سوچا میں بھی دیکھ لوں' غازی سر ہلاتا ہوا اور نگزیب صاحب کو لے کر صوفے پر بیٹھا تھا ٹی وی پر چلنے والی نیوز دیکھ کر وہ ٹھٹھکے

'یہ ابھی تو دو حادثے ہوئے تھے اسی جیل میں اب یہ' وہ اپنے بیٹے سے دریافت کر رہے تھے 'کیا واقعی کوئی لڑکی ہے ان سب حادثوں کے پیچھے' انہوں نے سوالیہ نظروں سے غازی کو دیکھا جو نیوز دیکھ کر پراسرار سا مسکرا رہا تھا

'ووین سینٹرل جیل ہے کوئی لڑکی ہی ہوگی' بے انتہا بھاری آواز تھی اسکی انہوں نے بھی سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا کچھ دیر باتیں چلتی رہیں اور پھر وہ اٹھ کر چلے گئے تھے اب غازی کے سامنے اسکا وہی خاص ملازم ازحف کھڑا تھا جو اسے مالا کے بارے میں انفارمیشن دیتا تھا

'سر آپ نے سہی کہا تھا بھاگ گئیں میم جیل سے' اسکی بات سن کر اسکی آنکھوں میں چمک بڑھی تھی 'شیرنی کس کی ہے؟' اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا جبکہ پیچھے کھڑا ازحف منہ نیچے کر کے مسکرایا تھا 'شیرنی تو ہمیشہ شیر کی ہوتی ہے' ازحف نے اپنے سر کو دیکھتے ہوئے کہا تو اسکی مسکراہٹ سمٹی 'ہھر بتاؤ شیر کون ہے میں یا وہ میر گیلانی؟' وہ شاید کچھ پوچھنا چاہ رہا تھا

'سر میر گیلانی قانون کا وفادار کتا ہے اور بھلا کتوں کو کب شیرنیاں ملتی ہیں شیرنیاں شیر کی ہوتی ہیں اس شیر کی جو جنگل پر حکومت کرتا ہے اور بے شک جنگل دنیا سے زیادہ خطرناک جگہ ہے' ازحف نے ٹی وی کو بند کرتے ہوئے کہا اسکی بات پر غازی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

'سر شیرنی تو شیر کے پاس ہی اچھی لگتی ہے تو کب لا رہے ہیں انہیں یہاں' اندر آتی ہوئی ملازمہ نے کہا تھا وہاں پر ملازم اور ملازماؤں کو کھلی چھوٹ تھی بات کرنے کی کوئی کہیں بھی آجاسکتا تھا

'ابھی میرے جنگل میں کچھ بھیڑیے اپنی حکومت جمانے کی کوشش کر رہے ہیں انہیں فارغ کردوں پھر یہاں کی ہونے والی ملکہ کو اپنے دل کی سلطنت کا تاج پہناؤں گا' اسکی بات پر وہ دونوں مسکرائے تبھی ملازمہ کافی رکھے جاچکی گی

'سرتائیں گے نہیں آپ کو میم کہاں ملیں؟' ازحف نے اسکے سامنے صوفے پر بیٹھ کر کافی پیتے ہوئے پوچھا دونوں دوست بھی بہت اچھے تھے تبھی غازی کی آنکھوں میں لالہ رخ کا عکس لہرایا تھا پولیس اسٹیشن میں لالہ رخ جب پہلی دفعہ پولیس اسٹیشن لائی گئی تھی تب وہ بھی وہیں موجود تھا اپنی بہن کو لینے آیا تھا اسکی بہن وہاں پولیس اسٹیشن میں ایک لیڈی آفسر کی ڈیوٹی نبھا رہی تھی تبھی جب لالی اندر آئی تھی تو کتنا شور اٹھا تھا وہاں اور یہی شور اسکے دل کو ہلا گیا تھا وہ کئی پل بنا مقصد کے لالی کو دیکھتا رہ گیا تھا کوئی اتنا معصوم کیسے ہو سکتا ہے پھر جو اس لڑکی نے اپنی زبان کے جوہر دکھائے تو بس وہ کونے میں کھڑا اپنی مسکراہٹ روک رہا تھا اور پھر جب اسکو ہتھ کڑی لگائی گئی اور اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اسکا دل کیا میر کو جان سے مار دے لیکن پھر اسکی زندگی میں ہونے والے حادثے نے اسکو ہلا کر رکھ دیا تھا وہ لاہور آگیا تھا پھر لیکن یہاں جب وہ اس سنسان سڑک پر ان چار لڑکوں کی درگت بناتی ہوئی دکھی تو تب سے اس نے اسکے پیچھے اپنے بندے لگا دیے تھے لیکن اسکے باوجود وہ بھی لالی کے بارے میں سب نہیں جان سکا وہ کس کی بیٹی ہے اسے نہیں پتا تھا اور نہ ہی یہ پتا تھا کہ اس گرفتاری والی رات کیا ہوا تھا

میرالفظ لفظ تلاش کر

مجھے حرف حرف تلاش کر

میں الف ہوا تو الم ہوا

ہو اب تو باعثِ غم ہوا
جہاں پ نے پاؤں جکڑ لئے
وہیں ت نے تلوے پکڑ لئے
کہیں ٹ جو مجھ کو ٹکر گیا
وہیں ت نے مجھ کو ٹمر دیا
کہیں ج مجھ کو جلا گیا
کبھی چ نے چکر چلا دیا
مگر ح نے حال بدل دیا
اور خ نے خال بدل دیا
تبھی د سے دل لگایا
اور ڈ سے ڈنکا بجا دیا
پھر ذ سے ذات کو پالیا
اک ر سے راستہ بنا لیا
اک ر سے بات بگڑ گئی
تب ز سے زینت سنور گئی

اور تھ سے تھڑکا دم گیا
ارے س سے میں سنبھل گیا
کسی ش نے مجھے دی شعاع
تو ص نے دی صبا
اور ض نے دیا ضابطہ
سر شام ط کے طنر سے
سر بزم ظ کے ظرف نے
میرے ع کو دیا عزم نو
میرے غ کو کیا غرض نو
یہیں ف سے مل گیا فاصلہ
یہیں ق سے ملا قافلہ
یہیں ک نے کہا کچھ نہیں
یہیں گ نے گنا کچھ نہیں
ملال تو اس نے لڑا دیا
میرے م نے مجھ سے آکھا

تیراں تجھ سے نراش ہے
تیرا وقت کی آس ہے
کہاہ نے ہاتھ کو تھام بس
کہا نے میں ہوں عام مس
میری یہ نے آ کے یقین دیا
بڑی ے یہاں کی ہے سربراہ
ابھی وقت ہے تو تلاش کر
میرا لفظ لفظ تراش کر



یہ منظر اسی پولیس اسٹیشن کا ہے جہاں کا کبھی میر گیلانی ایس ایس پی ہوا کرتا تھا اسپیکٹر حارث کی پروموشن ہو گئی
تھی اور اب وہ اے ایس پی حارث تھا جو آج کچھ پرانے ریکارڈز دیکھ رہا تھا اور ساتھ میں فون پر ماریہ سے باتیں بھی
کر رہا تھا جو اب ممتاز کی دہلیز پر قدم رکھ رہی تھی
'کھانا کھایا تم نے؟' حارث لیپ ٹاپ میں موجود ریکارڈز چیک کر رہا تھا

'ہاں کھالیا ہے اور ایک بات بتاؤ یہ امی کو کیا ہوا ہے آج کل مجھ سے کرتی ہی نہیں ہیں' ماریہ منہ بناتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ اسکی بات پر حارث نے قہقہہ لگایا

'پہلے شکایت ہوتی تھی کہ امی نے یہ کیا وہ کیا اور اب وہ کچھ نہیں کہہ رہی ہیں تو بھی مسئلہ کے آخر کس حال میں ٹھیک رہو گی' حارث اب پچھلے سال کے ریکارڈز چیک کر رہا تھا تبھی اسکی نظر ایک جگہ رکی

'میں بور ہو رہی ہوں نہ تم کہیں باہر جانے دیتے ہو نہ گھر پر کوئی کام ہوتا ہے... 'حارث نے اسکی بات کاٹی

'ماریہ میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں ہاں اللہ حافظ' اس نے فون کاٹ کر سائیڈ پر رکھا اور جنید کی وڈیو سٹارٹ کی جہاں جنید طارق صاحب پر پیٹرول دلاتا ہوا نظر آ رہا تھا پوری وڈیو دیکھنے کے بعد حارث کو میر کی باتیں یاد آئیں

'طارق خان کی بیٹی اپنے باپ کے قاتل کو معاف نہیں کرے گی اسلئے اس کیس کا الزام کسی اور پر لگانا ہے اور وہ اسی کی بیٹی کا کرنٹ بوائے فرینڈ روہن ہو گا روہن کا ڈیٹا کلیر نہیں ہے مر بھی جائے تو ثوب ہی ملے گا' اسکو اچھے سے یاد تھا میر نے یہی کہا تھا تو پھر جنید یہاں کیسے پھنس گیا

'امان اللہ' حارث نے اسے آواز دی تو وہ بھاگتا ہوا اندر آیا

'سر' اس نے سیلیوٹ کیا

'امان میر سر نے تم سے اس وڈیو کے بارے میں کیا کہا تھا' اس نے وڈیو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

'سر نے کہا تھا کہ رحیم صاحب کی جگہ رابعیہ خان کے بوائے فرینڈ کی پک ایڈٹ کرنی ہے' اس نے حرف بہ حرف سچ کہا

تو عقل کے اندھے جنید کی پک کیوں ایڈیٹ کی ادھر 'وہ غصے میں چیخا

'سر تو جنید ہی تو رابعہ خان کا بوائے فرینڈ تھا' اس نے دھماکا کیا تھا حادثہ کے سر پر وہ بے یقینی سے اسے دیکھے گیا اور پھر آنکھوں کے سامنے ایویڈینس کی وہ سرنج گھومی تھی جو کسی لڑکی کی تھی اس نے امان اللہ کو جانے کا اشارہ کیا اور خود لیپ ٹاپ میں موجود میڈیکل رپورٹس نکالیں جس میں صاف صاف کہا تھا کہ اس پر کسی لڑکی کا خون موجود ہے اب اسے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ خون کس کا ہے وہ کیسے معلوم کرے پھر کچھ سوچ کر اٹھ کھڑا ہوا



مالا اور زاعشہ اکیلے آئے آئمہ کے گھر آئے تھے اکیلے ابھی بھی ہنس رہا تھا اور زاعشہ کے ساتھ کھیل رہا تھا لیکن مالا کی کافی دیر سے طبیعت بگڑ رہی تھی حد تو یہ تھی کہ اب اسکی ناک سے خون آ رہا تھا وہ لوگ دروازے پر کھڑے تھے کہ تبھی مالا گھٹنوں کے بل زمین پر گری اسکو سانس نہیں آ رہا تھا

'مالا کیا ہوا تمہیں زاعشہ اس کے سامنے زمین پر بیٹھی تھی مالا زور زور سے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی 'امی' وہ چیخی تبھی عائشہ اور آئمہ بھاگتی ہوئی باہر آئیں انکی نظر مالا پر پڑی جو بے حال ہو رہی تھی 'لالی کیا ہو گیا یہ خون' آئمہ کا دل دہل گیا تھا انہوں نے مالا کی کمر رب کی لیکن اسکو اب مکمل سانس نہیں آ رہی تھی

'سس... سانس سانس... ننن... نہیں... آ رہا ہمیں' مالا اب زمین پر گری تھی لیکن اسکی آنکھیں اٹیل پر ٹکی تھیں جو اسے دیکھ کر اسکے پاس آنے کیلئے مچل رہا تھا مالا بے بس تھی اسکے سینے میں شدید درد ہو رہا تھا ایک پل کیلئے تو اسے لگا کہ بس اتنی ہی تھی اسکی زندگی لیکن وہ اتنی کمزور نہیں ہے اپنے بھائی کو دیکھا تو دائیں کوئی زمین پر رکھی اور بائیں ہاتھ سے عائشہ کا کندھا پکڑ لیا

'ہو اسپتال لے کر چلتے ہیں اسے' آئمہ نے گاڑی کی چابی اٹھائی اٹیل کو عائشہ کو پکڑا یا اور زاعشہ اور آئمہ مالا کو پکڑے ہسپتال روانہ ہوئے

ہسپتال پہنچتے ہی اسے ایمر جینسی وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر زباہر آئے
'کیسی ہے وہ' زاعشہ نے بے چینی سے پوچھا

'دیکھیں انکی حالت دیکھ کر لگتا ہے جیسے بہت زیادہ ٹارچر کیا گیا ہے انہیں انکے لنگز کی ایکسٹرنل ٹیوب بری طرح متاثر ہوئی جسکی وجہ سے وہ انہیلر کے بغیر سانس نہیں لے سکیں گی ڈریسنگ کر دی گئی ہے زخموں کی ایک دودن تک انہیں یہیں رکھنا پڑے گا' ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں کہتے ہوئے چکے گئے تھے وہ لوگ اندر جانے کیلئے بڑھے دروازہ کھولا تو سامنے وہ تھکن زدہ چہرے کے ساتھ بیڈ سے ٹانگیں نیچے کٹائے بیٹھی تھی

مالا نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو انکی طرف دیکھا
'بھائی کہاں ہے ہمارا' مالا نے سیدھا سیدھا سوال کیا

اگھر پر ہے عائشہ کے پاس 'نمہ کے کہنے پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تبھی ایک نرس اندر آئی اور مالا کو انہیلر پکڑا
گئی اسکا طریقہ کار وہ اسے پہلے ہی بتا چکی تھی

اشکریہ سسٹر 'مالا نے سر کو جھکا کر کہا تو سسٹر مسکراتی ہوئی باہر چلی گئی
'زاعشہ یہاں کہیں انٹر کوم ہے کیا 'مالا نے ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے کہا تو زاعشہ نے اس کے بیڈ کے پیچھے والی
دیوار کی طرف اشارہ کیا جہاں انٹر کوم تھا مالا اٹھی اور انٹر کوم اٹھایا

'سنو جلدی سے ایک پر ات بھر کر بریانی سلاد رائیۃ بھیجو ساتھ میں اسپرائیٹ بھی رکھ لینا اور روم نمبر 'اس نے
ادھر ادھر نظریں گھمائیں تو وہاں روم نمبر لکھا تھا 'روم نمبر بارہ میں ٹھیک ہے 'کہتے کے ساتھ ہی اس نے فون رکھا
اور آکر بیڈ پر لمبی لمبی کیٹ گئی 'آج کتنے دنوں بعد اچھا کھانا ملے گا جیل کی ٹھنڈی روٹی اور پتلی دال سے تو جان
چھوٹی 'وہ ان دونوں کو بتا رہی تھی جو سامنے موجود صوفوں پر بیٹھے تھے

'یہ جو تم کھانا منگا رہی ہو پھر یہ مہنگا ہسپتال اور اسکا بل کون دیگا 'زاعشہ نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا مالا نے اسے
دیکھ کر ایک آئیر واچ کائی جیسے اچھا اااا

'مر نہیں رہے ہم اور رہی بات ہمارے پیسوں کی تو یاد رکھو لا کھوں کروڑوں کے مالک ہے ہم 'وہ اتراتی ہوئی بولی
'ایسا ہے تو خود ہی بھر پیسے 'وہ اسے ہسپتال کی طرف سے ملا ہوا بل اسے پکڑاتے ہوئے بولی مالا نے بل دیکھا تو ایک
پل کیلئے چکر اگئی دولا کھ

'ہم کو ما میں تھے کیا چار سال بعد ہوش آیا ہے کیا ہمیں 'وہ آنکھیں پھاڑے بل دیکھتے ہوئے بولی

'یہ نایہاں کاسب سے مہنگا ہسپتال ہے جہاں پڑی ہوئی تم بستر توڑ رہی ہو' وہ مسلسل اسے تعنے مار رہی تھی آئمہ کسی سے بات کر رہی تھیں

'بستر توڑنے کیلئے ہوتے ہیں اگر تم اسے کچھ اور سمجھ رہی ہو تو یہ تمہاری غلطی ہے ویسے کتنی گھٹیا سوچ کی مالک ہو تم' وہ زو معنی انداز میں بولی وہ جو تھک گئی تھی اسکی اس بات پر خون نچوڑ کر چہرے پر آیا مالانے اسکو دیکھ کر مسکراہٹ دبائی

'مم... میں نے ایسا کچھ نہیں سوچا تم ہی خود سے بکو اس کر رہی ہو' اس نے جلدی سے کہا تو مالانے قبہ لگایا تبھی دروازہ نوک ہوا آئمہ کے ساتھ ان دونوں نے بھی دروازے کی طرف دیکھا زاعشہ نے دروازہ کھولا تو ایک لڑکا آڈر لے کر کھڑا تھا وہ لڑکا ٹیبل پر کھانا رکھ کر پلٹا ہی تھا تبھی اسکی نظر مالا پر پڑی جو بریانی کو نندیدوں کی طرح گھور رہی تھی وہ خاموشی سے باہر نکل گیا دوسری طرف زاعشہ بریانی کی طرف بڑھی تھی

'خبردار! گستاخ لڑکی اگر ہماری بریانی پر نظر بھی رکھی تو' وہ چیخی تو آئمہ کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ گیا اور دوسری طرف زاعشہ ڈر کر اچھلی اور مالا کو خونخوار نظروں سے دیکھا

'اچھا ہوتا تمہیں اسابیل کے بندوں کے آگے چھوڑ دیتی بلکہ ابھی بھی کچھ اچھا ہو سکتا ہے جیسے میں ابھی پولیس والوں کو فون کر دیتی ہوں کہ انکا بھاگا ہوا مجرم ہسپتال میں زیر علاج ہے کچھ کر بھی نہیں سکے گالے جائیں اسے' وہ بولنے کے ساتھ ساتھ چل بھی رہی تھی تبھی مالا کی نظر پوچھے والے بالٹی میں گئی جس میں پانی بھرا تھا روم کی

صفائی ابھی ہوئی تھی وہ جو چل رہی تھی مالانے اسکے پاؤں میں پاؤں مارا تو زاعشہ صرف زمین بوس نہیں ہوئی بلکہ اسکا منہ پوچھے کے ڈبے میں گیا مالانے ہونٹوں کو دانتوں میں دبایا اور چپ چاپ اپنی پلیٹ میں بریانی نکالنے لگی دوسری طرف زاعشہ نے اپنا منہ باہر نکالا ناک میں پانی چلا گیا تھا اسکے بال بھی گیلے ہو گئے تھے پانی اتنا گندہ تھا کہ اسکا منہ بھی ہلکا ہلکا کالا ہو گیا تھا مالانے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ہونٹوں سے پانی کا گلاس لگایا نو مور ہنسی پھر بھی اسکا قبضہ بلند ہوا ہا ہا ہا ہا ہا ہا.....

'آؤ کھانا کھاتے ہیں' اس نے اب شرافت سے اسے دیکھ کر کہا زاعشہ نے راستے کا پیالہ اٹھایا اور اسکے سر پر الٹ دیا 'یو جنگلن' ملا چیخی اور سالاد کی پلیٹ اٹھا کر اسکے منہ پر ماری وہ جو پہلے ہی فینائل کی وجہ سے چپ چپ ہو رہی تھی اب خود کو دیکھ کر اسے گھن آرہی تھی اس نے مالا کو دیکھا جو سکون سے بریانی کھا رہی تھی 'کیا سکون سے ٹھونس رہی ہو تمہاری وجہ سے میں اتنی بڑی مشکل میں پھنسی تمہارا وہ دو نمبر باپ اور اسکے کتے کیسے فارنگ کر رہے تھے ہم پر اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو وہ 'اب وہ اپنی پلیٹ میں بریانی نکالتے ہوئے اسے سنارہی تھی 'تو ہم آنٹی کا خرچہ بچاتے' اس نے بریانی کا چیچ منہ میں رکھتے ہوئے کہا آئمہ روم سے باہر تھیں 'ہیں کیسے' اس نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

'اگر تمہیں کچھ ہو جاتا یا تم مر جاتیں تو ہم تمہیں وہیں پھینک دیتے پیسے بچتے ویسے بھی ایسی اولاد پر پیسے لگا کر وہ خسارے میں ہیں' وہ اپنی طرف سے بڑی پتے کی بات کر رہی تھی زاعشہ نے جواب دینے کے بجائے بریانی کھانا زیادہ ضروری سمجھا اسے لگا ڈھکن لوگوں سے بات کر کے کہیں وہ خود ہی ڈھکن نہ بن جائے وہ دونوں اب سکون

سے ساری باتیں بھلائے بریانی کھا رہیں تھیں مالا تو بھرپور انصاف کر رہی تھی بریانی سے اسکو ٹینشن میں ایکسٹرا کی بھوک لگتی تھی تبھی زاعشہ کے پاس عائشہ کا فون آیا جو اس نے اسپیکر پر رکھا مالا کے کہنے پر 'یار سنو آتے ہوئے پیسمپر دودھ اور بچوں کے کپڑے لیتے ہوئے آنا سیریلیک کھانے والی عمر تو نہیں لگ رہی اسکی اور ہاں دودھ زرا ایکسٹرا لٹرا پرو لے کر آنا دو مہینے کا بچہ دس سال کے بچے کے برابر کھاتا ہے گھر میں موجود سارا دودھ پی گیا یہاں تک کہ آس پاس کے گھروں کا بھی 'وہ چھوٹے سے بچے کی شکایتیں لگا رہی تھی جبکہ زاعشہ کبھی مالا کو کھاتے ہوئے دیکھتی کبھی عائشہ کی باتیں سنتی اسکا مطلب یہ چھوٹا پیک اسی پر گیا ہے اللہ بچائے



'سر یہ دیکھیں یہ ایک چھوٹی سی فوٹیج ہے جس میں وہ بھاگتی ہوئی دکھائی گئی ہے' ایک حوالدار نے میر کے سامنے اپنا موبائل کیا جہاں مالا ایک بندے کا موبائل چر رہی تھی 'اور کچھ پتا چلا' میر نے دو انگلیوں سے ماتھا سہلاتے ہوئے کہا

'سر ایک اور عجیب بات ہے جس ہو اسپتال میں مسٹر عثمانی کا بیڈ ایڈمٹ تھا وہاں ہر یہ سی سی ٹی وی فوٹیج میں دکھی ہے سرز سری روم میں اسکے ساتھ ایک اور لڑکی بھی موجود تھی پیچھے والے دروازے سے بھاگی ہیں سر دونوں اور سر مسٹر عثمانی کے گارڈز نے فائرنگ بھی کی تھی لیکن سر ان نے مطابق ایسے غائب وہاں سے جیسے کبھی تھے ہی

نہیں 'وہ ساری رپورٹس دے رہا تھا اسے جبکہ میری سوچ رہا تھا کہ جب وہ پہلی بار اس سے ملا تھا کتنی معصوم سی تھی وہ اور اب یہ کتنے روپ ہیں اس لڑکی کے

اسائیل عثمانی نے اسی وقت پولیس فورس کو ائیل عثمانی کو ڈھونڈنے پر لگا دیا تھا
'سر' ایک کونسٹیبل میر کے پاس آیا 'سر مالا کو ایک ہو اسپتال میں دیکھا گیا ہے لنگز میں مسئلہ ہونے کی سے وہ
ایمر جنسی وارڈ میں داخل... 'اسکی بات مکمل نہیں ہوئی تھی میر سب کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ دیتے ہوئے بھاگا تھا



باہر بھگدڑ مچی تھی آئمہ ہانپتی ہوئی اندر داخل ہوئیں

'کسی نے پولیس کو کال کر دی ہے باہر میر کی نفری آگئی ہے' زاعشہ کو زبردست پھندا لگا تھا جبکہ مالا سکون سے بیٹھی
پانی ہی رہی تھی وہ دونوں دم سادھے اسے دیکھ رہیں تھیں اس نے پانی کا گلاس رکھا اور نظر انہیں دیکھا
'ہم جادو گر نہیں ہیں جو غائب کر دیں گے سب کو بھاگو وہ' وہ چیختی ہوئی بیڈ پر آئی ان دونوں کے ہاتھ پیر پھول گئے
وہ دونوں اسی کی وجہ سے اطمینان سے کھڑیں تھیں مالا نے بیڈ پر سے کمفرٹ لیا اور اسے آئمہ اکرم پر اڑایا اچھے سے
انہیں ڈھانپا مالا نے باہر نکل کر دیکھا سب ادھر ادھر بھاگ رہے تھے پھر وہ واپس انکی طرف آئی

'جلدی جائیں یہاں سے آپ دونوں کو کوئی نہیں جانتا اور ہماری فکر مت کریں ہمارے ساتھ روشنی امی کی دعائیں اور خدا کا ساتھ ہے آپ لوگ جائیں' مالانے انہیں دلاسا دیا تو وہ لوگ باہر کی طرف بڑھیں اور باہر نکل گئیں مالا کی نظریں پورے کمرے کا طواف کر رہی تھیں اس نے ونڈو دیکھی اسے کھولا تو باہر ونڈو کے بائیں طرف ایک چھوٹی سی جگہ تھی کھڑے ہونے کی اگر وہ یہاں کھڑی ہو گئی تو اسے کوئی پکڑ نہیں سکتا تھا وہ ونڈو سے باہر نکلی اور اس طرف ہو کر کھڑی ہو گئی ایک ہاتھ سے ونڈو بند کی اسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا کیونکہ نیچے گہرائی تھی ہلکا سا بھی پاؤں سلپ ہوتا گرتی وہ نیچے لیکن پہنچتی وہ اوپر

میرا روم نمبر بارہ میں داخل ہوا آدھی فورس کو وہ نیچے کھڑا کر کے آیا تھا روم میں انٹر ہوا مالا کی مخصوص سی خوشبو تھی وہ جان گیا تھا وہ یہی ہے لیکن کہاں 'اچھی طرح ڈھونڈو ایک چیز کو دیکھو وہ بیچ کے نہیں جانی چاہیے' میر نے سب کو آڈر دیا تھا تبھی اسکی نظر کھڑکی پر پڑی جو نا محسوس انداز میں کھلی ہوئی تھی وہ قدم قدم چلتا اس تک آیا اور کھڑکی کھولی مالا جسکا ہاتھ کھڑکی کے پیچھے تھا بری طرح دب گیا اس نے دانتوں میں ہونٹ دبا کر چیخ رو کی (اففف اللہ یہ کیا ہو رہا ہے ہمارا ہاتھ چھوڑ دو ایس ایس پی ورنہ ابھی تھوڑی دیر میں فریش بھرتا نکلے گا یہ یقیناً زاعشہ کی بددعا ہے کیسی کالی زبان ہے اس ڈرٹو کی بیوی کی) وہ مسلسل دل میں کبھی میر کو گالیاں دیتی کبھی زاعشہ کو کبھی اللہ کو یاد کرتی اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے درد کے مارے وہ چیخ بھی نہیں سکتی تھی

'سر وہ یہاں سے بھی بھاگ گئی ہے' ایک حوالدار نے کہا تو میر ونڈو کو لاک لگاتا ہوا اسکے پیچھے چلا گیا

'رو کو ایس ایس پی ہم کھڑے ہیں یہاں اوئے کوئی تو دیکھ لوز اعشہ یہ بھی تمہاری بد دعا ہے نہ' اس کے تو دماغ نے کام کرنا بند کر دیا تھا اوپر سے اسکی بھوک چمک اٹھی تھی

'اللہ پاک اب آپ ہی کچھ ہیلپ کرے گا اللہ اکبر' وہ تکبیر کہتے ہیں نیچے کو دیڑی تھی اور واقعی اسے خدا نے بچا لیا تھا وہ سیدھا نیچے کچرے کے ڈبے میں گری میر جو وہیں کھڑا تھا پیچھے کچھ گرنے کی آواز سے مڑا لیکن کسی کو ناپا کر وہ آگے بڑھ گیا

'اللہ اکبر یہ کہاں گر گئے ہم یہ کیا چیز ہے گٹر میں گر گئے کیا جو اتنی بد بو ہے آئے ہائے اللہ نہ کرے ویسے گٹر میں تو پانی ہوتا ہے تو پھر یہ کیا ہے' مالانے غور سے دیکھا 'آئے ہائے یہ تو کچرے کا ڈبہ ہے' اسے الٹی آنے لگی تھی وہ بھنبھناتی ہوئی وہاں سے باہر نکلی اسکا حال اتنا برا ہو گیا تھا کہ اسے پہچانا مشکل تھا وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر جانا چاہتی تھی

'ارے جمادار کہاں صبح آتے ہوئے تمہیں موت پڑتی تھی اور اب تورات ہی آگئے' کوئی پیچھے کھڑا ہنس رہا تھا 'تم ہو گے جمادار تمہارا پورا خاندان جمادار' مالانے پیچھے دیکھے اسے باتیں سنسناتی ہوئی چلی گئی تھی اسے خود سے گھن آرہی تھی وہ اس حلیے میں کبھی زندگی میں واپس نہیں جاسکتی تھی اس نے ہو سپٹل سے ایک مریضوں کا لباس چرایا اور وہیں پر ہی اچھے سے نہائی کپڑے بدلے پرانے کپڑوں میں سے انہیلر لیا اور جہاں سے اس نے لباس چرایا تھا وہیں سے ایک کمفرٹر بھی لے لیا تھا خود کو اچھے سے اس میں لپیٹا اب وہ سکون میں تھی اچھا فیل کر رہی تھی لیکن مسئلہ باہر کھڑی پولیس کا تھا



بی جان کے گھر ایک الگ ہی رونق لگی تھی سحرش اور رواحہ کی رپورٹس پوزیٹو آئیں تھیں جسکی خوشی میں انہوں نے رابعیہ کو بھی بلایا تھا میرا بھی ڈیوٹی پر تھا اور دوسری طرف ایرا بھی آئی تھی جس سے ملنے کیلئے بہروز مچل رہا تھا عمر میں تبدیلی آئی تھی وہ مالا کو مجرم نہیں مانتا تھا اس دن وہ اسکا اوپر دیکھنا اچھے سے دیکھ گیا تھا اسکے جانے کے بعد کافی دن تک کچھ بھی کرنے سے قاصر رہا تھا وہ سنجیدہ ہو گیا تھا لیکن آج وہ خوش تھا جب سے یہ خبر سنی تھی کہ وہ جیل سے بھاگ گئی ہے

'بی جان آپ پلیز ہمیں واپس بلا لیں میں جانتی ہوں میرے غلط کیا لیکن اب وہ بہت اداس رہتے ہیں' رابعیہ کا بدلہ ہوا انداز دیکھ کر تو ہمیں بھی کبھی کبھار غش ہڑ جاتا ہے
'ویسے آپ کو بھی میرے بتایا تھا کیا کہ انہوں نے لالہ رخ سے جھوٹا نکاح کیا ہے' انکی بات سن کر عمر کر چہرے پر مسکراہٹ آئی

'نن... نہیں مجھے نہیں پتا تھا' وہ پل میں بدل گئی تھی
'تو بیٹا آپ کو شرم آنی چاہیے تھی کسی کے حق پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے' رابعیہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کچھ ایسا کہنے والی ہیں اس سے چھا تھا وہ سچ ہی کہہ دیتی

'بی جان مجھے نہیں پتا تھا کہ میرے شادی کی ہوئی ہے' وہ منمنائی

'بیٹا ہم نے یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کئے' انکی بات پر عمر نے مشکل سے اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹا

دوسری طرف بہروز ایراکو چو کلیٹ دینے نے بہانے اپنے کمرے میں کی طرف کے گیا تھا وہ دروازے پر پہنچ کر روکی اور اسے دیکھا

'تم بوائے ہو ماما نے کہا تھا بوائے کے ساتھ اکیلے نہیں جاتے ماما' وہ چیختی ہوئی وہاں سے جانے لگی تبھی بہروز نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچا اور گود میں اٹھا کر کمرے میں لایا پاؤں سے دروازہ بند کیا وہ مسلسل ہاتھ پیر چلا رہی تھی اس نے اسے دروازے پر اتار کر دروازے سے ہی پن کیا اسکے دائیں بائیں اپنے ہاتھ رکھے

'ایر ابے بی شکایت لگائی گی ماما سے' وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو لئے اسے دیکھ رہی تھی اور وہ اسے

'ایر ابے بی ماما نے بوائے کے ساتھ جانے سے منع کیا ہے بٹ میں تو فرینڈ ہوں' وہ اسکے مزید قریب ہوا تھا آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ ایراکے گال لال ہوئے تھے بہروز تو مبہوت رہ گیا تھا اسکے چہرے پر قوس و قزح کے رنگ دیکھ کر اسکے چہرے پر جھکا اور اسکی سانسیں روک گیا اسکی پیاس بڑھ گئی تھی آج اور تب سے تو کچھ زیادہ ہی جب وہ اسکے نکاح میں آئی تھی بس ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی

ایر کی سانسیں رکیں وہ بری طرح مزاحمت کر رہی تھی کہ اسے کسی طرح چھوڑ دیا جائے لیکن بہروز تو پاگل ہو گیا تھا اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں کے کر دروازے سے لگایا اسکے عمل میں شدت تھی اسکی پیاس بجائے بجھنے کے بڑھتی ہی جا رہی تھی لیکن پھر بھی وہ پیچھے ہٹا اور اسے غور سے دیکھنے لگا جو لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے رو رہی تھی

'میں ماما کو بتاؤں گی تم نے مجھے مارا' اسکی بات پر اسکے اپنے ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ کو کنارے پر روکا

'میں نے کہاں مارا' وہ معصوم بناتھا

'یہاں لپس پر زور سے میں ماما کو سب بتاؤں گی' بہروز نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے لئے بیڈ پر آیا سائیڈ ڈرائز سے

چو کلیٹ نکالی اور اسکے سامنے لہرائی اب کیا رونا اور کونسا دھونا

'ایر اے بی جو چو کلیٹ چاہیے؟' اس نے پوچھا تو ایرا نے جلدی سے سر ہلایا 'اوکے دین پرومس می کہ جو ابھی ہوا وہ

کسی کو نہیں بتاؤ گی وہ فرینڈز کا سیکریٹ ہوتا ہے' اس نے پرومس لینے کیلئے ہاتھ گے کیا تو وہ جلدی سے تھام گئی تبھی

بہروز نے اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگایا اور اس پر اپنا لمس چھوڑا تو وہ بلش کر گئی اس نے مسکراتے ہوئے اسے

چو کلیٹ دی



Novel Galaxy

مالا کی نظر ایسبو لینس پر پڑی تھی جو ایک مریض کو اسکے گھر چھوڑنے کیلئے ریڈی کھڑی تھی وہ بنا کسی کی نظروں

میں آئے اس میں چھپ گئی تھی وہ سٹریچر کے نیچے بنی جگہ پر چھپ گئی تھی تبھی ایسبو لینس کے چلی تھی اور وہ شاطر

شیرنی بنا کسی کی نظروں میں آئے ایک بار پھر بھاگ گئی تھی



اللہ کر کے وہ واپس صحیح سلامت گھر پہنچی تھی سانس پھولنے کی وجہ سے سانس نہیں آرہی تھی انہیلر نکالا اور اسے منہ سے لگا کر مصنوعی سانس لی تب جا کر نارمل ہوئی رات کے چار بج رہے تھے اچھی خاصی تھک گئی تھی وہ دروازہ بجایا تو کچھ ہی دیر میں کھل گیا تھا سامنے آئمہ کھڑی تھیں

'تھینگ گاؤ تم آگئیں مجھے لگا پولیس والوں نے پکڑ لیا تمہیں' ابوک اندر داہوئی تو اسکے بھائی کی رونے کی آواز سنائی دی

'لالی اسے تم ہی سنبھالو اور پتا ہے کیا اس میں کسی جن کا نہیں اس میں اس کی بہن کا سایہ آگیا ہے' زاعشہ کی آنکھیں نیند سے بند ہو رہی تھیں وہ بامشکل اسے سنبھال رہی تھی

'لاؤ اسے ہمیں دو تم جا کر سو جاؤ' مالا نے اٹیل کو اپنی گود میں لیا زاعشہ اپنے روم میں چکی گئی تھی اٹیل رو رہا تھا تبھی آئمہ انکی طرف آئیں

'اٹیل کو مجھے دے دو تم بھی سو جاؤ' تھکی ہوئی آئی ہو کیسے سنبھالو گی اسے 'انہوں نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا 'یہ اٹیل نہیں چنکو ہے ہمارا چنکو اور رہی بات ہمارے تھکنے کی یہ تو ایک ایڈوینچر تھا بڑا مزہ آیا آپ جا کر سو جائیں جائیں اور بس ہمیں روم بتادیں 'انہوں نے مالا کو روم بتایا تو وہ اپنے روم میں چلی گئی روم میں آکر اس نے وہ کمفرٹر

خود سے ہٹایا اور اپنے بھائی کو چپ کرانے لگی واقعی نیند کے مارے اسکی آنکھیں لال ہو گئی تھیں لیکن وہ چہ ہو کر نہیں دے رہا تھا نگ آکر اس نے اسے بیڈ پر لٹایا اور خود اسکے سامنے بیٹھی

'تجھے پتا ہے تیرے رونے سے کیا ہو سکتا ہے' اب چنکو مالا کو گھور رہا تھا لیکن رو بھی رہا تھا 'اگر تم رو گے تو تمہاری آواز باہر جائے گی لوگوں کو پتا چلے گا اس گھر میں بچہ رہتا ہے اور پھر وہ تمہیں پولیس کے حوالے کر دیں گے اور ساتھ ہمیں بھی دوبارہ جیل میں بند کر دیں گے اپنے بھائی کو اغواہ کرنے کے جرم میں' اسکو سمجھ کچھ نہیں آرہا تھا لیکن بس وہ مالا کو دیکھ رہا تھا جو شاید کارٹون لگ رہی تھی تبھی اچانک روتے ہوئے وہ کھکھلا کر ہنسا ہاتھ پاؤں مارنے لگا مالا کے اندر لالی جاگی تھی اسکی حرکتیں دیکھ کر اس نے اسے گود میں اٹھایا جھولا جھلانے لگی وہ اور ہنستا تبھی وہ پھر سے رونے لگا اور اب وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے کیا ہوا ہے اسے بھوک لگی ہے وہ اسے آہستہ آہستہ بہلاتی ہوئی کچن تک آئی اور دودھ گرم کرنے لگی ایک ہاتھ سے اسے تھاما ہوا تھا اور ایک ہاتھ سے دودھ چمچ میں کے کر ٹھنڈا کر کے اسے پلا رہی تھی اور وہ اب خوشی سے اپنی زبان میں اس سے باتیں کرنے لگا تھا اور لالی اسے کہانی سنارہی تھی 'ایک شیرنی (مالا) تھی اور ایک شیر (میر) تھا' اس نے ایک لائین بولی تھی کہ اسکا بھائی واں واں کر کے اپنی کہانی بنانے لگا مالا نے دودھ چمچ میں لیا پھونک مار کر اسے ٹھنڈا کیا اور اسے پلایا وہ ابھی بھی کھڑی تھی 'ایک لومڑی (رابیہ) تھی جو شیر کو حاصل کرنا چاہتی تھی ایک ہاتھ (اسابیل) تھا جو شیرنی کی قسمت ہر سانپ بن کر بیٹھا تھا' مالا کی باتیں اور اسکی کہانیاں اللہ ہی جانے دوسری طرف اسکا بھائی تھا ابھی چھوٹا تھا لیکن لگ رہا تھا یہی بڑے ہو کر اس سے چار ہاتھ آگے نکلے گا

اسی وقت کانوں میں فجر کی آذان کی آواز پڑی تھی اس نے چنکو کو دودھ پلانے کے بعد اپنے کندھے سے لگایا اور
اسے پیار سے تھپکی دی سوچا کچھ گنگنا بھی دے
یہ موہ موہ کے دھاگے تیری انگلیوں سے جا الگھے
کوئی ٹوہ ٹوہ نہ لاگے کس طرح گرہ یہ سلجھے
ہے روم روم ایک تارہ ہے روم روم ایک تارہ
جو بادلوں میں سے گزرے

یہ موہ موہ کے دھاگے تیری انگلیوں سے جا الگھے
وہ گانہیں رہی تھی بس گنگنا رہی تھی اور اتنی خوبصورتی سے کہ اسکا چنکو سو گیا تھا وہ اسے سینے سے لگائے کمرے تک
آئی آواز پیدا نہ ہوا سوائے دروازے کو بس ہلکا سا بند کر دیا تھا بیڈ پر لیٹ کر اسے خود سے ہٹانے کے بجائے اسے خود
ہر ہی کٹالیا تھا کچھ ہی دیر گزری تھی کہ دنوں بہن بھائی کی بھاری سانسوں کی آواز کمرے میں گونجی تھی



ایک بار پھر میر گیلانی کو شکست حاصل ہوئی تھی بھاگ گئی تھی وہ اسکی پوری پولیس فورس کو چکما دے کر

لیکن پتا ہے کیا وہ مر گیلانی کو اسکی جاب کو تحفہ دے گئی تھی واقعی میر گیلانی ایس ایس پی سے ایس پی کی پوسٹ پر آگیا تھا وہ کتنا بھی جھٹلاتا مگر مالا اس بار بھی جیت گئی تھی



میر شکست لئے گھر پہنچا تھا ایک ہی دن میں دوبار گھمایا تھا اس چھوٹی سی لڑکی نے وہ ابھی تک اس بات میں الجھا تھا کہ لالی نے مسٹر عثمانی کا بیٹا کیوں اغواہ کیا اتنا بڑا نام تھا انکا کوئی دشمنی یا وہ واقعی اب مجرم بننا چاہتی ہے لیکن اب وہ صرف سکون چاہتا تھا جو اسے رابعہ سے چاہیے تھا کمرے میں پہنچا تو وہ کمرے میں موجود نہیں تھی واش روم میں دیکھا وہ بھی خالی تھا ٹیسر چیک کیا خالی لاؤنج گیسٹ روم سب چیک کیا مگر خالی مالا کی ٹینشن تو کہیں دور جاسوئی تھی اب تو اسکی ٹینشن تھی جو اسکی رگوں میں خون بن کر دوڑتی تھی لیکن تھی کہاں وہ پھر خیال آیا کہ فون کرے

'ہیلو رابی کہاں ہو؟' بھاری آواز میں پوچھا گیا سامنے سے رابی نے کوئی جواب دیا 'اچھا آتا ہوں لینے ہم انتظار کرو میرا' اس نے کہتے کے ساتھ ہی فون کاٹا اور پر سکون ہونے کیلئے نہانے چلا گیا باہر آیا تو اسکی نظر اس فوٹو فریم پر پڑی جس میں وہ تین دوست مسکرا رہے تھے میر کی آنکھوں کے سامنے کوئی منظر لہرایا تھا

رابعہ پولیس اسٹیشن آئی تھی میر گیلانی سے ملنے وہ حال سے بے حال تھی سرخ اور سوجی ہوئی آنکھیں بکھرے ہوئے بال زرد پڑتا چہرہ سوکھے ہوئے ہونٹ میر نہیں جانتا تھا وہ کون ہے
'آپ میر ہیں' وہ اسکے کین میں بیٹھی تھی

'جی میں ہی میر گیلانی ہوں کہیے کیا مدد کر سکتا ہوں آپ کی' وہ اپنے پروفیشنل انداز میں کہہ رہا تھا
'جنید مجھے چھوڑ کر چلا گیا' وہ کہتے کے ساتھ ہی پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی اسکے اس طرح رونے سے میر ششدر رہ گیا

'آپ کون ہیں اور جنید کو کیسے جانتی ہیں' میر نے اسکو پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے کہا
'میں رابعہ ہوں میں جنید سے بے تحاشہ محبت کرتی تھی اور وہ بھی ہم دونوں شادی کرنے والے تھے اور اب یہ کیا ہو گیا' اس نے سچ میں جھوٹ ملا کر کہا میر کو کچھ عجیب لگا تھا اگر ایسا تھا تو یہ میت والے دن کہاں تھی
'ہم دوست تھا میر ابھائیوں جیسا لیکن آپکا دکھ سب سے بڑا ہے خدا آپ کو صبر دے' میر نے اسے دلاسا دلایا
'میں کیسے صبر کروں میں تو وہ بد نصیب ہوں کو اسکی شکل آخری بار نہیں دیکھ سکی' اسکی اس بات پر میر ٹھٹھکا یہی تو سوچ رہا تھا وہ

'کیوں نہیں آئیں تھیں آپ' اس نے اپنے دل میں مچلتا سوال پوچھا
'کیونکہ انہی دنوں میں مجھ سے میرا آخری رشتہ میرے بابا مجھے چھوڑ کر چکے گئے تھے تب جنید نے مجھے تھا منا تھا
لیکن وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلا گیا' وہ زار و قطار رو رہی تھی شاید وہ ڈرامے کرنے آئی تھی پولیس اسٹیشن

میر کو لگا جیسے سب سے زیادہ بڑے دکھ میں تو وہ ہے اسے لالی پر رنج کر غصہ آیا تھا اور ساتھ میں اپنے سامنے بیٹھی لڑکی سے ہمدردی ہوئی تھی رابعیہ میر سے شادی کرنا چاہتی تھی لیکن میر نے رابعیہ کو شادی کیلئے پروپوز کیا تھا علی سے ساری باتیں جان لینے کے بعد

علی جنید کے زیادہ قریب رہا تھا اسلئے جنید نے علی کو رابعیہ کے بارے میں کچھ باتیں بتائی تھیں جس کو سننے کے بعد میر نے رابعیہ سے شادی کی تھی

میر نے سب باتوں کو اپنے ذہن سے جھٹکا گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور رابعیہ کو لینے چلا گیا اسکو جو چند مہینے پہلے صرف مجبوری تھی اور اب اسکی محبت

آج لگتا ہے بس تماشا تھا

وہ تعلق جو بے تحاشہ تھا



سورج بیچارہ طلوع ہو چکا تھا لیکن دوا ایسے شخص بھی تھے جنکی نیند پوری نہیں ہو رہی تھی بارہ بج رہے تھے جی جی بلکل ٹھیک پہلی مالا اور دوسرا اسی کا بھائی چنکو

'مالا' کوئی زبردست سا چیخا تھا کہ اندر سوئی مالا ہڑبڑا کر اٹھی تھی لیکن اسکے بازوؤں میں سویا اسکا بھائی ابھی بھی سو رہا تھا اس نے اسے بیڈ پر لٹایا اور اپنا تکیہ اس کے اوپر رکھتی تاکہ وہ گرے نہیں پھراٹھ کر دروازے پر آئی 'کون ہو تم حرکتوں سے تو زاعشہ لگ رہی ہو' اس نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا 'جی سنو یہ کونسا وقت ہے اٹھنے کا اس ٹائم ناشتہ کرو گی یادو پہر کا کھانا کھاؤ گی' اسکی بات ختم ہونے پر مالا نے ایک نظر واک کلاک پر ڈالی جو بارہ بجارہی تھی صرف بارہ

'ہم جیل سے بھاگے ہیں بہت تھک گئے ہیں' وہ منہ بناتے ہوئے بولی زہر لگ رہی تھی سامنے کھڑی ہوئی لڑکی 'اچھا چلو باہر آؤ یہ تو کچھ ایکسٹر اہی بولتی ہے' آئمہ نے زاعشہ کو سائنڈ پر کرتے ہوئے کہا تو مالا نے ایک نظر بھائی کو دیکھا اسکی نظروں کے تعاقب میں ان دونوں نے بھی دیکھا تو ٹھٹھک گئیں اور بیڈ کی طرف بڑھیں 'یہ کیا کیا' آئمہ نے جلدی سے چنکو کے چہرے سے تکیہ ہٹایا

'ارے وہ گر نہ جائے اسلئے' مالا نے انکی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا اب وہ بچاری بھی کیا کرتی اسے کیا پتا 'تم صرف بھگوڑی ہو ایک نمبر کی گنڈی بھی ہو اس کے علاوہ کچھ نہیں آتا تمہیں' زاعشہ اور عائشہ اسکی ہم عمر تھیں لیکن زاعشہ کبھی کبھار اس سے بڑی لگتی تھی اسکی بات ختم کیا ہوئی چنکو اٹھ چکا تھا اور رونا شروع ہو گیا تھا 'تمہاری آواز پھٹے ہوئے بھونپو کی طرح ہے اٹھ گیا وہ' اس سے پہلے اس کی طرف بڑھتی اچانک ہی اس کو آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی تھی اس نے اپنا انہیلر ڈھونڈنا چاہا لیکن وہ کہیں نہیں تھا تبھی اسکی نظر اپنے بھائی پر گئی جسکے نیچے

انہیلر دبا تھا جلدی سے اسے نکالا اور سانس لی اف ف یہ کیانی مصیبت تھی ابھی تو آگے بہت کچھ کرنا تھا اور ایک بیماری ایسی لاحق ہوئی تھی کہ جان جا رہی تھی

مالا کو آگے نہ بڑھتے دیکھ آئمہ اسے اٹھا چکی تھیں لیکن جب مالا کو انہیلر اٹھاتے دیکھا تو دل میں درد سا اٹھا تھا انکے زاعشہ بھی ڈر گئی تھی اسکی ایسی حالت دیکھ کر لیکن ایک وہ تھی جسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا اب بھی وہ سب کچھ بھلائے واشر دم چلی گئی تھی



تمہیں ڈر نہیں لگتا کہ اسے سب پتا چل گیا تو کیا ہو گا 'آج کافی عرصے بعد رابعہ ماہین سے باتیں کر رہی تھی اسکو سب بتا چکی تھی وہ

'جس دن میں ڈر گئی نہ اس دن سب ختم ہو جائے گا اس دن لالی جیت جائے گی اور یہ میں ہونے نہیں دوں گی' اسکی آنکھیں بے خوف تھیں

'اب تو میر تمہیں مل گیا اب تو سب چھوڑ دو' ماہی اسے شاید سمجھا رہی تھی

'میں تو سب چھوڑ چکی ہوں لیکن کیا کروں مجھ جیسی کو اگر کسی نے ڈرایا ہے تو وہ لالہ رخ ہے اور تم اچھے سے جانتی ہو جس چیز سے میں ڈرتی ہوں پھر اسے اپنے ہاتھوں سے ختم کر کے چھوڑتی ہوں' اس نے دو انگلیوں کو مسلتے ہوئے کہا

'تم اتنی شدت پسند کیوں ہو کیوں نہیں چھوڑ دیتیں اسے' ماہی ناگوار لہجہ میں بولی تھی
'تم کہتی ہو تو چھوڑ دیتیں ہوں لیکن اگر وہ میرے اور میرے بچے میں آئی تو مجھے ایک اور قتل کر کے بھی کوئی گلٹ
فیل نہیں ہو گا' اسکا لہجہ عام سا تھا لیکن بات اتنی ہی بڑی تھی
'تم نے کہا تھا کہ اسکا کوئی بھائی بھی ہے' ماہی آج اسے سننے بیٹھی تھی
'ہاں اسکا بھائی بھی ہے ہسپتال سے اٹھالیا اسے اسبیل کی فوج بھی کچھ نہ کر سکی جو بھی کرتی ہے وہ خود کرتی ہے
کاش وہ میری دشمن نہ ہوتی' وہ بہت عجیب تھی بلکہ یہی نہیں وہ مالا تو بہت ہی عجیب تھی



دو تین دن ہو گئے تھے سب پر فیکٹ تھا مالا نے سب سنبھالا تھا لیکن آج وہ تینوں واپس جا رہی تھیں اور یہ فیصلہ مالا
نے ہی کیا تھا کیونکہ وہ اب کوئی عام شہری تو رہی نہیں تھی پورے ملک کی پولیس اور ساتھ میں اسکے باپ کے کتے
اسے ڈھونڈ رہے تھے اسلئے وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ تینوں اسکی وجہ سے کسی مصیبت میں پھنسے
آئمہ سامان پیک کر رہیں تھیں عائشہ انکی ہیلپ کر رہی تھی اور زاعشہ چنکو کو سنبھال رہی تھی اور خود وہ کچن میں
کھڑی اپنے بھائی کیلئے فیڈر بنا رہی تھی اسکے کان میں ایک نادکھنے والا مائکروفون لگا تھا
'مسٹر عثمانی کی کوششیں کہاں تک پہنچی' وہ دودھ گرم کر رہی تھی اسلئے دودھ میں چچ چلا رہی تھی

'اسکی حالت تو بہت خراب ہے اپنے بیٹے کے بغیر وہ کچھ نہیں ہے' فون پر بات کرنے والا کوئی اور نہیں راجا تھا (شوگ) اور یہی جیل میں پہرے دار تھا (دوسرا شوگ) مالا کے ساتھ جسے بھیجا تو اسانیل نے تھا لیکن مالا اسے اپنی طرف کر چکی تھی کیونکہ وہ اسانیل کا مزید ساتھ نہیں دے سکتا تھا غیر قانونی کاموں میں 'راجا سنبھالو انہیں تمہیں آخری دم تک اپنے عہدے کا فرض نبھانا ہے پھر چاہے تم اسکی بیٹی کے ساتھ ہو یا اسکے ساتھ بات ایک ہی ہے' اسکی مسکراہٹ پر اسرار تھی 'مالا سائیں... وہ آگے کچھ کہتا کہ مالا نے اسکی بات کاٹی' 'مالا کہو صرف راجا ہمیں اپنے نام کے ساتھ کوئی نام اور تخلص نہیں پسند' دودھ میں ابال آنے پر اس نے چولہا بند کیا اسکا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا 'سچے موتیوں کی مالا' وہ شوخ ہوا تھا مالا مسکرائی 'عثمانی صاحب کی ٹانگیں قبر میں لٹک رہی ہیں لیکن کام اتنے ہی استغفر اللہ' اس نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا 'کہنا کیا چاہتے ہو' مالا نے دودھ میں مزید پاؤڈر والا دودھ ملایا اور ہلایا 'سائیں بزنس کی آڑ میں موشیوں کا دھند کرتے ہیں' اس کی بات پر مالا کا ہاتھ رکامویشی... 'بکرا عید تو نہیں آرہی اور ویسے بھی موشیوں کا ہی تو کام کر رہے ہیں اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے' اس نے بات کو ہوا میں اڑایا

'مولیشی مطلب جانور جانور مطلب مار خور...' اس نے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ مالا کے ہاتھ سے فیڈر چھوٹ کر زمین پر گرا تھا

'کیا بکواس ہے یہ اسکو مار خور ملے کہاں سے' وہ ہلکی آواز میں غررائی
'بات مار خور کی نہیں ہے بات ضمیر کی ہے جو اس میں ختم ہو چکا ہے اور یہ مار خوروں کی جو دیکھ بھال کرتے ہیں
فورسٹ آرمی سالے دھندا کر رہے ہیں سائیں کے ساتھ 'راجا نے سگریٹ سلگھاتے ہوئے کہا
'کتنا پیسا کمائے گا یہ گھٹیا انسان اسکی تو بینڈ ہم بجائے گے ابھی جیل سے چھوٹے ہیں زر اسانس تو لے لیں پھر سب کا
حساب کتاب کرتے ہیں' اس نے کہتے ساتھ ہی کان پر لگے آلے کا ایک مخصوص بٹن دبایا اور فون کا ٹا
زمین پر پڑا فیڈر اٹھایا دھویا اور پھر اس میں دودھ ڈالا اور چنکو کی طرف بڑھ گئی



Novel Galaxy

میری نشست سے 'قد' اپنا ماپنے والے
تیرا یہ قد میرے اٹھنے سے گھٹ بھی سکتا ہے

ابھی بساط بچھی ہے ابھی غرور نہ کر

سنجھل کہ چل، کہ پانسہ پلٹ بھی سکتا ہے

آئمہ اور مالا بیٹھے شطرنج کھیل رہے تھے مالا کافیورٹ گیم تھا آئمہ کو بس کھیلنا آتا تھا پسند نہیں تھا اور وہ یہ بھی اچھے سے جانتی تھیں کہ یہ کھیل مالا کو کیوں پسند ہے کیونکہ کوثر بہت شوق سے کھیلتی تھی یہ کھیل


'ایک بات بتاؤ تم دوسروں کو ہینڈل کیسے کرتی ہو' آئمہ نے اپنا سپاہی آگے بڑھایا تھا ان لوگوں کا سامان پیک ہو چکا تھا چار گھنٹے تھے انکی فلائیٹ میں عائشہ اور زاعشہ چنکو کو لے کر کہیں باہر گئیں تھیں مالا ابھی باہر نہیں جاسکتی تھی 'بس یہ سمجھ لیں ہمیں کچھ کرنا ہی نہیں پڑتا' اس نے اپنا وزیر گھوڑے کے برابر میں کھڑا کیا

'مطلب' انہوں نے ایک نظر اسے دیکھا اور اپنے سپاہی کو بادشاہ کے قریب کیا

'ہم آج تک دو لوگوں سے لڑے ہیں رابعہ اور اسانیل سے اور پتا ہے کیا دونوں نے تاش کے پتوں کی طرح ہمارے ساتھ کھیلا وہ ہمیں نہلا اور خود کو دھیلا سمجھتے تھے' اب کی بار اس نے گھوڑے کی چال چلی تھی 'اور ہم ہمیں تو یہی نہیں پتا تھا کہ وہ لوگ ہمارے ساتھ کھیل رہے ہیں ہمیں لگا سب ٹھیک ہو گیا' وہ ایک پل کیلئے رکی تو آئمہ نے اس کے چہرے کو دیکھا جہاں ہلکے سے دکھ کی رمش تھی 'لیکن سب ٹھیک نہیں ہوا تھا وہ سب تو بگڑ گیا تھا رابعہ جیت گئی تھی ہاں لیکن مسٹر عثمانی ہار گئے تھے کیونکہ ان کی چال ہمیں پتا چل گئی تھی' اب وہ خاموش ہو گئی تھی تبھی آئمہ نے رانی کو آگے کیا تھا

'آئمہ آنٹی یہی تو غلطی کی تھی اس نے رانی کوئی اور تھی لیکن اسے لگا رانی وہ ہوگی جو رانی جیسی چال چلے گی اسلئے وہ کھیل ہار جائے گا لیکن ابھی تو آپ ہار گئیں' وہ آخر میں شوخ ہوتے ہوئے اسکی رانی کو اپنے گھوڑے سے مار چکی تھی اور یہ دی تھی اس نے مات آئمہ کھکھلائیں تھیں

زندگی ہو یا شطرنج مزا تو تب ہی آتا ہے

جب رانی مرتے _____ دم تک ساتھ ہو 

'تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا' انہوں نے اسکو اٹھتے ہوئے دیکھ کر کہا تو مالا انکی طرف آئی انکی کرسی کے دونوں ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر انکی طرف جھکی

'ہمیں پتا چل گیا ہے کہ وہ لوگ تاش کھیل رہے ہیں اور آپ کو پتا ہے ہمارے دادا نے بتایا تھا تاش ایک شیطانی کتاب کا نام ہے اس حساب سے وہ لوگ شیطان ہوئے' اب وہ واپس پیچھے ہٹی تھی اور نامحسوس انداز میں ان کے بیگ کے قریب جا کر اس پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک چھوٹا سا کیمرہ اور مائیکروفون لگا چکی تھی' لیکن ہم شیطان نہیں ہیں اس لئے تاش کی طرح نہیں کھیلیں گے تاش کھیلنے کیلئے قسمت چاہئے اور قسمت بڑی کٹی چیز ہے' وہ آخر میں شاہ رخ خان کا ڈاکا لگا اسی کے انداز میں کہتے ہوئے کھکھلائی تھی لیکن آئمہ اکرم حیران سی اسے دیکھ رہی تھیں وہ کہنا کیا چاہتی ہے مالا نے انکو دیکھا' نہیں سمجھیں'

'نہیں' انکے کہنے پر اس نے ٹھنڈی سانس خارج کی

'صاف بات ہے مسٹر عثمانی زخمی شیر کی طرح مچل رہے ہوں گے لیکن رابعیہ وہ اب سیٹل ہو گئی ہوگی آفر آل
اسے میر گیلانی مل گیا (وہ سوچتے ہوئے کہہ رہی تھی) پھر بھی ہمیں شک ہے دونوں کچھ نہ کچھ ضرور کریں گے
لیکن اب ہم ان کے ساتھ شطرنج کھیلیں گے جسے صرف وہی جیت سکتا ہے جس کے پاس دماغ ہو لیکن وہ دونوں
تاش کھیلیں گے جس کیلئے قسمت چاہئے اور اگر دماغ اور قسمت دونوں ہمارے ہاتھ میں آجائیں تو جیت پتا ہے کس
کی ہوگی' اس نے سوالیہ نظروں سے آئمہ کو دیکھا جو اسے ستائشی نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں 'سنہری مالا کی' دونوں
نے ایک ساتھ کہا تھا اور آخر میں دونوں کا قہقہہ گونجا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں مالا اور چنکو کو یہاں چھوڑے کراچی کے سفر کیلئے روانہ ہو گئی تھیں بیگ میں کیمرہ لگانا پڑا تھا
انکے کیونکہ اسے اپنے باپ پر بھروسہ نہیں تھا اور ان تینوں کو وہ باحفاظت پہچانا چاہتی تھی

Novel Galaxy



اس نے اپنا ماتھا مسلا اور اگلے ہی پل گھما کر ایک تھپڑ اسے مارا 'کیا ہوا ہے اسے اتنی بڑی بات مجھ سے کیوں چھپائی'
وہ دھاڑا تھا کب اسکے معاملے میں رفا دفا کیا تھا اس نے

'سر میم کی طبیعت رات کو خراب ہوئی تھی بارہ بج رہے تھے اس وقت ہمیں کچھ پتا چلتا اس سے پہلے میرا اپنی فوج کو لے کر وہاں پہنچ گیا تھا...' اس نے اپنی بات مکمل کرنی چاہی لیکن

'میں نے کہا اسے ہوا کیا ہے' اس نے اس اٹھا کر ایل ای ڈی میں مارا تھا جو کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوئی تھی 'سس... سر! انکے لنگز میں مسئلہ ہو گیا ہے سر وہ انہیلر کے بغیر سانس نہیں لے سکیں گی اور اگر درد کبھی زیادہ ہوتا بھی ہے تو سر انکی ناک سے خون شروع ہو جائے گا' وہ خبر نہیں تھی وہ غازی کیلئے لاوا تھا جو اسکے کان میں ڈالا گیا تھا ترک گیا تھا وہ

'کیسے کیسے ہوا یہ سب' اس نے اپنے اندر اشتعال کو دباتے ہوئے پوچھا 'میم کو جیل میں سخت ٹور چر کیا گیا ہے سر شاید مارتے وقت انکی ایکسٹرنل ٹیوب ڈیج ہوئی تھی ڈاکٹر ز کہہ رہے تھے کہ انہوں نے بتایا تھا کہ انہیں درد کافی دنوں سے تھا اور سر انکی آئی سائیڈ بھی کافی ویک ہو گئی ہیں' وہ اب جلدی سے ساری بریفنگ دے رہا تھا اسکے ہر لفظ پر غازی کو میر سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی 'سنو از حف مجھے میر کا سسپینشن لیٹر چاہئے وہ قابل تو بہت ہے اس پوسٹ کیلئے لیکن اب وہ مجھے کھٹک رہا ہے اچھا نہیں کیا اس نے' وہ کافی حد تک سنجیدہ تھا

'ایک اور بات سر میم کو کسی بچے کے ساتھ دیکھا گیا ہے اور سر اب تک غائب ہیں وہ پولیس اور یہ مسٹر عثمانی کے بندے بھی انہیں ڈھونڈ رہے ہیں پتا چلا ہے کہ اسکے ساتھ میم کی دشمنی چل رہی ہے لیکن سر وہ ابھی تک ہمارے

بندوں کو بھی نہیں ملیں 'وہ اپنی بات کہہ کر اب پیچھے ہٹ چکا تھا غازی کی نظریں صرف اور صرف مالا کے پورٹریٹ پر تھیں جو اس نے آج ہی لگوایا تھا

'ہماری طرف سے جو بھی اسے ڈھونڈ رہا ہے سب کو پیچھے ہٹا دو وہ کسی کو نہیں ملے گی جب تک وہ خود نہ چاہے' اس نے کہنے کے بعد ہی ایک اشارہ دیا تھا سب کے سب باہر نکلے وہ چلتا ہوا فریج کی طرف آیا اور اس میں سے برف نکالی اور ساتھ میں اورنج جو س نکالا گلاس میں جو س ڈالا اور کیوبز ڈالیں جب کہ نہیں پورٹریٹ پر جمی تھیں 'مجھے پتا ہے کہاں چھپی بیٹھی ہو تم' وہ گہرا مسکرا رہا تھا



مالا نے اپنی شناخت بدل دی تھی اس نے چنکو کی شناخت بھی بدل دی تھی وہ بھی سرکاری طریقے سے پیسے اس کے پاس بہت تھے جس کے درپر وہ کچھ بھی کر سکتی تھی

مالا نے اپنا نام پر مینینٹ سنہری مالا کر لیا تھا باپ کے نام کی جگہ ثروت اعجاز لکھا تھا ماں کے نام کی جگہ کوثر نواب ہی لکھوایا تھا اپنے آپ کو بیوہ ثابت کیا تھا اس نے شوہر کا نام معراج خالد رکھا تھا اور اٹیل کی ماں کی جگہ اپنا نام لکھوایا تھا اور باپ کی جگہ معراج خالد

مالا نے ناصر ف شناخت بلکہ حلیہ بھی بدل لیا تھا لمبے بال کاٹ کر شولڈر کٹ اور ماتھے کی طرف سے بے بی ہیئر کٹ آنکھوں پر گول فریم والا نظر کا چشمہ لینسز لگا کر ہیزل رنگ کی آنکھوں کو کالے رنگ کی آنکھوں میں تبدیل کیا شہ رگ پر مالا کا نام لکھوایا تھا وہ جو پہلے سر پر اسکا راف ہوتا تھا اب سرے سے غائب تھا جینز ہر شرٹ پہنے بائیں ہاتھ میں ڈھیر سرے بینڈز منہ میں تیلی ڈالے گھومتی وہ پوری گنڈی بن گئی تھی اسکے اندر کی لالہ رخ کا مکمل صفایا ہو گیا تھا کوئی بھی اسے نہیں پہچان سکتا تھا



آج مالا کو صحیح معنوں میں گھمایا تھا اس آفت نے اف ف وہ کتنی دیر سے کبھی کچھ بناتی کبھی کچھ ابھی ابھی اس کیلئے دودھ گرم کر رہی تھی ایک تو وہ میٹھے کا بہت شوقین تھا چوکلیٹ بہت شوق سے کھاتا تھا اور ابھی چوکلیٹ کیلئے ہی رو رہا تھا

'اف ف چپ ہو جا ہمارے باپ ورنہ تو ابھی ہمیں جانتا نہیں ہے ہمارا ایک تھپڑ تمہیں گرانے کیلئے کافی ہے' اسکی بات پر چنکو اوں اوں کرنے لگا تھا

'اچھا مطلب نہیں ڈرتے تم' اس نے آئبر واپکا کر اسکی طرف دیکھا تو وہ روتے ہوئے سرہاں میں ہلا گیا 'ہمارے
تھپڑ کے آگے کبھی کوئی مرد نہیں ٹک پایا تم تو ابھی انڈے سے نہیں نکلے ٹپک ہی نہ جاؤ کہیں 'مالا نے اسکا مزاق
اڑایا تو وہ اور زور سے رویا بھی بھوک ہی بہت لگی تھی لیکن خمرے بھی تو کرنے تھے
'اچھا اچھا دیکھو ابھی یہ پی لو بعد میں تمہارے لئے چوکلیٹ لے آئیں گے پکا' وہ اسے بہلا رہی تھی اور وہ شاید بہل
گیا تھا لیکن دودھ پینے کے بجائے ہاتھ اوپر اٹھائے لہک رہا تھا تبھی مالا نے اسے گود میں اٹھایا اور اسکے منہ سے فیڈر
لگایا وقفے وقفے سے نکالتی تو وہ اوں اوں کرتا مالا نے اسے غور سے دیکھا بے شک اس بچے کے حسن کے آگے کونسا
میرگیلانی اور کہاں کی رابعہ خان وہ تعریف نہیں سراہنے کے قابل تھا بس اسکی آنکھیں مالا پر گئیں تھیں
مالا نے گھر بدل لیا تھا ایک چھوٹے سے گھر میں رہتی تھی وہ اپنے بھائی کے ساتھ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس گھر میں
کون رہتا ہے

Novel Galaxy



ڈاکٹر صاحب بلیک ڈنر سوٹ پہنے آج رشتہ لے کر جا رہے تھے پری کیلئے ساری تیاریاں ہو گئی تھیں تیاریاں بھی
ایسی کہ دلہن کو ساتھ لے کر آئیں گے کچھ دیر بعد نجمہ بیگم اور اسماعیل صاحب کے ساتھ علی پری کے گھر کی
طرف روانہ ہوا تھا

.....

دروازہ زمان صاحب نے ہی کھولا تھا دراصل رشتہ فردوس آنٹی ہی لائی تھیں اسلئے سب گھر میں موجود تھے کہ سب کو پتا تھا آج رشتے والے آنے ہیں

علی میر سے چھوٹا تھا لیکن جنید میر سے ایک سال بڑا تھا اس حساب سے علی چھبیس سال کا تھا اس لئے اسکی عمر اتنی نہیں لگی کچھ اس وجہ سے کہ میچور ہو گا اسلئے زمان صاحب نے لڑکے والوں کو بلا لیا تھا لیکن جب یہاں اسماعیل کو دیکھا تو ٹھٹھک ہی گئے دوسرے طرف وہ بھی حیران رہ گئے تھے

'اسماعیل آفندی...! ہونٹ ہلے تھے صرف انکے آواز نہیں آئی تھی اسماعیل نے سب چھوڑا اور انہیں گلے لگا لیا 'زمان میرے یار کیسے ہو' فرط جذبات میں انکی آواز بھیگ گئی تھی جب کے سب انکے اس ملن پر حیران تھے یہ کیا ہوا ہے

'میں نے اتنا ڈھوڈا تم سب کو لیکن کبھی ملا ہی نہیں کوئی' ان کو اپنی دوستی کے دن یاد آ گئے تھے وہ انہیں لے کر گھر میں داخل ہوئے

'زمان یہ میرا بیٹا علی آفندی' انہوں نے بھرپور تعارف کروایا تو علی بھی زمان صاحب سے گلے تھا اور کہیں اس نے دل ہی دل میں خود کو رشتہ پکا ہونے کی مبارک باد بھی دے دی تھی

انہوں نے سب کو مہمان خانے میں بٹھایا شبانہ بیگم اور دانیال بھی آگئے تھے شبانہ بیگم تو اسے دیکھتے ہی پہچان گئیں تھیں جبکہ وہ پرانی فیکٹری والا قصہ ان تینوں کے دماغ میں نہیں تھا شاید

'آئی آپ اسکے بعد بریانی ہی نہیں لائیں' علی نے شکوہ کیا تھا

'بیٹا وہ تولالی... وہ کہتے کہتے رکیں جبکہ علی تنزیہ مسکرایا تبھی فصیحہ پری کولائی تھی پنک شرٹ گھٹنوں تک وائٹ ٹائیٹس سر پر پنک دوپٹہ آنکھوں میں کاجل ہونٹوں پر گلوں لگائے وہ پنک روز لگ رہی تھی علی کی دھڑکنوں نے شور مچایا تھا اسی وقت پری نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا بس آنکھیں ملیں تو دوسری طرف کی آنکھوں میں عشق کی لگائی گئی آگ کے شعلے سامنے والے کی آنکھوں تک پہنچے تھے اس طرح کہ کچھ پل کیلئے پری آنکھیں نہیں ہٹا سکی

'مجھے پتا ہے تم لالی کی بہن ہو لیکن تھوڑی شرم کرو کیسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی ہو' فصیحہ سامنے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی لیکن پری نے لالی کی بہن ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا تھا

'ہاٹ ہے' اسکی بات پر فصیحہ کو بری طریقے سے کھانسی لگی تھی کہ پری نے نزاکت چھوڑی اور اسکا گلے میں لگا پھندا ٹھیک کر اجب وہ ٹھیک ہوئی تو اسکا ہاتھ پکڑ کر بازو پر رکھا اور آگے بڑھنے کا اشارہ کیا

پری نے ہولے سے سب کو سلام کیا نجمہ بیگم نے پری کو پاس بٹھایا وہ تو دل ہی دل میں اسکی بلائیں لے رہی تھیں فصیحہ جو پری کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی خود ہر کافی دیر سے کسی کی نرم گرم نگاہوں کا احساس ہو رہا تھا اس نے نگاہیں گھمائی تو دانیال ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا باتیں کر رہا تھا لیکن اسکی نظریں فصیحہ پر تھیں اسکے دیکھنے پر دانیال نے اسے آنکھ ماری تھی فصیحہ کی اس سے پہلے ہنسی چھوٹی وہ رخ موڑ گئی ماشاء اللہ لالی کا گھر ہے یہ سارے ہی بے شرم

'آنٹی اگر آپ برانہ مانیں تو میں پری سے اکیلے میں ملنا چاہوں گا' علی نے سنجیدگی سے کہا یہ کب سے شامل ہوا ہے
شرموں کی لسٹ میں اسکی بات پر فصیحہ اور دانیال نے ایک دوسرے کو دیکھا تو اس نے دانیال سے آنکھوں ہی
آنکھوں میں ہاں بولنے کا کہا اس نے آنکھیں دکھائیں تو فصیحہ نے معصوم سا چہرہ بنا کر اسے دیکھا شبانہ بیگم نے جب
دانیال کی طرف دیکھا تو اس نے ہاں میں سر ہلادیا



وہ دونوں باہر لان میں تھے ٹھہل رہے تھے دونوں میں خاموشی تھی

'آپ کو اس دن نیوز میں میر بھائی کے ساتھ دیکھا تھا' پری نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بے خوفی سے کہا
تھا علی نے نا سمجھی سے سر اثبات میں ہلایا

'میر بھائی نے شادی کی تھی لالی سے وہ کہاں ہے' علی کے وہم و گمان میں نہیں تھا کہ وہ یہ پوچھنے والی ہے وہ کچھ پل تو
اسے دیکھتا رہ گیا

'مجھے نہیں پتا' اس نے نگاہیں چرائیں تھیں

'کیوں ایس ایس پی صاحب آپ کے دوست نہیں ہیں کیا' اس کے طرزِ مخاطب پر وہ چونکا لالی کا انداز

'ہاں وہ لل... لاہور میں ہے' اسکا لہجہ لڑکھڑا گیا تھا

'اچھا' وہ اب خاموش ہو گئی تھی تبھی اسے لگا جیسے علی اسکے نزدیک ہوا ہے اس نے اپنے دائیں طرف دیکھا وہ واقعی بہت نزدیک تھا کہ اسکی سانسوں کی تپش محسوس ہو رہی تھی اس نے پیچھے ہونا چاہا تبھی علی نے اسکا ہاتھ پکڑا اور خود سے مزید قریب کیا

'آج تو صرف رشتہ لایا ہوں اگلی بار برات لانا چاہتا ہوں کیا خیال ہے' وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا پری کی نظریں اسکی شرٹ کے بٹن پر تھی اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

'بہت ہی نیک خیال ہیں' وہ کہتے ہی اپنے آپ کو چھڑا کر اندر بھاگ گئی تھی اپنے پیچھے علی کے ہنسنے کی آواز سنی تھی

'اف ایک سال بہت تھا جانم انتظار کیلئے' اسکی نظریں اس راستے پر تھیں جہاں سے پری اندر گئی تھی وہ بھی سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا اندر چلا گیا

اور کچھ ہی دیر بعد پری کے ہاں نے سب کو منہ میٹھا کرانے پر مجبور کیا تھا مٹھائیوں کے ڈھیر لگائے گئے تھے نجمہ بیگم علی کے نام کی انگوٹھی بھی پہنا چکی تھیں بس بھئی پری پر علی کے نام کی مہر لگ گئی تھی

لیکن کسی کا دل ٹوٹا تھا کسی کی آنکھیں رونے کی شدت سے لال ہوئیں تھیں کوئی ہزار بار مرا تھا اور پھر زندہ ہوا تھا کسی نے اپنا سب کچھ ہار دیا تھا تو کیا دکھ دینے والوں کو خوشیاں اتنی آسانی سے مل جاتی ہیں یا غم اور دکھ لالی کو وراثت میں ملا تھا جو بھی ہو علی کی سزا قسمت نے چن لی تھی..... قسمت



فصیحہ سب کے جانے کے بعد روم میں آئی تھی اس نے روم میں داخل ہوتے دروازہ بند ہی کیا تھا کہ دانیال نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا وہ اس کے سینے سے لگی

'دو. دانیال' وہ گھبرائی ہمیشہ کی طرح

'نیچے کیا ہو رہا تھا ہاں شرم نہیں آتی تمہیں' دانیال نے اسکا چہرہ تھوڑی سٹ پکڑ کر اونچا کیا

'وہ کیا ہوتی ہے' اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا دانیال ہنسا اور پھر یقدم گھمبیر ہوا فصیحہ جو اسے دیکھ رہی تھی اسکے بہکے انداز کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی

'سوچ رہا ہوں وہ جو تمہیں اتنے دنوں سے چھوڑا ہوا ہے آج سب دوریاں مٹا دیتا ہوں' اس نے ایک ہاتھ سے اسے مزید قریب کیا 'پھر شاید شرم آہی جائے گی' وہ مسکرا نہیں رہا تھا لیکن اسکا ڈمپل ریکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ مسکرا رہا تھا فصیحہ کی رخصتی پڑھائی کے بعد ہونی تھی لیکن گھر میں موجود کشیدگی کی وجہ سے جلد ہی کر دی اسلئے وہ ابھی پڑھ رہی تھی تو دانیال نے بھی ابھی ہولا ہی ہاتھ رکھا ہوا تھا

'ننن... نہیں مجھے بہت شرم آتی ہے' وہ جلدی سے بولی تو دانیال کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی 'اچھا ہے تھوڑی اور شرم کر لینا میری جان' اس نے اسکے گال چھو دے تھے ہونٹوں سے فصیحہ نے اسکا کولر جکڑ لیا 'چھوڑیں مجھے چھوڑیں' وہ چیخی دانیال نے بنا کچھ سنے اسے بازوؤں میں اٹھایا وہ اپنے پاؤں مار رہی تھی کبھی اسکا پنچ مارتی بیڈ پر لٹا کر خود بھی جھکا تھا اسکے دائیں بائیں ہاتھ رکھے

'چھوڑتے ہوئی... وہ بات مکمل نہیں کر سکی تھی کہ دانیال ایک شوخ جسارت کر کے پیچھا ہٹا تھا کہ وہ سرخ پڑی تھی
دانیال نے مسکرا کر اسے خود سے قریب تر کر گیا تھا آج رات

مجھے تھام کر مجھے چوم کر میری شدتوں میں قیام کر
اے دلربا نازک ادا! تجھے پر فدا اک شب تو میرے نام کر



جن کی فطرت میں تھا بغاوت کرنا
میں نے ان کے دلوں پر حکومت کی ہے

وہ عثمانی مینشن میں موجود تھی مگر اپنے بھائی کو نہیں لائی تھی کس کے حوالے کر کے آئی تھی کسی کو نہیں پتا تھا
'آپ کون ہیں؟' کسی نے اس کے قریب آ کر پوچھا تھا شاید ملازم تھا

'اکھو سنہری مالا آئی ہے' ایک عجیب غرور اور اکڑ تھی اسکے لہجے میں سامنے کھڑا شخص مرعوب سا ہو کر اندر گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد ہی اسکے حق میں فیصلہ لایا تھا وہ چاروں طرف نظریں گھماتی ہوئی تنزیہ مسکراہٹ لئے اندر داخل ہوئی تھی گھر نہیں محل تھا شیش محل جو چالیس پر سنٹ اسے ملے تھے اس کا پانچ پر سنٹ تو صرف یہ گھر ہو گا وہ مہمان خانے میں آئی تھی جہاں صرف اسابیل نہیں دلا اور اور گارڈز کی فوج بھی موجود تھی

'شرم کریں مسٹر عثمانی بیٹی پہلی بار گھر آئی ہے کوئی صدقہ دیں خیرات کریں' وہ انکے قریب ہی صوفے پر بیٹھی تھی

'بلاؤں سے محفوظ ہونے کیلئے دیا جاتا ہے صدقہ و خیرات' انکا لہجہ تنگ آمیز تھا مالا کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی

'تب بھی آپکا پیچھا نہیں چھوڑیں گے' اس نے ٹانگ پر ٹانگ رکھی اور بایاں ہاتھ صوفے کے ہینڈل پر رکھا 'ویسے آپ کون ہیں' مالانے دلا اور عثمانی کی طرف اشارہ کیا

'دلا اور عثمانی اسابیل کا باپ' انکے تعارف پر مالا کی آنکھوں میں چمک بڑھی تھی

'واٹ آسر پر انزداداجی' وہ چمکتے ہوئے انکے گلے لگی تھی جس پر انہوں نے حقارت سے اسے دور کیا مالا کو براہر گز نہیں لگا

'بیٹا کہاں ہے میرا لالہ رخ' اسابیل غررایا

'کو نسا بیٹا' وہ انجان بنی

'اثیل عثمانی کہاں ہے' اب کی بار دلاور عثمانی بولے تھے

'ہم واقعی نہیں جانتے آپ لوگ کس کی بات کر رہے ہیں' وہ ہر انداز میں اپنے باپ پر گئی تھی جھوٹ بھی ایسے بولتی تھی جیسے سچ بول رہی ہو

'میرے بیٹے کو تم نے ہی ہسپتال سے چرایا تھا اس دن تم نے ہی فائر کیا تھا گاڑی پر اب تم جھوٹ بول رہی ہو' اسکے جھوٹ بولنے پر اسائیل کا دل کیا آگ لگا دے مالا کو

'کنٹرول مسٹر عثمانی اتنا غصہ صحت کیلئے ٹھیک نہیں ہے ہارٹ اٹیک ہو گیا تو اپنے بیٹے کو کیسے ڈھونڈیں گے' وہ ہنستے ہنستے مار رہی تھی اس طرح کے سامنے بیٹھا باپ اولاد کیلئے تڑپ گیا تھا

'میں جان سے مار دوں گا تمہیں' اسائیل کے لہجے میں بے بسی تھی مالا کو دکھ نے آن گھیرا تھا باپ تھا اسکا یہی سوچ اسکو یہاں ٹکنے نہیں دے رہی تھی اس کے چہرے پر تڑپ دیکھ کر وہ خود ہی تڑپ گئی تھی وہ بھی تو اسی کی بیٹی تھی پھر یہ تڑپ صرف بیٹے کیلئے کیوں خود کو کنٹرول کیا

'یار کیسے لوگ ہو تم لوگ کچھ کھانے پینے کا بندوبست کرو ہم پہلی بار آئے ہیں' مالا نے وہاں کھڑے گارڈز نوکروں کو کہا جواب ایک دوسرے کی شکلیں دیکھ رہے تھے 'ہم اس شیش محل کے بادشاہ کی بیٹی یعنی یہاں کی شہزادی ہیں ایک طریقے سے تمہاری مالکن تو حکم بجانہ لانے کی سزا جانتے ہو' اسکی باتیں نہیں اسکی آنکھیں تھیں جو کسی کو کھڑا ہونے نہیں دے رہی تھیں سب کو اس نے کچھ ہی دیر میں باہر کا راستہ دکھایا تھا وہ گھوم کر انکی طرف آئی

'ہم یہاں آپ کو صرف ایک بات کہنے آئے ہیں ہمیں نا تو قانون پسند ہے اور نا ہی قانون توڑنے والے اور آپ وہی غلطی کر رہے ہیں اس سے پہلے ہم گھوڑے کی چال چلیں آپ پیچھے ہٹ جائیں کیونکہ ہمارا گھوڑا یہ نہیں دیکھتا کہ سامنے وزیر ہے یا بادشاہ' وہ ہلکی آواز میں اسکے کان میں سرگوشی کرتی ہوئی پلٹ گئی تھی 'ایک بات اور گناہوں پر کچھتاوا ہو اور ہم سے معافی مانگنی ہو تو یاد رکھنا ہم معاف نہیں کرتے' دروازے سے قدم باہر نکالنے سے پہلے وہ یہ کہنا نہیں بھولی تھی

پیچھا کھڑا سا بیل نہیں اسکا سکتے میں تھا غیر قانونی کام...



وہ وہیں قریب کی بستی میں چنکو کو چھوڑ کر آئی تھی اپنے باپ کے پاس جانے سے پہلے چشمہ اور لینس ہٹائے بالوں کو ہیر بینڈ سے پیچھے کیا تا کہ وہ لوگ یہ نہ جان پائیں کہ وہ کس حولیہ میں ہوتی ہے وہاں اگر پتا چل جاتا تو مشکل ہو جاتی 'ریمہ...' اس نے ایک گھر کے باہر کھڑے ہو کر آواز لگائی تھی کچھ ہی دیر میں ایک خواجہ سرا باہر آیا تھا 'آگئی تو وہ سو گیا ہے آجاؤ اندر بیٹھ کر بات کرتے ہیں' مالا اس کے پیچھے اسکے گھر میں داخل ہوئی تھی یہاں تقریباً پندرہ خواجہ سرا رہتے تھے انکے یہاں مشہور زمانہ محفلیں نہیں لگتی تھیں شریف لوگ تھے مالا نے چنکو کو یہیں چھوڑا تھا

'کیا لے گی' ان میں سے ایک نے پوچھا
'نہیں کچھ نہیں بس بہت بہت شکریہ تم لوگوں کا کہ اسکا خیال رکھا' وہ تشکرانہ لہجے میں بولی
'کیسی بات کرتی ہے تو شکریہ تو ہمیں ادا کرنا چاہیے تیرا کہ تو نے ہماری اس سے جان بچائی' ریمہ نے ایک ادا سے کہا
تو وہ مسکرائی

مالانے ان لوگوں کی جان بچائی تھی کچھ بے غیرت لوگوں سے جو اپنی عیاشیوں کیلئے ان بیچاروں کو بھی نہیں
چھوڑتے تھے بس اسلئے وہ اکثر ان کے ساتھ ہی پائی جاتی تھی آج اپنے باپ کے گھر میں ایک ضروری کام سے گئی
تھی اور وہ کام اپنے دادا کے کان کے پیچھے مائیکروفون لگانا تھا راجہ کی خبر کے مطابق مارخوروں کا دھند ادا اور عثمانی
کر رہا تھا

اور وہ یہ کام انکے گلے لگتے ہوئے بہترین انداز میں کر آئی تھی

'تیرا چنکو تو سو رہا ہے جب تک محفل کا مزہ ہی لوٹ لے تو' اس نے بڑے مان سے کہا تھا مالا وہیں بیٹھ گئی تھی اسکے
سامنے کھانے پینے کی اشیاء رکھی گئی تھی

یہ لوگ پروفیشنلی لوگوں کے گھر جایا کرتے تھے اسلئے ڈانس وغیرہ کی پریکٹس کرتے تھے جسکو یہ لوگ محفل کا نام
دیتے تھے



آج اسکے بھائی کے کھانے کیلئے سب ختم ہو گیا تھا اسلئے وہ مارکیٹ آئی تھی چنکو کو لے کر لیکن اب سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ کھاتا کیا ہے لاسٹ ٹائم تو آئمہ آنٹی لے آئیں تھیں سارا سامان لیکن اب کون لے کر دے گا 'ایکسیوز می کیا آپ ہماری تھوڑی ہیلپ کر سکتی ہیں' اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو سامنے کھڑی ایک آنٹی جن کے ہاتھ میں ایک بیبی تھا اسکی طرف مڑیں

'جی' انہوں نے عجیب سے انداز میں مالا کو دیکھا

'وہ... مالا بے تحاشہ کنفیوژ ہوئی انکے اس طرح دیکھنے سے کیونکہ وہ ایک بڑا سا بیگ اپنے کندھوں پر ڈالے کھڑی تھی اب کسی کو کیا پتا اس بیگ میں اسکا بھائی تھا جو بار بار اپنی زبان میں کچھ بول رہا تھا یہ بیگ بولٹ پروف تھا جو اسکو بڑی منتوں کے بعد ملا تھا اپنے بھائی کیلئے

'ڈھائی مہینے کا بچہ کیا کھاتا ہے' اس نے اپنی سب سے بڑی پریشانی سامنے رکھی تو وہ سمجھنے والے انداز میں مڑیں اور دودھ کے بوتل اٹھا کر اسے دیے اس نے دودھ کے بوتل اور چاکلیٹس ٹرالی میں ڈالیں پیچہ لے لے وہ ابھی آگے ہی بڑھی تھی کہ اسکا بھائی رونے لگ گیا تھا وہ ہڑبڑاتی ہوئی روکی اس نے جلدی سے بیگ اپنے ہاتھوں میں لیا بیگ اوپری سائیڈ سے کھلا ہوا تھا اسی بیگ کی ایک زب سے فیڈر نکالا اور اسکے ہونٹوں سے لگایا مالا بیگ کو ہاتھوں میں اٹھائے آگے بڑھ رہی تھی ایک ہاتھ سے ٹرالی چکا رہی تھی ایک ہاتھ سے بیگ تھام رکھا تھا آگے جا کر بل کلیر کیا تو سامان اٹھانے کا مسئلہ

جس ہاتھ میں ٹرالی تھی اس میں سارا سامان اٹھایا جبکہ ایک ہاتھ میں بیگ ہنوز پکڑا ہوا تھا وہ ہولے ہولے سے اسے ہلا بھی رہی تھی اسی اثناء میں وہ سوچکا تھا

مالانے اسے دیکھ کر سکون کی سانس لی اسے ابھی گھر نہیں جانا تھا بلکہ اسے تو ایک بہت ضروری کام نمٹانا تھا



میر گیلانی ہاتھ میں ٹرینیشن لیٹر لئے ڈپٹی میئر کے آفس میں موجود تھا کیونکہ اسے ڈپٹی میئر نے ہی فارغ کروایا تھا 'سر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ میری ایمانداری کے باوجود آپ نے مجھے فائر کیوں کیا' وہ بہت ضبط سے کہہ رہا تھا میئر کی اسکی طرف پیٹ تھی میر سامنے کرسی پر بیٹھا تھا

'ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے سمجھ لو تمہارا وقت بھی آگیا ہے' بہت زیادہ بھاری آواز تھی جو اسکے جڑبوں کا پتہ دے رہی تھی میر کو ایسا لگا جیسے اسکے لہجے میں نفرت ہے

'لیکن میں نے کیا کیا ہے سر' باوجود ضبط کے اسکی آواز اونچی ہو گئی تھی تبھی وہ ڈپٹی میئر اسکی طرف گھوما تھا پر پل شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے تھے نیچے بلیک پینٹ پہنے وہ بے انتہا وجیہ لگا تھا میر نے پہلی بار دیکھا تھا اسے وہ غازی

تھا

'اس وڈیو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے میر گیلانی' اس نے ایک وڈیو اسکی طرف کی تھی جس میں وہ ایک آدمی سے پیسے لے رہا تھا وہ وڈیو بالکل ٹھیک تھی جھوٹی نہیں تھی کیونکہ میر نے پیسے لیے تھے لیکن وہ پیسے اسکے اپنے تھے وڈیو کو دوسرا رخ دے دیا گیا تھا

'بالکل ٹھیک ہے پیسے لئے تھے میں نے لیکن رشوت نہیں لی تھی یہ پیسے میری حق حلال کی کمائی تھی' وہ آخر میں چیخا تھا

'شٹ آپ میر میں چاہوں تو تمہیں اریسٹ کروا سکتا ہوں لیکن میں نے تمہیں ابھی صرف فائر کیا ہے تمہارا پچھلا ریکارڈ دیکھ کر 'غازی اب اسکے روبرو ہوا تھا دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے لیکن یہ سب جھوٹ ہے' وہ ہمت نہیں ہار رہا تھا

'ثبوت لاؤ' اس نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے تھے اطمینان سے اسکی بات پر میر لب بھینچ گیا 'پروف نہیں ہے میرے پاس' اس نے نظریں چرائیں اس کی بات پر وہ تنزیہ مسکرایا میر کو اب غصہ آیا تھا اپنی بے بسی پر

'کیوں غصہ آرہا ہے اپنی بے بسی پر کبھی سوچا ہے جن لوگوں کو تم سزا دیتے تھے کسی جھوٹے الزام میں پھنسا کر انکو بھی غصہ آتا ہو گا' غازی نے اسکے کندھے پر سے نادیدہ دھول جھاڑی 'میں نے کبھی کسی کے ساتھ انصافی نہیں کی' میر دھاڑا تھا اسکی بے بسی پر غازی کو سکون مل رہا تھا 'ہے کوئی ثبوت' اس نے میر کو ایک بار پھر زچ کیا

'آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے' میر نے مٹھیاں بھینچیں

'بہت جلد بہت پچھتاؤ گے تم مجھے انتظار رہے گا' غازی کہتا ہوا پیچھا ہٹا 'آؤٹ' وہ واپس رخ پھیرے کھڑا ہو گیا تھا

'لیکن سر... میر نے پھر کچھ کہنا چاہا

'آئی سید آؤٹ' اب کی بار وہ دھاڑا تھا میر کا چہرہ زلت کے مارے سرخ ہوا تھا وہ دروازہ پر ایک زوردار لات مارتا ہوا

باہر نکلتا تھا

'سوری میر گیلانی مجھے اپنی شیرنی سے محبت نہیں جنونی عشق ہے' اس نے پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگا کر غصہ ضبط کیا

تھا



دوسری طرف مالانے چنکو کو ریمہ کے حوالے کیا تھا اور خود وہ اپنا بیگ لئے نکلی تھی وائٹ اپر کے نیچے وائٹ جینز آنکھوں میں گلاسز نہیں کوئٹیکٹ لینز تھے دائیں بازو پر کفن کا ٹکڑا باندھا ہوا تھا بالوں کو ہئیر بینڈ سے پیچھے کیا تھا پیچھے کے بالوں کی پونی ٹیل بنائی تھی

پہلے تو وہ اپنے باپ کے گھر گئی تھی خاموشی سے رات کے نو بج رہے تھے وہ دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوئی دے

قدم پورچ کی طرف بڑھی تھی گاڑیوں کے پاس پہنچ کر ادھر ادھر دیکھا تبھی ایک آواز سنائی دی

'کوئی داخل ہوا ہے اندر سیکیورٹی روم میں سکرین پر دیکھا ہے اسے 'اف شٹ یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ یہاں کیمرے ہوں گے یہ تو شکر تھا کہ وہ گاڑیوں تک پہنچ گئی تھی اپنے بیگ سے سکر یوڈرائیور نکالا اور ایک گاڑی کے پیچھے لگی نمبر پلیٹ نکالی اسے بیگ میں ڈالا یہ سب کرتے ہوئے اسے باقاعدہ اپنے آس پاس قدموں کی آوازیں محسوس ہو رہی تھیں تبھی وہ باہر نکلی تو دیکھا کہ دو باوردی بوڈی گارڈز کھڑے ہیں دونوں کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں یقیناً وہ لوگ اسے ڈھونڈ رہے تھے وہ خاموشی سے چلتے ہوئے ان کے قریب آئی

'وہ ادھر بھاگ گئی ہے' آواز کو قدرے بھاری کیا ان دونوں کو لگا شاید انہی کے کسی بندے نے کہا ہے دونوں اس سمت بھاگے پیچھے مالا مسکراتی ہوئی جیسے آئی تھی ویسے ہی باہر چلی گئی

باہر آکر اس نے اپنی گاڑی کے پیچھے وہی نمبر پلیٹ فٹ کی یہ گاڑی چوری کی تھی جو اس نے ایک مکینک کی دکان سے خریدی تھی

اب اسکو کہیں اور جانا تھا اور وہ جگہ ڈپٹی میئر کا گھر تھا جہاں پر اسکے اندازے کے مطابق جن لوگوں کا نام دلا اور عثمانی نے فون پر بات کرتے ہوئے لیا تھا ان کے پاس کا نمبر یقیناً اسکے پاس موجود ہو سکتا تھا یہ خبر اسے راجا نے دی تھی

گانک کے گھر میں موجود ہونے کے ستر پر سنٹ چانس تھے کیونکہ ان میں کچھ ایسے لوگوں کے نام بھی ہوتے ہیں جنکا کسی کو پتا نہیں ہوتا



کچھ دیر کی مسافت کے بعد وہ وہاں پہنچ گئی تھی ڈپٹی میئر کے گھر جس کا ایڈریس اسے راجا نے لا کر دیا تھا

بساط ایسی کہ ___ گویا ابھی الٹی ہے

اناڑی ایسے کے شاطر بھی چال بھول گیا

'یہاں بھی کیمرے لگے ہوں گے' وہ باہر کھڑی اپنی نظروں سے پورے گھر کا طواف کر رہی تھی اور اپنے ہی آپ میں بڑبڑا رہی تھی

کنیکشن کا ٹنا پڑے گا گھر کا کوئی اسکے کان میں لگے آ لے میں بولا تھا یہ اشعر تھا

اشعر ایک بے روزگار انسان تھا وجہ اس کا معزور ہونا تھا اسکی دونوں ٹانگیں ایک کار حادثے میں ضائع ہو گئی تھیں

بچپن میں لیکن پھر بھی اشعر نے خود کو ایک قابل انسان بنایا تھا کمپیوٹر وغیرہ کا جنون تھا سو فٹویر انجینئر تھا لیکن

جنون تب اور بڑھا جب اسے ہیکنگ کے بارے میں پتا چلا بڑی مشکل سے پیسے جوڑ توڑ کر کورس کیا تھا گھر میں

صرف ایک بہن تھی جس کی شادی کیلئے جہیز جمع کرنا تھا لیکن نوکری نہیں تھی ایسے دنوں میں اس کو راہ چلتے مالا ملی

تھی اور پھر مالانے اسے اپنے ساتھ شامل کیا اسکے گھر کے حالات سن کر اور آج یہ اس کا پہلا مشن تھا مالا کے ساتھ وہ

کچھ جانتا تو نہیں تھا اسکے بارے میں بس اسے یہ پتا تھا کہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے اچھی خاصی پے دی رہی تھی وہ اسے

لیکن مین کنیکشن کہاں ہو گا 'مالا آہستہ سے بولی

'تم کسی طرح گھر میں داخل ہو اور خود ہی ڈھونڈو' اس نے صاف صاف منع کیا مالا نے دو لفظ بھیجے اس پر اور اپنا انہیلر نکال کر پینٹ کی جیب میں ڈالا بیگ کے ایک سٹریپ کو پیٹ پر باندھا اب بیگ مضبوط ہو گیا تھا دیوار پھلانگنا مشکل تھا اس پاس کچھ بھی نہیں لگا تھا

'دیوار پھلانگنا بہت مشکل ہے کچھ اور سوچنا پڑے گا' مالا کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا 'تم باہر آؤ اور زرا گھر کا دروازہ بجاؤ' مالا کی نظریں ہر چیز سکین کر رہی تھیں

'میں... میں کیوں کروں' مالا کی فرینک نیچر کی وجہ سے وہ دونوں دوست بھی تھے اسلئے وہ بلا جھجک اس سے کچھ بھی کہہ دیتا تھا

'تم کیوں چاہتے ہو کہ تمہارے ہاتھ بھی ٹوٹیں' وہ دانت پیستے ہوئے بولی

'تم میرے ہاتھ توڑو گی' وہ صدمے سے بولا

'اوہ میرے بھائی پلینز کچھ تو کام کر لے مفت کی روٹیاں توڑنے کے علاوہ کچھ کیا ہے آج تک' وہ آخر میں چیخی تھی

تبھی کوئی جھنجھلاتا ہوا سامنے کھڑی بلیک مہران میں سے نکلا تھا ہاتھوں میں بے ساختیاں پکڑے

تیکھے نقوش ہلکی سی دھاڑی صاف رنگت کنجی آنکھیں پرانے کپڑوں میں بھی وہ اچھا لگ رہا تھا بس مسئلہ یہ تھا کہ وہ چل نہیں سکتا تھا

مالا نے اشارے سے اسے دروازہ کی طرف بڑھنے کا کہا اشعر دروازے کی طرف بڑھا تھا
'دروازہ بجاؤ اور اس طرح ظاہر کرو جیسے تم مانگنے والے ہو' مالا نے کان میں لگے آلے میں کہا اسکی بات پر تو اس نے
صدے سے اسے دیکھا

'پاؤں نہیں ہے صرف میرے اسکایہ مطلب ہے کہ تم مجھے مانگنے والا بناؤ گی' اسکی آواز میں دکھ تھا
'اس شکل پر تو ویسے تمہیں کوئی ڈھیلا نہیں دے گا لیکن اب کیا کریں ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا
پڑتا ہے' وہ اچھے سے لتاڑ رہی تھی اسے
'تم... وہ ابھی کچھ بولتا کہ

'بکو اس بند اور گانا گاؤ بھیک مانگنے والا' مالا نے موبائل پر وقت دیکھتے ہوئے کہا
'غریبوں کی سنو وہ تمہاری سنے گا تم ایک دو گے وہ دس لاکھ دے گا' اس نے اپنی پھٹیچر آواز میں گانا گانا شروع کیا
تھا یہاں مالا کی حالت خراب ہو گئی تھی کیوں کہ اسکے کان میں مائیکروفون لگا تھا جس سے اسکی آواز سیدھا دماغ میں
نقش ہو رہی تھی

'گدھے الو کے پٹھے مائیکروفون نکال کر گاؤ' وہ چیخی تھی جب کہ اسے تو کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا مالا غصے سے اس
آلے کو نکال کر پھینکنے ہی والی تھی کہ رک گئی پھر دوبارہ اسے کان میں لگایا

'بس اب جا کر دروازہ بجاؤ کیونکہ ہمیں لگ رہا ہے کہ تمہارے ہاتھ ہم سے نہیں محلے والوں سے ٹوٹیں گے تمہاری آواز سن کر' اس نے تنزیہ کہا تو وہ بے ساختہ سے ٹک ٹک کر تاڑپٹی میسر کے گھر کے سامنے رکا اور دروازہ بجایا

'لگتا ہے میسر سو گیا ہے' کچھ دیر بعد جب دروازہ نہ کھلا تو مالانے کہا

'ہاں میسر تمہارا چاچا لگا ہے جو خود آکر دروازہ کھولے گا تمہارے لئے' وہ تپ کر بولا

'تو کون کھولے گا' اس نے نا سمجھی سے کہا تو اشعر نے اپنا ماتھا پیٹا

'انتابڑا گھر شومار نے کیلئے یا میوزیم میں رکھنے کیلئے تو لیا نہیں ہے اس نے اپنے رہنے کیلئے لیا ہے اور جہاں وہ رہے گا تو اسکے ساتھ ہزاروں گارڈز اور چوکی دار تو ہو گا ہی' اس نے اسکی عقل پر ماتم کیا تھا مالانے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تبھی کسی نے دروازہ کھولا تھا

'آں آں پوزیشن میں آؤ' اسکے کہنے کی دیر تھی کہ اس نے عجیب سامنہ بنایا جس سے وہ ہلکا ہلکا فقیر لگ رہا تھا' صحیح جارہے ہو' مالانے چاروں اور نظریں گھماتے ہوئے کہا پھر آہستہ چلتی دروازے سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑی ہوئی

'جی کیا چاہئے آپ کو' وہ شاید چوکی دار تھا

'غریب کی مدد کرو' وہ مظلوم شکل بناتا ہوا بولا

'شکل سے غریب تو نہیں لگتا تم مڑا' وہ پٹھان تھا

'اوہ خانہ خراب خدا نے صرف شکل اچھی دی ہے' اشعر بھی پٹھان تھا

'لیکن اتنی رات کو کون مانگتا ہے' وہ چوکیدار نے اسے سخت نظروں سے دیکھا تو وہ گڑبڑایا پیچھے کھڑی مالانے ہاتھ سے اشعر کو اشارہ کیا جسے سمجھ کر اس نے جلدی سے چوکیدار گلے لگا لیا

'کیا بتاؤں خان لالا پارٹ ٹائم جاب کر رہا ہوں' اس نے مصنوعی رنجیدہ ہو کر اسے بتایا پیچھے مالانے دور بین آنکھوں پر لگائی اور دروازے سے اندر دیکھا دروازے کے بالکل سامنے پاور سسٹم تھا اس نے بیگ سے چاکو نکالا اور نشانہ باندھا

'اوہ یہ لو خانہ خراب اور پیچھا چھوڑو امارا' اس نے دس روپے نکال کر اسے چلتا کرنا چاہا اس سے پہلے وہ پیچھے مڑتا اشعر نے پھر خان صاحب کو اپنی طرف متوجہ کروایا پیچھے کھڑی مالانے کھینچ کر چاکو مارا تھا نشانہ تو اسکا اسکے دادا نے ٹھیک کروایا تھا بالکل نشانے پر تیر لگتا تھا اسکا جیسے ابھی لگا تھا

'دس روپے دیتے شرم نہ آئی تمہیں مجھے کیا گراپڑا فقیر سمجھ لیا ہے پرو فیشنل دھندا کرتے ہیں ہم اس علاقے میں میرے دس بھائی کام کرتے... 'اس سے پہلے وہ اور کوئی گوہر افشانی کرتا پورے گھر کی لائٹ ایک جھٹکے سے بند ہوئی تھی اشعر نے مالا کو دیکھا تو اس نے تھمبراپ کر کے سب ٹھیک ہونے کا اشارہ کیا

'تم امارا پیسا نکالو' اشعر نے پھر کہا مالا اپنے قدم گھر کے اندر جما چکی تھی

'دیکھتا نہیں ہے تم کو لائٹ چلا گیا ہے پکڑو اپنا پیسا اور جاؤ یہاں سے' اس نے پچاس روپے اسے دیے اور خود اندر کی طرف بڑھا اشعر کو نسا روکنا چاہتا تھا چلتا ہوا گاڑی میں آ بیٹھا اور اپنا لیب ٹاپ آن کر لیا اور کانوں پر ہیڈ فونز لگائے



غازی وہی پر پل شرٹ پہنے جسکے اب اوپری چار بٹن کھل چکے تھے نیچے بلیک پیٹ جیب میں ہاتھ ڈالے سامنے وال پر لگی تصویر کو دیکھ رہا تھا جس میں اسکی بہن کے ساتھ اسکا جگری یار اور اسکی ماں کھڑی تھی کتنی عجیب بات تھی ان تینوں نے ساتھ تصویر لی تھی اور یہی تین ایک ساتھ مارے گئے تھے

یہ وہ وقت تھا جب وہ کراچی میں رہتا تھا غازی نے لاہور میں ڈپٹی میئر کی کرسی کیلئے اپنا نام دیا تھا اور نگزیب صاحب چونکہ آرمی میں برگڈیر رہ چکے تھے اسلئے اور نگزیب کا نام فائنل ہو گیا تھا اسی وجہ سے اسکے کافی حریف تھے جو اسکو دھمکیاں دے رہے تھے انہی دنوں میں اسکے دوست رافع نے اسکی بہن مینال کیلئے رشتہ بھیجا تھا ان دنوں کا نکاح ہو چکا تھا رافع مینال اور غازی کی ماں ایک گاڑی میں واپس آرہے تھے تبھی انکی گاڑی کو ایک ٹرک نے ٹرین کے آگے دھکیل دیا تھا بہت بڑا ایکسیڈنٹ تھا ٹرین میں موجود کچھ لوگ بھی جاں بحق ہوئے تھے اور اسکی ادھی فیملی بھی وہ رات خوشیوں سے بھری تھی اور اسی رات سب ختم ہو گیا تھا

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو _____ ویران کر گیا

اسکو پتا بھی نہیں چلا کب اسکی آنکھیں جھلک پڑیں تبھی اچانک پورا گھر اندھیر ہوا تھا اس نے چونک کر اوپر دیکھا اور
ایک ہاتھ سے آنسو صاف کیے
'ازحف' اس نے آواز لگائی

'سر ہم چیک کر رہے ہیں' ازحف نے وہیں سے آواز لگائی تھی تبھی اس نے شرٹ کے کف کھولے تھے



'سر' حارث نے میر گیلانی کو فون کیا تھا میر جو آج تھک کر گھر آیا تھا اب بی جان نے انہیں واپس بلا لیا تھا رابعہ کی
اتنی آؤ بھگت ہر

'ہاں بولو حارث' اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

'سر جنید مرڈر کیس کے حوالے سے ایک بہت ضروری بات ہاتھ لگی ہے' حارث نے سنجیدگی سے کہا میر سیدھا ہوا
'کوئی بات' میر نے جلدی سے کہا

'سر جنید غزالی طارق خان کی بیٹی کا بوائے فرینڈ تھا' اس نے دھماکہ کیا تھا میر کے سر

'پھر' میر نے مزید پوچھا تو اس نے ساری بات اسکے ہمہ تن گوش گزاری تھی میر صدمے سے کچھ پل بول ہی نہ سکا

'لیکن اسی رات روہن کا بھی مرڈر ہوا تھا اسے کس نے مارا' میر کے دل کی دھڑکن بھڑکی تھی

'سر روہن کے باپ کے دشمنوں نے 'حارث نے اسے اور مزید باتیں بتائیں
'اسکا مطلب طارق خان کی بیٹی اس مرڈر میں شامل ہو سکتی ہے 'میر نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا اس کے سر میں
شدید درد ہو رہا تھا

'سر لالہ رخ قتل کر سکتی ہے اسکے چانسز اب صرف بیس پرسنٹ ہیں جبکہ طارق خان کی بیٹی رابعہ کے قتل کرنے
کے 80 پرسنٹ چانسز ہیں 'وہ جو کہنا چاہ رہا تھا میر سمجھ رہا تھا

'تمہارا مطلب ہے کہ لالی کا کوئی قصور نہیں ہے اس سب میں 'میر نے دانتوں پر دانت جمائے
'جی سر 'حارث نے دو ٹوک کہا

'مجھے ثبوت لا دو کہیں سے میں مان لوں گا 'افف یہ پولیس والے حارث نے بھی خیر خیریت معلوم کرنے کے بعد
فون کاٹ دیا تھا

میر اب بہت ساری سوچوں میں گھر چکا تھا طارق خان کی بیٹی کون ہے لالی کے ساتھ اس دن وہاں کیا ہوا ہو گا؟...



مالا نے پہلے خاموشی سے جا کر جرنیٹر کا بھی کام تمام کیا اور اب خاموشی سے پھونک پھونک کر قدم رکھتی اندر آئی
تھی یہ شاید گھر کا مین ڈور تھا اس نے اسے کھولا اور اپنے قدم اندر رکھے

غازی کو اچانک سے ایک تیز ہوا کے جھونکے نے چھوا تھا اس نے چونک کر آسمان کی طرف دیکھا کھڑکی سے اور
ہونٹوں سے ایک لفظ ادا ہوا تھا 'لالہ رخ'

ادھر مالانے اپنے بیگ سے ٹورچ نکالی اور ادھر ادھر ماری تو ایک جگہ رک گئی وہاں ایک آدمی کھڑا تھا مونچھوں والا
اس کو دیکھ کر مالانے تھوک نگلا کیونکہ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے سب سے پہلے ٹورچ کا بند کیا وہ تو شکر ہے ٹورچ
کی لائٹ کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں سکا تھا

وہ خاموشی سے نیچے موجود ایک کمرے میں گئی ڈور انلاک تھا وہ اندر گئی اور اپنے سر پر بینڈ سے لائٹ باندھی جیسے
ہیڈ لائٹ ہوتی ہے اسی طرح پھر کمرے کا چپا چپا چھان مارا لیکن وہاں کچھ نہیں تھا وہ وہاں سے نکلتی دوسرے روم
تک گئی اور اسے بھی اچھے سے چھان مارا

.....
Novel Galaxy

'سر' از حف نے اسے فون کیا تھا
'کہو' وہ اپنے لئے ٹی شرٹ نکال رہا تھا

'سر میں سوئچ سے یہ چاکو ملا ہے نشانہ لے کر میں سوئچ اڑایا ہے اور جرنیٹر کے توچن چن کر تار کاٹے ہیں سر مجھے پورا یقین ہے گھر میں کوئی گھسا ہے ابھی میں نے یہاں کسی چھوٹے قد والے کو بھی دیکھا ہے' مطلب وہ ازحف تھا جسے مالانے دیکھا تھا اسکی ساری بات سن کر اسکے ماتھے پر شکنیں در شکنیں پڑی تھیں

'بابا کے روم میں چیک کرو بابا ٹھیک ہیں آتا ہوں میں بھی' اس نے کہتے کے ساتھ ہی فون کاٹا تھا اسکا پہلا شک جانا بھی اور نگزیب صاحب پر تھا کیونکہ دھمکیاں ابھی بھی مل رہی تھیں

.....

مالا جو تیسرے روم یعنی اور نگزیب صاحب کے کمرے کی طرف جا رہی تھی اس طرف آتے قدموں کی آواز سنی تو رکی جلدی سے تھوڑا پیچھے ہو کر اندھیرے میں چھپ گئی اپنے سر پر لگی ٹارچ بھی بند کی اب صرف اندھیرا تھا 'ازحف سر کہہ رہے تھے کہ کوئی بچہ گھسا ہے گھر میں چھوٹا قد تھا اب بچہ ہی تو ہے اور کون آئے گا' دو لوگ تھے ان میں سے ایک نے مالا کے چھوٹے قد پر چوٹ کی تو اسکا دماغ گھوما تھا اس نے اپنے سر پر لگی لائٹ آن کی تو دونوں اس طرف متوجہ ہوئے

'کیا کہا چھوٹا قد ہمیں بچہ بولا تمہارے اس ڈپٹی میئر کے گھر صرف مرد اور بچے آسکتے ہیں لڑکیاں نہیں آسکتیں بتاتے ہیں تمہیں ابھی چھوٹا قد کتنا بڑا دھماکہ ہوتا ہے' مالانے کہتے کے ساتھ ایک تھپڑ اسکے منہ پر مارا تھا "چٹاخ"

ان میں سے دوسرا چچا

'سر یہاں پر ایک لڑکی ہے' اس کے کہنے کی دیر تھی مالانے اسکے گھٹنے پر پاؤں مار کر اسے خود کے سامنے گرایا پہلے والے کے پیچھے جا کر اسے اتنی زور سے دھکا دیا کہ وہ دوسرے والے ہر گر پڑا سیکنڈوں میں کام کیا تھا تبھی سارے بھاگے ہوئے آئے تھے اس طرف مالانے جیب سے رومال نکال کر منہ پر باندھا اور انہیلروالی جیب پر پکڑ مضبوط ہوئی تھی

'بھاگ مالا' اشعر کی آواز گونجی تھی تبھی وہ وہیں سے سیڑھیوں کی ریلنگ پکڑے اوپر چڑھی تھی سر پر لگی لائٹ آف کی

'کچھ ملا' اشعر نے پوچھا

'نہیں نیچے کچھ نہیں تھا بس ایک کمرہ رہ گیا لیکن وہ لوگ آگئے تھے ہم اوپر جا رہے ہیں بس اب اللہ کرے وہیں سے کچھ مل جائے' وہ کہتے ہی اوپر بڑھی تھی سامنے نظر آنے والے ایک کمرے کی طرف بڑھی وہ لاک تھا تبھی اسے دوسرے روم سے کسی کے نکلنے کی آواز آئی وہ جو کسی سے نہیں ڈرتی تھی ابھی اسکا دل حلق میں آگیا تھا کہ کہیں پکڑی نہ جائے

غازی جو روم سے نکلا تھا ایک مخصوص سی خوشبو آس پاس محسوس کر کے رکنا نظریں بے ساختہ ایک روم کی طرف گئی تھیں اندھیرا اس قدر تھا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن پھر بھی وہاں پر جیسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا اس

نے موبائل نکالا اور لائٹ آن کرنے ہی لگا تھا کہ ہاتھ ہر جیسے راڈ آکھی تھی ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر زمین پر گرا
تبھی وہ ایکشن میں آیا آنکھوں کو چھٹا کر کے اس پاس دیکھا کوئی نہیں تھا

مالانے اسے لائٹ جلاتے ہوئے دیکھا تھا تبھی اپنے ہاتھ سٹریٹ کر کے اسکے ہاتھ پر مارا تھا وہ جان گئی تھی کہ سامنے
کوئی بڑی ہستی ہے وجہ اسکا پر فیوم تھا وہ اسکے پیچھے کھڑی تھی تبھی قدم قدم چلتی جس کمرے سے وہ نکلا تھا اس
کمرے میں داخل ہوئی آواز پیدا نہ ہو اس طرح دروازہ بند کیا اور لاک لگایا پھر اپنے سر پر لگی لائٹ آن کی تبھی اسکے
ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی سامنے ہی لیپ ٹاپ پڑا تھا

'اشعر سامنے لیپ ٹاپ ہے ہمیں لگتا ہے ہم صحیح روم میں آئے ہیں یہی اس ڈپٹی میئر کا کمرہ ہے' مالانے لیپ ٹاپ
کھولا اور اسے اسٹارٹ کیا

'لیپ ٹاپ سے وہ یو ایس بی کنیکٹ کرو لاک بھی ہو گا تو بھی سب ڈیٹا کو پی ہو جائے گا' اشعر اپنے لیپ ٹاپ پر اس
یو ایس بی سے کنیکٹ تھا

'ہم اوکے' اس نے لیپ ٹاپ پر وہ یو ایس بی لگائی اور اب ویٹ کر رہی تھی کہ کب ڈیٹا کو پی ہوتا ہے

ڈیٹا بہت اسپید سے کو پی ہوا تھا دس منٹ لگے تھے بس اس نے لیپ ٹاپ سے یو ایس بی نکالی اور قدم الماری کی
طرف بڑھائے وہاں ہر ایک ڈرا تھی جو لاک تھی لاک تجوری والا لوک مگر مالا بھی سینٹرل جیل سے بھاگی ہوئی
مجرم تھی بیگ سے سکریو ڈرائیور اور پنز نکالیں مشکل سے تھوڑا ہی وقت لگا تھا یہ کرنے میں اس نے چشمہ نکالا اپنا
اور آنکھوں پر لگایا چشمے کے اندر اسکیئر موجود تھا اسکیئر باہر بیٹھا اشعر کر رہا تھا مالانے ساری فائلز نکالیں اور سب

کو اچھے سے دیکھا تھوڑی دیر بعد اس نے سب بند کیا لاک ٹھیک کیا لپ ٹاپ بند کر کے واپس اسی جگہ رکھا اور
لائٹ چونکہ آئی نہیں تھی اسلئے روم کا دروازے سے ہی جا رہی تھی

ڈ

دروازہ کھولا ہی تھا کہ ایک جھٹکے سے پورا گھر روشن ہوا تھا اور دروازے کے عین سامنے غازی سینے پر ہاتھ باندھے
کھڑا تھا پیچھے از حف اور پانچ گارڈز کھڑے تھے موٹے موٹے مالانے تھوک نگلا وہ تو شکر تھا اسکے منہ پر ابھی بھی
رومال تھا وہ ان کے برابر سے دھکا دیتی ہوئی نکلی تھی
'پکڑو اسے' از حف چیخا تھا سارے اسکے پیچھے بھاگے

مالا بجائے سیڑھیاں اترنے کے ریلنگ پر سے جھولا جھولتے ہوئے نیچے آئی تھی تبھی دو گارڈز سیڑھوں کے نیچے
کھڑی تھی مالانے ریلنگ پکڑی اور خود کو نیچ میں روکا ریلنگ کی جالی پکڑ کر دونوں ٹانگیں اوپر کیں اور دونوں ہر
فلانگ کیگ رسید کی دونوں زمین بوس ہوئے تبھی اوپر والے نیچے آگئے تھے اس نے ادھر ادھر دیکھا سامنے کچن
تھا وہ بھاگتی ہوئی اندر کی اس کے پیچھے وہ سب بھی آئے

'اب کہاں جاؤ گی' ان میں سے ایک بولا تو مالانے کچن میں لگی ایک ڈرا کھولی اس میں بیلن تھا نکالا
'بچپن میں اپنی اماں سے پٹے ہو گئے بیلن سے اب ہم سے بھی ہٹ کو' کہتے کے ساتھ ہی گھما کر اسکے سر پر بیلن مارا
'آہہہہ' ایک دلخراش چیخ ماری کروہ وہیں بیٹھ گیا تھا

'مالا جلدی نکلو وہاں سے' اشعر مسلسل کان میں چیخ رہا تھا مالا کا دل کیا وہی بیلن اٹھا کر اسکے سر پر دے مارے

پیچھے اسکے دوچار اور کھڑے تھے تبھی اس نے کینینٹ کھولا اس میں مصالے تھے جلدی سے لال مرچ کا ڈبا
ڈھونڈا اور انکی آنکھوں میں لال مرچیں ڈالیں وہ لوگ بلبلا تے ہوئے پیچھے ہٹے تو اور مزید اندر آئے
'گارڈز ہیں یا کا کروچ ختم ہی نہیں ہو رہے' وہ نظریں گھماتے ہوئے مسلسل کچھ بڑبڑا رہی تھی تبھی نظر آلوں پر گئی
اٹھا اٹھا کر ان لوگوں پر مارے مارے آلو ختم ہوئے پلیٹیں اٹھالیں
ایک شور بد تمیزی برپا تھا پورے گھر میں کہ اندر لیٹے اور نگزیب صاحب بھی باہر گئے تھے تبھی ایک اڑتا ہوا ٹماٹر
انکے کپڑوں پر لگا تھا انکو تو سمجھ ہی نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے تبھی غازی کچن میں داخل ہوا تھا اور ایک زوردار چیز اس
کے سینے پر آگئی تھی غور سے دیکھا تو وہ پلیٹ تھی وہ درشتگی سے مالا کی طرف بڑھا وہ جو بغیر دوسری طرف دیکھے جو
ہاتھ میں آئے مارے جارہی تھ کسی کے قدموں کی آواز سنی تو رخ پھیر کر دیکھا کوئی لمبا چوڑا مرد آنکھوں میں غصہ
لیے کھڑا تھا

'کون ہو تم' مالانے کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تھوڑی دیر میں ہی گھر کا ستیاناس کر چکی تھی وہ
'میں وہ ہوں جسکے گھر میں تم کھڑی ہو' وہ چباتے ہوئے بولا مالانے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا بلاشبہ بندہ دکھنے
میں اچھا تھا

'یوں کہو جس گھر میں تم کھڑی ہو اس گھر کے مالک کا بوڈی گارڈ شکل دیکھی ہے اپنی جگہ ہوئے میٹر لگ رہے ہو'
اس نے ناک پھولاتے ہوئے کہا تبھی غازی نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچا تھا وہ اسکے سینے سے آگئی صرف
آنکھیں دکھ رہی تھی کالی آنکھیں بہت خوبصورت آنکھیں

'مرشد آنکھوں پر دھیان دوگے

توبات اُدھوری رہ جائے گی'

مالا نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تھا

'رومینٹک سین بن گیا ہے کیا' اشعر نے چھیڑنے والے انداز میں پوچھا تو مالا نے بے ساختہ ہمم کہا تھا

'دراز پلکیں، غزال آنکھیں، مصوری کا ہیں کمال آنکھیں

انہیں دیکھ کر مرنے جائے کوئی، خدا کی بندی سنبھال آنکھیں'

غازی گھمبیر آواز میں بولا تھا



وہ سب نیچے لاؤنج میں بیٹھے تھے اب اور نگزیب صاحب بھی موجود تھے وہ سامنے سنگل صوفے پر بیٹھی تھی اسکے

بکل سامنے غازی بیٹھا تھا سینے پر ہاتھ باندھے اسی پرپل شرٹ میں موجود

مالا مستقل ہونٹ کھا رہی تھی چہرے پر ابھی بھی رومال موجود تھا

'کون ہو تم' اور نگزیب صاحب نے اپنی گرجدار آواز میں پوچھا

'انکل ہم ایک معمولی سے چور ہیں چوری کرنے کی نیت سے آئے تھے' وہ سر جھکائے سچ میں جھوٹ ملا کر بول رہی تھی

'کیا چرایا ہے' اب کی بار از حنف نے پوچھا تھا تو مالانے جیب سے وہ پیسوں کی ایک گڈی نکال کر آگے کیا تھا تبھی جیب سے انہیلر نکل کر زمین پر جا گرا

'بس یہی اور کچھ نہیں چرایا' اس نے کہتے ہی زمین سے انہیلر اٹھایا اور دوبارہ جیب میں ڈالا سامنے غازی تھوڑا آگے جھک کر بیٹھا تھا گھٹنوں پر کونیاں رکھے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسائے بس وہ اسے دیکھ رہا تھا

'چوری کرنا گناہ ہے بیٹا' اور نگزیب صاحب نے پیار سے سمجھایا تھا

'بولو انکل چوری کر کے مجھے قلبی سکون ملتا ہے' اشعر جو اسکی ساری باتیں سن رہا تھا بولا

'انکل چوری کر کے ہمیں قلبی سکون ملتا ہے' وہ کسی طوطے کی طرح بولی تھی پھر دانتوں تلے زبان دبائی' منحوس

انسان ملو تم باہر' وہ دل ہی دل میں بولتی مزید سر جھکائی جبکہ اسکی بات پر اشعر نے قہقہہ لگایا تھا

'پولیس کو فون ملاؤ ابھی اسے حوالے کرو پولیس کے' اور نگزیب صاحب کو غصہ آگیا تھا اسکی بات سن کر انکی بات

پر مالانے سوچا (زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا وہ ہمیں جیل میں بند کریں گے اور ہم دوبارہ بھاگ جائیں گے ہی ہی ہی) اس

نے اپنی مسکراہٹ روکی تبھی اچانک سے اسکو آکسیجن کی کمی ہوئی تھی بری طرح کھانسی اٹھی تھی آنکھوں سے پانی

آنا شروع ہو گیا تھا اشعر کو اسکی کھانسی عجیب لگی

'مالا انہیلر کہاں ہے نکالو اسے' اشعر نے سختی سے کہا

ازحف نے ملازمہ کو پانی لانے کا کہا تھا غازی اسکو اس طرح کھانستے دیکھ کچھ ہوا تھا

'اننن... ہی... انہیلر ہمہ... ہمارا انہیلر' اس نے کانپتے ہاتھوں سے جیب سے انہیلر نکالا منہ پر سے رومال ہٹا کر دور پھینکا

تھا جلدی سے انہیلر سے مصنوعی سانس لی آنکھوں سے پانی آگیا تھا تبھی ملازمہ پانی کائی تھی جو اس نے ایک ہی

گھونٹ میں کیا روکی سانس بحال ہوئی تھی

لیکن ان سب کی سانسیں روک کر ملازمہ کی تو نظریں نہیں ہٹ رہی تھیں اس پر سے ازحف کا منہ بھی کھل گیا تھا

اسکو دیکھ کر غازی کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا

'سریہ تو...' وہ ابھی کچھ بولتا کہ غازی نے ہاں میں سر ہلایا تھا غازی کے پیچھے سارے گارڈز کھڑے تھے ازحف غازی

کے برابر میں لیکن تھوڑا پیچھے کھڑا تھا

'تھوڑا پانی اور مل سکتا ہے کیا' اس نے پاس کھڑی ملازمہ سے کہا وہ سر ہاں میں ہلاتے ہوئے غائب ہوئی تھی تبھی

اسے غازی کی آواز سنائی دی

'پہلی بار آئی ہو کیا کھاؤ گی' وہ بھاری لیکن نرمی سے بولا تھا مالا اور اورنگزیب صاحب نے حیرت سے اسے دیکھا پانی

آیا تو دوبارہ ایک ہی سانس میں پانی ختم کیا پیچھے کھڑے جو گارڈز پہلے اسے غصے سے دیکھ رہے تھے ازحف کے

اشاروں میں بتانے سے اب سب نظریں جھکائے کھڑے تھے

'کیا واقعی جہاں تک ہمیں یاد ہے ہم تو چور تھے' مالا نے حیرت سے کہا

'ہمارے یہاں جو بھی پہلی بار آتا ہے اسے ایسے ہی پوچھا جاتا ہے 'ازحف نے اسکی مشکل آسان کی
'نہیں اسکی ضرورت نہیں بس ہمیں جانیں دیں ہم نے پیسے بھی واپس کر دیے ہیں اب کبھی چوری نہیں کریں گے
انکل 'مالا نے اور نگزیب صاحب سے کہا تھا

'ہاں تم جاسکتی ہو پھر ضرور آنا انتظار رہے گا' غازی نے اسکے سامنے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا ان دونوں کے درمیان
بہت ہی کم فاصلہ تھا مالا کو عجیب لگا

'آ... آئیں گے ضرور آئیں گے' مالا نے اپنی طرف سے اطمینان دلایا تھا وہ تھوڑا اور اسکے قریب ہوا اور نگزیب
صاحب سب کچھ سمجھتے ہوئے مسکرائے تھے اور واپس اپنے کمرے کی طرف چلے گئے
'پھر کب آؤ گی' اسکا انداز بہکا بہکا تھا ٹھہر کی انسان مالا نے دل ہی دل میں اسے ایک پیارے سے لقب سے نوازا
'خدا نہ کرے کبھی دوبارہ آئے یہاں' وہ منہ بناتی ہوئی آٹھ کھڑی ہوئی تھی تبھی غازی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو وہ
صوفے پر گری تھی اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑیں

'خدا نہ کرے دور ہونا پڑے تم سے

سنائے

جی نہیں پاتا کوئی جان سے بچھڑ جانے کے بعد '

اس نے بہت ہی محبت سے پڑھا تھا مالا اسکی نظروں کا مفہوم جان کر بری طریقے سے ٹھٹھکی تھی ایک سیکنڈ بھی لگائے بغیر بیگ اٹھایا اور اس گھر سے باہر نکلتی چلی گئی

'پہلی بار اس نے میرے غریب خانے میں قدم رکھا ہے صدقہ و خیرات کرو غریبوں کو کھانا کھلاؤ بابا فرید کے مزار پر لنگر رکھو اوکل صبح بادشاہی مسجد میں فجر کی نماز کی امامت میں کروں گا' وہ دلفریب انداز میں کہہ رہا تھا نظریں اسکی اس راستے پر تھیں جہاں سے وہ گئی تھی

'یہ سب کیوں سر' ازحف نے آگے آکر کہا
'رحمت برسی ہے خدا کی میرے گھر کہیں نظر نہ لگ جائے' وہ کہتا ہوا اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا پیچھے ازحف کھل کر مسکرایا



Novel Galaxy

مالا کے جانے کے بعد اسابیل کو دل کا دورا پڑا تھا لیکن پھر بھی بچ گیا (ہائے ہماری ایسی قسمت کہاں دل تو کرتا ہے ہم خود ہی چاکو اسکے پیٹ میں مار دیں)

ابھی بھی وہ ہسپتال میں زیر علاج تھا دلاور عثمانی بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر رنجیدہ تھے لیکن ابھی تو انہیں اور مزید رنجیدہ ہونا تھا ایک لڑکی نے ان سب کی زندگی ہلا کر رکھ دی تھی ادھر میر گیلانی غصے میں خول رہا تھا دوسری

طرف اسابیل عثمانی موت کے منہ سے باہر آیا تھا تیسرا دلا اور تھا جو مالا کی وجہ سے پریشان تھا سیدھا سیدھا دھمکی
دے کر گئی تھی منہ پر

'نہیں اتنی آسانی سے میں سب ختم نہیں ہونے دوں گا' دلا اور بہت کچھ سوچ رہا تھا
دوسری طرف مالا کو زرا پرواہ نہیں تھی ان لوگوں کی اس کی بلا سے جہنم میں جائیں

ہوا سے کہہ دو کہ خود کو آزما کہ دکھائے
بہت چراغ بجھاتی ہے ایک جلا کر دکھائے

وہ اس گھر سے باہر نکلی تھی قدم باہر ہی رکھا تھا کہ بائیں کندھے پر کچھ دباؤ سا محسوس ہوا چہرہ موڑ کر دیکھا تو کندھے
پر سفید عقاب (بازنما چیل) بیٹھا تھا جسکے پیر پر ایک کاغذ بندھا تھا

'کیا ہوا' اشعر کی آواز سنائی دی کان میں

'یار یہ کہیں سے سفید عقاب ہمارے کندھے پر آ بیٹھا ہے بہت خوبصورت ہے' مالانے اسکے پاؤں سے کاغذ نکالتے
ہوئے کہا

'سفید عقاب' وہ حیران ہوا کیونکہ یہ ایسا پرندہ تھا جو اتنی آسانی سے نہیں ملتا تھا

مالا نے کاغذ کھول تو اس پر ایک لائن لکھی تھی

"تحفہ سمجھ کر قبول کر و لالہ رخ" اس نے نا سمجھی سے اس کاغذ کو دیکھا اور پھر اپنے کندھے پر موجود اس عقاب کو جو اسکے سر سے اپنا سر مس کر رہا تھا شاید پیار کر رہا تھا مالا نے مسکرا کر اپنا ہاتھ کندھے کی طرف کیا تو وہ اچھل کر اسکے ہاتھ پر آ بیٹھا

پیچھے کھڑکی میں کھڑے غازی کے چہرے کی مسکراہٹ گہری تھی جو عقاب مالا کو ملتا تھا وہ غازی کا تھا اسکا چہیتا لیکن آج جو وہ اسکے گھر میں آئی تھی تحفہ تو دینا ہی تھا پھر اسے اس لئے اسے کو مالا کو دے دیا وہ قدم قدم چلتی گاڑی میں آئی تھی

'کتنا خوبصورت ہے' اشعر نے اسے پیار کرنا چاہا تو اس نے اپنا پنجا مارا اشعر بچا رہ بلبلا گیا تھا 'اس کے ساتھ ایک کاغذ ملا ہے کسی نے تحفے میں بھیجا ہے یہ' مالا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی عقاب اسکی سیٹ کے اوپر کے حصے پر بیٹھا تھا اشعر خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا 'سنو زرا آرام سے گاڑی چلانا مجھے مرنا نہیں ہے' اس نے سیٹ بیلٹ ٹائٹ کرتے ہوئے کہا

'برائے مہربانی کرسی کی پیٹیاں باندھ لیں کیونکہ اب گاڑی ہواؤں سے بات کرے گی' اس نے کہتے ہی ایسکلیریٹر دبایا تھا جب کہ اشعر نے دعائیں پڑھنی شروع کی تھیں جبکہ مالا اب گانا گارہی تھی

زندگی ایک سفر ہے سہانا

یہاں کل کیا ہو کس نے جانا

اشعر بھی اب اسکے ساتھ گانا گارہا تھا عقاب پر ہلا ہلا کر ڈانس کر رہا تھا

موت آنی ہے تو آئے گی ایک دن

موت آنی ہے تو آئے گی ایک دن

جان جانی ہے تو جائے گی ایک دن

ایسی باتوں سے کیا گھبرانا

یہاں کل کیا ہو کس نے جانا

آخر میں لائن اس نے اشعر کو دیکھتے ہوئے گائی تھی

زندگی ایک سفر ہے سہانا

یہاں کل کیا ہو کس نے جانا

آخر میں مالا اور اشعر کھکھلائے تھے اشعر نے مالا کو دیکھا جو عقاب کو ہاتھ پر بٹھا رہی تھی کون ہے یہ؟

'سنو پہلے ہم چنکولیں گے اسکے بعد تمہیں ڈروپ کریں گے اوکے' مالا نے اسکی طرف دیکھا تو اس نے ہاں میں سر

ہلایا



گھر آکر مالانے چنکو کو سلانے کے بعد اس عقاب کو چاول کے دانے ڈالے کو اس نے شوق سے کھائے پھر آئمہ
اکرم کو فون ملا لیا تھا

'ہیلو' آئمہ کی سوئی سوئی سی آواز سنائی دی

'سور ہی تھیں' اس نے شرارت سے پوچھا

'نہیں قتل کرنے گئی تھی کسی کا' انہوں نے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا انکی بات پر وہ زور سے ہنسی تھی

'آئمہ دی ڈاکو' مالانے انہیں مزید پریشان کیا

'یہ فضول بکو اس کرنے کیلئے فون کیا ہے تم نے' انہیں واقعی بہت نیند آرہی تھی

'اچھا اوکے ایک ضروری بات بتانی ہے' وہ سنجیدہ ہوئی

'ہم کرو' انہوں نے جگ سے پانی نکالا اور ایک ہی سانس میں پیادل تھوڑا گھبراسا رہا تھا

'آئی اسائیل عثمانی کا باپ بھی ہے دلاور عثمانی وہ بھی کوئی اچھا انسان نہیں ہے دھندا کرتا ہے' ملا اب خاموش

ہوئی

'کیسا دھندا' پانی پی کر تھوڑا سکوں ملا تھا

'مارخوروں کو دوسرے ملک میں سپلائے کرتا ہے اور آپ جانتی ہیں مارخوروں کا دھندا غیر قانونی ہے' وہ اچھے سے

ایک ایک بات بتا رہی تھی

'تم نے کچھ کیا اب تک' وہ اب اٹھ کر بیٹھی تھیں پاؤں زمین سے ٹکرائے تھے
'ہم ڈپٹی میئر کے گھر سے کرنل محمد اسلم کا ڈیٹا چرایا ہے جن کے پاس چترال کے جنگل میں موجود فورسٹ آرمی
کی انفارمیشن ہوگی' اس نے اپنی پلیننگ سے آگاہ کیا
'مطلب اب کرنل کے گھر سے انفارمیشن چرانی ہوگی' انہوں نے سوچتے ہوئے کہا
'رائٹ کرنل کا گھر مطلب اسلام آباد نیکسٹ ٹارگٹ' مالا مسکرائی
'مالا ایک بات کہوں' آئمہ نے پوچھا تھا مالا انکے انداز پر ٹھٹھکی
'آئمہ آنٹی پ ماں کی جگہ ہیں ہماری بلا جھک کہیں' اس نے مان سے کہا تھا
'اگر مجھے کچھ ہو جاتا ہے... وہ ابھی کچھ بولتیں کہ مالا نے بات کاٹی
'ایک منٹ کچھ نہیں ہو رہا آپ کو ایسی باتیں کرنے سے پہلے اپنا نہ صحیح لیکن اپنی بیٹیوں کا سوچ لیا کریں' اس نے
سخت انداز میں کہا تو وہ مسکرائیں
'خاموشی سے سنو میری بات اگر مجھے کبھی بھی کچھ بھی ہو گیا تو تم میری بیٹیوں کا خیال رکھو گی' انہوں نے مالا سے
پوچھا
(ہم نے تو جیسے یہاں یتیم خانہ کھول رکھا ہے) اس نے جل کر سوچا

'آئی کچھ نہیں ہو گا آپ کو بے فکر رہیں اور ویسے بھی یہ بات تو ہمیں آپ کو کہنی چاہئے کہ ہمارے بعد چنکو کا خیال رکھیے گا کیونکہ ہم جان ہتھیلی پر رکھ کر گھومتے ہیں ہمارے کام ایسے ہیں کہ کب موت آجائے پتا ہی نہ چلے' وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہی تھی مزید کچھ دیر بعد باتیں کرنے کے بعد وہ فون بند کرتی سونے کیلئے جا چکی تھی



دوسرے دن غازی کی طرف سے شہر بھر کے غریبوں کو کھانا کھلایا گیا تھا صدقہ و خیرات دی گئی تھی اس نے خود صبح اٹھ کر فجر کی نماز میں امامت کی تھی کتنے ہی لوگ ملنے آئے تھے اس سے ابھی بھی وہ بابا فرید کے مزار پر موجود تھا اپنی نگرانی میں سب کو کھانا کھلوا یا تھا اس نے اور نگزیب صاحب بھی اسی کے ساتھ تھے

'کون تھی وہ لڑکی' انہوں نے سیدھا سیدھا سوال کیا

'وہ لڑکی... وہ روکا' کون لڑکی' بھرپور انجان ہوا

'باپ ہوں تمہارا شرم کرو کچھ' انہوں نے کان مروڑا اسکا

'اور نگزیب صاحب چھوڑ دیں میرا کان ڈپٹی میئر ہوں یہاں کا بہت عزت ہے' وہ جب بھی مزاق کرتا انہیں

اور نگزیب صاحب کہتا تھا

'برخوردار میں جوتے بھی لگا سکتا ہوں' انہوں نے اور سختی سے اسکا کان مروڑا بہت بگڑ گیا تھا وہ

'کیا' اس نے صدمے سے انہیں دیکھا اور پھر منہ بنایا 'اسکا نام لالہ رخ ہے ایک سال پہلے دیکھا تھا اسے تب سے عشق کرتا ہوں اس سے 'وہ کھوئے کھوئے سے لہجے میں دل پر ہاتھ رکھ کر بولا تو اور نگزیب صاحب نے ایک چپت ماری اسکے سر پر

'باپ کے سامنے بکواس کرتے ہوئے شرم نہیں آرہی 'انہوں نے مصنوعی غصے سے اسے دیکھا 'کیوں جب آپ نے امی حضور سے لو میری بج کی تھی تب یہ شرم کہاں تھی 'غازی اب چھیڑ خانی کر رہا تھا ان کے ساتھ

'ہیں ہیں بولیں نہ 'وہ مڑ کر جانے لگے تو انکے سامنے آیا لیکن تبھی کسی نے پیچھے سے آواز لگائی تھی غازی کو 'صاحب اللہ آپ کو خوش رکھے میرے گھر والوں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا تھا صاحب آج آپ کی وجہ سے کھانے جیسی نعمت مل گئی صاحب 'وہ کوئی لڑکا تھا جو غازی کو بھر بھر کر دعائیں دے رہا تھا لیکن وہ سخت شرمندہ تھا اسکے شہر میں لوگ بھوکے پیاسے تھے اور اسے خبر ہی نہیں تھی اس نے از حنف کو اپنے بلایا 'از حنف جہاں جہاں غریب لوگ رہتے ہیں ادھر ہی ان لوگوں کیلئے رومنیسہ دسترخوان لگاؤ دوسری جگہ مینال کے نام سے اور تیسری جگہ شارخ کے نام سے جتنے غریبوں کا پیٹ بھرے گا انہیں اتنا ہی ثواب ملے گا 'اس نے از حنف کو اپنے دماغ میں پیدا ہونے والے خیالات سے آگاہ کیا تھا کچھ دیر بعد وہاں دعاما نگی اور پھر وہاں سے نکل آیا دل جیسے پر سکون ہو گیا تھا



صبح جو خبر ملا کو دی گئی تھی وہ اسے ہلانے کیلئے کافی تھی اتنی وقت کے بعد جو اسے تھوڑا سکون ملا تھا سب ختم ہو گیا تھا راجا کا فون آیا تھا دلاور نے اس بیل کی حالت کا زمرہ دار ملا کو ٹھہرایا تھا لیکن اس سب کی سب سے بڑی وجہ وہ آئمہ اکرم تھی

اور آئمہ اکرم کو آج صبح کورٹ میں گولی ماری گئی تھی گولی ماتھے کے بیچ و بیچ لگی تھی اور یہ کام دلاور عثمانی نے کیا تھا

مالا کی آنکھیں لال سرخ ہو گئیں تھیں کیوں وہ رشتوں کو نہیں سنبھال پارہی تھی اتنی مشکل سے تو کوئی اپنا بنا تھا اور اب پھر سے آئمہ کو اسکی وجہ سے گولی ماری گئی تھی مالا کو کراچی جانا تھا لیکن کراچی جانے سے پہلے اس نے بہت ضروری کام کرنا تھا

تھوڑی دیر بعد اشعر آگیا تھا چنکو کو اسے پکڑا کر خود وہ اپنا بیگ کندھوں پر ڈالے باہر نکلی تھی صبح کے گیارہ بج رہے تھے وہ مسلسل پیدل چل رہی تھی آنکھوں میں انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی

تبھی اسے سامنے ایک جھونپڑا نظر آیا تھا اسکے چہرے پر پر اسرار مسکراہٹ ابھری تھی جھونپڑے کے قریب پہنچی تو باہر ایک فقیر بیٹھا تھا ایک چادر اوڑھ رکھی تھی منہ تک

'مال لینے آئے ہیں اپنا' اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور نوٹوں کی گڈیوں کی جھلک دکھائی اسے

'کون ہو تم' اس نے منہ آدھا ڈھکا ہوا تھا آنکھیں نظر آرہی تھیں اسکی

'سنہری مالا' اسکی آنکھوں کا اشتعال بڑھا تھا کہ وہ گھبرا کر سرہاں میں ہلا گیا اور اسے اندر چلنے کا اشارہ کیا

باہر سے کپڑا لگا کر یہ دکھایا گیا تھا کہ یہ جھونپڑی ہے لیکن جھونپڑی کے اندر جاتے ہی نیچے ایک تے خانہ بنایا ہوا تھا

وہ اس فقیر کے ساتھ اندر داخل ہوئی سیڑھیاں ختم ہوتے ہی سامنے ایک بار بنا تھا یہ الیگل تھا یہاں غیر قانونی

فائیٹنگ ہوتی تھی جو اکیلا جاتا تھا ڈرگس شراب سب موجود تھا مالا کو یہاں کے بارے میں دو چار لوگوں نے بتایا تھا

آج اسے ضرورت آن پڑی تھی اسلئے پہنچ گئی تھی

'سامان کہاں ہے' مالا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

'آؤ' وہ اسے کئے ایک طرف کونے میں گیا چاروں اور لڑکے ہی لڑکے تھے کچھ نشہ کر رہے تھے کچھ شراب بنا رہے

تھے لیکن وہ جہاں جہاں سے گزرتی وہاں ہر موجود لڑکے نگاہیں جھکا لیتے یہ عزت نہیں تبھی ڈر تھا جو انہیں مالا سے

لگتا تھا سالی چھوڑتی جو نہیں تھی

'ہی بیوٹی فل' ایک نشہ میں ٹن اسکے قریب آیا تھا مالا نے ایک نظر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا اور ایک گھما کے

تھپڑ اسکے منہ پر مارا

"چٹاخ" وہ جو پہلے ہی نشہ میں تھا بے ہوش ہو کر زمین پر گرا تھا

'اسے چھوڑو اور یہ دیکھو تمہارا سامان اچھے سے دیکھ لو پورا ہے 'سامان میں دو بیگ ڈرگس کے اور تین کین شراب کے تھے مالانے سامن اچھے سے دیکھا ایک بیگ سے ڈرگس نکال کر ہاتھ میں کیا اور ناک کے قریب کر کے سونگھا اور پھر شراب کے کین کھول کر چیک کئے سب پورا تھا مالا اس کی طرف گھومی نظر نیچے پڑے اس لڑکے کو دیکھا اور ایک نظر باقی سب لڑکوں کو دیکھا

'یہ رہے تمہارے پیسے 'مالانے پچاس لاکھ روپے اسکی طرف بڑھائے پیسے دیکھ کر اسکی آنکھوں میں چمک بڑھی تھی پینتالیس لاکھ کے ڈرگس تھے اور پانچ لاکھ شراب کے 'سنورا نا گاڑی لا رہے ہیں ہم اس میں سارا سامان رکھوا دینا لیکن یاد رہے ہمارے سامان میں زرا بھی ڈھیل ڈھال ہوئی زندہ گاڑ دیں گے زمین میں 'اس نے انگلی دکھاتے ہوئے اچھے سے خبردار کیا تھا رانا تو اسکی آنکھوں سے خوف کھاتا تھا اس نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا مالا تھوڑی دیر بعد ہی گاڑی لے آئی تھی پانچ لڑکے سامان پکڑے آئے تھے اور اسکی گاڑی میں رکھتے گئے مالانے رانا کو دو انگلیاں ماتھے پر لے جا کر خدا حافظ کا اشارہ کرتی ہوئی گاڑی ریورس کرتی دھواں اڑاتی ہوئی نکلی تھی وہاں سے

'یے کون یہ رانا کسی نے پوچھا اس سے

'میں نہیں جانتا خود ہی آئی تھی میرے پاس اور ایک ساتھ اتنا ڈرگس لے کر گئی ہے کہیں پھنس ہی نا جائے 'وہ سر ہلاتا ہوا اندر چلا گیا جبکہ اسے کیا پتا پھنسے گا تو ضرور لیکن کوئی اور



اسانبل کے گھر کے دروازے پر سیکیورٹی نہیں ہوتی تھی کیونکہ دروازے پر سکیئر موجود تھا جو گاڑی کی نمبر پلیٹ دیکھ کر دروازہ کھولتا تھا اسلئے مالانے اس دن وہاں سے نمبر پلیٹ چرائی تھی وہ گاڑی ڈرائیو کرتی اندر آئی تھی راجانے اسکے لئے دروازہ کھولا تھا ابھی وہ لوگ آسانی سے سب کام کر سکتے تھے کیونکہ ڈیوٹیز چینج ہوئی تھیں اسلئے صبح والے گارڈز ابھی نہیں آئے تھے

'کیا پلین ہے' راجانے پوچھا تھا

'ابھی سب پتا چل جائے گا جسٹ ویٹ اینڈ وائچ' وہ کہتے ہی دروازے سے باہر نکلی تھی اس کے پیچھے راجا بھی تھا وہ لوگ کچھ دور کھڑے ہوئے سب کر دیا جو کہا تھا مالانے ایک نظر اسانبل کے گھر کو دیکھتے ہوئے کہا

'ہاں کر دیا ہے' اس نے سنجیدگی سے کہا

'مسٹر عثمانی گھر آگئے کیا' مالانے اسکی طرف دیکھا

'ہاں گھر پر ہی ہیں سائیں' اس نے تصدیق کی

'ہم چلتے ہیں اب جو بھی ہو گا جیسا بھی ہو گا شیش محل میں رہنے والوں کی دنیا ہلا دے گا' وہ کہتے ہوئے آگے بڑھی تھی

'کیسے جاؤ گی میں گاڑی کا انتظام کرواتا ہوں' راجانے فون پر کچھ ملاتے ہوئے کہا

'نہیں راجا شکر یہ ہم چلے جائیں گے' وہ دو ٹوک انداز میں کہتی وہاں سے نکلی تھی قریب سے گزر تارکشہ روکا اس میں سوار ہوئی اور گھر کی راہ لی تھی

راجا اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا تبھی اسے پیچھے گاڑیاں رکنے کی آواز آئی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پولیس کی پانچ نفریاں رکی تھیں صرف یہی نہیں مختلف نیوز چینلز کی گاڑیاں بھی آگئی تھیں اسے میڈیا کا تو پتا تھا کیونکہ اس نے خود بلائی تھی مالا کے کہنے پر لیکن یہ پولیس کا کیا سین تھا

تھوڑی ہی دیر میں دلاور اور اسابیل نیچے آئے تھے آس پاس کے گھروں کے لوگ نکل آئے تھے 'سر ہمیں آپ کی گاڑیوں کی تلاشی لینی ہے' ان میں سے ایک آفسر آگے آیا تھا 'لیکن کیوں' دلاور عثمانی گرے

'وہ تو تلاشی کے بعد ہی پتا چلے گا تلاشی لو گاڑیوں کی' اس نے سب کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا تھا تھوڑی ہی دیر میں مالا کی گاڑی کی تلاشی کی گئی جس میں سے ڈرگس اور شراب کے کین ملے تھے 'سر یہ دیکھیں' پولیس ہی نہیں میڈیا نے بھی اس گاڑی کو کور کیا تھا

'مسٹر عثمانی ہم جانتے ہیں کہ آپ بہت بڑے بزنس مین ہیں لیکن یہ نہیں پتا تھا کہ آپ بزنس کی آڑ میں یہ کرتے ہیں' ان میں سے ایک آفسر دھاڑا تھا جب کہ وہ دونوں تو حیرت سے سب دیکھ رہے تھے ہوا کیا تھا یہ تبھی اسابیل کو معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا تھا

'دیکھیں آفسر یہ گاڑی ہماری نہیں ہے' انہوں نے سمجھانا چاہا

'آپ کے گھر میں کھڑی ہے یہ گاڑی آپ کے نام پر رجسٹرڈ ہے اور آپ کہہ رہے ہیں یہ گاڑی آپ کی نہیں ہے بے وقوف سمجھ رہے ہیں آپ ہمیں 'وہ کچھ زیادہ ہی برہم ہو رہا تھا اس نے گاڑی کے پیپر زاسائیل کے منہ پر مارے مالانے پیپر زاسائیل کے نام سے ہی بنوائے تھے تبھی ایک کونسٹیبل نے آگے بڑھ کر اسے ہتھ کڑیاں لگائی اور گاڑی میں بٹھایا جبکہ کچھ پولیس والوں نے گھر کے لان میں شراب کے کین اور ڈرگز رکھ دئے تھے انکی رپوٹیشن جو آسمان سے باتیں کرتی تھی زمین پر لائی تھی مالا اسے میڈیا والوں نے ایک کی چار لگا لگا کر نیوز بنائی تھی

دلاور عثمانی جو آج صبح خوش تھا کہ اس نے بدلہ لیا ہے اب اسکا دل چاہ رہا تھا ایک گولی خود کو بھی مار لے اس نے دھیان کیوں نہیں دیا اس سب پر پہلے راجا تو یہ سب دیکھ کر سکتے میں تھا یہ کیا تھا اتنے سارے ڈرگز وہ بھی اصلی اور شراب کین میں بھری تھی جسکی وجہ سے ایک الزام یہ بھی لگ سکتا تھا کہ وہ شراب بناتے ہیں



آنکھ پر نم اشک زم زم سانس مدہم وقت کم
وصال رات ہجر ماتم رقیب قاتل موت مرہم

دوسرے دن مالا اپنے بھائی اور عقاب کو لئے کراچی پہنچی تھی نکل تو وہ اسی وقت گئی تھی لیکن بائے روڈ سفر کیا تھا اس نے بس میں اسلئے اب پہنچی تھی کراچی سے لاہور کا سفر کتنا پر سکون گزرا تھا اور اب کچھ نہیں تھا اس کے پاس گھر کا ایڈریس اسے معلوم تھا پورے شہر میں یہ بات پھیلی تھی میڈیا نے بہت لمبا کھینچا تھا اس بات کو آج سویم تھا جنازہ تو کل ہو چکا تھا اس نے گھر میں قدم رکھا تھا چنکو کو لے کر تبھی عائشہ روتی ہوئی اس سے لپٹی تھی 'مالا امی' وہ سسکیوں سے رورہی تھی مالا نے اس کے گرد بازو باندھ کر دلاسا دیا تھا اسے محسوس ہوا عائشہ بخار میں پھونک رہی تھی

'عائشہ سنبھالو خود کو اور اندر چلو' وہ اسے اپنے ساتھ لگائے اندر آئی تو اسکی نظر زاعشہ پر پڑی جو پتھرائی آنکھوں سے سامنے دیکھ رہی تھی مالا کا دل کٹ گیا اسے دیکھا کہ وہ اس کے پاس نیچے بیٹھی گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا 'زاعشہ' اس نے اسے پکارا تو اس نے اپنی خالی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا 'مالا پتا نہیں یہ لوگ کیوں رورہے ہیں کل امی یہاں سو رہی تھیں انہیں اٹھا کر لے گئے ایسے کوئی کرتا ہے یہ دیکھو یہ کیسے رورہی ہے ابھی امی آئیں گی نہ پھر بتائیں گی اسے' وہ عجیب بہکے بہکے انداز میں کہہ رہی تھی اسکی آنکھیں جھلک رہی تھیں لیکن اسکا دماغ ماؤف ہو گیا تھا

'زاعشہ آنٹی چلی گئی ہیں وہ نہیں رہیں' اس نے چنکو کو وہاں کھڑی ایک عورت کو پکڑا یا روش (عقاب کا نام مالا نے رات کو رکھا تھا) باہر تھا

'جھوٹ بولتی ہو تم سب جھوٹ بولتے ہو' وہ چیخی تھی مالا نے اسے خود میں کسکے بھینچا پھر جو اسکی چیخیں گھر میں گونجی تھیں کہ اللہ کی پناہ چینکو بھی اسکے ساتھ رویا تھا تبھی مالا کی نظر دروازے کی طرف اٹھی تھی پھر پلٹنا بھول گئی زمان صاحب دانیال فصیحہ اور پری کھڑے تھے

.....

زمان صاحب کو یہ خبر اسی دن پتا چل گئی تھی یونی کی دوست ہونے کی حیثیت سے وہ انتقال والے دن بھی آئے تھے انکے ساتھ اسماعیل آفندی بھی تھے اور علی بھی تھا لیکن وہ سویم والے دن بھی آئے تھے

.....

مالا بے بی کٹ ہئیر کٹ آنکھوں پر چشمہ لگائے لینس پہنے بیٹھی تھی اسے کوئی بھی پہچان نہیں سکتا تھا کہ یہ وہی لالی ہے دانیال اور زمان صاحب مردوں کی طرف چلے گئے تھے جبکہ فصیحہ اور پری انکی طرف آئے تھے تبھی روش اڑتا ہوا مالا کے کندھے پر بیٹھا تھا اور کل کی طرح ہی اپنا سر اسکے سر سے مس کر کے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا

'اکتنا خوبصورت پرندہ ہے' پری کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا مالا کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی تھوڑی ہی دیر میں اسے احساس ہوا جیسے زاعشہ سو گئی ہے اس سے لگے لگے ہی اس نے چادر منگوائی اور اس پر ڈالی پھر عائشہ کو زبردستی دوائی کھلائی پری سب مہمانوں کے ساتھ بیٹھی تھی فصیحہ سب کو پانی وغیرہ دے رہی تھی

'اوں اوں' مالا کے چنکو کی آواز سنائی دی تو وہ اسکی طرف گئی اور اسے بازوؤں میں اٹھایا پھر اسے کافی دیر تک بہلایا وہ لمبے سفر کی وجہ سے سو گیا تھا روش بھی بیٹھا بیٹھا اونگ رہا تھا مالا نے پہلے روم زاعشہ کے روم میں جا کر عائشہ کے ساتھ اسے لٹایا پھر روش کی طرف آئی

'بھوک لگ رہی ہے' اسنے پوچھا تو اسکی آنکھیں چمکیں مالا نے کچن میں جا کر تھوڑے سے چاول لئے اور اسے دے جو اس نے چمکتے ہوئے کھائے وہ کب سے محسوس کر رہی تھی جیسے فصیحہ اور پری اسے دیکھ رہے ہیں تبھی مالا نے اپنے پیچھے بیٹھی کچھ عورتوں کی آوازیں سنی تھیں

'وکیل تھی وہ مر گئی سنا ہے بڑی جائیداد ہے اسکے ہیچھے' کسی عورت کی آواز تھی
'اب تو سب بیٹیوں کا ہی ہو گا' دوسری عورت بولی

'میرا ایک بیٹا ہے سوچ رہی ہوں عائشہ کو اپنے گھر کی بہو بنالوں دوسری والی کی زبان تو بہ تو بہ' وہ عورت بڑی ہی کوئی لالچی تھی

'ارے اس کو میں بہو بنالوں گی میرا بیٹا دبا کر رکھے گا اسے آواز بھی نہ نکلے گی اسکی' اب مالا کو غصہ چڑھا تھا
'آپ لوگوں کو شرم نہیں آتی میت والے گھر میں ایسی بکو اس کرتے ہوئے' وہ غررائی تھی

'ارے ہم تو ان لڑکیوں کا اچھا سوچ رہے ہیں' ان ہی میں سے ایک عورت بولی
'اچھا مائے فٹ جب تک ان لوگوں کے گھر والے زندہ ہیں آپ کو کئی حق نہیں کہ آپ ان کی زندگیوں کے بارے میں فیصلہ کریں' مالا تمیز کے لہجے میں کہتے ہوئے بہت ضبط کر رہی تھی

'ارے اب کون رہ گیا ان کے گھر میں' ایک عورت فضول میں چیخی

'انکی بہن ابھی زندہ ہے' مالانے دانت کچکچائے

'بہت پتا ہے ہمیں تم انکی جائیداد کی وجہ سے سب کر رہی ہو' دال گلتی نہ دیکھ ان لوگوں نے نیا حربا آزمایا تھا تبھی

روش اوڑھ کر اسکے کندھے پر آبیٹھا جائیداد والی بات پر وہ تنزیہ منسی

'جائیداد سیریلیسی ہمارے پاس پچاس گناہ زیادہ جائیداد ہے اس سے' وہ سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی بولی

'دیکھو تو زرا کتنی لمبی زبان ہے اسکی' وہ لوگ توبہ توبہ کرتی پیچھے ہو گئی تھیں تبھی عائشہ اسکے پاس آئی شاید سوکراٹھ گئی تھی

'عائشہ سامان باندھ لو اپنا بھی اور زاعشہ کا بھی تم لوگوں کو یہاں اکیلا کبھی نہیں چھوڑیں گے ہم' اسکا لہجہ اکثر دو

ٹوک ہوتا تھا پیچھے فصیحہ نے مسکرا کر اسے دیکھا

تھوڑی دیر بعد سب اپنے گھروں کیلئے روانہ ہوئے تھے پورا گھر خالی ہو گیا تھا زاعشہ ابھی بھی سو رہی تھی بس اسے

مالانے روم میں لٹا دیا تھا

وہ جو گیت تم نے سنا نہیں میرے عمر بھر کا ریاض تھا

میرے عمر بھر کی تھی داستاں جسے تم منسی میں اڑا گئے

تیری بے رخی کے دیار میں میں ہوا کے ساتھ ہوا ہوا
تیرے آئینے کی تلاش میں میرے خواب چہرہ گنوا گئے
میری عمر سے نہ سمٹ سکے میرے دل میں اتنے سوال تھے
تیرے پاس جتنے جواب تھے تیری ایک نگاہ میں آ گئے



آج اس کا کراچی میں دوسرا دن تھا عائشہ اور زاعشہ سو رہی تھیں البتہ جن کے روش کے ساتھ کھیل رہا تھا مالا کو
کہیں جانا تھا کراچی آئی تھی عرصے بعد سوچا کچھ پرانا کام نمٹا کر جائے اس لیے بلیک لونگ شرٹ کے نیچے وائٹ
ٹراؤزر دوپٹہ ندر کالی آنکھیں چشمے کی آڑ میں اور منفرد لگ رہی تھی کندھوں تک آتے بال کھلے تھے ماتھے پر بے
بی کٹ سے وہ معصوم لگ رہی تھی معصوم شیرینی

کندھوں پر بیگ ڈالے پیروں میں وائٹ سپورٹ شوز اور انہیں میں رکھا بلکہ چھپا بڑا سا چاکو تھا یہ چاکو اس کو اس
کے دادا نے اٹلی سے لا کر دیا تھا کیونکہ وہ اٹلی آرمی فوج میں تعینات تھے اور وہیں انہیں شہادت ملی تھی
چینکو اب بیٹھنے لگا تھا اس لیے وہ زیادہ تر اسے اپنے ساتھ لے جاتی تھی بلیک روپر سر پر بلیک کیپ اور پیروں میں
بلیک شرٹ شوز پہنے وہ چہک رہا تھا وہ کوئی جاسوس لگ رہا تھا

تھوڑی دیر میں مالا اسے لیکر باہر نکلی تو اس کے کندھے پر روش آبیٹھا تھا وہ زاعشہ کی گاڑی میں ہی جا رہی تھی



تھوڑی دیر میں گاڑی میر لگیلانی کے سابقہ پولیس سٹیشن کے باہر کی تھی مالا نے حلیہ درست کیا پھر چینکو کو اٹھایا اور پولیس سٹیشن کے اندر داخل ہوئی چلتے چلتے اس کی نظر امان اللہ پر پڑھی تھی یہی وہ شخص تھا جو جھوٹا مولوی لایا تھا اس نے نظر ہٹائی اور آگے بڑھی تبھی دو لوگوں نے آگے بڑھ کر اسے سلام کیا ہر کوئی اسے میم کہہ رہا تھا وہ بری طرح ٹھٹھکی بنا دھر دھر دیکھے حارث کا پوچھ کر اس نے کین میں دھاڑ سے داخل ہوئی وہ جو فائلز دیکھ رہا تھا اچھل کر اٹھا اسے دیکھ کر سر پر ہاتھ رکھ کر سیلیوٹ کرنا چاہا لیکن غلطی سے فائل سر پر رکھ دی 'اوہ سوری' اس نے فائل رکھی اور صحیح سے سیلیوٹ کیا مالا نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

'ہو کیا رکھا ہے یہ ہم کو پر امنسٹر لگیں ہیں کیا جسے دیکھو ہمیں سلام ٹھوک رہا ہے' وہ غررائی تھی 'نہیں وہ آپ سر کی وائف ہیں نہ...' وہ جملا پورا کر تا کہ

'سر کی وائف مائی فوٹ تمہارا سر ایک گھٹیا انسان ہے' اس نے چینکو کو چیر پر بٹھایا چینکو تو بڑے مزے سے منہ میں انگلی ڈالے مالا کو دیکھ رہا تھا

'کیا' حارث نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

'امان اللہ کو بلاؤ' مالانے سینے پر ہاتھ باندھے کچھ ہی دیر میں وہ وہاں حاضر تھا مالانے ایک ہی جھٹکے میں اسکا گریبان
تھا امان اللہ کے اندر اسکی نظروں میں دیکھنے کی ہمت نہیں تھی
'یہ نظریں جھکی ہوئی کیوں ہیں' مالانے تنز کیا تو اسکا سر بھی جھک گیا اس نے تنزیہ مسکراہٹ سے اسکا گریبان چھوڑا
'خدا کو کسی بھی چیز میں شراکت نہیں پسند تو پھر تم لوگوں نے مل کر ایک پاک رشتے میں شراکت کیسے کر دی ڈر
نہیں لگا تھا کہ قیامت کے دن خدا کو کیا منہ دکھاؤں گے' مالانے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا
'یہ ہو کیا رہا ہے' حارث بیچ میں آیا
'تم سب لوگوں سے کہہ دو ہم کوئی تمہارے سر کی وائف نہیں ہیں یہ رشتہ تو محض انتقامی کارروائی تھا بلکہ جھوٹا
رشتہ' مالاکا دل کرچی کرچی ہوتا تھا یہ سوچ کر کہ وہ سب جھوٹ تھا' تمہارا وہ نام نہاد ایس ایس پی سچ صرف ٹی وی
چینلز پر بولتا ہے حقیقت پتا ہے کیا ہے اسکی' مالاکے بات پر حارث نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو امان کا سر جھکا
ہوا تھا
'اس گھٹیا اور زلیل انسان نے ہم سے جھوٹا نکاح کیا تھا یہ (امان کی طرف اشارہ کیا) یہ بھی شامل تھا اس میں ساروں
نے مل کر کھیلا ہے ہمارے ساتھ' و' متلخی سے بولی تھی جبکہ حارث ہتھ بقلہ کھڑا تھا
'تمہیں پتا ہے اس نے کیا کیا اس نے ہمارے جذباتوں کے ساتھ کھیلا صرف تمہاری وجہ سے تم نے ہی یہ گھٹا تکیہ
نوسی آئیڈیا دیا تھا نا اسے' مالانے ایک بار پھر امان کا گریبان تھا یہ بات اسے ابھی پتا چلی تھی جب وہ اپنا سر جھکا گیا
تھا

'لیکن سر نے تمہارے ساتھ ایسا کیا کیوں' حارث نے ایک نظر اس بچے پر ڈالی
'کچھ نہیں چھوڑو ایک بات بتاؤ جنید مرڈر کیس کیا ہوا' اس نے سر جھٹک کر نیا سوال کیا امان سے وہاں کھڑا نارہا گیا
اسلئے واپس پلٹ گیا

حارث نے اسے اب تک کی ساری باتیں بتادیں کیونکہ اسے یہ لگتا تھا کہ یہ قتل اس نے نہیں کیا
'کبھی کبھار دل کرتا ہے اس ایس پی کا گلا گھونٹ دیں' مالانے دل کی بھڑاس نکالی اس کی بات پر چنکو کھکھلایا تھا مالا
نے اسے دیکھ کر آنکھ ماری تو اسکے گال ریڈ ہوئے تھا

'ویسے یہاں آئی کیوں ہو' حارث نے اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا
'یہی پوچھنے آئے تھے لیکن یہاں آکر تم سب لوگوں کو روکیہ ہی الگ تھا اسلئے سچ بتانا پڑا' اس نے کنٹیکٹ لینز لگائے
تھے گاڑی میں اسلئے چشمہ نہیں پہنا تھا

'تم لوگ رابعہ خان کو نہیں جانتے کیا' مالانے دل میں پینتا ہوا سوال پوچھا
'نہیں اس کے باپ نے اسے بہت چھپا کر رکھا تھا اور تو اور گھر میں کام کرنے والے ملازم بھی ایسے غائب کئے ہیں
جیسے کبھی ہوں ہی نہ' اسکی بات پر وہ سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی

چنکو کو برابر والی سیٹ پر بٹھایا اچھے سے سیٹ بیلٹ لگایا چنکو کی سیٹ پر اسکے ساتھ روش بھی تھا
مالانے گاڑی اسٹارٹ کی اور آگے بڑھادی



کچھ دیر بعد ایک جگہ گاڑی روکی اور اپنا فون نکالا تبھی نظر اس نمبر پر اٹکی جو سیو نہیں تھا لیکن موبائل میں موجود ضرور تھا اس نے فون ملایا اور کانوں سے لگایا

'ہیلو' میر کی آواز گونجی تو وہ آنکھیں موند کر کرسی کی پشت سے سرٹکائی

'کیسے ہو میر گیلانی' مالا کی آواز پر میر نے غور سے نمبر دیکھا

'لالہ رخ جیل سے بھاگی ہوئی مجرم' میر نے تنز کیا

'کچھ اور سناؤ سنا ہے رابعہ کی رپورٹس پوزیٹو آئی ہیں' مالا نے آنکھیں کھولیں اور نظریں سامنے سڑک پر مرکوز کیں

'سوچا تھا تمہیں ٹریٹ دوں لیکن ملی نہیں' میر کی آواز میں جوش تھا

'مبارک ہو' مالا کی آنکھیں لال سرخ تھیں یہ وہ شخص تھا جس کے اس نے لاڈ اٹھائے تھے

'شکر یہ پتا چلا ہے کہ تم کراچی پولیس اسٹیشن گئی تھیں' میر ہاتھ سے پیپرویت گھما رہا تھا

'یہ بھی پتا چل گیا ہو گا کہ کیوں گئے تھے' مالا نے لمبی سانس کھینچی 'خیر چھوڑو ایک بات بتاؤ طارق خان کی بیٹی کو

جانتے ہو' مالا کا چہرہ اسپاٹ تھا

'نہیں' ایک لفظی جواب

’کبھی آس پاس نظریں گھماؤ تو بہت کچھ نظر آئے گا‘ مالانے چنکو کو دیکھا جو روش کے پر کھینچ رہا تھا ایک ہاتھ سے اس کے پر چھڑوائے

’کہنا کیا چاہتی ہو‘ میر کا سر دلہجا

’طارق خان کی بیٹی کا نام کیا ہے‘ مالانے پوچھا

’رابعہ‘ میر نے نا سمجھی سے جواب دیا

’اور رابعہ کس کا نام ہے‘ مالانے ایک بار پھر پوچھا

’رابعہ میری بیوی...‘ وہ رکا

’جی آپ کی“ بیوی“ رابعہ خان ہی طارق خان کی بیٹی ہے‘ مالانے لفظ بیٹی پر زور دیتے ہوئے کہا

کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے آس پاس نہیں دیکھ پاتے یا کسی غلط بات میں اپنے گھر والوں کا سوچ بھی نہیں

سکتے اسی طرح میر گیلانی بھی نہیں سمجھتا تھا

اسکی بات پر میر کے کانوں میں نکاح خواں کی آواز گونجی تھی آپکا نکاح رابعہ خان ولد طارق خان...

وہ مزید نہ سن سکا اور فون کاٹ گیا مالا کے اندر اٹھتا ہوا اشتعال اچانک سے باہر نکلا تھا اٹھایا فون اور ایک جھٹکے سے

کار سے باہر زمین پر مار کر توڑا دل تو کر رہا تھا آگ لگا دے پوری دنیا کو اور پھر سر سٹیرنگ ویل پر ٹکایا اندر اٹھتا

اشتعال کچھ کم ہوا تھا لیکن ختم نہیں

"یا اللہ یا تو آپ موت کا فرشتہ بھیج دیں یا خود کشی حلال کر دیں' اس نے آنکھیں موند کر خود کو تسلی دی اور گاڑی

اسٹارٹ کی

گھٹیا ٹکے کا پولیس والا' وہ مسلسل اسے گالیاں دے رہی تھی

اوہ خدا بتادے کیا لکیروں میں لکھا

ہم نے تو ہم نے تو بس عشق ہے کیا



میر نے فون بند کر کے رکھا نظر گا ہے بگا ہے سامنے اٹھی جہاں ان تین دوستوں کی تصویر لگی تھی جنید رابعہ سے
محبت کرتا تھا ہاں رابعہ نے خود ہی تو بتایا تھا

تو کیا وہ طارق خان کی بیٹی ہے.... اگر وہ طارق خان کی بیٹی نکلی تو کیا کرو گے میر گیلانی اسکے اندر کوئی بولا تھا

'نہیں وہ صرف طارق خان کی بیٹی ہوگی اس نے کوئی قتل نہیں کیا' میر نے سر تھاما

'اگر رابعہ نے ہی جنید کو... آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کیونکہ اگر یہ سچ ہوا تو وہ انصاف نہیں کر سکے گا جو اسکی

ذات کا حصہ ہے

دوسری طرف پیچھے کھڑی رابعیہ نے سب کچھ سنا تھا وہ تولالہ رخ کا نام سنتے ہی رک گئی تھی مطلب کیا اب سچ پتا چل جانا تھا جس سچ کو چھپانے کیلئے سینا مر گئی جس سچ کو چھپانے کیلئے اتنا کچھ کرنا پڑا وہ سچ کیا اتنی آسانی سے کھل جائے گا اور سب سے بڑی بات کیا میر گیلانی اسے چھوڑ دے گا؟



وہ گھر پہنچی تھی زاعشہ جاگ چکی تھی مالانے عائشہ کو جگایا اور دونوں کو زبردستی ناشتہ کروایا 'کچھ کہا تھا کل ہم نے 'مالا ان دنوں کے سامنے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھی 'کیا زاعشہ کو کچھ پتا نہیں تھا

'یہی کہ تم لوگ ہمارے ساتھ جارہے ہو تو اب تک سامان پیک کیوں نہیں ہوا 'مالانے سختی سے کہا اسکی بات سن کر عائشہ ایک بار پھر رونے لگی زاعشہ کی بھی آنکھوں سے آنسو آگئے مالانے ان دونوں کو دیکھ کر ماتھا پیٹا صوفے پر لیٹا چینکو ان دونوں کو دیکھ کر مزاق اڑانے والے انداز میں ہنس رہا تھا

'اٹھو اور جا کر سامان باندھو یہ رونا دھونا نہیں چلے گا اگر اب مزید دونوں روتے ہوئے نظر آئیں نہ تو ایک لافڑ ماریں گے کھینچ کر 'اس نے گنڈ والی زبان یوز کی تو دونوں نے رونا چھوڑ کر اسے دیکھا 'کیا ااا جاؤ جا کر ریڈی ہو ہم مزید انتظار نہیں کریں گے بہت کام ہے ہمیں وہاں 'مالا سارے لحاظ سائڈ پر رکھ کر خود بھی سائڈ ہی ہو گئی تھی

'تم ہم سے ایسے بات نہیں کر سکتیں ہماری ماں مری ہے ہم روئے بھی نا' زاعشہ چیخی اور اسکے چیخنے پر مالا کا دماغ گھوما
'ہاں ہماری ماں تو جیسے ہمیں روزرات کو لوریاں سناتی ہیں نہ اوہ بی بی ہماری ماں تو بچپن سے نہیں ہے کیا کریں رونے
بیٹھ جائیں' اسکے سخت الفاظوں پر زاعشہ شرمندہ ہوئی پھر خاموشی سے اٹھ کر سامان پیک کرنے اندر چلی گئی عائشہ
ادھر ہی بیٹھی تھی

'تمہیں انویٹیشن بھیجیں کہ جا کر سامان باندھو' مالا نے دانت پیستے ہوئے کہا تو وہ بھی گھبرا کر اندر کی طرف بھاگی
اسکے بھاگنے پر چنکو زور سے کھکھلایا مالا نے اسے دیکھا اور پھر اسکی طرف گئی 'اگر ان پر سختی نہ کرتے نہ تو یہ دونوں
روتی رہتیں اور خود کی طبیعت خراب کر لیتیں ویسے بھی آئمہ آنٹی نے ہم پر بہت احسان کیے ہیں اب جب ہماری
باری ہے تو ہم پیچھے نہیں ہٹ سکتے' وہ چنکو کے سامنے بیٹھی تھی اور وہ تو اسکی باتیں بڑے غور سے سن رہا تھا اسکی
آخری بات پر وہ مسکرایا تو مالا بھی مسکرائی

تبھی اسکے پاس اشعر کا فون آنے لگا اس نے یس کر کے کان پر لگایا
'کیا ہو رہا ہے وہاں' مالا نے پوچھا

'مالا اسابیل عثمانی کو تم نے پھنسا یا ہے' اشعر نے سنجیدگی سے پوچھا
'ہاں کیوں' مالا لا پرواہ تھی

'اسکا باپ اتنی آسانی سے نہیں چھوڑے گا تمہیں' اشعر نے فکر مندی سے کہا

'نا چھوڑے ہماری بلا سے کچھ بھی کرے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا ویسے بھی اسے اسکا دیا لوٹایا ہے پسند نہیں آیا
اسے' مالانے حیرانگی ظاہر کی

'پولیس والوں نے چھوڑ دیا ہے اسابیل کو لیکن صحیح ٹھکانے کی ہے اسکی' اس نے جوش سے بتایا
'یونواٹ جن پولیس والوں نے انہیں گرفتار کیا تھا وہ پولیس والے تھے ہی نہیں' اس نے روش کو پیار کیا
'ایک منٹ ایک منٹ کیا' وہ سخت حیران ہوا

'وہ پولیس والے نہیں وہ گنڈے تھے جو نہ جانے کہاں لے گئے ہوں گے اسے ہا ہا' مالانے اپنی ہی بات پر قہقہہ لگایا
'تبھی وہ ہسپتال سے چھٹنے کے بعد دوبارہ ہسپتال میں پڑا ہے' اشعر نے اسکی بات سن کر کانوں کو ہاتھ لگایا
'اچھا سنو گھر کا خیال رکھنا الیکشنز کی وجہ سے یہ بدنام سیاستدان غنڈہ گردی پر اتر آئے ہیں غنڈہ گردی کر کے
سالے ووٹ بٹورتے ہیں ہم کل پرسوں تک آجائیں گے' مالا کو اچھے سے یاد تھا کہ محلے میں غنڈہ گردی بڑھ گئی
تھی اور اگر انہیں منع کرو تو اپنے پیچھے کسی پارٹی کا نام لیتے جسکی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا جاتا
'تم فکر ہی مت کرو بھائی ہوں تمہارا سب سنبھال لوں گا' اسکے بھائی کہنے پر مالا کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوئی
آنکھوں میں سرد تاثیر ابھرا

'اشعر ابھی کہہ دیا اگلی بار مت کہنا بھائی جیسے لفظ سے بھی نفرت ہے ہمیں دوست ہو تو دوست ہی رہو' سپاٹ آواز
تھی وہ یہ نہیں جان سکا کہ وہ غصے سے کہ رہی ہے یا نفرت سے
'چنکو بھی تو تمہارا بھائی...' اسکی بات مالانے کاٹی

چنکو کو ہم نے بھائی نہیں اپنا بیٹا بنایا ہے اور اشعر مزید بات نہیں خدا حافظ 'اس نے بغیر بات سنے فون کاٹا تھا اور خود کو ڈھیلا چھوڑا تو صوفے پر گری 'علی بھائی اچھا نہیں کیا آپ نے ہمارا اعتبار بھائی جیسے لفظ سے ختم کر دیا 'اس نے ہلکی سی آواز میں سرگوشی کی تھی اسکے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈیوائس تھی جو امان کے کالر میں لگی ایک ڈیوائس سے جڑی تھی اسے امان پر شک تھا کہ وہ رابعہ کے ساتھ جڑا ہوا ہے اسلئے اس نے اسکا گریبان تھامنے کے بہانے ڈیوائس لگا آئی لیکن اب اسے پتا لگا تھا کہ امان ایسا نہیں ہے

سب کو لئے وہ کراچی سے دوبارہ لاہور کیلئے نکلی تھی نا جانے کتنے سفر کرنے تھے



وہ سب سے میں بیٹھے تھے تین سیٹیں بک کرائیں تھیں عائشہ اور زاعشہ ساتھ بیٹھیں تھیں مالا آنکھوں پر چشمہ لگائے چنکو کو گود میں لئے بیٹھی تھی روش ان دونوں کے پاس کھڑکی پر بیٹھا تھا مالا کے ساتھ پہلے تو ایک آنٹی بیٹھی تھیں مگر پھر ایک آدمی آبیٹھا تھا

'دکھ نہیں رہا یہاں ہم بیٹھے ہیں دوسری سیٹ پکڑو جا کر 'مالا نے سخت لہجہ اختیار کیا وہ آدمی منہ ڈھانپے بیٹھا تھا پہچاننا ناممکن سا تھا

'ابے اولگڑ بھگے بہر ہے کیا 'مالا نے اپنی زبان کے جوہر دکھانا شروع کیے

'تمیز نہیں ہے تمہیں بات کرنے کی' اس آدمی نے سرد نظروں سے اسے دیکھا
'دیکھ دماغ کا دہی نہیں کرنے کا ہاں فرہو یہاں سے' مالانے اسکے بازو پر چٹکی کاٹی تو اس نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا
'نہ میں کہیں جاؤں گا نہ تم بیٹھی رہو یہیں خاموشی سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا' اسکی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں
گاڑتا ہو بولا تبھی روش اڑتا ہوا اس آدمی کے کندھے پر آبیٹھا مالانے حیرت سے اسے دیکھا
'نمک حرام روش اپنی مالکن کو بھول کر کسی غیر کے کندھے پر بیٹھتے ہوئے شرم نہ آئی' مالانے اس آدمی کو دیکھتے
ہوئے کہا تبھی اس آدمی نے گھور کر روش کو دیکھا تو وہ سر جھکائے اڑتا ہوا چنکو کے سر پر بیٹھ گیا مالانے اسے جتنی
نظروں سے دیکھا تو نقاب میں چھپے اسکے عنابی لب مسکرائے وہ کوئی اور نہیں غازی تھا

اٹھ اٹھ کر دیکھیں گے _____ لوگ

جب ہم بیٹھ جائیں گے برابر میں تمہارے

اسے جیسے ہی پتا چلا کہ مالا کراچی میں ہے وہ اسکے پیچھے پیچھے چلا آیا اس عورت کو چلتا پھرتا کیا اور خود مالا کے ساتھ آ
بیٹھا تھا مالانے اسے نظر انداز کیا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی کچھ ہی دیر میں بس چلنے لگی
'یہ بچہ کس کا ہے' غازی نہیں جانتا تھا کہ وہ بچہ کون ہے تبھی پوچھ بیٹھا
'تم سے مطلب' مالانے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا

'بتانا تو پڑے گا' وہ اسکے قریب ہوا تھا

'ہم تمہیں جواب دینے کے پابند نہیں ہیں' اس نے اپنا چہرہ کھڑکی کی طرف موڑا تو غازی نے بڑے پیار سے اسکا ہاتھ تھاما اور ہونٹوں سے لگایا مالا ششدر رہ گئی تھی اس گستاخی پر اور تبھی ایک رک کر تھپڑ اسکے منہ پر مارا غازی نے مسکراہٹ دبائی عائشہ اور زاعشہ نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا باقی سب اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے 'سنو لکڑ بھگے اٹھو اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے نہیں تو بھرے بازار میں پٹو گے ہم سے' اس نے انگلی دکھا کر وارن کیا تھا مگر غازی نے جیسے سنا ہی نا ہو بڑے ہی پیار سے دوسرا ہاتھ اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا مالا کا تو منہ کھل گیا تھا عائشہ اور زاعشہ آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھیں چنکو منہ میں انگلی ڈالے غازی کو گھور رہا تھا روش پر ہلار ہا تھا 'زاتا سرا منا کوم (آئی لو ویو)' اس نے آہستہ سے اسکے کان میں سرگوشی کی مالا کے تو کچھ پلے ہی نہیں پڑا تبھی جھٹکے سے کھڑی ہوئی

'اوئے بس کے کنڈیکٹر زرا تشریف لاؤ ادھر' مالا نے چیختے ہوئے کہا بس میں سناٹا چھایا تھا وہ لڑکا بھاگتا ہوا آیا اسکی طرف

'جی بابی' اس نے ہانپتے ہوئے کہا

'کوئی دوسری سیٹ خالی ہے بس میں' اس نے پوچھا تو اس کنڈیکٹر نے ایک نظر غازی کو دیکھا جس نے نا میں سر ہلا کر منع کیا

'نہیں باجی بس تو پوری فل ہے' اسکے جواب پر مالا کو ایک بار پھر غصہ آیا اور واپس بیٹھ گئی 'میں جاؤں' اس نے پوچھا تو غازی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہا تو وہ واپس پلٹ گیا کچھ دیر تو خاموشی رہی غازی کا منہ چادر سے ڈھکا ہوا تھا اسکے باوجود اتنی زور سے تھپڑ لگا تھا کہ جبر اہل گیا تھا لیکن اس نے مسکرا کر اسکا پہلا تحفہ قبول کیا تھا از حنف بھی بس میں سوار تھا اور بس کا دروازہ پکڑے کھڑا تھا دو چار باڈی گارڈز بھی تھے جو ادھر ادھر لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے



رات ہو گئی تھی پوری بس میں سکوت چھایا تھا سب سو گئے تھے یہاں تک غازی بھی اونگ رہا تھا اگر کوئی نہیں سویا تھا تو وہ مالا تھی جو بڑے اطمینان سے کھڑکی کی طرف منہ کئے بیٹھی ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہو رہی تھی وہی صبح والے کپڑوں میں تھی اسکے بال اڑ رہے تھے کہ تبھی غازی کی نظر اسکی گردن پر گئی جہاں شہ رگ پر مالا لکھا تھا وہ مبہوت ہوا تھا دل کیا تھا ایک بار لب رکھ کر اسے محسوس کرے لیکن پھر تھپڑ یاد آیا تو دل کو دلا سے دیا اسے دیکھتے دیکھتے کب وہ نیند کی وادیوں میں گن ہوا اسے پتا ہی نہ چلا اسکا سر ڈھلک کر مالا کے کندھے پر آ گیا تھا

مالا نے چونک کر اسے دیکھا اسکا دل کیا اٹھائے اسے لیکن پھر مناسب نہیں سمجھا کسی کی نیند خراب کر کے گناہ ملے گا اس نے نظر بائیں طرف کی تو عائشہ اور زاعشہ بھی سوچکی تھیں چنکو بھی سو گیا تھا روش چنکو کی گود میں سو رہا تھا اور چنکو خود مالا کی گود میں سو رہا تھا صبح کے قریب جا کر مالا کی آنکھ لگی



وہ قرآن پڑھ رہی تھی اس کے سامنے کوئی شخص بیٹھا تھا جسکے آنسو بہت شفاف تھے لیکن وہ اسے جانتی نہیں تھی لیکن ہاں اس نے کہیں دیکھا ضرور تھا اسے پر کہاں وہ شخص اس کے قدموں میں گرا تھا اور پھر صرف وہی نہیں بہت سارے لوگ تھے جو اسکا ہاتھ پکڑ کر منتیں کر رہے تھے اسکو گھبراہٹ ہوئی وہ کہہ رہی تھی خدا سے مانگو اس سے التجاء کرو مگر لوگ کہہ رہے تھے خدا نے تمہیں وسیلہ بنایا ہے اس نے ہاتھ چھڑا کر اٹھنا چاہا تو وہ پیچھے کنوئیں میں گرتی چلی گئی اور منہ سے ایک ہی لفظ ادا ہوا تھا 'غازی' تبھی جھٹکے سے اسکی آنکھ کھلی اسکی زبان پر ابھی غازی لفظ تھا پر یہ غازی تھا کون غازی جو اسکے کندھے پر سر رکھے سو رہا تھا ہڑبڑا کر اٹھا 'کیا ہوا لالہ رخ' اسکی بات پر مالا نے چونک کر اسے دیکھا 'تمہیں ہمارا نام کیسے پتا' مالا نے بے یقینی سے اسے دیکھا

'وہ تمہاری بہن لے رہی تھی ناتو مجھے پتا چل گیا' غازی نے بات بنائی تو مالانے سر ہلادیا صبح ہو گئی تھی
تھوڑی دیر میں اسلام آباد کے بس اسٹیشن پر بس رکی تو مالانے زاعشہ کو ساتھ لیا اور بس سے اتری چنکو عائشہ کے
پاس تھا غازی بھی اسکے پیچھے پیچھے آیا تھا

مالانے وہاں ہوٹل سے کچھ کھانے کیلئے سامان لیا پانی کی بوتل لی منہ ہاتھ دھویا اور باہر نکل آئی

میرے گوشہء فکر میں میری جان سے بھی عزیز تر
ایسا بھی اک شخص تھا، جو ملا نہیں اور بچھڑ گیا

مالا منہ دھو کر پیچھے مڑی تو اس کے سامنے وہی لگڑ بھگا کھڑا تھا مالا کا تودل کیا اسکا منہ نوچ لے لیکن پھر کچھ سوچ کر
مسکرائی

غازی جو اسکے پیچھے سر جھکائے کھڑا تھا اسکے مڑنے پر آنکھیں بھی جھکالیں

(اوہ ہو دیکھو تو کتنا شریف انسان بن رہا ہے جیسے بس والی حرکت تو ہمیں یاد ہی نہیں ہے) مالانے اسکی نظریں
جھکانے پر جل کر سوچا

'کیا کر رہے ہو تم یہاں' اس نے غصے سے پوچھا

'کیوں یہاں صرف تم ہی آسکتی ہو' اس نے ایک آئبر واپکا کر پوچھا

لیکن تم ہمارا پیچھا کر رہے ہو لگڑ بھگے 'مالا نے دانت پر دانت جمائے

'بیٹا میں ہوں نہ تمہارا باپ ابھی بتاتا ہوں اسے' کہتے کے ساتھ انکل آنٹیاں سب اس پر ٹوٹ پڑے تھے از حنف اسکو بچانے کیلئے آگے بڑھاتو اسے بھی بچ میں گھسیٹ لیا اور اسے بھی مارنا شروع کیا

'ہاں انکل اور ماریں اور ماریں... ایک منٹ تھوڑا سا ہم بھی مار لیتے ہیں' مالانے آنسو بہاتے ہوئے آستینیں اوپر چڑھائیں اور غازی پر پیروں گھونسوں تھپڑوں لاتوں کی برسات کر دی خوب مارا اسے اور پھر کچھ ہی دیر میں اس رش سے نکل کر وہ باہر آئی

'ٹھکر کی لکڑ بھگا' مالا تنزیہ کہتی ہوئی بس میں جا بیٹھی تھی اسکے پیچھے عائشہ بھی آ بیٹھی تھی اسکے کچھ ہی دیر بعد بس میں سارے لوگ آ بیٹھے اور بس چلنا شروع ہوئی

وہ لکڑ بھگا مار کھا کھا کر ادھ مرا ہو گیا تھا تو از حنف بھی کونسا ٹھیک تھا دونوں بن پانی مچھلی کی طرح تڑپ رہے تھے لیکن ان لوگوں نے اسے چھوڑا نہیں تبھی ایک گارڈ آگے آیا اور ان سبھی سے غازی کا تعارف کروایا کہ وہ ڈپٹی میئر ہے لاہور کا تب کہیں جا کر لوگوں نے سے ناصر ف چھوڑا بلکہ معافی بھی مانگی

'سر میم نے آج صحیح ٹھکانی کی ہے' از حنف منہ سیدھا کرتا ہو بولا

'صحیح کہہ رہے ہو لیکن یار غلطی بھی تو میری تھی شیرنی کو چھیڑ جو دیا تھا' اس نے ہاتھ گھماتے ہوئے کہا اور پھر کچھ ہی دیر میں ایسبو لینس آئی تھی ان دونوں کو ہسپتال پہنچانے کیلئے



دوپہر کے وقت وہ لوگ لاہور پہنچے تھے آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد مالا کا محلا آیا تھا تنگ گلیوں کے باعث وہیں اترنا پڑا محلے کے باہر

'لاکھوں کروڑوں کی دولت کہاں گئی جو اس گندے علاقے میں گھر لیا ہے' زاعشہ نے چڑ کر پوچھا مالا کے ہاتھوں میں دو تین بیگ تھے باقی ان دونوں نے ایک ایک پکڑ رکھا تھا زاعشہ کا پرس بیچارے روش کے پنچوں میں دے دیا تھا وہ اڑتا تو اس کا پرس بھی اڑتا

'ہاں نہ ایک کوٹھی لے لیتے تاکہ جو دشمن تاق میں بیٹھے ہیں انہیں پتا چل جاتا کہ ہم کہاں رہتے ہیں یہ بدنام علاقہ لوگوں کی نظروں میں نہیں آئے گا' مالا سامان اٹھاتی ہوئی چل رہی تھی سامان بھاری تھا لیکن اب اس میں اتنی طاقت تو تھی

'میں نہیں جاؤ گی اندر پتا نہیں کیسے کیسے لوگ رہتے ہوں گے' عاشرہ نے پہلی فرصت میں منع کیا تو مالا نے گھور کر دونوں کو دیکھا

'سنو ہمارے ہوتے ہوئے تم لوگوں کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کوئی خراش بھی نہیں آنے دیں گے تم تینوں پر' مالا نے ایک عزم سے کہا تھا پھر وہ ان تینوں کو کے کر آگے بڑھی

تھوڑی دور چلی ہی تھی کہ کسی نے اسکے پاؤں پر کانچ کی بوتل پھوڑی تھی زاعشہ اور عاشرہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئیں چنکو عاشرہ کے پاس ہی تھا روش ہواؤں سے باتیں کر رہا تھا

ملا ہمیشہ سے جو گرز پہننتی تھی اسی لئے اسکے پیروں کی بچت ہو گئی نظریں گھما کر بائیں جانب دیکھا یہ وہی دس بارہ گنڈوں کا ٹولا تھا جو انہی سیاستدانوں سے جڑا تھا مالا نے بیگ سائٹ پر رکھے اور انکی طرف گھومی

'کس نے ماری ہے یہ' اس نے سرسراتی آواز میں پوچھا

'میں نے ماری ہے' وہ شخص چوڑا ہو کر بیٹھا تھا سامنے ہی مالا نے ایک نظر اسے دیکھا اور برابر میں رکھیں خالی کانچ کی بوتلیں جو دودھ کی تھیں ان میں سے ایک نکالی اور اسی آدمی کے سر پر پھوڑی باقی آدمی اچانک سے پیچھے ہوئے وہ

آدمی سر پکڑتا ہوا زمین پر گرا تھا زاعشہ گردن اکڑا کر اسے دیکھ رہی تھی جبکہ عائشہ کو اب ڈر نہیں لگا تھا

مالا کے ہاتھ میں اس شیشے کی بوتل کا ایک حصہ ابھی بھی موجود تھا جس کی وجہ سے کسی نے بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہیں کی

'اگلی بار سوچ سمجھ کر کرنا جو بھی کرنا یہ نہ ہو کہ اس سے اگلی بار کیلئے تم زندہ ناپجو' مالا نے بیگ اٹھائے اور گھر کی

طرف جانے والے راستے پر قدم بڑھائے اسکی ہمراہی میں وہ دونوں بھی اسکے پیچھے پیچھے خاموشی سے چل دیں لیکن چنکونے گھور گھور کر ان لوگوں کو دیکھا تھا



علی ہو سہیل میں فری بیٹھا تھا داغ میں آنے والی سوچ سے ہونٹ مسکرائے تھے تبھی موبائل نکالا اور فون ملا یا جو کچھ ہی دیر میں اٹھالیا گیا

'ہیلو جی کون' پری کی آواز سنائی دی

'جی ہم' اس نے محبت سے کہا دوسری طرف پری اسے پہچان گئی تھی اس کے کب مسکرا اٹھے

'جی آپ کون' اس نے زچ کرنا چاہا اسے علی سمجھ گیا تھا وہ پہچان گئی ہے

'جی ہم آپ کے' علی نے مسکراہٹ دبائی

'جی آپ ہمارے ہیں کون' پری پاؤں جھلاتی ہوئی بیڈ پر بیٹھی

'جی آپ کے ہونے والے مجازی خدا' علی نے مسکرا کر کہا

'تو پھر میں کون ہوئی' پری نے منہ بسورتے ہوئے پوچھا

'جی آپ ہماری پری' علی نے اسکی مشکل آسان کی

'بس پری' پری نے مصنوعی حیرت سے کہا

'بلکل نہیں میرا دل جگر گردا پھیپھڑا سب ہو تم اور سب سے زیادہ جان ہو' اس کی بات پر پری کھکھلاتی

'اچھا جب ہماری شادی ہوگی تب آپ لالی کو بلائیں گے نا' اسکی بات پر وہ خاموش ہو گیا تھا مسکراہٹ سکڑ گئی تھی

'پری ایک پیشنٹ آگیا ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں' اس نے اسکی بات سننے بغیر فون کاٹا

کیسے بتاتا ہے کہ اسے تو یہ بھی نہیں پتا کہ وہ کہاں ہے اسکے جیل سے بھاگنے کی خبر تو میر نے سنائی تھی کسی دھماکے سے کم نہیں تھی



دوسرے دن مالا لائٹ گرین کلر کی کرتی اور وائٹ ٹراؤزر پیروں میں سپورٹ شوز بال کھلے تھے آنکھوں پر چشمہ لگائے اور ہاتھوں میں ایک فائل پکڑے کہیں جانے کیلئے ریڈی تھی ہمیشہ کی طرح کندھے پر بیگ موجود تھا بڑا والا زاعشہ نے اسے کہیں جاتے دیکھا تو پوچھے بغیر نہ رہ سکی 'کہاں جا رہی ہو اتنا بن ٹھن کے' زاعشہ نے پیچھے سے آواز دی 'اف جاہل عورت پیچھے سے آواز نہیں لگاتے' مالا نے تنک کر کہا وہ تو عورت کہنے پر ہی سکتے میں آگئی تھی 'میں عورت... تم عورت تمہارا بھائی عورت' اس نے حساب کتاب برابر کیا 'ہو گیا' مالا نے اسکی ساری بات سننے کے بعد صرف ایک لفظ کہا جس پر وہ کھسیانی سی ہنس دی 'اچھا جا کہاں رہی ہو' اس نے پھر پوچھا 'نو کری ڈھونڈنے' مالا نے روش کو کندھے پر بٹھاتے ہوئے کہا 'تمہیں کیا ضرورت پڑ گئی نو کری کی' وہ سخت حیران ہوئی

'یہ صرف ہم لوگ ہی جانتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنا پیسا ہے کہ سات پشتیں بیٹھ کر کھائیں لیکن دنیا والوں کو تو نہیں پتا اور کل تم اس محلے کی حالت بھی دیکھ چکی ہو ان لوگوں کو زرا بھی بھنک پڑی نہ تو اچھا نہیں ہو گا نہ جانے کونسا ان میں سے اسائیل کا آدمی ہو' مالانے آستینیں اوپر چڑھاتے ہوئے اسے سمجھایا اسکی بات بالکل درست تھی اسلئے وہ مان گئی تھی

'اور ہاں سنو ہمیں دیر بھی ہو سکتی ہے اندر سے دروازہ بند کر لینا چنکو کا خیال رکھنا اور گھر میں کسی نے زبردستی گھس نے کی کوشش کی تو سیدھا ہمیں کال کرنا اوکے' مالانے اسے سمجھا کر بیگ اٹھایا اور باہر نکل گئی کل رات اس نے اخبار میں ایک ایونٹ اور گنائزیشن کمپنی کا ایڈ دیکھا تھا جہاں مینیجر اور کچھ ورکرز کی ضرورت تھی



Novel Galaxy

کچھ ہی دیر بعد وہ اس کمپنی کے باہر کھڑی تھی خدا کا نام لیا اور اندر داخل ہوئی لوگوں سے انٹرویو کا پوچھتے ہوئے وہ اندر آئی جہاں دو لڑکیاں اور دس لڑکے بیٹھے تھے وہ لمبی سانس کھینچتے ہوئے اندر داخل ہوئی

نو کری تو وہ پہلے بھی کر چکی تھی اسلئے تجربہ تھا وہ خاموشی سے ایک سیٹ پر ٹک گئی لڑکیاں موڈرن سی تھیں جبکہ لڑکے عام حلیے میں تھے آفس اچھا بننا ہوا تھا وہ آخر میں آئی تھی اسلئے آخری نمبر تھا اسکے وقفے وقفے سے گھر پر بات بھی کر لیتی تھی تین گھنٹوں کے انتظار کے بعد اسکا نمبر بھی آہی گیا

وہ نوک کر کے اندر داخل ہوئی تو سامنے تین لوگ بیٹھے تھے دو لڑکیاں تھیں اور ایک لڑکا تھا تینوں ٹیبل کے اس پار بیٹھے تھے مالا ان کی سامنے والی بنیر پر بیٹھی

'جی آپ کا نام کوا لیفیکیشن وغیرہ' اس لڑکے نے پوچھا

'ہمارا نام سنہری مالا ہے اور کوا لیفیکیشن تو ہم ایل ایل بی کے سکینڈ ایئر میں تھے مجبوری کے باعث پڑھائی چھوڑنی پڑی' وہ تمیز سے جواب دے رہی تھی

'کیسی مجبوری' اب ایک لڑکی نے پوچھا

(قتل کرنا تھا اسلئے) 'شادی ہو گئی تھی' اس نے مصنوعی مسکرا کر کہا

'اوہ تو آپ شادی شدہ ہیں' اس لڑکے کے چہرے پر دکھ چھایا تھا

(شادی ہمارے نصیب میں کہاں) 'نہیں ہمارے شوہر کی دیتھ ہو گئی ہے ایک بیٹا ہے' اس نے تمیز کے سارے

ریکارڈ توڑے

'اگر بک فرض ہم آپ کو جاب دے دیتے ہیں تو جیسا آپ نے کہا کہ آپ کا ایک بیٹا ہے تو آپ یہ سب کیسے مینیج

کریں گی' اس لڑکی نے مزید کریدا

'ہماری دو (چڑیل) بہنیں بھی ہیں وہ اسکا خیال رکھتی ہیں' مالا مسکرائے جارہی تھی
'اگر کل کلاناو انکی شادی ہو جاتی ہے تو... اس نے بات پوری نہیں کی تھی
'ہاں یہ ہمارا مسئلہ ہے ہم دیکھ لیں گے آپ کیوں اتنا گھلے جارہی ہیں ہماری ٹینشن میں' اس نے چڑ کر کہا تو ان دونوں
نے ہاں میں سر ہلایا

'ویسے کیا کرنا چاہتی ہیں آپ آگے' وہ لڑکا شاید ٹھہر کی تھا
'ہم بس دوبارہ شادی کرنا چاہتے ہیں' مالا نے اس کے ٹھہرک پن کو ہوا دی
'اوہ تو آپ کہیں کمیٹڈ ہیں' اس نے اپنے بال صحیح کرتے ہوئے پوچھا
'بلکل نہیں' مالا نے جوش سے بتایا وہ دونوں لڑکیاں ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں خاموشی سے
'تو آپ کو کیسا لڑکا چاہیے' اس نے تجسس سے پوچھا

'ایسا لڑکا جو ہمارے لئے جان دے دے اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ کریں گے ہم' مالا نے ایسے بتایا جیسے یہ کوئی بڑی
بات ہی نا ہو اسکی بات پر جہاں اس لڑکے کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی وہاں ان دونوں نے لڑکوں نے مسکراہٹ
چھپائی' آپ کی نظر میں کوئی لڑکا ہو تو ضرور بتائیے گا' اس نے مزید کہا

'او کے مس مالا آپ پر اعتماد لگتی ہیں اسلئے آپ کو جو اُن کرنے سے پہلے کچھ شرائط ماننی ہو گئی جیسے کمپنی ابھی نیو ہے
اسی لئے سیلری کم ہوگی صبح نوبجے سے آپ نے آنا ہے' ایسی ہی کچھ اور بھی باتیں تھیں بلاخر اسے مینیجر کی جاب مل
گئی

'میں زرتاشہ یہ شامل اور یہ یوشع' انہی میں سے ایک لڑکی جس کا نام زرتاشہ تھا اس نے سب کا تعارف کروایا پھر سائن وغیرہ کرنے کے بعد وہ تین بجے تک فارغ ہوئی پھر گھر کیلئے نکلی

رات کے سواتین بج رہے تھے جب کسی نے دروازہ دھڑ دھڑ بایا تھا عائشہ اور زاعشہ کی تو پہلی دفعہ میں ہی نیند کھل گئی تھی مگر مالا اور چنکو تو مردوں سے شرط لگا کر سوتے تھے انکے وجود میں ہلکی سی بھی جنبش نہیں ہوئی تھی 'مالا اٹھو' عائشہ اسے کب سے اٹھا رہی تھی

'مجھے لگتا ہے یہ دونوں مر مر گئے ہیں' سیریس کنڈیشن میں نون سیریس بات زاعشہ کر سکتی تھی 'لیکن یہ کون جاہلوں کی طرح دروازہ پیٹ رہا ہے' عائشہ نے زچ ہو کر پوچھا

'یقیناً کوئی جاہل ہی ہو گا' زاعشہ نے بڑے پتے کی بات کی تھی اپنی طرف سے عائشہ نے اسے گھور کر دیکھا 'پتا نہیں کون ہے دروازے پر شاید کوئی مدد مانگنے آیا ہو یا رہم دونوں دیکھ لیتے ہیں نہ جا کر' عائشہ نے حل پیش کیا 'اگر دروازے پر مدد مانگنے والے کے علاوہ کوئی ڈاکو یا سیریل کلر ہو اتو...' اس نے تو کو لمبا کھینچا 'تو...' عائشہ نے بھی لمبا کھینچا

'ڈاکو ہو اتو تمہیں اٹھا کر لے جائے گا سیریل کلر ہو اتو تمہاری چھوٹی چھوٹی بوٹیاں کر کے کتوں کو کھلائے گا' زاعشہ نے آواز دھیمی کر کے اسے بڑے اچھے سے ڈرایا کیونکہ وہ جانتی تھی اس میں نیک کام کرنے کی رگ پھڑکتی تھی بہت زور سے وہ اسکی باتیں سن کر وہ اچھی خاصی ڈر گئی تھی

زاعشہ نے ایک نظر اپنی بہن کو دیکھا اور اگلے ہی پل وہ ایک گلاس پانی کا بھر کر لائی تھی جو اس نے مالا ہر الٹ دیا تھا وہ بیچاری ہڑبڑا کر اٹھی چنکوا سکے سینے سے لگ کر ہی سوتا تھا حیرت تو یہ تھی وہ عام بچوں کی طرح نہیں تھا رات رات کو جاگ کر نہیں سوتا تھا ابھی بھی سو ہی رہا تھا مالانے اسے سائیڈ پر لٹایا اور انکی طرف رخ کیا 'کیا تکلیف ہے' اس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں پوچھا تبھی دروازہ بجنے کی آواز آئی تھی اس نے ایک سوالیہ نظر ان دونوں پر ڈالی تو انہوں نے کندھے آپکا دیے اسلئے خود ہی اٹھ کر دروازے تک گئی

'کون ہے' اس نے پہلے پوچھنا ضروری سمجھا

'کھول دروازہ' باہر سے کسی مرد کی آواز آئی تھی مالانے ایک نظر اپنے پیچھے آتی ان دونوں پر ڈالی اور انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا وہ وہیں سے پلٹ گئی تھیں مالانے دروازہ کھولا اور باہر کھڑے ان آدمیوں پر ڈالی محلے میں صرف دو سے تین گھر تھے جو اچھے بنے ہوئے تھے جن میں ایک گھر مالا کا بھی تھا منفرد سا 'باپ کا دروازہ سمجھ رکھا ہے کیا جو بجائو چلے جا رہے ہو اب زرا تشریف آوری کی وجہ بتاؤ' اس نے کڑک لہجے میں پوچھا

'تو نے میرے بندے کا سر پھوڑا ہے' اس میں سے ایک کالا بھدا سا آدمی آگے آیا مالانے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا

'انہیں کس نے کہا' وہ صاف مکری تھی

'بھائی جھوٹ بول رہی ہے یہی تھی وہ' مالانے اس آواز ہر اسکی طرف دیکھا اسی کا تو سر پھوڑ کر آئی تھی وہ

'دماغ پر شاید گہری چوٹ لگی ہے اسکے اچھے ہسپتال میں علاج نہیں کروایا' اس نے فکر مندی سے کہا تو انکے بھائی نے مالا کو گھورا

'بھائی میں سچ کہہ رہا ہوں یہی تھی وہ' اسکی بات پر مالا نے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا
'افسوس اب تو اسکا علاج بھی ممکن نہیں ہے سیدھا پاگل خانے جائے گا اب تو یہ' اسکے لہجے میں ہمدردی تھی
'بھائی... اس لڑکے کی آواز بھیگی ہوئی سی لگی تھی

'بس بہت ہوا' انکا بھائی دھاڑا تھا وہ جارہا نہ انداز میں مالا کی طرف بڑھا تھا تبھی اسکے نزدیک ہونے پر اس نے مالا کو غور سے دیکھا معصوم حسن پر اسکی نگاہیں پھسلتی تھیں

'لڑکی تو بہت خوبصورت ہے' اس کی آواز مالا نے باخوبی سنی تھی
'اور تو چیڑ اسی سے بھی گیا گزرا' مالا نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا تھا اسکو سبکی سی ہوئی اپنے بندوں کے سامنے بے عزتی محسوس کر کے

'جانتی بھی ہے یہ علاقہ میرا ہے کچھ بھی کر سکتا ہوں تیرے ساتھ' وہ شاید اسے کمزور سمجھ رہا تھا
'یہ علاقہ ہو گا تیرا مگر یہ گھر ہماری جاگیر ہے یہاں سے ایک قدم آگے آیا نہ تو کتے کی موت ماریں گے تجھے' اس نے کہتے کے ساتھ ہی اسکے منہ پر دروازہ مارا تھا وہ دروازہ کے قریب کھڑا تھا ناک پر بہت زور سے لگا تھا دروازہ وہ بلبلاتا ہوا پیچھے ہٹا

'کون تھا باہر' عائشہ اسکے قریب آئی

بس کوئی اپنی اوقات دکھانے آیا تھا اس نے فرج سے پانی کی بوتل نکالی اور گٹا گٹ پی



مقدر کی زنجیروں سے جڑے ہم بے بس لوگ
عمر گزار دیتے ہیں معجزوں کے انتظار میں

ہاں وہ خاموشی سے جائے نماز بچھائے تہجد ادا کر رہی تھی ایک ہو کا عالم تھا گھر میں اور وہ خاموشی سے خدا کے آگے
سر جھکائے کھڑی تھی نماز پڑھتے ہی کچھ پل اپنے بائیں طرف بیڈ پر لیٹے بھائی کو دیکھا اور پھر دعا مانگنے کیلئے ہاتھ اٹھا
دے

اے رحیم اے کریم تیری شان سب سے عظیم ہے یا اللہ اور کتنی آزمائشیں ہیں اور یہ آزمائشیں آپ میرے گیلانی کو
کیوں نہیں دیتے یا پھر رابعہ خان کو کیا ان سب کے گناہوں کی نحوست ہماری قسمت پر پڑ گئی ہے ہم شکوہ نہیں کرنا
چاہتے مگر یہ بڑھتی مصیبتیں ہم پر بھاری پڑ رہی ہیں ہم ڈمگ رہے ہیں یا اللہ ہمیں طاقت دے ان سب سے لڑنے
کی ہمت دے ڈرتے ہیں لیکن بس تھک رہے ہیں کچھ دیر دعاؤں کا سلسلہ ایسے ہی جاری و ساری رہا سب کیلئے
بہت کچھ مانگا

عورت ذات کے بہت روپ ہیں اے ابنِ آدم یہ مظلوم ہو یا ظالم، طاقتور ہو یا کمزور ہر روپ میں تمہیں تباہ کر سکتی ہے اگر کرنے پہ آجائے تو



اسانیل عثمانی کو ایک بار پھر ہارٹ اٹیک آیا تھا اور یہ وہ ماسٹر مائنڈ تھا جسے اسکی بیٹی نے گھما کر رکھ دیا تھا دلاور عثمانی کو کہاں ہار منظور تھی مالا کو ہرانے کیلئے اور اسے ڈھونڈنے کے لیے اس نے سیاست کو چنا تھا یہ جانے بغیر کے اس بار سیاست میں غازی بھی اتر رہا تھا

'سائیں اس نئے لڑکے کا نام غازی اور نگزیب ہے کافی کچھ کیا ہے اس نے کرسی اور پارٹی دونوں مضبوط ہیں کافی لوگ اسے سپورٹ کر رہے ہیں فیملی بیک گراؤنڈ سے پتا چلا ہے آرمی والوں سے تعلق ہے اس کا' راجا نے ہسٹری بتائی تھی

'ہم اسے چھوڑو کل کا آیا چھو کر ہمارا کیا بگاڑیگا مسئلہ تو اس پھلجڑی کا ہے جو آگ کا شعلہ بنی گھوم رہی ہے سمجھ سے باہر ہے یہ لڑکی اسے پھنسانے کیلئے روز نئے جال بناتا ہوں لیکن یہ روز نئی چال چلتی ہے' وہ شدید الجھن کا شکار تھے 'یہ بھی تو دیکھیں وہ آپ ہی لوگوں کا خون ہے اب چاہے جائز ہو یا ناجائز' راجا نے گہری نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا



ایک ہفتہ ہو گیا تھا آفس کا آج پہلا دن تھا کیونکہ آفس میں تھوڑی کنسٹرکشن رہ گئی تھی جسکی وجہ سے ایک ہفتہ بعد سے کمپنی سٹارٹ ہونی تھی ان لوگوں نے بھی دوبارہ آنے کی کوشش نہیں کی تھی

وہ زاعشہ روش اور چنکو بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے سامنے ہی عائشہ صحن میں اپنے کپڑے سکھا رہی تھی وہ واپس پلٹی ہی تھی کہ گھر میں داخل ہوتے اشعر سے بری طرح ٹکرائی ٹکراؤ اتنا شدید تھا کہ اشعر کی بے ساختیاں بھی اس سے چھوٹ گئیں اور وہ زمین پر گرا تھا لیکن پھر بھی وہ سب چھوڑے عائشہ کو دیکھ رہا تھا اور صرف یہی نہیں عائشہ کی نظریں بھی اس چہرے پر ٹکی تھیں

مالا کی نظریں اوپر اٹھیں تو اٹھی کی اٹھی رہ گئیں زاعشہ نے اسکی نظروں کی تعاقب میں دیکھا تو اسکا منہ کھل گیا روش گردن ٹیڑھی کئے اس طرف دیکھ رہا تھا چنکو ہونٹوں کو گول کئے ادھر دیکھ رہا تھا مالا نے مسکراہٹ دبائی اور قدم قدم چلتی ادھر آئی

'آپ کو لگی تو نہیں' عائشہ نے اسکی بے ساختیاں پکڑیں

'نہیں آپ ٹھیک ہیں' اشعر ابھی بھی کھویا ہوا تھا تو عائشہ نے ہاں میں سر ہلایا

تبھی مالا نے اشعر کو سہارا دے کر کھڑا کیا اور اسکی بے ساختیاں عائشہ سے لے کر اسے تھمائیں

'لڑکیوں کو دیکھ کر کب سے گرنے لگے تم' مالانے شرارتی انداز میں پوچھا تو اس نے اسے گھورا 'کو ہے یہ' اب اسکی نظر عائشہ پر تھی

'نظروں کو لگام دو بہن ہے ہماری' مالانے آنکھیں دکھائیں 'زاعشہ اور عائشہ اس لنگڑے سے ملو یہ...' اسکی بات اشعر نے کاٹی

'تم لنگڑی ہو گی میں اشعر ہوں' مالاکا دوست 'اس نے مسکرا کر تعارف کروایا

'اور تم بھی سن لو یہ کالی آنکھوں والی زاعشہ ہے اور گرے آنکھوں والی عائشہ ہے یہی ایک پہچان ہے یہ ناہو زاعشہ کو عائشہ سمجھ لو' مالانے آخر میں شرارت سے کہا تو اسکے چہرے پر الوہی سی مسکراہٹ ابھری تھی

'ما... ما... تا' چنکو نے صرف یہی دو الفاظ بولنا سیکھے تھے اور یہ الفاظ کوئی ماتا نہیں بلکہ مالاتھے

'تم لوگ یہ انڈیا کے ڈرامے دیکھنا کب بند کرو گے وہ کالی ماتا کے نام سے ہمارا نام ملانے لگا ہے' سخت زہر لگتا تھا اپنے لئے یہ ماتا کا نام

'ما... تا' اس نے پھر آواز دی تھی مالانے اسکے منہ میں چو کلیٹ کا چھوٹا سا پیس ڈالا جسے وہ چوس چوس کر کھانے لگا میٹھے کا تو بڑا شوقین تھا وہ

تبھی مالاکا نظر اشعر ہر پڑی جو گھور گھور کر عائشہ کو دیکھ رہا تھا عائشہ کنفیوژ ہوتی بار بار پہلو بدل رہی تھی 'اشعر سدھر جاؤ ورنہ تم ابھی صرف لنگڑے ہو' مالانے بڑے ہی پیار سے اسے سدھرنے پر مجبور کیا وہ اسے شرافت سے سمجھاتی باہر نکلی روش اسکے کندھے پر بیٹھا تھا



وہ سب آفس کے میٹنگ روم میں بیٹھے تھے مالا بھی ایک چیئر پر بیٹھ کر مکھیاں مار رہی تھی
'تو جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہمارا آفس آج سے اسٹارٹ ہو رہا ہے تو ہم سب کو دل لگا کر محنت کرنی ہوگی تاکہ
ایک دن یہ... 'یوشع کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ
'آسمان کی بلندیوں کو چھوتا ہوا اپنی اوقات میں واپس آجائے' کہ مالا کی زبان میں کھجلی ہوئی زرتاشہ نے مالا کو گھورا
'مس مالا کیا کام دیا گیا تھا آپ کو زرتاشہ نے مسکرا کر پوچھا
'مینجر کا 'مالا نے بتیسی دکھائی
'آپ کے انڈر تقریباً پورا آفس ہو گا اور آپ ہم تینوں کے انڈر ہو گئی پھر بھی آپ ایسا کہہ رہی ہیں اس نے
آنکھیں چھوٹی کر کے اسے کہا مالا نے حیرانگی سے انہیں دیکھا تو یہ لوگ کرنے کیا آئیں گے یہاں
'تو میم آپ کو تو گھر رہنے کی ضرورت ہے جب پورا آفس ہمارے انڈر ہو گا تو بڑے تمیز سے اس نے عزت کا فالودہ
کیا تھا
'مس مالا بی ہیو یور سیلف 'روشنائل نے اسے ڈانٹا تو وہ منہ بسور کر بیٹھ گئی

'ہمارے ساتھ پارٹنرشپ کی ہے ایک بہت ہی اچھے اور مخلص انسان نے اور وہ آ بھی چکے ہیں اور ہم چاہیں گے کہ آپ سب انکا کھڑے ہو کر استقبال کریں' یوشع کے کہنے پر سب لوگ کھڑے ہو گئے تھے سوائے مالا کے لیکن جب سب نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ احسان جتانے والے انداز میں کھڑی ہو گئی تھی

'تو ہمارے پارٹنر ہیں مسٹر غازی اور نگزیب' یوشع کی جوش بھری آواز کے ساتھ کوئی کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا تھا وہ غازی تھا اسکے پیچھے ازحف اور کوئی اور بھی تھا مالا اسے دیکھ کر بالکل سیدھی کھڑی ہوئی

(اللہ اللہ یہ تو ڈپٹی میئر ہے اس نے ہمیں یہاں دیکھا تو پہلی فرصت میں نکال باہر کرے گا کیونکہ اس نے ہمیں اپنے گھر میں چور بنے دیکھا تھا) مالا نے تھوک نکل کر اسے دیکھا اور بالکل سیدھی کھڑی ہو گئی آنکھوں پر لگا چشمہ صحیح کیا

غازی کو پتہ لگا تھا کہ اس کی شیرنی نے جاب ڈھونڈ لی ہے بس اسی کمپنی میں پارٹنرشپ کر لی اچھا ہے نظروں کے سامنے رہے گی ابھی بھی سب سے پہلے اسکی نظر مالا پر پڑی تھی جو آنکھیں بڑی کئے اسے ہی دیکھ رہی تھی اس نے ہونٹ کا کوننا دبا کر مسکراہٹ روکی اور وہاں موجود سربراہی کرسی جو مالا کے بالکل برابر میں تھی وہاں بیٹھ گیا وہ جہاں بیٹھا تھا وہ یوشع کی جگہ تھی وہ کلستا ہوا دوسری کرسی پر بیٹھ گیا نظریں ہنوز اسی چہرے کا طواف کر رہی تھیں تھوڑے بہت سوالوں کے بعد وہ مالا کی طرف متوجہ ہوا

'آپ کون ہیں' اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

'ہم... اس نے خود کی طرف اشارہ کیا اور پھر پانی کی بوٹل اٹھا کر گٹا گٹ پیاز کی اسکی ایک ایک حرکت پر نظر رکھ رہا تھا' ہم مینیجر ہیں سنہری مالا' اس نے پانی کی بوٹل رکھ کر بڑے تمیز دارانہ انداز میں کہا اسکا انداز دیکھ کر وہاں بیٹھا ہر انسان عیش عیش کر اٹھا

'خیر کام کی بات کرتے ہیں' غازی پل بھر میں سنجیدہ ہوا مالا نے سکون کا سانس لیا بچ گئی پھر دونوں کونیاں ٹیبل پر رکھ کر ہتھیلیوں پر اپنا چہرہ رکھا کیوٹ 'یہ مسٹر احمد ہیں انکی یہاں شادی ہے تو اسکو آپ لوگوں نے اور گناہیز کرنا ہے' اس نے ایک نظر مالا کو دیکھا اور بات مکمل کی

'اچھا تو آپ کے بیٹے کی شادی ہے یا آپکی بیٹی کی' مالا نے ویسے ہی بیٹھے بیٹھے سوال کیا
'میری شادی ہے' مسٹر احمد اچانک برہم ہوئے تھے یہ الفاظ سنتے ہی مالا کہ منہ سے بے ساختہ کیا نکلا تھا
'اور وہ بھی تیسری' از حف نے اسکی حیرانگی میں مزید اضافہ کیا تھا مالا کہ جو ہاتھ ٹیبل پر تھے اچانک نیچے گرے تھے

'تیسری شادی' یوشع بھی حیران تھا لیکن کلائنٹ کو ناراض نہ کرنے کی وجہ سے سب اپنی اپنی حیرانگی سے واپس نکلے
'یہاں ہمارا ایک نکاح ہوا وہ بھی جھوٹا اسے کیسے مل گئی لڑکی' مالا ہلکی آواز میں بڑبڑائی تبھی کچھ ضروری باتیں ڈسکس ہونے لگیں

کچھ وقت بعد غازی نے نامحسوس انداز میں مالا کی پانی کی بوٹل اٹھائی اور پانی پیا کسی کا بھی اس طرف دھیان نہیں گیا اور جسکا جانا چاہئے تھا وہ اس وقت اونگھ رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی سب اسے دیکھ رہے تھے اور وہ خواب دیکھ رہی تھی سب کو اس طرح اسے دیکھنا غازی کو ناگوار گزار تھا

'میٹنگ بعد میں ہوگی ابھی آپ لوگ وہ کام کریں جو کہا ہے' غازی کی بے انتہا بھاری آواز نے سب کو جانے پر مجبور کیا تھا یوشع مالا کو اٹھانے کی غرض سے آگے بڑھا

'مسٹر یوشع گیٹ آؤٹ' ابکی بار اسکی آواز میں غصہ تھا تو وہ جلدی سے باہر نکلا اسے لگا اب مالا کی خیر نہیں مسٹر احمد کو از حنف باہر لے گیا تھا اب میٹنگ روم میں صرف مالا اور غازی تھے اسے تو موقع مل گیا تھا اس کے پاس بیٹھنے کا تبھی اسکے قریب جھکا اور ہلکی آواز میں لالہ رخ کہا تھا

وہ ابھی کچی نیند میں تھی اسلئے ہلکا سا کسمسائی اور منہ بنا کر دوبارہ سو گئی جیسے نیند خراب نہ کی جائے غازی نے دو انگلیوں سے اسکی آنکھوں سے وہ چشمہ ہٹایا اور پھر کہا

'لالہ رخ' وہی بھاری آواز اس بار مالا نے ہلکا سا آنکھوں کو کھول کر دیکھا تو کوئی اس پر جھکا ہوا تھا وہ ہڑبڑاکی اٹھی ادھر ادھر دیکھا تو پورا روم خالی تھا انف یہ کیا تھا

'ہمارا چشمہ' اس نے ادھر ادھر ہاتھ مارا تو غازی نے ہی اسے دوبارہ خود چشمہ پہنایا چشمہ لگنے کے بعد صاف نظر آیا 'آپ' وہ غازی کو دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی

'بیٹھ جاؤ واپس' اس نے اسکا ہاتھ تھام کر کرسی پر بٹھایا

'جی' اس نے بڑی بڑی آنکھوں کو مزید بڑا کیا
'تو مس چورنی یہاں کیسے آگئیں آپ' غازی نے مسکرا کر پوچھا
'چورنی... سو کر اٹھی تھی اسلئے دماغ کام نہیں کر رہا تھا
'کیوں آپ چورنی نہیں ہیں' غازی نے ہونٹوں کے کونے پر مسکراہٹ روکی
'نہیں' بڑی معصومیت سے جواب دیا گیا اور اس بار اسکا دل مچل گیا تھا یہ معصومیت دیکھ کر
'تو آپ میرے گھر کیوں آئی تھیں' اس نے اپنی کرسی مزید اس کی طرف کی تھی
'وہ تو ہم... کہتے کہتے رکی ایک نظر اسے دیکھا وہ ہم ہاں چوری کرنے ہی آئے تھے' اب دماغ کام کر رہا تھا
'تو یہاں کیا کر رہی ہیں آپ چورنی' اس نے شرارت سے پوچھا
'وہ آپ نے اس دن پکڑ لیا تھا نہ اسلئے ہم ڈر گئے تھے اس وجہ سے چھوڑ دیا چوری کرنا اب عزت کی روٹی کھاتے ہیں'
اس نے بڑے ہی شریفانہ انداز میں جواب دیا
'اچھا ٹھیک ہے باہر جاؤ اور جام کرو آئیندہ سے سوتی ہوئی نہ نظر آؤ' اس نے اب سنجیدگی سے کہا تو وہ سر ہلاتی ہوئی
باہر نکل گئی وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے کردار پر کوئی حرف بھی آئے



'سارے کام ہم سے کراتی ہے اور تو اور چنکو کو بھی ہمارے سر چھوڑ کر جاتی ہے' زاعشہ مسلسل برتن دھوتے ہوئے اپنی بھڑاس نکال رہی تھی

'ہاں تو ہم سے کام کرواتی ہے اور خود گنڈہ گردی کرتی ہے' عائشہ بھی تھک گئی تھی اس دو سو گز کے گھر کا پوچھا لگا لگا کر

'تم لوگوں سے پہلے وہ سارے کام مجھ سے کراتی تھی مجھ لنگڑے کا بھی اس نے کوئی لحاظ نہ کیا' اشعر ڈسٹنگ کر رہا تھا

'دیکھو جب میں کچھ نہیں کہہ رہی تو تم لوگ بھی سکون سے کام کرو ورنہ میرا بس چلے تو اسکا قتل کر دوں' آہم آہم نیا کردار سونیا جی کام والی ایک گھر کے فرد کی طرح رہتی تھی

چنکو کو گود میں لئے مالا لاؤنج میں آئی تھی پہلے اسے سونیا نے دیکھا پھر اشعر اور عائشہ نے تو بغیر کچھ بولے کام کرنے لگے

'تم سارے تھکیلے لوگ ہو تم لوگ دھمکیاں دینے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے میرا بس چلے تو اسکے دانت توڑ دو جو کر رہی ہے نہ وہ...' تبھی زاعشہ پیچھے مڑی تھی مالا کو وہاں دیکھ کر اسکی زبان رکی 'وہ جو کر رہی ہے بہت اچھا کر رہی ہے بیچاری ہمارے لئے کماتی ہے اللہ ایسی بہن سب کو دے آمین' اسکے آمین کے ساتھ سب نے مین کہا تھا چنکو زور سے ہنسا تھا مالا کچن میں آئی اور اسکے برابر میں جا کھڑی ہوئی

'یہ ٹھیک سے صاف نہیں کر رہیں تم دوبارہ دھو سارے برتنوں کو' مالانے سارے برتن دوبارہ سنگ میں ڈالے
زاعشہ تو مڑ گئی تھی مگر بھی مالا کی دہشت ہی اتنی تھی

'اور تم' اب اشعر تھا سامنے 'ہم تم سے گھر کے کام کراتے ہیں لنگڑے انسان یہ جو مہینے کے ستر ہزار ہم سے لے کر
جاتے ہو اسکے بارے میں کیا خیال ہے زیادہ نہیں ہیں کچھ سوچ رہے ہیں چالیس ہزار کم کر دیں' مالانے سوچنے
والے انداز میں کہا

'نہیں نہیں میں غریب سا بندہ نہ کھانے کو کچھ ہے نہ پینے کو' وہ اسکی منتیں کرنے پر آگیا تھا مالا ہنہہ کر کے آگے
بڑھی اب سونیا کی باری تھی

'سونی محترمہ تمہیں تو کام کی بہت ضرورت تھی تم نے تو یہ تک کہہ دیا تھا تم ہمارے گھر کا کچرا بھی اٹھا لو گی (دبی دبی
ہنسی کی آواز گونجی) اب اب کیا ہو گیا ہے' سونیا اسکی بات سن کر کھسیا گئی

'اور عائشہ جی ہم گنڈے ہیں گنڈہ گردی کرتے ہیں ابھی اگر گنڈہ گردی کرنے پر آئے نہ ٹلو گے نہیں تنکوگ یہاں'
وہ درشتگی سے کہتی ہوئی اندر بڑھی تھی پیچھے سب دوبارہ سے اپنے کام میں لگے تھے آں... آں مالا کو کوسنے والا کام

وہ اشعر کے ساتھ تھی رانا کے اڈے پر اس وقت شام کے چھ بج رہے تھے محفل اپنے عروج پر تھی فل آواز میں لگا گانا اور اس پر جھومتے لڑکے لڑکیاں نہیں آتی تھی یہاں اور جو آتی تھیں پھر وہ مشرقی لڑکیاں نہیں ہوتی تھیں ایک گھٹیا ترین جگہ تھی یہ

'مالا کر نل محمد اسلم نے اپنا گھر بدل لیا ہے بس ابھی تک یہی پتا چلا ہے نمبر ٹریس نہیں ہو سکتا کیونکہ نمبر پر ایویٹ ہے' اشعر نے ادھر ادھر نظر ڈالتے ہوئے کہا آرمی کے لوگوں کے پاس ایسے پر ایویٹ نمبرز ہوتے تھے 'تمہیں کیسے پتا چلا' مالا نے اسکی طرف نظر ڈالی

'میں اپنے بہن کے سسرال گیا تھا اسلام آباد بس وہیں رہ کر معلومات اکٹھی کیں تاکہ بعد میں مسئلہ نہ ہو' اشعر کی نظریں پھر سے ڈانسنگ اسٹیج پر اٹھی تھیں 'لیکن جس سے اسکی شادی ہو رہی ہے وہ تو یہیں کا تھا' وہ حیران ہوئی

'ہاں وہ کام یہیں کرتا ہے لیکن اسکا خاندان اسلام آباد میں ہے' اسکی بات پر مالا نے اثبات میں سر ہلایا 'ہم کچھ سوچتے ہیں کر نل صاحب کے بارے میں کوئی نہ کوئی راستہ نکل ہی آئے گا پھر چترال کے بارے میں سوچیں گے' مالا نے ہاتھ میں پکڑا جو س کا گلاس ایک ہی سانس میں ختم کیا پھر اشعر کو دیکھا 'اشعر کچھ کہنا ہے کیا' مالا کو کچھ ہوا تھا اسکے چہرے پر بے بسی دیکھ کر 'وہ وہ مالا... وہ وہ بری طرح سے ہونٹ کاٹ رہا تھا

'اشعر تمہیں پتا ہے دوست جو ہوتے ہیں نا ان میں کبھی بھی کوئی بھی بات کرتے ہوئے ہچکچاہٹ نہیں ہوتی...
تمہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ ہماری دوستی میں کوئی کثر رہ گئی ہے 'مالا کے چہرے سے اداسی جھلکی
'نہیں نہیں تم تو بہت اچھی ہو میرے لئے اتنا کچھ کر چکی ہو... 'اسکی بات پوری نہیں ہوئی تھی
'اشعر اچھے ہم نہیں ہیں اچھا تو وہ رب ہے جس نے ہمیں تمہاری مدد کیلئے چنا اسلئے اسکے آگے سجدہ ریزہ رہو اور
اس سے پہلے وہ کہو جس کیلئے اتنا برا چہرہ بنایا ہے 'مالا نے سیدھے ہاتھ کا پنج بنا کر اسکے بازو پر مارا
'میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں کسی کے قابل بھی ہوں گا وجہ میرے پاؤں ہیں 'اسکے چہرے پر ایک بار پھر
اداسی آئی تھی 'لیکن جب سے اس گرے آنکھوں والی جادو گرینی کو دیکھا ہے تب سے جینے کا حوصلہ پیدا ہوا ہے'
اس نے مالا کی طرف دیکھا جو اسے شرارتی انداز سے دیکھ رہی تھی
'صاف کہو رشتہ مانگ رہے ہو 'مالا نے اسے چھیڑا
'نہیں مالا دیکھو عائشہ ایک لڑکی ہے اسکے بھی ارمان رہے ہونگے ایک مکمل انسان کے ساتھ زندگی گزارنے کے'
اسکی بات پر مالا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا
'آسان لفظوں میں کہو 'مالا نے ایک اور جو س لانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا
'دیکھو میں کوئی لالچی انسان نہیں ہوں اور نا ہی مطلب پرست ہوں لیکن ایک مجبوری اور دوسرا یہ کمبخت محبت کی
وجہ سے تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں 'وہ ابھی بھی ہچکچا رہا تھا
'کہو لنگڑے انسان ہم سن رہے ہیں مجبوری کا رونا بعد میں رولینا 'مالا نے منہ بسورا

'میں نے... میں نے بات کی تھی ڈاکٹر سے اپنے پیروں کے آپریشن کیلئے تقریباً چار لاکھ لگیں گے اگر تم...! اشعر نے بات بچ میں چھوڑ دی تھی مالا کو اچانک سے ملال نے آن گھیرا کیسی دوست تھی وہ اپنے دوست کیلئے یہ سب تو اسے خود سے کرنا چاہئے تھا

'تم پہلے نہیں بتا سکتے تھے یا شرمندگی سے مارنا چاہتے ہو' مالا کی آواز میں بے خدشہ شرمندگی تھی اسکی آنکھیں بھی جھک گئی تھیں

'تمہیں کیا ہوا' اسکا اتنا اثر مندہ ہونا وہ حیران رہ گیا

'کچھ نہیں اپنے علاج کی فکر تم ہم پر چھوڑ دو ہم کروائیں گے اوکے' مالا نے جوش سے کہا تو اسکے چہرے کی چمک اور مسکراہٹ اتنی بڑھی تھی کہ مالا بھی مسکرائی

دعوے دوستی کے مجھے نہیں آتے یار
ایک جان ہے جب دل چاہے مانگ لو

تبھی ایک لڑکا مالا کیلئے ٹرے میں جو سر رکھے لایا تھا مالا نے گلاس اٹھایا منہ سے لگایا ہی تھا کہ ایک عجیب سی اسمیل اسے آئی

'تم نشہ کر کے آئے ہو' مالا نے دانت پیستے ہوئے اس لڑکے سے پوچھا اس نے ڈر کے مارے نامیں سر ہلایا

'شراب ہے یہ ہزار ادفع کہا ہے کہ ہم شراب نہیں پیتے لیکن تم ایک ہی چیز اٹھا کر لے آتے ہو' یہ غلطی اس نے
چوتھی بار دہرائی تھی

'چھوڑو اسے مالا ہم چلتے ہیں' اشعر نے اس لڑکے کو جو س کے پیسے پکڑائے اور مالا کو لئے باہر کی طرف بڑھا



مالا مینیجر تھی جس وجہ سے پورے آفس کا بوجھ اسکے سر پر تھا پھر ابھی آفس کھلا نہیں تھا کہ دو ایونٹ آچکے تھے
ایک کی تیسری شادی دوسرے کے یہاں اسکے نوے بیٹے کی سالگرہ کا وہ تو حیران رہ گئی تھی یہ عجیب و غریب
ایونٹ دیکھ کر

اسکا الگ سے آفس تھا ایک کرسی بھی تھی لیکن یہ کرسی صرف دیکھنے کیلئے تھی بیٹھنا بیچاری کو نصیب جو نہیں ہوتا
تھا ابھی بھی وہ کو لیگنز کو ڈیکوریشن کا سامان فائنل کرنے کیلئے ٹپس دے رہی تھی کہ سامان کیسا ہونا چاہئے اور
کیٹرنگ کا آرڈر

'دیکھو ہمیں ایونٹ کو ایسا دکھانا ہے کہ اس میں زیادہ ڈیکوریشن بھی نا ہو لیکن پھر بھی وہ خوبصورت لگے یونو سادگی
میں بھی ایک حسن پوشیدہ ہے' مالانے اسے موبائل پر کچھ پکس دکھاتے ہوئے کہا سامنے کھڑا ہوا لڑکا موٹا سا تھا
کیٹرنگ کے آرڈر میں کیا دینا ہے مالا میم' ایک اور لڑکے نے آگے آکر پوچھا

'کیوں لسٹ نہیں دی کیا انہوں نے 'مالا نے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا

'نہیں' ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر نامیں سر ہلایا

'اچھا' 'مالا نے منہ بسور کر انہیں دیکھا پہلے یہ سامان دیکھ لو جب تک ہم پتا کرتے ہیں کھانے وغیرہ کا' اس نے

ایک لسٹ ان لوگوں کو تھمائی اور اپنے آفس سے باہر نکلی اب اسکا رخ اوپری منزل پر تھا

سیڑھیاں چڑھتی ہوئی وہ دائیں طرف مڑھی اور سامنے نظر آنے والے دروازے پر نوک کیا تھا یہ غازی کا آفس

تھا

غازی کے کیمین کی دیواروں سائیڈ ڈمر پر مشتمل تھی جسکی وجہ سے وہ باہر کھڑے لوگوں کو دیکھ سکتا تھا جیسے مالا کو

ادھر آتے ہوئے دیکھ کر وہ خود دروازے کی طرف گیا تھا اور اسکے لئے دروازہ کھولا

مالا جو یس کہنے کے انتظار میں تھی اچانک دروازہ کھلنے پر چونکی سر اٹھایا تو دروازے پر غازی کھڑا تھا اسے لگا شاید وہ

کہیں باہر جا رہا ہے

'سر آپ کہیں باہر جا رہے ہیں تو دو منٹ تک جائیں ہمیں کچھ ضروری بات پوچھنی ہے' مالا نے وہیں کھڑے کھڑے

کہا

'اندر آئیں' اس نے اسے اندر نے کا کہا اور خود اپنی کرسی پر جا بیٹھا مالا ٹیبل کے پاس آکر کھڑی ہو گئی

'سر مسٹر احمد نے کیٹرنگ کا آرڈر نہیں دیا ہے آپ ان سے پوچھ لیں یا تو ہمیں انکا نمبر دے دیں' وہ کام کے حوالے

سے پوچھنے لگی

'بیٹھ جاؤ' اس نے جیسے حکم کیا تھا مالا ناچاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی 'کیٹرنگ کا آڈر میں نے دے دیا ہے' اسکی بات پر مالا کو کچھ سکون ہوا کہ ایک کام کا بوجھ تو کم ہوا

'تھینک یو سر یہی کہنا تھا اور اگر کوئی کام ابھی رہتا ہے تو بتا دیں تاکہ جلدی کمپیٹ ہو جائے' وہ جم کرتی تھی اسلئے تھکتی نہیں تھی

'نہیں آپ جاسکتی ہیں' اس نے کچھ پل کی توقف کے بعد کہا تو وہ سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی پیچھے وہ اسے سوچتا رو گیا غازی جتنا کول مائنڈ تھا مالا کا دماغ اتنا ہی گرم رہتا تھا تھا تو وہ بھی شیر لیکن کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ رحم دل ڈپٹی میئر کے چہرے کے پیچھے کالی دنیا میں سنا جانے والا وہ نام بلیک ٹائیگر چھپا ہے وہ جرم کی دنیا میں شیطان مونسٹر جیسے نام سے جانا جاتا تھا وجہ اسکا ہونا تھا اسکی چاک بلکل ہوا کی طرح ہوتی تھی جب بھی ایسا کوئی کام کرتا تھا وہ جونچ جاتے وہ ڈر جاتے اور جو مرتے سکون کی نیند سوتے تھے

Novel Galaxy



دوسری طرف حارث جت گیا تھا ثبوت ڈھونڈنے میں اسکو کبھی میر کی قابلیت پر کوئی شک نہیں رہا تھا مگر آج اسے لگا تھا کہ کہیں نہ کہیں غلطی ہوئی ہے لیکن کہاں اسی بات کو ڈھونڈنے کیلئے وہ محنت کر رہا تھا ایک سال پرانا کیس پھر کھلا تھا اسی پولیس اسٹیشن میں جہاں اسی کیس کی تحقیقات ہوئی تھی

دولتِ دنیا نہیں جائے گی ہر گز تیرے ساتھ
باد تیرے سب یہیں اے خبر بٹ جائے گا



کچھ ضروری سامان لینے وہ دونوں چنکو کو ساتھ لیے باہر نکلی تھیں ایک دوسرے سے مسلسل لڑ رہی تھیں ایک پانی
تھی اور ایک آگ عائشہ اور زاعشہ اور روش مالا کو یاد کر رہا تھا انکے ساتھ سونیا بھی آئی تھی
'تا... تا' چنکو کو چاکلیٹ نظر آگئی تھی اس لئے اشاعت کر رہا تھا ابھی ایک سال کا نہیں تھا لیکن بہت تیز تھا
'یار مجھے گول گپے کھانے ہیں' عائشہ جو کب سے ندیدوں کی طرح گول گپوں کو دیکھ رہی تھی اب سکی بس ہوئی تھی
'تا... تا' چنکو مسلسل شور کر رہا تھا

'ایک کام کرو مجھے کھا جاؤ' زاعشہ کبھی چنکو کو دیکھتی کبھی عائشہ کو
'تم تم چاہتی ہی نہیں ہو کہ میں کچھ کھاؤں' اسے غصہ آیا تھا سونیا سبزی خرید رہی تھی
'میری بہن میں چاہتی ہوں نہ کہ تم کچھ کھاؤ تم ایک کام کرو زہر کھا لو' وہ تیز آواز میں بولی

'ایسے کیسے پہلے تمہارے کھانے میں چوہے مار گولیاں ملاؤ گی اسکے بعد تمہارے سویم کی بریانی کھاؤں گی پھر مروں گی' عائشہ جب سے مالا سے ملی تھی ایسی ہو گئی تھی

'تاتاتات' وہ اب زور سے چیخا تو دونوں نے اسکی طرف دیکھا ان دونوں کے اس طرح دیکھنے سے اس نے منہ پھلایا ناراضگی کا اظہار کیا تھا بھئی اور ایک صرف یہی تھا جو مالا کے ساتھ ان دونوں کی بھی کمزوری تھا چنکو مالا کی کمزوری ہونے کے ساتھ ساتھ اسکی جان بھی تھا لیکن اب اسکی جان کے تین برابر شریک تھے عائشہ اور زاعشہ بھی اب اسکو اپنی ذات کا حصہ لگتی تھیں اور کہیں کہیں وہ دونوں بھی اس کے ہوتے ہوئے پر سکون ہو جاتی تھیں کہ جب تک وہ ہے ان تینوں کو ظالم معاشرے کی ہوا چھو کر بھی نہیں گزر سکتی تھی ان دونوں نے اپنی لڑائی نظر انداز کی اور سب سے پہلے اسکے لئے چاکلیٹ لی عائشہ چنکو کو کھلا رہی تھی اور زاعشہ روش کو کندھے پر بٹھائے کچھ سامان دیکھ رہی تھی

'یہ دیکھو یہ کیسا ہے اس سے ہم کا کروچ مارا کریں گے' اس نے ایک پلٹا نما اٹھا کر روش کو دکھایا جسے دیکھنے کے بعد اس نے نا میں سر ہلایا

'کیوں' اس نے پوچھا تو روش نے اپنے پنچے آگے کیا جیسے میں اس سے ماروں گا 'واہ میرے شیر تم نے خرچا بچا لیا' زاعشہ نے اسکی کمر کو تھپک تھپک کر شاباشی دی تو وہ نیچے گر گیا پھر دوبارہ اڑتا ہوا اسکے کندھے پر بیٹھا

'اچھایہ کیسا ہے' اب اس نے چنکو کیلئے فیڈ راٹھائی تھی روش نے پہلے غور سے دیکھا اور پھر زاعشہ کو دیکھا اور پھر دوبارہ نامیں سر ہلادیا

'اب کیا ہو گیا' اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا تو روش نے پرہلائے کے وہ بڑا ہو گیا ہے جسے زاعشہ نے سمجھ کر فیڈر واپس رکھ دیا

'اچھا یہ لے لیں' اب اس نے ایک چھوٹا سا کیپ اٹھایا تھا روش نے پہلے کیپ کو دیکھا پھر زاعشہ کو اور پھر گردن موڑ کر چنکو کو دیکھا پھر ہاں میں سر ہلایا تو خوشی سے چمکتی زاعشہ نے لے لیا اتنے میں سونیا اور عائشہ بھی اسکے پاس آ گئیں

'اگر چلیں' سونیا نے پوچھا تو چنکو اور روش نے ایک ساتھ نا میں سر ہلایا ان دونوں کو دیکھ کر زاعشہ نے بھی نا میں سر ہلایا

'کیوں' عائشہ نے سونیا کو دیکھ کر پوچھا
'وہ اسے ابھی تک گول گپے نہیں کھلائے نہ اسلئے' زاعشہ نے پہلے چنکو اور پھر روش کو دیکھا اور پھر کہا اسکی بات پر وہ دونوں کھل اٹھے تھے

ان سب نے وہاں ہر گول گپے کھائے روش نے تو گول گپوں کا پانی چمک چمک کر پیاجب کہ چنکو نے اپنی چاکلیٹ کھائی



مالا کو آج آفس واپسی پر شام ہو گئی تھی وہ اپنے گھر کی طرف قدم بڑھا رہی تھی تبھی اسے ایک گھر سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی جو کسی عورت کی تھی اور ایک مرد شاید اسے مار رہا تھا وہ اپنی زبان سے گالیاں بک رہا تھا مالا خاموشی سے سائٹ پر کھڑی ہو گئی تھی

کچھ ہی دیر بعد ایک مرد باہر نکلا تھا اپنے کپڑے ٹھیک کرتے ہوئے یہ اس شخص کیلئے روز کی بات تھی بات بات پر بیوی کو مارتا تھا مالا کب سے برداشت کر رہی تھی کہ بات سن بھل جائے لیکن بات تھی کہ ختم نہیں ہو رہی تھی تبھی اسے لگا جیسے گھر میں اور بھی لوگ ہیں جو شاید اس عورت کو دلا سے دے رہے تھے مالا نے اس شخص کو کبھی دیکھا نہیں تھا آج بھی نہیں دیکھ پائی کیونکہ اسکی پیٹھ مالا کی طرف تھی مالا گھر میں داخل ہوئی

سامنے ہی ایک کمرہ تھا جہاں سے آوازیں آرہی تھیں اسکے اوپر دو گھر اور تھے جہاں سے عورتیں نیچے آئی تھیں مالا اندر داخل ہوئی تو ایک چھوٹی سی بچی اپنی ماں سے لپٹی ہوئی تھیں اور انکی ماں بے ہوش پڑی تھی آس پاس کی عورتیں اسکے ہاتھ پاؤں مل رہی تھیں

اٹھیں ہمیں دیکھنے دیں' مالا آگے آئی تو سب عورتیں پیچھے ہٹیں اس نے اسکی نبض ٹٹولی جو دھیمی رفتار میں کام کر رہی تھی 'پانی لائیں پلیز' تھوڑی دیر بعد اسے پانی کا گلاس پکڑا یا مالا نے اس لڑی پر پانی چھڑکا اور اسکے گلے کے پیچھے کمر سے اوپر ایک رگ دبائی کچھ ہی دیر کی بعد تھی وہ آنکھیں کھول بیٹھی مالا نے خاموشی سے اس کے ہونٹوں سے پانی کا گلاس لگایا جو اس نے چند گھونٹ پیا

مالا نے غور سے اس لڑکی کو دیکھا شکل سے ہی کم عمر لگتی تھی پیاری سی نازک سی اس نے سر جھٹک دیا

'کون ہے وہ جو روز مارتا ہے' مالا کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ تھی
'وہ وہ میرا شوہر ہے' اس لڑکی نے بالکل دھیمی آواز میں کہا
'اور وہ کیوں مارتا ہے' مالا نے اسکا چہرہ اوپر کیا ساری عورتیں پیچھے کھڑی تھیں
'نن... نمک تیز ہو گیا تھا' اسکی آواز بھیک گئی تھی مالا کو بے تحاشہ رحم آیا اس پر
'اپنے ماں باپ کو نہیں بتایا کہ کیسا بندہ ہے یہ' مالا نے اسے دلا سہ دینے کیلئے گلے سے لگایا
'وہ کہتے ہیں کہ وہ شوہر ہے جیسا بھی ہے اسی کے ساتھ رہو' مالا کا سہارا ملتے ہی وہ لڑکی ٹوٹ گئی تھی
'کبھی اسے یہ نہیں بتایا کہ بیویوں کے بھی حقوق ہوتے ہیں' مالا کا لہجہ بے حد دھیمہ تھا
'بتایا تھا تو اس نے ہاتھ جلادیا' وہ جیسے شکایت کر رہی تھی اسکی
'تم چاہتی ہو کہ وہ ٹھیک ہو جائے' مالا نے اسکو اپنے سامنے کیا تو اس نے جلدی سے سر ہلایا تو وہ مسکرا گئی 'اور یہ کون
ہے' مالا نے ایک بچی کی طرف اشارہ کیا
'یہ رانیابیٹی ہے میری' اس نے خوشی خوشی تعارف کروایا معصوم دل کے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں کسی کا بھی سہارا
ملتے ہی ٹوٹ جاتے ہیں
'خدا کی رحمت ہے بھئی بہت ہی پیاری ہے' دوپونیاں باندھے وہ بچی مالا کا دل خوش کر گئی تھی تبھی مالا نے اسے
سنجھال کر اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا 'آپ لوگ ان کا خیال رکھئے گا' وہ وہاں کھڑی عورتوں کو خیال رکھنے کی تلقین کرتی
اس بچی کی طرف آئی

'آپ کو پتا ہے آپ کے بابا کہاں ہوتے ہیں' مالا نے اس بچی کو گود میں اٹھاتے ہوئے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا جسکی وجہ سے اسکی دونوں پونی بھی ہلی تھیں 'تو پھر چلتے ہیں آپ کے پاپا کے پاس'



وہ اس بچی کو گود میں لئے ہی وہاں پر موجود ایک پٹھان کے ہوٹل پر آئی تھی اس لڑکی نے کچھ مردوں کے گروہ کی طرف اشارہ کیا مالا ادھر گئی

'وہ رہے بابا' اس نے وہاں موجود ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا مالا کے اس آدمی کو دیکھا اور پھر اس بچی کو گود سے اتارا

'را نیا کیوٹ گرل اسکول جاتی ہو' وہ اس بچی کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی
'نہیں' اس نے سر ہلایا تو اسکی پونیاں بھی ہلئیں

'تو ماما کو جا کر بتا کر آؤ کہ کل آپ بہت جلد سکول جانے والی ہو' اس نے جوش سے کہا تو وہ بچی خوشی خوشی واپس مڑ گئی

مالا کے چہرے سے اب چنگاریاں پھوٹی تھیں کانوں میں اسی آدمی کے الفاظ پڑے تھے جو اس نے وہاں کھڑے ہو کر سنے تھے

'عورت مرد کی جوتی کے برابر ہوتی ہے' اور یہی الفاظ اسے ازیت سے دوچار کر گئے تھے تبھی غصے سے کھولتی ہوئی

اس ٹیبل پر جا پہنچی اور اس آدمی کو گریبان سے اٹھا کر زمین پر پھینکا

'عورت کو جوتے کی خاک سمجھتا ہے بتاتے ہیں تجھے کہ عورت کے جوتے کی خاک کیا ہوتی ہے' اسکے اس طرح اسے

زمین پر پھینکنے سے پورا ہوٹل خاموش ہوا تھا ہر کوئی اس طرف مڑا تھا اس ٹیبل پر کھڑے دوسرے لوگ اٹھ کر

آگے آئے 'خبردار جو کوئی آگے بڑھا تو اس سے بھی برا حال کریں گے' خوف تو اسکی آنکھوں سے پھیلتا تھا جو جہاں

کھڑا تھا وہیں کھڑا رہ گیا جب مالانے اپنے پیر سے اپنی چپل اتاری اور اسے دھکا دھم مارا

'عورت کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہے ایک عورت پر ہاتھ اٹھاتا ہے اس عورت پر جو تیری نسل کی امین ہے عورت

کو خاک سمجھنے سے پہلے یہ تو جان لیتا جاہل انسان کہ اسی عورت کی کوک سے پیدا ہوا ہے تو اگر سوچ وہ عورت تجھے

اس دنیا میں لاتی ہی نا تو تیرا وجود ہوتا اس دنیا میں 'وہ بول نہیں رہی تھی وہ دھاڑ رہی تھی وہاں پر بیٹھے ہر ایک شخص

کو سانپ سونگھ گیا تھا

'مجھے معاف کر دو میں اگلی بار کبھی نہیں ماروں گا اسے' وہ ہاتھ جوڑنے پر آیا تھا تبھی مالانے اسکا گریبان تھاما

'کھا قسم اپنی جان کی کہ اگر جو تو نے عورت پر ہاتھ اٹھایا تو جان چلی جائے تیری' اس کی آنکھیں لال سرخ تھیں ان

آنکھوں کو دیکھ کر تو میر گیلانی ڈر گیا تھا پھر یہ کیا چیز تھا

تفیق... قسم کھاتا ہوں۔ ہوں 'تبھی مالانے اسے ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا چیل کو دوبارہ پیروں میں اڑسا اور اسے دھکا دیتی ہوئی وہ نکلی تھی اور ایک بات وہ اچھے جان گئی تھی کہ اب کوئی مرد عورت پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے ہزار بار سوچے گا



حارث نے علی کو پولیس اسٹیشن بلایا تھا کچھ پوچھ تاچھ کیلئے
'ڈاکٹر صاحب آپ نے پہلے کہا تھا کہ لالہ رخ ایسی نہیں ہے وہ قتل نہیں کر سکتی' حارث اپنی کرسی پر بیٹھا تھا اور وہ سامنے بیٹھا تھا

'ہاں میں نے کہا تھا' علی نے کچھ پل بعد کہا
'تو پھر بعد میں آپ نے اپنا بیان کیوں بدلا' حارث پورا وکیل لگ رہا تھا
'جس دن لالہ رخ کا میر سے نکاح ہوا تھا یہ اسی دن کی بات ہے مجھے کسی نے پرانی فیکٹری بلایا تھا وہاں پر مجھے... وہ آہستہ آہستہ اس دن کی ہر بات اسے بتاتا چلا گیا

'آپ نے خود دیکھا تھا کہ لالہ رخ نے اعتراف کیا ہے جرم کا' حارث نے جانچتی نظروں سے دیکھا

'نہیں میں نے نہیں دیکھا تھا بس سنا تھا کیونکہ اس وقت مجھے بہت چکر آرہے تھے سر میں شدید چوٹ لگی تھی' علی نے حرف بہ حرف سچ کہا

'آپ نے کہا کہ آپ کو کسی نے بلایا تھا وہاں وہ کون تھا' حارث آج کسی فیصلے پر پہنچا چاہتا تھا
'ہاں وہ رابعہ خان تھی اور اسی نے مجھے سب سچ بتایا تھا' اسکی بات پر حارث کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی
'ڈاکٹر صاحب اتنا پڑھا ہے آپ نے آج آپ ماشا اللہ ایک کامیاب سرجن ہیں اسکے باوجود آپ ایک جگہ دھوکا کھا گئے' حارث کی آنکھیں علی پر جمی تھیں
'مطلب' علی چونکا

'مطلب یہ کہ آپ کو یہ سب رابعہ نے بتایا مگر رابعہ کو یہ سب کیسے پتا' اس کا تیر نشانے پر لگا تھا اسکی بات پر علی کچھ پل خاموش ہوا' جب لالہ رخ یہ سب کہہ رہی تھی کہ اس نے قتل کیا ہے تو آپ کہاں تھے کیا آپ نے پورے ہوش و حواس میں سنا تھا سب' یہ پولیس والے اکثر پوچھتے تھے کیونکہ کوئی پر ایسے ہی الزام نہیں لگا سکتا تھا اسکے لئے پختا ثبوت ہونا چاہیے تھا

'نہیں اس وقت مجھے بے تحاشہ چکر آرہے تھے' علی نے اپنی ایک اور غلطی سامنے رکھی
'اور اسی لئے آپ نے وہ سونا جو آپکے دماغ میں چل رہا تھا کیونکہ رابعہ نے آپ کو پہلے کچھ باتیں بتائی پھر آپکے سر پر راڈ لگی اسلئے دماغ ایک طرف گھومتا رہا اور یہی وجہ تھی کہ آپ کو لگا مرڈر لالہ رخ نے کیا ہے' حارث نے یہاں پوری کی پوری کایا بیٹی تھی کیا سوچا تھا اور کیا ہو رہا تھا علی سخت زلزلوں کے زد میں آیا تھا' معاف کیجئے گا ڈاکٹر صاحب

میں آپ کی اس گواہی کو نہیں مانتا اگر کل کلاں کو کورٹ میں کیس چلتا بھی ہے تو بھی یہ گواہی ریجیکٹ کر دی جائے گی 'اس نے بڑے اطمینان سے علی کا سکون غارت کیا تھا

وہ جھٹکے سے اٹھا اور پولیس اسٹیشن سے نکلتا چلا گیا پیچھے حادثہ نے استہزائیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا 'میں پولیس والا ضرور ہوں لیکن میں ثبوتوں سے زیادہ انسان کو پرکھتا ہوں 'وہ سر جھٹک کر کام میں مصروف ہو گیا



علی گاڑی میں بیٹھا میر کو فون کر رہا تھا اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے ہاں اسکو لگا تھا کہ وہ غلط ہے اسے ڈر لگا تھا کہ اگر وہ غلط تھا میر غلط تھا تو کیا ہو گا

اس نے فون ملا کر کان پر لگایا جو کچھ ہی دیر بعد اٹھالیا گیا 'ممم... میر علی کی آواز لڑکھرائی

'علی 'میر جو اپنے کمرے میں تھا اسکی آواز پر جھٹکے سے کھڑا ہوا یقیناً کچھ گڑبڑ تھی 'میر مجھے لگتا ہے ہم غلط ہیں '

'غلط کہاں غلط کہنا کیا چاہتے ہو '

'وہ وہ لالہ رخ میر مجھے لگتا ہے ہم لوگ کچھ بھول گئے ہیں 'علی کے لہجے عجیب سی بے سکونی تھی

علی پر سکون رہو اور پھر بتاؤ کیا ہوا ہے 'میر نے اسے پوچھا تو اس نے لمبی سانس کھینچ کر اسے سب بتایا اسکی بات پر میر نے با ساختہ اپنے ماتھے پر آنے والا پسینہ ساف کیا تھا

'میں کراچی آ رہا ہوں' اس نے کہتے ہی فون کا ٹاٹھا جبکہ علی کافی دیر تک فون کو دیکھتا رہ گیا

میر کی قسمت تب تک محض قسمت ہی تھی جب تک وہ لالہ رخ کے ساتھ تھا مگر اب میر کی قسمت بدلنے کے در پر تھی مکافات عمل ہونا تھا انتقام لینا تھا ابھی تو لالی نے ابھی تو بہت مزا آنا تھا کیونکہ جہاں سے یہ سب شروع ہوا تھا وہاں پر اب دوبارہ ملنا تھا اسی علی کو اسی میر کو اسی رابعیہ خان کو اگر کوئی نہیں تھا تو وہ جنید اور لالہ رخ تھے

کہانی نے نیا رخ لیا ہے کردار بھی بدلے ہیں وقت بھی آگے بڑھا ہے قسمت خاموشی سے مقدر کو دیکھ رہی ہے اور مقدر وہ تو کاتب کا غلام ہے لیکن کاتب وہ کچھ سوچ رہا ہے...

مری جان آج کا غم نہ کر _____ کہ نہ جانے کاتبِ وقت نے

کسی اپنے کل میں بھی بھول کر، کہیں لکھ رکھی ہوں مسرتیں

میر گیلانی کو رابعہ خان کے ہمراہ کراچی کیلئے نکلتا تھا تو کہیں علی شدت سے یہ دعا کر رہا تھا کہ لالہ رخ کے اوپر لگے
الزام سچ ہوں



مجھے چھوڑ کر جو تم جاؤ گے
بڑا بچھتاؤ گے بڑا بچھتاؤ گے

سو نیا لہک لہک کر گاتی پوچھا لگا رہی تھی مالا کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے بیٹھی تھی آج آفس کی چھٹی تھی اسلئے گھر پر
تھی عائشہ اور زاعشہ ناشتہ کر رہیں تھیں چنکواب بیٹھنے لگا تھا ابھی ابھی اکیلا صوفے پر بیٹھا روش کو چیزیں پھینک
پھینک کر مار رہا تھا

'تا... اب اس نے کھینچ کر رموٹ مارا تھا اسے جوزمین پر گر کر دو ٹکڑوں تقسیم ہوا
'تمہارے باپ کا نہیں ہے یہ' مالانے اسے آنکھیں دکھائیں تو وہ منہ بسور کر لیٹ گیا مالانے جھک کر رموٹ اٹھایا
اور آنکھوں پر چشمہ لگایا اور اسے غور سے دیکھا 'اب تو نیا لے کر آنا پڑے گا' اس نے پھر سے اسے آنکھوں
دکھائیں تو وہ اپنا منہ بھی دوسری طرف کر گیا

'اشعر کی بہن کی شادی آرہی ہے' عائشہ نے جوش سے کہا
'تو کیا ابھی سے ناچنے لگ جائیں' مالانے باقاعدہ ایک ڈھمکا لگا کر دکھایا 'اور ویسے بھی جس دن اشعر کی بہن کی شادی
ہے اسی دن راجا کی بھی شادی ہے' راجا کی بھی شادی ہو رہی تھی
'کون راجا' زاعشہ نے اسے دیکھا
'دوست سمجھو' مالانے روش کو کندھے پر بٹھایا
'سنو مالی' سونیانے اسے پکارا تو اس نے گھور کر اسے دیکھا
'مالا نام ہے ہمارا' اس نے ہمارا پر زور دیا
'ارے نک نیم دیا ہے تمہیں' سونیانے اتراتے ہوئے کہا
'اچھا بولو کیا کام ہے' اب وہ بالکل اسکی طرف مڑ کر ہاتھ سینے پر باندھے کھڑی ہوئی
'وہ مجھے آس پاس کے گھروں سے ایک بات معلوم ہوئی ہے' اس نے رازدارانہ انداز میں کہا تو ان تینوں کے علاوہ
روش اور چنکو بھی اسکی طرف مڑے
'بتاؤ بھی' زاعشہ ناشتہ چھوڑے اسکے برابر میں آ بیٹھی
'کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ یہاں تین چڑیلیں اور ایک بھوت دیکھا گیا ہے' اس کے لہجے سے ہی ڈر چھلک رہا تھا
عائشہ کے ہاتھ سے ٹوس پلیٹ میں گرا چنکو اسکی بات پر زور سے ہنسا زاعشہ حیران تھی

'ایک تم خود ہو گی دوسرا یہ دونوں اور ایک وہ اشعر ہو گا... شکلیں ہی ایسی ہیں کہ اچھا خاصا بندہ ڈر جائے شرم نہ آئی
تم لوگوں کو دوسروں کو ڈراتے ہوئے' مالانے چٹکیوں میں ساری بات سامنے رکھی اب وہ سب اسے دیکھ رہے تھے
'چڑیل تم اور تمہارا پورا خاندان ہو گا خدا نے مکمل حسن دیا ہے مجھے' سونیا نے اپنے سٹیپ کٹنگ بالوں کو اتر کر پیچھے
کیا اسکی اس حرکت پر مالانے منہ دوسری طرف کر کے ہنسی روکی

'اوہ ہیلو تمہارا خاندان ہو گا چڑیل ڈرڈو کی بیوی لگتی ہو تم ہنہ مکمل حسن' عائشہ نے اچھے سے لتاڑا اسے مالا کے
خاندان میں تو وہ بھی آتی تھی

'ویسے سچ میں یہاں چڑیل ہے' زاعشہ نے تجسس سے پوچھا

'مجھے تو نہیں پتا بس کل وہ برابر والی کہہ رہی تھی اسکے بیٹے نے دیکھا تھا بھی تک بخار میں پھونک رہا ہے اور وہ سمینا
اس نے تو خود دیکھا تھا کہہ رہی تھی کہ جیسے ہی اس نے دیکھا وہ بے ہوش ہو گئی' سونیا نے مزید بتایا تو روش نے نا
میں سر ہلایا جیسے کچھ نہیں ہو سکتا اسکا

'چڑیل کے بارے میں بتا بھی کون رہا ہے دی گریٹ چڑیل' مالا ہلکی آواز میں بڑبڑائی 'خیر یہ سب باتیں چھوڑو آج
چونکہ ہماری چھٹی ہے اسلئے سب تیار ہو جاؤ آج ہم بابا فرید کے مزار جائیں گے' اس کی بات پر سب خوش ہوئے
تھے سونیا تو دیکھ چکی تھی لیکن ان لوگوں نے آج تک گنج شکر کا دربار نہیں دیکھا تھا



میر گیلانی کے ساتھ عمر آیا تھا بابا فرید کے مزار پر دونوں حاضری لگوانے آئے تھے گی جان بہت مانتی تھیں گنج شکر کو اسلئے سب آتے جاتے رہتے تھے میر کراچی جانے سے پہلے ایک چکر لازمی لگوانا چاہتا تھا اسلئے آگیا تھا دونوں نے باہر اپنے اپنے جوتے اتارے اور خدا کا نام لے کر اندر بڑھ گئے ہزاروں لوگ تھے کوئی ڈھول کی تھاپ پر جھوم رہا تھا کئی درویش تھے کہیں سے قوالیوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں گلاب کے پھول کی خوشبو نتھنوں سے ٹکراتی بھلی لگ رہی تھی کہیں سے اگر بیٹوں کی خوشبو آرہی تھی دونوں مسرور سے ہو کر آگے بڑھے تبھی وہاں بیٹھے ایک درویش میں سے ایک میر کے پاس آیا میر نے اس درویش کو دیکھا تو ادب سے سر جھکا گیا عمر نے بی وہی کیا تو انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا

'تمہیں دیکھ کر لگتا ہے قسمت کے دھنی ہو' اس درویش نے میر کو دیکھ کر کہا تو وہ مسکرا کر سر ہلا گیا

'لیکن قسمت تو کبھی دھنی نہیں رہی وہ کبھی کسی ہر نظر کرم کرتی ہے تو کبھی کسی پر' عمر نے ان کی بات شاید نفی کی تھی

'صحیح کہہ رہے ہونا تو وقت ایک جیسا رہتا ہے ناقسمت باقی اللہ سائیں خیر کرے' وہ دعا دیتا آگے بڑھ گیا تھا جبکہ میر وہیں رہ گیا تھا عمر نے اس کے کندھے پر دباؤ بڑھا کر اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا تھا



سب ڈائینگ ٹیبل پر موجود دو پہر کا کھانا کھا رہے تھے پری اور فصیحہ ایک ساتھ بیٹھے تھے
'ایک بہت بڑی بات پتا چکی ہے' زمان صاحب کے چہرے پر سنجیدگی ہی سنجیدگی تھی
'کوئی بات' شبانہ بیگم ٹھٹھی تھیں انکے انداز پر
'مجھے اسماعیل نے بتائی تھی' انکا لہجہ تھا تھا کا ساتھ

'بات کیا ہے' دانیال کو بھی عجیب لگا تھا اس نے پری اور فصیحہ کو اندر جانے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے اٹھ گئیں
اب صرف وہ تین تھے

'کوثر کے ساتھ جو دیڈ باڈی ملی تھی وہ اسماعیل کی نہیں تھی' انہوں نے دھماکہ کیا تھا کچھ پل تو وہ دونوں کچھ بول ہی
نہیں سکے

'آپکو کیسے پتا' شبانہ بیگم کا لہجہ لڑکھڑا رہا تھا
'اسماعیل نے بتایا تھا کہ اسماعیل مل کر گیا ہے اس سے' وہ تھوڑا آگے کو ہوئے تھے

'اب کہاں ہے وہ' دانیال کی نظریں سامنے مرکوز تھیں
'لاہور' انکا صرف ایک لفظ ان دونوں کو بہت کچھ بتا گیا تھا



نہ غریب دیکھ کر ہسیا کر

نہ بری نظر نال تکیا کر

لوکاں دے عیب لبھداں ایں فریدا

کدی اپنے اندروی تکیا کر

وہ سب پہنچ گئے تھے وہاں مالانے سر پر دوپٹہ اوڑھا تھا جبکہ ایک ہاتھ میں چنکو تھا اور دوسرے کندھے پر روش
کیونکہ جہاں مالا ہو پھر وہ دونوں کسی کولفٹ نہیں کراتے تھے

'اس طرف چلیں یہ عورتوں کیلئے ہے' سونیا نے ایک جگہ اشارہ کیا تو سب اس طرف چل دیں عائشہ اور زاعشہ
ایک جیسے لباس میں ملبوس خود کو چادروں سے ڈھک کر آئیں تھیں صاف شفاف چہرہ کالی چادروں سے جھانکتا ہوا
چاند لگ رہا تھا سونیا اور مالانے تو دل ہی دل میں ماشاء اللہ کہہ ڈالا تھا وہ لوگ اس طرف گئیں ایک لمبی سی راہداری
تھی جہاں کئی عورتیں کھڑی تھیں

'بابِ جنت' سونیا نے ایک طرف اشارہ کیا سب نے ادھر دیکھا اس عمارت پر بابا جنت لکھا تھا ٹھنڈا فرش سنگ
مرمر کے پتھروں سے بنا حسین لگ رہا تھا

وہ لوگ مزید اندر گئے بڑے بڑے فانوس ہر جگہ جالیوں جیسی دیواریں اور ان جالیوں پر بندھے وہ منت کے دھاگے ہزاروں لوگ سردیوار سے ٹکائے بیٹھے تھے

'کہا جاتا ہے وہ بیٹھے کہ بہت شوقین تھے اسلئے یہ لومنے میٹھا کرو' سونیا نے ہی سب کی طرف وہاں سے خریدی چینی بڑھائی تھی جو سب نے تھوڑی تھوڑی کے کر خدا کا نام کے کر منہ میں ڈالی مالانے چنکو کے منہ میں چینی کے چند دانے کھلائے تھے

وہاں کھڑے ہو کر دعا مانگی تھی پھر سوچا چنکو کو زرا اچھے سے دیدار کروایا جائے اسلئے مالا اسے لئے تھوڑا اور قریب گئی چنکو نے ہاتھ سے ان جالیوں کو چھوا

وہ چنکو کو لئے تھوڑا اور آگے گئی باقی سب پیچھے رہ گئے تھے جالیاں ہٹ چکی تھیں رخ کم تھا دوپہر کے وقت گرمی ہونے کی وجہ سے بہت ہی کم لوگ تھے مالانے ہاتھوں سے چھوا تھا چنکو کے بھی ہاتھ لگوائے

وہ وہاں سے واپس پلٹ گئی کیونکہ اسے میر گیلانی کی عدم موجودگی کا شدت سے احساس ہوا تھا وہ دوبارہ اس جالی نما پردے کے پیچھے گئی جیسے چھپ گئی تھی

اور اسی وقت میر آیا تھا اسکے ساتھ عمر بھی تھا دونوں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے کھڑے تھے اور مالا اپنی نظروں کی پیاس بجھاتی رہی آج کافی عرصے بعد اسے دیکھا تھا دل نے شدت سے خواہش کی تھی ایک بار اس کے لبوں سے اپنا نام سننے کی مگر وہ جبر کر گئی

'مالا چلیں کیا' زاعشہ نے زرا زور سے کہا تھا کہ وہاں کھڑا عمر ٹھٹھک گیا تھا یک دم دل میچین ہوا تھا اسکا نظریں گھمائیں تو کوئی پردے کے اس طرف کھڑا تھا کالی آنکھیں نظر آرہی تھیں اور بس اسے لگا اب وہ ٹھیک نہیں رہ پائے گا دل نے ایک شور برپا کیا تھا اسے دیکھنے کا

میر وہاں سے باہر نکل کر شاید وہاں موجود لوگوں کو کھانا کھلانے گیا تھا کیونکہ اسکے ساتھ گیلانی ہاؤس کے نوکر بھی تھے جن کے ہاتھ میں کھانا تھا مالانے چنکو کو اسے پکڑا یا روش کو عائشہ کو پکڑا یا اور خود میر گیلانی کے پیچھے چل دی بھی عشق کرتی تھی وہ اور عشق میں کب انسان کو سکون ملتا ہے اچھا خاصا انسان بے کار ہو جاتا ہے وہ لوگوں کو کھانا دیتا دعائیں بٹور رہا تھا اور وہ اسکا پیچھا کر رہی تھی جہاں جہاں مڑتا وہاں وہاں مالا مڑتی لیکن بس اب نہیں رہا جارہا ہولے سے چلتی ہوئی اسکے پیچھے جا کھڑی ہوئی میر کو اپنے کچھے کسی کا احساس ہوا تو پلٹا ایک اجنبی لیکن انسیت سے بھرپور چہرہ تھا

'جی؟' اس نے سنجیدگی سے پوچھا اسکے پوچھنے پر اسکے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی وہاں کھڑی زاعشہ عائشہ چنکو سونیا سب اسے دیکھ رہے تھے

'کبھی تنہائی کبھی تڑپ کبھی بے بسی تو کبھی انتظار

یہ مرض بھی کیا خوب ہے ___ جسے عشق کہتے ہیں'

وہ دلفریب انداز میں بولتی میر کے چہرے پر آئی اجنبیت کو دور کر گئی تھی اسے سیکنڈ نہیں لگے تھے اسے پہچاننے میں اس نے ہاتھ میں پکڑے شاپر ملازمین کو پکڑائے اور خود اسکی طرف سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا

عمر دور سے میر کو کسی کے ساتھ محو گفتگو دیکھ کر اس کے پاس ہی آگیا تھا اور اب اسکے پاس ہی کھڑا سا منہ کھڑی ہستی کو دیکھ رہا تھا

مالا نے ایک نظر اسکے پیچھے کھڑے عمر کو دیکھا اور اسے ایک آنکھ ماری تھی وہ بیچارہ بری طرح بوکھلایا
'مجھے لگا تھا عشق کا بھوت اتر گیا ہو گا' اس نے تزیہ کہا

'بھوت نہیں تھا نا ورنہ جس سے کیا تھا اسکے دھوکے کی جھاڑو پڑتے ہی نکل جاتا' اسکی بات پر میر مسکرایا اور عمر نے حیرت سے اسے دیکھا لالہ رخ

'جانتی ہوں پورے پنجاب کی پولیس ہے تمہارے پیچھے پھر بھی دھڑلے سے میرے سامنے کھڑی ہو' اس کی آنکھوں میں صرف اجنبیت تھی اور کچھ نہیں

'تم پولیس میں ہو یا پولیس والوں کے مقبری ہو لیکن جہاں تک ہم جانتے ہیں تم اب کچھ نہیں ہو' اب مزاق مالانے اڑایا تھا میر نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں

'چاہتی کیا ہو' سیدھا سیدھا سوال
'تمہیں' سیدھا سیدھا جواب

'یہ ناممکن ہے اپنی خواب کی دنیا سے واپس آ جاؤ' میر نے حقارت سے کہا
'جب تمہیں رابعہ خان مل سکتی ہے تو ہمیں تم کیوں نہیں مل سکتے ویسے ایک بات بتاؤ شادی کیسے کر لی اس سے' مالا نے آنکھوں سے چشمہ ہٹایا اور آنکھوں کو جھپک جھپک کر دھندلا پن صحیح کیا پھر دوبارہ چشمہ لگایا

'نصیب اور قسمت جب ملتے ہیں نہ تب وہ ہو جاتا ہے جو کسی نے سوچا بھی نہیں ہوتا' میر نے بڑے آسانی سے اسے بہت کچھ باور کروایا

'افسوس بہت ہی کوئی بد قسمت ہو تم' اس نے بھی کھینچ کر مارتا تھا

'خود کو خوش قسمت سمجھتی ہو' اس نے الفاظ چبا کر کہے عمر تو پیچھے ہٹ گیا تھا انکی لڑائی سے اور خود لوگوں میں کھانا تقسیم کر رہا تھا

'ہاں' اتر کر جواب دیا گیا

'اچھا بتانا زرا کیسے'

'ہا ہا کیونکہ ہمارے نصیب میں تم نہیں ہو' عجیب بے انتہا عجیب کبھی اس کو مانگتی تو کبھی اسکے ناہونے کا شکر ادا کرتی 'تم میرا وقت برباد کرنے آئی ہو شاید لیکن میرے پاس بہت کام ہیں' وہ کہتا ہوا جانے لگا تھا

'اچھا سنو ایک بات بتاؤ' اسکی آواز پر اس نے رک کر اسے دیکھا 'اگر جو ہم بے گناہ ثابت ہوئے تو اپنا لوگے ہمیں چھوڑ دوگے رابعیہ کو' وہ دوبارہ اسے مانگ رہی تھی

'تم بے گناہ ثابت نہیں ہوگی بالفرض ہو بھی گئیں تب بھی رابعیہ کو نہیں چھوڑوں گا' اس نے بڑے آسانی سے اس کے خواب کو ایک بار پھر ریزہ ریزہ کیا

'مر جائیں گے یار ہم' اب بے بسی در آئی تھی میر نے رک کر اسے دیکھا

'تو مر جاؤ' وہ کہتا ہوا واپس پلٹ گیا تھا مالانے اسے دور جاتے ہوئے دیکھا تھا کس قدر بے مروت تھا کہہ دیتا کہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ ہنہ... منحوس انسان دو لفظ اسے بھیجتی وہ پیچھے مڑی جب کسی سے ٹکرا گئی اسکے پیچھے وہی درویش کھڑا تھا جو پہلے میر سے بات کر رہا تھا

'کیا یار باباجی ویسے ہی زندگی کی بینڈ بچی ہوئی ہے اب آپ ہماری بینڈ بجا دیں' اس نے منہ بنا کر شکوہ کیا
'کون تھا وہ' انہوں نے میر کی طرف اشارہ کر کے پوچھا

'اپنے وقت کا ظالم شہزادہ' اس نے سپاٹ لہجے میں اس طرف دیکھ کر کہا

'تو پھر اب کس کا وقت ہے' انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا

'اب ہمارا وقت ہے' وہ پراسرار سا کہتی ہوئی وہاں سے جا چکی تھی

'میں نے کہا تھا نہ وقت ایک جیسا نہیں رہتا' وہ کہتے ہوئے حق اللہ کی صدائیں لگاتے آگے بڑھ گئے

Novel Galaxy



'تمہاری شادی کب ہے' مالانے ایک دفعہ پھر کنفرم کرنے کیلئے راجا سے پوچھا

'تین تاریخ کو' اسکی آواز میں شرماہٹ اور لہجہ مسرور تھا

'یار تین تاریخ کو ہمارے دوست کی بہن ہے اسکی شادی ہے تم ایک دودن آگے کر لو' وہ سخت جھنجھلا گئی تھی اتنے سارے ایونٹس دیکھ کر بھی آفس کے ایونٹ بھی ہیں

'شادی کر رہا ہوں کوئی کھیل نہیں کھیل رہا جو ایک دودن آگے کر لوں' اس نے چڑ کر کہا دونوں فون پر بات کر رہے تھے

'ہم کیسے آئیں گے' اس نے بے بسی سے کہا

'دیکھو مجھے کچھ نہیں پتا میں اپنی ہونے والی بیوی سے تمہیں ملواؤں گا اور اسے کہوں گا کہ وہ تمہاری طرح بنے بہادر' وہ پلیننگ کر رہا تھا 'اور ویسے بھی ملائکہ (اسکی ہونے والی بیوی) کا بھائی غریب سا ہے اب اگر... اسکی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ

'ملائکہ... کیا ملائکہ کے بھائی کا نام اشعر ہے' وہ چونکی تھی

'ہاں تمہیں کیسے پتا' وہ حیران ہوا

'اف شکر ایک ہی گھر میں شادی ہے ہم انہیں جانتے ہیں بہت اچھے لوگ ہیں' مالانے کھلے دل سے تعریف کی 'وہ تو ہے' وہ بار بار مسکرائے جا رہا تھا



'ہم سوچ رہے ہیں چنکو بڑا ہو گیا ہے اسکا اسکول میں ایڈمیشن کر دیتے ہیں' مالا نے چنکو کو دیکھ کر کہا اسکی بات پر چنکو نے منہ بنایا جبکہ زاعشہ اور عائشہ کے منہ کھل گئے روش پھر سے نامیں سر ہلارہا تھا جیسے اس کا کچھ نہیں ہو سکتا 'اسکو ابھی چلنا بھی نہیں آتا ایک سال کا وہ ہوا نہیں ہے اور تم اسکا ایڈمیشن کرانا چاہتی ہو' زاعشہ نے حیرانگی سے کہا 'تاتاتاتاتاتات' وہ خوش ہوا تھا زاعشہ کی بات پر مالا نے گھور کر اسے دیکھا

'اسکو چھوڑو تمہیں ایک بات بتاتی ہوں وہ برابر والی آنٹی بتا رہی تھیں کہ وہ جو بھوت ہے رات کے تین بجے دکھائی دیتا ہے' عائشہ کی آواز میں ڈر تھا زاعشہ بھی کان لگائے اسے سن رہی تھی جبکہ مالا بے زار سی بیٹھی تھی 'ارے مجھے بھوت والی بات سے ایک بات یاد آگئی وہ ہمارے محلے میں ایک فیملی رہتی تھی' زاعشہ کو شاید کچھ یاد آگیا تھا مالا بھی اسکی طرف متوجہ ہوئی 'انکے بیٹے کو نہ شکر تھی لیکن ان لوگوں کو پتا نہیں تھا ایک دن اسکی طبیعت بہت بگڑ گئی تو انہوں نے اسے بھر بھر کر چینی کھلا دی ہا ہا ہا وہ اپنی بات ہر خود ہی قہقہہ مار کر ہنس رہی تھی جبکہ سب اسے خاموشی سے دیکھ رہے تھے

'پھر مر گیا وہ' یہ مالا تھی

'نہیں پھر بچ گیا وہ' اس نے بڑے مزے سے آہنی بات کہی

'ہیں کیسے' مالا شوک ہوئی

'کیونکہ اسے لو شکر تھی ہا ہا ہا' اس نے اپنی بات ہر ایک بار پھر قہقہہ لگایا جبکہ مالا یہ سوچ رہی تھی کہ کہاں سے آئی ہے

یہ عورت

'یار سو جاؤ یار جا کر' مالانے ہاتھ جوڑ کر اسے کہا



رات کے تین بجے کا وقت تھا جب عائشہ کی آنکھ کھلی اور اسکی نظر سیدھا دروازے کی طرف اٹھی تھی جو کھلا ہوا تھا اسے اچھی طرح یاد تھا وہ بند کر کے سوئی تھی اسکا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا دائیں طرف دیکھا تو زاعشہ سو رہی تھی

تبھی اسے لگا جیسے دروازے پر کوئی کھڑا ہے اس نے رخ دروازے کی طرف کیا تو وہاں پر واقعی کوئی کھڑا تھا کسی کا سایہ دکھ رہی تھی

'ز ز ز زاعشہ اٹھ' وہ کپکپاتے ہوئے اسے ہلا رہی تھی لیکن وہ نہیں اٹھی اسکی زبان باہر نکلی ہوئی تھی زاعشہ مر گئی تھی کیا وہ ڈرتے ڈرتے روتے روتے اٹھی اور جا کر لائٹ اون کر دی دروازے کی طرف دیکھا تو وہ سایہ غائب تھا اس نے پھر لائٹ او ف کی تو دوبارہ کوئی کھڑا تھا پھر لائٹ اون کی کوئی نہیں تھا اس نے تقریباً پانچ بار یہی عمل کیا لیکن جب اس نے چھٹی بار کیا تو دروازے پر کوئی نہیں تھا اس نے دوبار لائٹ بند کی اور کھولی کوئی نہیں دکھا لیکن جب تیسری بار لائٹ بند کی تو وہ سایہ اسکے بالکل قریب کھڑا تھا وہ بری طریقے سے چیخی

ایک زبردست چیخ مار کر وہ اٹھ بیٹھی تھی زاعشہ اور مالا اسکی چیخ سن کر اٹھی تھیں مالا بھاگم بھاگ آئی روش بھی اڑتا ہوا اندر آیا

'کیا ہوا ہے' مالانے ایک لمبی سانس کھینچ کر کہا اور لائٹ جلانی

'ہاں کیا ہوا چیخ کیوں رہی ہو' زاعشہ نے عائشہ کو بری طرح جھٹکے دے دے کر ہلایا

'میں خواب دیکھ رہی تھی پتا کے تم مر گئی تھیں اس میں' وہ اب رونے لگی تھی

'ہئے ہٹو مریں میرے دشمن' اس نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے کیا

'ایک منٹ یا ر پھر کیا ہوا تھا' مالانے ایک بار پھر پوچھا کیونکہ وہ جانتی تھی ڈر کسی اور بات کا ہے

'وہ بھوت کمرے میں پہلے اس نے تمہیں مارا اور اب وہ مجھے مارنے آیا ہے' وہ روتے روتے بتا رہی تھی

'بھوتوں کا اثر اسکے دماغ پر چڑ گیا ہے' مالانے چڑ کر کہا روش سب کو ٹکڑ ٹکڑ دیکھ رہا تھا

'میں خواب دیکھ رہی تھی' عائشہ نے معصومیت سے پوچھا تو زاعشہ جو بے ساختہ اس پر پیار آیا

'ہاں تم خواب دیکھ رہی تھیں یہ لو پانی پیو اور سو جاؤ' اس نے اسے پانی پلایا اس کو لٹا کر اس پر کمفرٹر اڑایا

'مجھے بہت خوشی ہوئی تھی تمہیں مرا ہوا دیکھ کر' مالانے لائٹ بند کی تھی جب اسکی آواز آئی

صبح کے پانچ بج رہے تھے زاعشہ اور عائشہ آدھ کھلی آنکھوں کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی تھیں حیرت انگیز طور پر چنکو بھی اٹھا ہوا تھا وہ دونوں مالا کا انتظار کر رہی تھیں جو نا جانے کہاں غائب تھی

'منہ دھولے سب نے' مالانے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا عائشہ اور زاعشہ کی اسکی طرف نظر اٹھی تو پلٹنا بھول گئی چنکو بھی ہونٹوں کو گول کئے اسے دیکھ رہا تھا

وہ بنا سیلیوز کی شرٹ نیچے ٹائیٹس پہنے بالوں کو پونی میں قید کئے سر پر بینڈ لگائے چلتی پھرتی بجلی لگ رہی تھی اسکو دیکھ کر زاعشہ نے بے ساختگی میں سیٹی ماری

'یہ پتلی کمر اور اس پر یہ ادائیں مارنے کا ارادہ رکھتی ہو کیا' اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا

'نہیں مارنے کا ارادہ نہیں بلکہ کسی اور کو مروانے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ بھی آپ سے' مالانے سینے پر ہاتھ باندھے

'مطلب' دونوں یک زبان ہو کر بولیں

'کل رات کو پتا چلا کہ آپ لوگ کتنی بہادر ہیں' اس کے تنز پر وہ کھسیانی سی ہنس دیں 'اور ہمیں کمزور اور معصوم لوگ بالکل نہیں پسند اسلئے اب ہم تم دونوں کو اپنی طرح مضبوط اور بہادر بنانا چاہتے ہیں زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے اگر ہمیں کچھ ہو گیا تو ہمارے بعد تم لوگ ہو گے' وہ سنجیدہ نہیں تھی لیکن بس سچائی بتا رہی تھی

'تم چاہتی ہو ہم تمہاری طرح مار پیٹ کریں' زاعشہ نے اسکی بات کا اثر کم کرنا چاہا

'افکورس تو پہلے ہم جو گنگ پر جائیں گے اس کے بعد پیش اپس سیکھیں گے' مالانے ساری پلیننگ انکے گوش

گزاری

'نہیں پلیز نہیں ہمیں گنڈا بننے کا کوئی شوق نہیں ہے' زاعشہ نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے
'اور مجھے تو ڈر لگے گا' عائشہ نے خوف سے مالا کو دیکھا جو اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلارہی تھی
'تم لوگوں کے ڈر کو دور کرنا ہے تاکہ کل کوئی بھوت آئے یا چڑیل تم لوگ بالکل نہ ڈرو' اس نے ایک عزم سے کہا
اور پھر انکے نانا کہنے کے باوجود انہیں ٹریننگ سوٹ پہنایا اور اس وقت چونکہ کوئی نہیں ہوتا تھا اسلئے وہ لوگ
جو گنگ کرنے پیدل پیدل پارک تک گئے تھے
'تقریباً تین کلو میٹر کی لمبائی ہے اور آج ہم تین کلو میٹر بھاگیں گے' مالا نے بڑے اطمینان سے انکا اطمینان غارت
کیا تھا مالا نے بے بی کیرنگ بیگ باندھا ہوا تھا جس میں چنکو بیٹھا ہوا تھا
'ہم سو گز سے زیادہ نہیں بھاگ سکتے' دونوں نے ایک ساتھ منع کیا
'چپ چاپ بھاگو' مالا انہیں کہتی ہوئی بھاگنے لگی تھی وہ دونوں بھی ناچار اسکے پیچھے پیچھے بھاگیں
ایک کلو میٹر نہیں ہوا تھا کہ وہ دونوں تھک گئیں مالا نے بھاگتے ہوئے انہیں اشارے سے واپس جانے کیلئے کہا تو وہ
وہ دونوں بھاگتی ہوئی واپس پلٹ گئیں جب کہ مالا نے چنکو کو اٹھائے اٹھائے پورا چکر لگایا تھا پسینے سے نہا گئی تھی وہ
'کل اس سے زیادہ بھاگے گیں' اس نے ان دونوں کے پاس پہنچ کر کہا تو ان دونوں نے ہاتھ جوڑ دئے 'کیا تم لوگ ہر
بات پر ہاتھ جوڑتے رہتے ہو اب چلو واپس' وہ ان دونوں کو کھینچ تان کر واپس لائی
'باقی شام میں کریں گے' عائشہ کہتی ہوئی واپس پلٹنے لگی تھی کہ مالا نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کھینچ کر ایک روم کی طرف
لے آئی اس روم میں تمام مشینری سسٹم تھا

'چلو اب ہم بتاتے ہیں پیش آپس کیسے کرنی ہے پہلے زمین پر دو ہاتھ رکھے پاؤں کی فنگرز کو زمین پر ٹکایا وزن اوپر اٹھایا
اینڈ دن پل ڈاؤن' وہ کر کے بھی دکھا رہی تھی چنکو کو اس نے سامنے باکسنگ گلوں پکڑا دیے تھے بیچارے اسکے اندر
اپنا ہاتھ گھسا کر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا

عائشہ اور زاعشہ زمین پر اسی کی طرح لیٹیں لیکن بچاریوں سے نیچے جھکا ہی نہیں گیا
'ارے کرو شہناش' مالانے انکی حوصلہ افزائی کی

عائشہ نے ایک بار پھر کوشش کی تو وہ زمین پر گر گئی زاعشہ اب پل ڈاؤن گھٹنوں کے بل کر رہی تھی
'تم لوگوں سے اچھا تو چنکو ہے چن... ' وہ بولتے کے ساتھ چنکو کی طرف گھومی تو وہ اپنے ہاتھوں سے لڑتا لڑتا سو گیا
تھا

مالانے ان لوگوں کی اچھے سے ایکسرسائز کرائی تھی ان لوگوں کو زیادہ اچھے نہیں مگر پیش آپس کرنا آگئے تھے اسکے
بعد ان لوگوں کو ریلیف دیا تھا اور خود وہ فریش ہونے چل دی چند گھنٹے بعد اسے آفس کیلئے نکلنا تھا



وہ آفس جلد بازی میں پھنچی تھی کیونکہ آج کیٹ ہو گئی تھی اللہ اللہ کر کے لفٹ ملی تو بھری ہوئی جیسے تیسے چڑ گئی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ پھر دوبارہ کسی نے لفٹ کو گراؤنڈ فلور پر بلایا وہ سخت جھنجھلائی کون منحوس ہے یہ پھر جب اس منحوس پر نظر پڑی تو توبہ توبہ کیا سامنے غازی کھڑا تھا

وہ ٹھٹھکی مطلب آج یہ بھی لیٹ ہوا تھا لفٹ میں جگہ نہیں تھی لیکن پھر بھی غازی چڑ گیا تھا اسکے چڑتے ہی دو لوگ باہر نکلے تھے مالا کو عجیب لگا خیر سانوں کی

وہ لفٹ میں اندر داخل ہوا تو تین قدم چلا اسکے چلنے پر مالا کی کمر لفٹ سے لگی تھی وہ اسکے بالکل سامنے کھڑا تھا لفٹ فرسٹ فلور پر آئی کہ پھر گیٹ کھلا اور وہی دو لوگ واپس اندر چڑھے انکے چڑھنے سے غازی اسے اور قریب ہوا تھا ایک انکل اور چڑھے تو وہ اور قریب ہوتا اپنا سیدھا ہاتھ اسکے دائیں طرف رکھ دیا 'سر... مالا تذبذب کا شکار ہوئی'

'سوری رش بہت ہے' وہ اپنی آنکھوں میں اسکے چہرے کے نقوش بساتا بے انتہا بھاری آواز میں بولا تو مالا کے دل کی دھڑکن کو بڑھا گیا تھا پہلی بار تھا کہ میرے علاوہ کسی اور کیلئے دل دھڑکا تھا اور وہ بھی اتنی زور سے 'اٹس... اوکے سس سر' اس نے لمبی سانس لی ویسے ہی اسے آکسیجن کی کمی ہو رہی تھی

غازی جان بوجھ کر اسکے اتنا قریب کھڑا تھا تا کہ اسکی خوشبو اپنے اندر بسا سکے دل تو کر رہا تھا کہ ایک گستاخی کر بیٹھے مگر ہائے اسکی شیرنی

وہ اسکے کان کے قریب جھکا تھا 'آکسیجن کی کمی میں تمہاری کچھ مدد کر سکتا ہوں' اس نے زو معنی انداز میں کہا تھا مالا کو تو کچھ پلے نہیں پڑا وہ تو اسکے اتنا نزدیک ہونے پر آس پاس کھڑے لوگوں کو دیکھ رہی تھی تبھی لفٹ کا دور کھلا اور سب باہر نکلتے چلے گئے مگر وہ ایسے ہی کھڑا تھا بلکہ اب تو دایاں ہاتھ بھی اسکے دائیں طرف رکھ کر فرار ہونے کی راہیں بند کی تھیں

'سرفٹ کھل گئی ہے' مالا حیران پریشان سی کھڑی تھی اسے غصہ نہیں آرہا تھا 'جانتا ہوں' وہ اسکو دیکھنے میں مگن تھا تبھی مالا نے اپنا پاؤں اسکے پاؤں پر مارا تھا وہ تو جیسے ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا تھا

'ٹھہر کی... مالا اسکے منہ پر بولتی باہر نکل گئی تھی جبکہ وہ سر پر ہاتھ پھیر کر مسکراتا ہوا باہر نکلا اففف آج تو دیدارِ یار ہوا ہے اور وہ بھی اتنے قریب سے

میں نے جب بھی دیکھا _ پاک نظر سے دیکھا
اے فرشتوں! میری محبت کو عبادت ہی لکھنا



'نہیں حارث صاحب میر گیلانی آج شام تک پہنچے گا کراچی اور پولیس اسٹیشن وہ کل آئے گا امید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کو بھی ساتھ لائیں گے تب آپ وہ وڈیو انہیں دکھائے گا' وہ فون پر حارث سے محو گفتگو تھی یہ وڈیو تمہیں ملی کہاں سے' وہ حیران تھا

'ہم کراچی آئے تھے نہ بس تبھی بہت کچھ ایسا چرا کر لے گئے وہاں سے جو ہماری بے گناہی کیلئے کافی تھا بلکہ رابیعہ کو مجرم ثابت کر سکتا ہے' وہ کھیل کی پکی کھلاڑی تھی

'لالہ رخ ثبوت تو ہیں لیکن انہیں دکھانے کا حوصلہ نہیں ہے' حارث کا لہجہ ہی اس بات کی عکاسی تھا 'حوصلہ ہم بھی نہیں تھا اسی لئے تمہیں بھیج دی وڈیو' دونوں کی ڈر گئے تھے 'اگر کچھ غلط ہو گیا تو'

'پہلے کون سا کچھ صحیح تھا' وہ تلخی سے گویا ہوئی

'تم جانتی ہو نہ سچائی بتانا آسان نہیں ہے' حارث واقعی کمزور ہڑ رہا تھا 'ہم جانتے ہیں کیونکہ جب کسی انسان کا اعتبار یقین بھروسہ غرور جب ٹوٹتا ہے نہ تو وہ بھی ختم ہو جاتا ہے' ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آواز بھیک گئی تھی وہ آفس میں اپنی کرسی پر بیٹھی جھول رہی تھی

'اب جب اتنا آگے نکل ہی آئے ہیں تو سامنا تو کرنا پڑے گا' اس نے مضبوط لہجے میں کہا

'شکر ہے وہ کراچی میں ہے کیونکہ ہم اسے مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتے' اس نے کہتے کے ساتھ فون کا ٹاٹھا ادھر حارث اس کے لفظوں پر پریشان ہوا تھا



'یہ لو کھاؤ اسے' سونیا نے ان دونوں کے سامنے دو دو پراٹھے لسی کے بھرے ہوئے گلاس ابلے ہوئے انڈے
فروٹس میں سیب رکھا تھا

'یہ اتنا کون کھائے گا' عائشہ کو غش پڑ گیا تھا

'آپ دونوں مالا کہہ کر گئی ہے کہ ناشتے میں اب سے یہی ملے گا ورنہ کھانا نہیں ملے گا' صاف صاف لفظوں میں اس
نے مالا کے الفاظ انکے گوش گزارے

'اتنا صرف وہی کھا سکتی ہے ہم نہیں' وہ واقعی اتنا نہیں کھا سکتی تھیں

'کھانا شروع کرو اور بھر بھر کر کھاؤ کیونکہ اس نے وڈیو مانگی ہے' اسکی بات ختم ہونے پر دونوں نے چاروں ناچار
ناشتہ کرنا شروع کیا

ایک ہی پراٹھے میں بس ہو گئی تھی چائے دی نہیں ہی لسی کا گلاس رکھا تھا جسے وہ وقفے وقفے سے پی رہی تھیں کبھی
انڈا کھاتیں کبھی سیب کی پھانک کھاتیں

'اب نہیں کھایا جا رہا' زاعشہ ڈھ گئی تھی اتنا کھا کر عائشہ ابھی بھی کھا رہی تھی لسی کا گلاس ختم کرنے کے بعد وہ بھی
تھک گئی تھی جیسے ہی ان دونوں کا ناشتہ مکمل ہوا سونیا نے مالا کو وڈیو واٹس ایپ کر دی تھی

'مجھ سے تو اٹھا نہیں جا رہا' عائشہ کرسی سے زمین پر بیٹھ گئی اور کھسک کھسک کر صوفے پر جا بیٹھی زاعشہ البتہ زمین پر ہی لمبی لمبی لیٹ گئی تھی

بد معاش دل تو ٹھگ ہے بڑا
بد معاش دل یہ تجھ سے جڑا
بد معاش دل میری سننے نہ ضد پہ اڑا

صبح وہ جوان دونوں کو ایکسر سائز کرانے کے بعد آفس جانے کیلئے تیار ہو رہی تھی کسی کی کال سے بری طرح ڈسٹرکٹ ہوئی تھی فون چیک کیا تو ایک انون نمبر تھا اس نے بس کر کے کان پر لگایا
'کہتے ہیں خون میں بڑی کشش ہوتی ہے اپنی طرف کھینچ ہی لیتی ہے' اسابیل کی آواز پر وہ پل بھر میں سنجیدہ ہوئی
آنکھوں سے چشمہ ہٹایا اور کرسی پر بیٹھی

'لیکن عجیب بات ہے ہمیں تو ابھی تک تم سے کوئی کشش محسوس نہیں ہوئی' ٹھنڈا ٹھار لہجہ
'پوچھو گی نہیں فون کیوں کیا نمبر کہاں سے ملا وغیرہ وغیرہ' اسکے لہجے میں خوشی سی تھی

'نہیں یہ بکو اس باتیں بکو اس لوگ کرتے ہیں تم یہ بتاؤ مرے نہیں ابھی تک' اس نے بڑے اطمینان سے اسکا اطمینان غارت کیا

'تم نے وہ بات نہیں سنی کہ برائی جلدی نہیں مرتی' اسکی بات پر مالانے سکون سے ٹیک لگائی وہ اسی بات کی امید کر رہی تھی

'ہم نے تو بہت کچھ سنا ہے مسٹر عثمانی لیکن آپ نے وہ سنا ہے جیسی کرنی ویسی بھرنی اب یہ آپ سے اچھا کون جان سکتا ہے' مالا کا دل جلا دینا والا لہجہ اسابیل کو ہمیشہ آسمان سے زمین کا سفر کرواتا تھا

'خیر مجھے بہت کام ہے اسلئے تم آج صبح عثمانی مینشن آسکتی ہو' اسکا لہجہ حکم دینے والا تھا
'آئیں گے ضرور آئیں گے جب جب تمہیں زمین پر گرانے کا موقع ملے ہم ضرور آئیں گے' مالانے کہتے کے ساتھ فون کاٹا اور دوسری طرف اسابیل نے کلس کر رہ گیا



وہ دونوں آج پھر چنکو کو لئے باہر نکلی تھیں روش بھی انہی کے ساتھ تھا تبھی رستے میں ایک بڑی پیاری اور خوبصورت سی لڑکی نظر آئی عائشہ اور زاعشہ تو گھور گھور کر اسے دیکھ رہی تھیں لیکن چنکو اللہ معاف کرے وہ بھی اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا

'یار اس سے دو منٹ چل کر بات کرتے ہیں' عائشہ کے کہنے پر وہ لوگ اسکی طرف چل دئے
'ہیلو' اسکے ہیلو کہنے پر وہ لڑکی ان کی طرف گھومی تو چنکو نے ہونٹوں کو گول کیا اور آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے اسے
دیکھا

'جی ہیلو' اس لڑکی نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا
'میں زاعشہ اور یہ عائشہ' اس نے تعارف کروایا

'او کے میں مناہل ویسے یہ' مناہل نے چنکو کی طرف اشارہ کیا

'یہ... 'دونوں کی نظریں ایک ساتھ چنکو کی طرف اٹھیں تو اٹھی کی اٹھی رہ گئیں وہ تاڑ رہا تھا اس لڑکی کو 'یہ چنکو میرا
مطلب اٹیل ہے ہمارا بھائی' اس نے تعارف کروایا

'یہ کتنا کیوٹ ہے مجھے کیسے دیکھ رہا ہے' مناہل نے اسکے گال چومے تو وہ بلش کر گیا

'معاف کیجئے گا اس کے گھر پر ماں بہن نہیں ہیں' زاعشہ نے تنز کیا تھا اسکی بات پر چنکو نے ہاں میں سر ہلایا جیسے ہے
میری بہن

'تو ہم کون ہیں' عائشہ نے حیرت سے پوچھا

'ہم ماں بہن بننے کے لائق نہیں ہیں' زاعشہ کی آہستہ آواز میں کہی گئی بات پر عائشہ نے ہنسی روکی

'اور کیا کرتی ہیں آپ' عائشہ نے پھر پوچھا

'میں سٹڈی کرتی ہوں اور آپکے گھر میں کون کون ہے' وہ بہت فرینک ہو گئی تھی عجیب سی تھی لیکن ان بے عقلوں کو کیا پتا

'بنا چابی کے جیسے تالا

ہماری ایک بہن ہے مالا'

وہ دونوں ہم آواز بولیں

'ما... تا' چنکو بھی چہک کر بولا روش نے بھی پر ہلائے

'اور کوئی نہیں ہے' وہ حیران ہوئی

'ہے نایہ چنکو اور یہ روش ایک ہماری ماسی سونیا' عائشہ اور بھی کچھ بتانا چاہتی تھی گھر کا ایڈریس نمبر وغیرہ لیکن بھلا ہو

زاعشہ کا اس نے روک دیا

'اچھا میں چلتی ہوں پھر ملاقات ہوگی' وہ ہاتھ ہلاتی ہوئی چلی گئی تھی اور پیچھے وہ لوگ گھر سے بھاگنے کا پلین بنا رہے

تھے مالا کے مظالم سے بچ کر



دوسرے دن میرا بیچہ کے ساتھ پولیس اسٹیشن آیا تھا صرف وہ ہی نہیں علی بھی اسکے ساتھ تھا تو کہیں حارث نے اپنے کیبن کا سی سی ٹی وی کیمرہ مالا کے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کیا تھا اور ساتھ ایک مائیکروفون تھا جس سے مالا وہاں ہونے والی تمام گفتگو سن سکتی تھی حارث کے کان میں بھی ایسا ہی آلا لگا تھا

وہ اپنے آفس میں بیٹھی کانوں پر ہیڈ فونز لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی اسکا دل بری طرح دھڑک رہا تھا تو یہاں حارث کا حال بھی الگ نہیں تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ آگے کیا ہو گا

'مالا تم آجاتی کراچی' اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا

'ہم کیسے آتے یار اگر ہمارے اندر ہمت ہوتی تو یہیں دکھا دیتے اور نہ تم سے ڈاکٹر صاحب سے پوچھ تاچھ کرنے کا کہتے' ہاں یہ بات سچ تھی کہ حارث مالا کی زیادہ سنتا تھا

'اچھا وہ سب آگئے ہیں' اس نے جیسے الرٹ کیا تھا مالا نے آنکھیں کھولیں اور سکرین کو دیکھا علی کو دیکھ کر جیسے کچھ بہت پرانا یاد آیا تھا (بھائی دھوکا جھوٹ ڈراما فریب)

مالا کے آفس میں اس وقت دستک ہوئی تھی مالا نے ایک نظر دروازے کو دیکھا

'جو کوئی بھی ہے بس ایک گھنٹے کا انتظار کریں ہماری طبیعت تھوڑی خراب ہے' اسکے کہنے کی دیر تھی باہر سے اوکے

کی آواز آئی وہ دروازہ لوک کئے بیٹھی تھی اسے تھوڑی دیر بعد عثمانی مینشن بھی جانا تھا

دوسری طرف وہ لوگ حارث سے ملنے کے بعد کرسیوں پر بیٹھے تھے حارث نے اپنی کرسی میر کو دی تھی خود وہ

کھڑا تھا اس کا ہاتھ لیپ ٹاپ کی طرف بڑھا تھا

'رک جاؤ حارث پہلے... پہلے رابعہ سے سوال جواب کرو' اسکے کہنے کی دیر تھی حارث نے ہاتھ جلدی سے واپس کھینچے

(اس وقت واقعی ہمارے ہاتھ کانپ رہے ہیں لکھتے ہوئے یہ ایسا سین ہے جس کا سب نے انتظار کیا ہے)
'مس رابعہ خان رائٹ' حارث نے بغیر گھبرائے پوچھا اسکے ہاں کہنے ہر اس نے بات آگے بڑھائی 'آپ طارق خان کی بیٹی ہیں؟' اسکے دوسرے سوال پر رابعہ کی ہتھیلیاں بھیک گئیں میرا اور علی نے بے ساختہ رابعہ کو دیکھا 'ہاں میں طارق خان کی بیٹی ہوں' اسکے جواب پر مالانے ایک لمبی سانس خارج کی تو میرا اور علی نے ایک دوسرے کو دیکھا جب کہ علی نظریں چرا گیا

'حارث ڈاکٹر صاحب نے جو کہا تھا وہ بات اس سے پوچھو' مالاکے ہونٹ کانپ رہے تھے
'مس رابعہ کیا آپ نے 19 تاریخ کو ڈاکٹر صاحب کو پرانی فیکٹری بلایا تھا' اسکو پوچھنے والا نہیں وکیل ہونا چاہیے تھا
میرا خاموش بیٹھا رابعہ کے ایکسپریشنز دیکھ رہا تھا دوسری طرف علی میرا کو دیکھ رہا تھا
'ہاں بلایا تھا'

'ڈاکٹر صاحب نے بتایا تھا کہ آپ نے ہی انہیں سچ بتایا تھا مس لالہ رخ کے بارے میں' حارث کے ہاتھ اب لپٹاپ کی طرف خود ہی بڑھ گئے تھے دوسری طرف مالاکے آنکھیں لال سرخ ہو گئی تھیں
'ہاں میں نے ہی بتایا تھا' اس نے پر اعتماد انداز میں کہا جب کہ میرا اپنی مٹھیاں بھیچ گیا باتیں چھپائی گئی تھیں اس سے

'یہ سب تمہیں کیسے پتا بقول تمہارے اس وقت تمہارے باپ کی دیتھ ہوئی تھی' یہ سوال میر نے پوچھا تھا اسکی آنکھیں کھڑکی سے باہر مرکوز تھیں اور اس سوال پر رابعہ بری طرح گڑبڑائی تھی

'میر میں جا رہا ہوں' علی کا بیٹھنا محال ہوا تھا حارث نے علی کا بازو پکڑا اور واپس بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی بیٹھ گیا

'حارث اگلا سوال ڈاکٹر صاحب سے پوچھو' سوال کر تو حارث رہا تھا لیکن اسے گھومالار ہی تھی

'تو ڈاکٹر صاحب آپ نے کیسے ان کی بات پر بھروسہ کیا' حارث نے تمسخر اڑایا تھا

علی گھوم کر رابعہ کو دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا اور رابعہ کے مقابل آیا

'مجھے اچھی طرح یاد ہے اس دن ہوا میں مجھے پرفیوم کی اسمیل محسوس ہوئی تھی جس کے بعد میرا دماغ گھماتا تھا' اسکی بات پر رابعہ نے نظریں چرائیں

'حارث اگلا سوال ایسا پوچھو جس کا جواب کسی کے پاس نا ہو لیکن اسکا جواب صرف تمہارے پاس ہو مطلب وہ وڈیو'

وہ اب لیپ ٹاپ بند کر گئی تھی ہاں البتہ کانوں میں ڈیوائس ابھی بھی لگی تھی

'تم نے بتایا نہیں رابعہ تمہیں اس سب کے بارے میں کیسے پتا چلا' حارث سے پہلے میر نے پوچھا تھا اور واقعی یہ وہ بات تھی جسکے بارے میں اس نے کچھ نہیں سوچا تھا

'میں وہ... وہ کچھ کہنے کیلئے الفاظ ڈھونڈ رہی تھی

(تو رابعہ یہیں تک تھی تمہاری ہمت دیکھو جس سے تم عشق کرتی ہو وہ تم پر شک کر رہا ہے آج تم جتنے بھی حربے آزماؤ آج سب سامنے آکر رہے گا انشاء اللہ) وہ سر کر سی سے ٹکا گئی

'سر اس سوال کا جواب میرے پاس موجود ہے یہ دیکھیں' اب اس نے لیپ ٹاپ سامنے کیا تھا مالانے پانی کا گلاس اٹھایا اور گٹا گٹ پیا اس کا دل کیا کانوں میں لگے اس آلے کو نکال کر دور پھینک دے اس نے چشمہ ہٹایا وہ وڈیو ہی سی سی ٹی وی کیمرہ تھا جس پر پوری فلم ریکارڈ ہوئی تھی رابعہ اور سیننا غلطی کر بیٹھی تھیں وہ وڈیو کو ایڈیٹ کر چکی تھیں لیکن کیمرے سے اس وڈیو کی پوری فوٹیج ڈیلیٹ کرنا بھول گئی تھیں اور یہی فوٹیج مالانے حاصل کر لی تھی لیکن اس فوٹیج میں کچھ گڑبڑ تھی اسلئے وہ اس وڈیو کو اشعر کے پاس لے آئی تھی جو اس نے منٹوں میں ٹھیک کی تھی

کمرے میں صرف پنکھا چل رہا تھا علی اور میر کی آنکھیں لیپ ٹاپ پر جمی تھیں جیسے جیسے وہ وڈیو آگے بڑھ رہی تھی رابعہ کا بیٹھنا محال ہو گیا تھا لیکن وہ حارث کی نظروں سے ڈر رہی تھی جو صرف سے دیکھ رہا تھا علی کی آنکھ سے آنسو ایسے روانہ ہوئے تھے کہ جیسے برسوں سے جما کئے گئے ہوں وہ دھڑام سے زمین پر گرا تھا مالانے سب سن رہی تھی اسکی دھڑکنیں بہت تیز ہو گئیں تھیں سانس اکھڑ رہی تھی اسکی

میر نے بے ساختہ کر سی کو تھاما تھا

'حارث اپنی گن نکال کر ٹیبل پر رکھو' مالا کیا چاہتی تھی وہ نہیں جانتا تھا اور نہ ہی وہ ایسا کرنا چاہ رہا تھا اسے لگا کسی نہ کسی کیلئے ایسبوی لینس منگانی پڑے گی

'میں نہیں کروں گا یہ' اس نے پہلی بار بولا تھا میر نے اپنی سرخ آنکھیں حارث کی طرف کیں تو وہ اپنے قدم پیچھے کر گیا مالانے آنکھوں پر چشمہ لگایا اور سکریں اون کی پھر سے اب سارا منظر واضح تھا

'میر ابھائی میر وہ بھائی تھا میرا' علی چیخا تھا اس کو لگا اسکا قتل علی نے خود کیا ہے وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا ہریانی سا ہو کر اپنے بال کھینچنے لگا 'آہہہہہ' وہ چیخ رہا تھا بری طرح میر کی نظر حارث کی روالور پر اٹھی تھی

'میں ماردوں گا اسے میں جان لے لوں گا اسکی' میر نے ایک ہی جست حارث کی گن نکالی اور رابعہ پر تانی رابعہ زمین پر نظریں گاڑے کھڑی تھی

'حارث فون اسپیکر پر کرو' مالا چیخی لیکن وہ دم سادھے کھڑا تھا سچویشن بگڑ رہی تھی 'حارث فون اسپیکر پر کرو' وہ ایک بار پھر چیخی تو حارث نے خالی نظروں سے سی سی ٹی وی کیمرہ کو دیکھا اور جیب سے فون نکال کر اسپیکر پر کیا میر ٹریگر دبانے والا تھا

'رک جاؤ میر گیلانی' مالا کی دھاڑ نے سب کو سکتے میں کیا تھا
'آج میں نہیں رکوں گا جان سے ماردوں گا اسے میرے دوست کو کھا گئی یہ' وہ پاگل ہو رہا تھا علی خالی خالی نظروں سے فون کو دیکھ رہا تھا

'میر گیلانی ہوش میں آؤ قتل اس نے نہیں قتل تم نے کیا ہے' حارث کے ہاتھ سے فون چھوٹا تھا لیکن علی نے پکڑ لیا تھا

'چپ بلکل چپ بکو اس بند' وہ دھاڑا

'کیوں سچ سننے سے ڈر لگ رہا ہے تو لگنا بھی چاہئے سنو تم سب جنید کے قتل کی پلیننگ کرنے والا یہ خود تھا اپنے دوست کو اس نے خود اپنے ہاتھوں سے مارا ہے' ہاں مالا کی کافی لفظ میں سچائی تھی 'قتل اس نے کیا ہے لیکن قاتل تم ہو گناہ اس نے کیا ہے گناہ گار تم ہو جرم اس نے کیا ہے لیکن مجرم تم ہو' اور مالا کی بات نے بہت کچھ سمجھا دیا تھا میرا بندوق والا ہاتھ نیچے ہوا تھا وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گر اور دھاڑیں مار مار کر رویا بھروسہ اور مان کا ٹوٹنا بہت خطرناک ہوتا ہے اور اس سے بھی زیادہ خطرناک غرور ٹوٹنے کا ہوتا ہے اور میرا غرور اس بات میں تھا کہ اس نے اب تک جو فیصلہ کیا وہ ٹھیک تھا

ہاتھ میں موجود گن کا رخ مڑا تھا اور اب وہ گن اس کے سر پر تھی مالا کی ہچکیاں بندھی تھیں آنسو رواں ہوئے تھے وہ جانتی تھی وہ جانتی تھی وہ اپنی جان لے لے گا

'نہیں میرا نہیں میں مر جاؤں گی مجھے مار دو لیکن خود کو کچھ مت کرو' رابعیہ کی جان نکلی تھی وہ دوڑ کر اس کے پاس آئی 'کیوں رو رہی ہو تم ہم سب کو برباد کرنے والی تم ہو رابعیہ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے دیکھو اسے 'میرا نے اس کا رخ علی کی طرف کیا 'یہ بھائی بولتا تھا اسے اس بھائی کیلئے اس نے جان دینے والی بہن کو دھوکا دیا یہ اسے دیکھ رہی ہو' اب اس کا رخ حارث کی طرف موڑا تھا 'یہ اپنی ڈیوٹی سے اتنا لوٹ گیا تھا کہ اسے میں غلط اور لالہ رخ ٹھیک لگی تھی یہ سب اس نے لالہ رخ کے کہنے پر کیا وہ سچی تھی دیکھو اس نے ثابت کیا 'جس ہاتھ میں گن تھی اسی ہاتھ سے اشارہ کیے تھے مالا سر تھا مے سب سن رہی تھی

'لالی سے بدلہ لینے کیلئے اتنا بڑا گیم پلین کیا لیکن کس چیز کا بدلہ گناہ گار تو تم تھیں...' وہ بہت کچھ بول رہا تھا سب خاموش تھے

'حادثہ فون ایس ایس پی صاحب کو پکڑاؤ لیکن اسپیکر پر ہی رکھنا' حادثہ نے خاموشی سے فون میر کو پکڑا دیا وہ فون پکڑے دیوار سے ٹیک لگا گیا

'غلطی سب کرتے ہیں لیکن گناہ کوئی کوئی کرتا ہے اور تمہیں پتا ہے اس دنیا میں سب سے زیادہ گناہ کرنے والوں کی تعداد ہے اور افسوس اس بات کا ہے کہ اس میں مسلمان بھی شامل ہیں اور مسلمان پتا ہے گناہ کرنے کے بعد کیا کہتے ہیں 'وہ پل بھر کیلئے خاموش ہوئی پھر دوبارہ گویا ہوئی' وہ کہتے ہیں کہ شیطان کے بہکاوے میں آگئے تھے اسی طرح قسمت ہے سب اپنی قسمت خود لکھتے ہیں وہ کہاوت سنی ہے کر بھلا تو ہو بھلا کر برا تو ہو برا یہی تو ہے سب کچھ لیکن کچھ لوگ اسے قسمت کا لکھا سمجھتے ہیں لیکن میر گیلانی خدا تو سب دیکھ رہا ہے نہ وہ یہ بھی دیکھ رہا ہے کہ کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون سچ وہ یہ بھی دیکھ رہا ہے کہ کس نے کتنا بڑا گناہ کیا ہے اور کون غلطی کر کے معافی مانگ رہا ہے تم رابعہ کو کسی بات کی سزا مت دو کیونکہ رابعہ اس وقت شیطان کے بہکاوے میں تھی اب اگر وہ راہ راست پر چلنا چاہ رہی ہے تو ہم اس کا ماضی اسکے سر پر کیوں مسلط کریں اچھے برے کی سزا تو خدا دیتا ہے تمہارے اس فعل سے جنید خفا ہو گا کیونکہ وہ رابعہ سے عشق کرتا تھا' اسکی اس بات پر علی اپنا سر گھٹنوں میں دے گیا میر نے ہونٹ دبا کر اسکی روکی

'ہاں آخر میں ایک بات ضرور کہنا چاہیں گے ہم نا تو آپ کو معاف کریں گے نا ہی ڈاکٹر صاحب کو اور رابعیہ کو تو بالکل بھی معاف نہیں کریں گے ہمارا خدا جانتا ہے دھوکے کی اذیت کتنی بڑی تھی جیسے ابھی تمہارا دل کیا تھا نہ خود کو ختم کرنے کا باخدا ہم نے تین بار خود کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی 'علی سسک اٹھا تھا ہاں وہ واقعی بہت مضبوط تھی اسکی مضبوطی نے آج دو مردوں کو اسکے سامنے ڈھیر کیا تھا

'اور پتا ہے کیا' وہ مزید بولی جبکہ وہاں موجود لوگوں میں اسکو سننے کی ہمت ختم ہو گئی تھی 'ہماری زندگی چار لفظوں کے گرد گھوم رہی ہے محبت دھوکا عشق اور فریب لیکن قانون کا دستور یہی چار لفظ ہیں لیکن الگ طریقے سے وہ کہتا ہے محبت عشق دھوکا اور فریب لیکن ہمارے الگ کیوں ہیں پتا ہے کیونکہ ہمیں محبت میں دھوکا ملا اور عشق میں فریب ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے گا ایس ایس پی صاحب آپ ہوں ڈاکٹر صاحب ہوں یا رابعیہ تم لوگوں کا عشق "ہمارے عشق کے آگے مٹی کا ڈھیر ہے" اور کچھ نہیں 'وہ اب خاموش ہو گئی تھی تبھی اسکی نظر اسکرین کی طرف اٹھی تھی اور بس یہی وہ لمحہ تھا جب اسکی سانسیں رک گئیں کیونکہ

میر نے گن کا پھر سے اپنے سر پر رکھی تھی ٹریگر دبا رہا تھا

'حارث ایس ایس پی صاحب کو دیکھو' وہ چیخی سب نے نظریں میر کی طرف کیں ٹریگر دبا اور گولی چلی لیکن گولی چلنے سے پہلے حارث نے اسکا ہاتھ اوپر کر دیا تھا اور پتا ہے بد قسمتی کیا ہے کہ وہ گولی میر کے سر کو چیر گئی تھی

کوچہء عشق تیری خاک کے کیا کہنے ہیں

سر میں پڑتی ہے تو لچپال بنا دیتی ہے!...

'سر دو گھنٹے ہو گئے ہیں مگر مالا میم ابھی تک اپنے کین سے باہر نہیں نکلیں اور دروازہ بھی اندر سے لوک ہے کچھ دیر پہلے پوچھا تو کہہ رہی تھیں کہ انکی طبیعت خراب ہے آئی تھنک سر انکی زیادہ طبیعت خراب ہو گئی ہے سر سارا کام اٹکا پڑا ہے' آفس کے ایک کولیگ نے ساری بات غازی کو بتائی وہ ٹیبل پر سنجیدہ سا بیٹھا تھا

'اس سے پہلے کبھی ایسا ہوا ہے' سر سراتا لہجہ

'نہیں سر کبھی نہیں' سب ٹینشن میں تھے ہوتے بھی کیوں نہیں کام سنبھالنے والا چھپ کر بیٹھا تھا کام رک گیا تھا

'ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں' وہ کہتا ہوا مالا کے کین کی طرف بڑھا تھا دل تو اسکا بھی رک گیا تھا تبھی اسکا موبائل رنگ ہوا اس نے رک کر موبائل نکالا اور یس کر کے کان پر لگایا

'کہو از حف' اسکا مطلب فون پر از حف تھا

'سر میر گیلانی کراچی گیا تھا' وہ چپ ہوا

'آگے بولو' وہی سر سراتا لہجہ

'سر میر گیلانی نے خود کو گولی مار لی ہے' اسکی بات پر اس نے بے ساختہ دیوار کو تھاما اور وہ جان گیا تھا کہ لالہ رخ ابھی تک آفس میں کیوں بند ہے اس نے فون بند کیا اور بھاگ اس کے کین تک آیا سب نے اسکا یہ رویہ دیکھا تھا اس سے پہلے وہ دروازہ نوک کرتا یا کھولتا دروازہ خود ہی کھل گیا

مالا کافی دیر سے لیپ ٹاپ کی سکرین پر میر کی جگہ پڑا اسکا خون دیکھ رہی تھی تو کیا یہ انصاف تھا لیکن انصاف تو تب ہوتا نا جب وہ بھی مر جاتی لیکن وہ تو زندہ تھی تو کیا وہ اتنے کمزور اعصاب کا مالک تھا کہ خود کشی کر بیٹھا

ہاں اس نے رابعہ کو بچایا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ غلطی نا تو میر کی ہے اور نا رابعہ کی غلطی تو سراسر اسکے باپ کی ہے گناہ تو اسکے باپ نے کیا تھا ہاں یہ سب کچھ پلین کرنے والا اسانیل عثمانی تھا اسکے ہاتھوں میں سب کی ڈوریں تھیں اس نے سب کو کھڑ پتلی بنایا تھا جیسا جس کو چاہتا نا چاہتا تو سزا کا حقدار اور موت کا حقدار تو وہ ہے اسلئے اس نے جو خود کشی کرنے کی کوشش کی تھی اس بات پر زندہ تھی کہ اپنے باپ سے بدلہ لے گی

آج صبح ہی تو اسکے باپ نے اسکے اپنے شیش محل بلایا تھا اب اگر انصاف ہو ہی رہا ہے تو انصاف ہو ہی جائے وہ پھنکارتی ہوئی اٹھی اور اپنے باپ کے گھر جانے کیلئے نکلی

سامنے کھڑے غازی کو نا دیکھ سکی اور بری طرح ٹکرائی اس سے پہلے وہ گرتی غازی نے ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر اسے گرنے سے کچھ اس طرح بچایا کہ وہ اسکے سینے سے ٹکرائی

دوسری طرف غازی تڑپ اٹھا تھا اسکی یہ حالت دیکھ کر اپنا دایاں ہاتھ اسکے گال پر رکھا

'کیا ہوا ہے' اسکے لہجے میں بے پناہ فکر تھی بھاری مخصوص سی آواز سن کر آنکھیں اٹھائیں تو نا چاہتے ہوئے بھی ایک آنسو ٹوٹ کر گر غازی نے اپنے انگوٹھے سے اسکا گال صاف کیا

'کچھ نہیں' اسکا لہجہ بھیگا بھیگا سا تھا غازی نے اسکی آنکھوں سے چشمہ ہٹایا تو وہ قاتل آنکھیں رو برو ہوئیں

'کچھ ہوا نہیں ہے تو یہ موتی گر رہے ہیں کچھ ہو جاتا ہے تو کیا ہوتا' کتنا خوبصورت نرمی بھرا لہجہ تھا اسکا کہ مالانے ہونٹ دبا کر سسکی روکی

'ہمیں گھر جانا ہے' اس نے بچوں جیسے انداز میں کہا تو وہ مسکرا گیا

'بس اب گھر جائیں گے چلو میں چھوڑ دوں' مالا کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ کیسے اسکے سینے سے لگی کھڑی ہے اور وہ تو بڑے مزے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا کوئی فکر ہی نہیں تھی کہ کون اسے دیکھ رہا ہے اور کون نہیں

'آپ کیوں جائیں گے ہم خود جائیں گے' وہ کبھی کبھار ایسی معصوم ہو جاتی تھی جیسے کبھی شیرنی ہو ہی نا جیسے ابھی وہ ٹینشنوں میں گھری معصومیت سے اس سے پوچھ رہی تھی

'کیوں کہ تمہاری طبیعت خراب ہے' غازی نے اسکا دماغ گھمایا

'ہماری خراب طبیعت ہاں ہے' وہ شاید زیادہ ٹینشن میں تھی اسلئے الٹا بول رہی تھی غازی نے چند پل اسے ایسے ہی دیکھا

'آؤ میں چھوڑ دوں' اب اس نے اسکا ہاتھ تھاما تھا جو مالانے چھڑایا

'کہانا ہم خود جائیں گے' وہ کہتے ہی آگے بڑھی تھی وہ اسکے پیچھے پیچھے آیا لیکن وہ تیز رفتاری سے آگے بڑھتی رکشہ روکا چکی تھی اور اس میں بیٹھ کر جا چکی تھی

پیچھے اس نے اپنے موبائل سے ازحف کو کال ملائی

'کیسا ہے وہ پہلے کے لہجے میں اور اب کے لہجے میں بے حد فرق تھا وہی سر سر اتا لہجہ
'سرگولی دماغ کی رگوں کو چھو کر گزری ہے گولی لگی نہیں ہے سر تب یہ حال ہے کہ آپریشن کرنا پڑ رہا ہے' اسکی
بات پر اس نے دانت کچکچائے اور اس راستے پر نظریں مرکوز کیں جہاں سے وہ گئی تھی
'جب مر جائے تب بتانا مجھے' زہر خند لہجہ



زاعشہ مالا کے کمرے میں چنکو کے کپڑے لینے گئی تھی وہ کپڑے لے کر واپس پلٹی اسکے پیروں میں ایک کاغذ آیا
اس نے جھک کر وہ کاغذ اٹھایا

'رابعیہ خان میر گیلانی علی آفندی جنید خان اسابیل عثمانی دلاور عثمانی کوثر ماما آئمہ آنٹی روشنی ماما' ان سب نے نام
لکھے تھے اور ان سب کے ناموں کے آگے کچھ لکھا تھا شاید انکے جرم لکھے تھے

"رابعیہ خان (ہمارا سب کچھ چھین گئی پھر بھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی)

میر گیلانی (یہ وہ شخص تھا جس سے ہم نے عشق کیا تھا لیکن یہ فریب کر گیا)

علی آفندی (بھائی کے نام کا مزاق اڑانے والا لیکن ہم بہن ہونے کا حق ادا کر چکے ہیں)

جنید خان (اس نے کوئی گناہ نہیں کیا لیکن اس نے ایک غلطی کی تھی کہ اپنے قتل والے دن ہمیں فون کر کے بلایا تھا ہاں وہ جانتا تھا کہ وہ نہیں بچے گا پھر بھی اس نے ہمیں بلایا اور اس دن کی رات تھی اور آج کا دن ہے خود تو مر گیا وہ پیچھے ہمیں اذیتیں سہنے کیلئے چھوڑ گیا)

اسابیل عثمانی (ہم پہلے خود کو یتیم سمجھتے تھے تو خوش تھے لیکن جب سے ہمارا باپ ہماری زندگی میں آیا ہے ناہم خوش رہنا بھول گئے)

دلاور عثمانی (یہ ہمارے گناہ گار نہیں ہیں لیکن یہ خدا کے آگے گناہ گار ہے جس نے اپنے بیٹے کی تربیت نہیں کی) کوثر ماما (یہ ہماری عزیز ترین ماں تھی جو ہمیں پیدا کر کے خود منوں مٹی تلے جاسوئی کہ اب اسکا مقدمہ اسکی بیٹی لڑے گی بس اسی بھروسہ ہر زندہ ہیں کہ لڑیں گے ضرور)

آئمہ آنٹی (ہمیں ان سے ایک شکایت کے کہ وہ ہمیں سب باتیں کیوں نہیں بتا کر گئیں خیر جو سچ رہ گیا ہے وہ ہم خود ہی ڈھونڈ لیں گے)

روشنی ماما (اپنے بیٹے کی ذمہ داری ہمارے کاندھوں پر ڈال گئیں یہ تو سوچ لیتیں کہ اگر ہم نا بھاپائے تو) ہم ایک شکایت ضرور کریں گے کہ ہمیں کیوں اتنی ذمہ داریوں سے باندھ گئے ہیں کہ ہمیں خود کشی کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے تو کہیں ایک اور شکایت بھی ہے کہ ہمیں ایسی اذیتیں دی ہی کیوں کہ ہمیں خود کشی کرنی پڑے " زاعشہ بے یقینی سے ایک ایک لفظ پڑھ رہی تھی کونسے دھوکے کو نسا سچ اتنے سارے لوگ اتنے سارے کھیل خود کشی کی تھی اس نے

'مالا... اسکے ہونٹ سرگوشی میں ہلے تھے وہ خاموشی سے اٹھی اور عائشہ کے پاس گئی اور اسے وہ کاغذ پڑھایا چند پل
تو وہ بھی دہل گئی تھی



میرگیلانی ہو اسپتال میں اڈمٹ تھا یہ تو خدا کا شکر تھا کہ اسے گولی نہیں لگی تھی لیکن اسکی کچھ ضروری رگیں پھٹ
گئیں تھیں جسکی وجہ سے آپریشن تھیر میں لے جایا گیا تھا اسے
اور دوسری طرف رابعیہ خان کا مس کیرج ہوا تھا اور بری خبر تو یہ تھی کہ وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی ہاں ایسے لوگ
جنت کے قابل بھی نہیں ہوتے

رابعیہ ہسپتال میں بری طرح تڑپی تھی ہاں اس نے کافی خواب دیکھے تھے اپنی اولاد کیلئے میر کے سنگ اور آج وہ
خالی رہ گئی تھی ناتو میر ملا تھا نا اسکی اولاد لیکن ابھی انصاف کہاں ہوا تھا ابھی تو بہت کچھ بھگتنا تھا کیونکہ...
میر کے آپریشن کو دو گھنٹے ہو گئے تھے باہر علی شدت سے دعائیں مانگ رہا تھا حادثہ مالا کو فون پر فون کر رہا تھا لیکن
وہ نا جانے کہاں تھی

'اگر سر کو کچھ ہو گیا تو' حادثہ بے جان سا صوفے پر گرا
'تو میں بھی خود کو ختم کر لوں گا' علی کی آنکھیں لال سرخ تھیں

'سنا ہے آپ کی منگنی ہو چکی ہے' حارث شاید کچھ کرید رہا تھا اسکی بات پر علی کی آنکھوں کے سامنے کسی کا عکس لہرایا تھا
پری...

'سنو میر کے لئے دعا کرنے سے پہلے اس نے جو خراب کیا ہے وہ ٹھیک کر دیں تو بہتر ہو گا' علی شاید کچھ دور کی سوچ
رہا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسکا انجام کیا ہونے والا ہے

'چلیں ابھی آپریشن میں وقت ہے تقریباً دو گھنٹے تب تک امان اللہ یہیں پر ہے' وہ دونوں کچھ دیر بعد باہر نکلے تھے
کچھ دیر بعد گاڑی شاہ ولا کے باہر کی تھی وہ علی جھکا سر کیے اندر داخل ہوا تھا
'ارے علی بیٹا تم آؤ نہ' شبانہ بیگم نے دیکھا تو خوش ہو گئیں تھیں

'آئی آپ پلینرز دانیال اور زمان انکل کو بھی بلا لیں مجھے ضروری بات کرنی ہے' اسکے سنجیدہ لہجے پر انہیں بات کی
سگینی کا احساس ہوا تھا اور کچھ ہر دیر بعد سب موجود تھے حارث اور وہ ایک صوفے پر بیٹھے تھے
حارث بار بار ہسپتال فون کر کر کے پوچھ رہا تھا کہ سب ٹھیک تو ہے اور امان اللہ اسے ہر بار دعا کرنے کی تلقین
کر کے فون کاٹ دیتا

'بیٹا آپ اتنی اچانک اور کیا بات ہے کچھ ہوا ہے کیا زمان صاحب نے نرمی سے پوچھا دانیال بھی سوالیہ نظروں سے
دیکھ رہا تھا پری فصیحہ شبانہ بیگم سب بیٹھے تھے

'آئی میں میر گیلانی کا دوست ہوں جس نے لالہ رخ سے نکاح کیا تھا' وہ نظریں جھکا کر کہہ رہا تھا پری نے پہلو بدلا
ہاں اسے لگ رہا تھا کچھ غلط ہے

'ہم سب جانتے ہیں' دانیال نے بات آگے بڑھائی

'میر ہو اسپتال میں اڈمٹ ہے اسکے سر پر گولی لگی ہے' اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے سب ششدر رہ گئے تھے

'گولی... کیسے اور لالی' سب کے منہ سے ایسے ہی کچھ الفاظ ادا ہوئے تھے

'شاید آپ لوگوں کو نہیں پتا ہو گا مگر لالہ رخ ایک کیس میں بری طرح پھنسی تھی جنید مرڈر کیس اس پر الزام آیا تھا کہ اس نے قتل کیا ہے اور جسکا قتل ہوا تھا وہ میر اور میرا بہترین دوست تھا' اسکی بات پر دانیال کو لالی کی ایک بات یاد آئی تھی اس نے کہا تھا کہ قتل وہاں کے ایس ایس پی جے بہترین دوست کا ہوا ہے لیکن اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ قتل کا الزام اسکے سر پر آیا ہے

'جس نے یہ قتل کیا تھا وہ لالی کو پھنساتی چل گئی اور وہ پھنس گئی وجہ اسکا موقع واردات پر موجود ہونا تھا اور دوسرے دن جب آپ لوگوں نے لالی کو وہاں مردوں کے ساتھ دیکھا تھا وہ سب جھوٹ تھا میرا کڈنیپ ہوا تھا لالی نے مجھے بچایا میر تو مجھے ڈھونڈتا ہوا وہاں پہنچا تھا جو تصویریں آپ کو دکھائی گئیں سب جھوٹ تھا' وہ کہہ رہا تھا صرف لیکن سامنے بیٹھے لوگ سن ہو گئے تھے جبکہ پری کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اسکی بات سچ ثابت ہوئی تھی وہ جانتی تھی اس نے ایسا کچھ نہیں کیا

'وہ تصویریں سب جھوٹ میر نے جو کہا جھوٹ کیونکہ وہ بدل لے رہا تھا آپ لوگ ایمان لے آئے اور اسکا نکاح میر کے ساتھ کر دیا میر نے اسے ٹور چر کیا جیل میں ڈالا مارا پیٹا وہ جیل سے بھاگ گئی میر نے اسے پکڑ لیا ان لوگوں کے

نکاح کامیر کے گھر والوں کو پتا چل گیا تھا اسلئے ان دونوں کو وہاں جانا پڑا پھر میں نے اور میر نے پلین بنایا کیونکہ ہم مان گئے تھے کہ اس نے ہی قتل کیا ہے ہم دونوں نے اسے پھنسا یا میر نے جھوٹے عشق کی کہانی بنائی اور میں نے بھائی ہونے کی 'دانیال کو لگا قیامت آئی ہے شاید زمان صاحب بس سن رہے تھے سب شبانہ بیگم نے دوپٹے کو مضبوطی سے تھام پری بے یقینی سے دیکھ رہی تھی فصیحہ سن تھی بلکل

'نکاح جو ہو اوہ بھی جھوٹا تھا جب نکاح ہوا اس پر سب جھوٹ لکھا تھا لیکن جب وہ نکاح نامہ لاہور پہنچا تب اسے بدل دیا گیا تھا لیکن سائن وغیرہ آسانی سے کاپی ہو گئے تھے لالی آہستہ آہستہ اسکے عشق میں ڈوب گئی تھی مجھ پر اندھا بھروسہ کرنے لگی تھی تبھی وہ قاتل رابعیہ خان سامنے آئی جس نے قتل کیا تھا اس نے جھوٹی کہانی بنائی تو میر نے اس سے شادی کر لی تبھی ایک نقلی گواہ سامنے آیا اس نے گواہی دی کہ قتل لالہ رخ نے کیا ہے بس پھر کھیل کو اختتام تک لانا تھا اور یہ کام ساڑھے چھ مہینے پہلے جس دن ان دونوں کا نکاح ہوا تھا اس دن ہو امیر نے اسے ناصر ف گرفتار کیا ثبوتوں کے ساتھ بلکہ اسے سب سچائی بتائی اور پتا ہے اس نے مجھے کچھ نہیں کہا تھا بلکہ اس نے مجھے پری کی تصویر لا کر ہاتھ میں پکڑائی تھی اور کہا تھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ آپ رانجھا بنیں اسے گرفتار کیا وہ روتی رہی سچ بتاتی رہی لیکن کسی نے یقین نہیں کیا 'وہ خاموش ہوا تھا سکوت چھایا ہوا تھا لاؤنج میں حارث بلا وجہ شرمندہ ہو رہا تھا 'کہاں ہے لالہ رخ جیل میں...؟' زمان صاحب کا ٹھنڈا ٹھار لہجہ

'لالہ رخ کو دو مہینے ٹور چر کیا گیا اسکے بعد لاہور کے سینٹرل جیل بھیج دیا گیا وہاں پر اس نے اپنے کیس کی واحد گواہ سینارا حیل کا قتل کیا وہیں پر ایک ایس پی کو دھنکا کہ وہ بستر سے اٹھنے کے قابل نہیں رہا اور پھر کچھ دن بعد اسی جیل

کی دھجیاں اڑاتے ہوئے وہاں سے فرار ہو گئی پوری جیل کو آگ لگائی تھی اس نے صرف یہ نہیں اسابیل عثمانی کا بیٹا اغوا کر کے بھاگی ہے وہ 'حارث کی باتوں پر وہ لوگ حیرتوں کے پہاڑ تلے دبے تھے اور پھر جہاں بات آئی اسابیل کی تو زمان صاحب نے آنکھیں زور سے میچیں اور پھر کھولیں ہاں اخباروں میں دیکھا تھا اسکا ننھا سا بیٹا تبھی پری اٹھی تھی اور اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی نکالی اور علی کے ہاتھ پر رکھی

'معاف کیجئے گا ڈاکٹر صاحب مجھ میں میری بہن جتنا ظرف نہیں ہے کہ آپ کو معاف کر سکوں جتنا جلدی ہو سکے نکل جائیں یہاں سے اور خدا میر گیلانی کو زندگی دے لیکن ایسی بدتر زندگی دے کہ اس کے ساتھ ساتھ تم سب بھی تڑپ اٹھو' اور اسکی بات میں کتنی سچائی تھی یہ تو بعد میں پتا چلنا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اسے چھوڑ دے گی لیکن وہ میر کیلئے آیا تھا اور دیکھو اپنا سب کچھ لٹا کر جا رہا تھا

آج لکھنے کو کچھ نہیں
بس ایسے سمجھو دل اداس ہے



وہ آج پھر اس شیش محل میں موجود تھی کسی نے نہیں روکا اسے شاید اسی کے آنے کا انتظار تھا یہاں کے مکینوں کو لیکن وہ کیوں نہیں سمجھتے کہ اگر جو کسی دن طوفان بن کر آئی وہ تو ڈھیر کر دے گی اس شیش محل کو وہ لاؤنج میں بیٹھی تھی خاموش لال سرخ آنکھیں زمین پر گڑی تھیں ہونٹ خاموش تھے تبھی وہ اندر داخل ہوا تھا اسابیل عثمانی لیکن اس نے نظریں نہیں اٹھائی تھیں

'آج تو بڑے لوگ آئے ہیں... اسکی بات مکمل نہیں ہوئی تھی

'چھوٹے لوگوں کے گھر پر' اس نے تمسخر اڑاتی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر صوفے سے ٹیک لگاتی بائیں ٹانگ پر دائیں ٹانگ کا ٹخنہ رکھا تھا ہاں اب لگ رہی تھی نہ شیرنی

'ویسے ابھی مجھے خبر ملی میر گیلانی کی افسوس ہوا' اس نے دکھ بھرے انداز میں کہا جبکہ مالا اسے ہی دیکھ رہی تھی

'دیکھا مسٹر عثمانی رابعہ خان کو تم نے ہی بھیجا تھا ہمیں برباد کرنے کیلئے اور اب خود ہی دیکھ لو ہمارے ہاتھوں وہ بے چاری برباد ہو گئی' اسکے لہجے میں بھی دکھ تھا جبکہ اسابیل صرف مسکرا رہا تھا

'صحیح کہا لڑکیاں تو ہوتی ہی ایسی ہیں کمزور انہیں تو تم جیسا ہونا چاہئے مضبوط اپنے ارادوں میں اٹل ابھی دیکھو میں تمہیں کچھ ایسا بتانے والا ہوں کے اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہو تو وہ مر جائے گا سنو گی' پہلے اس نے افسوس سے کہا

پھر اس نے تعریف کی اور پھر اس نے دکھ سے کہا مالا خاموش بیٹھی اسے تک رہی تھی

'ہم آپ باپ ہیں ہمارے بد قسمتی سے اسلئے جو کہنا ہے کہیں' اس نے احسان کرنے والے انداز میں کہا تھا

'تمہیں کیا پتا ہے میرے اور کوثر کے بارے میں' اللہ اکبر وہ کیا بتانے لگا تھا

'یہی کہ تم نے ہماری ماں سے زبردستی نکاح کیا اور اپنا حق وصولنے کے بعد انہیں جائیداد کیلئے جان سے مار دیا' وہ نفرت سے بولی تھی جبکہ اسکی بات پر وہ زور سے ہنسا

'تمہیں پتا ہے تمہاری ماں بہت بے وقوف تھی میں تو شروع سے اسکی جائیداد کے پیچھے تھا لیکن مجھے اس سے محبت ہو گئی میں نے پروپوزل بھی بھیجا لیکن اس میں اتنی اکڑ تھی کہ اس نے منع کر دیا' اسکی بات پر مالا تنزیہ ہنسی

'اوہو مطلب کافی پہلے سے بے عزت ہوتے آرہے ہو گڈ گڈ ہمیں اچھا لگا' اس نے ایسے بولا جیسے اسکے سامنے اسکا باپ نہیں بلکہ کوئی اسکا ہم عمر کھڑا ہے

'آگے تو سنو' انہوں نے جیسے ڈانٹا تو مالا نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ اب وہ خاموش رہے گی' پھر میں نے طارق خان کے ساتھ مل کر تمہاری ماں کی بربادی کا پلین بنایا' اسکی بات پر مالا نے ایسے سر ہلایا جیسے کوئی عام بات ہو

'اور تمہیں یہ جان کر بڑا دکھ ہو گا کہ میں نے تمہاری ماں کو اغوا کیا تھا (اور سامنے بیٹھی مالا کی شوخی ہو ا ہوئی تھی) اسکے وجود سے اپنی پیاس بجھائی... وہ مزید بولتا کہ مالا اسکا گریبان تھام گئی

'گھٹیا انسان تیری ہمت کیسے ہوئی شرم نہیں آئی کسی معصوم کلی کو روندتے ہوئے' وہ دھاڑی تھی اسکا دل کیا ٹکڑے ٹکڑے کر دے اسکے' جائیداد کے نشے میں اتنا ڈوب گئے تھے کہ اتنا گر گئے' نفرت تو بہت چھوٹا لفظ تھا اسکی آنکھوں سے نکلتی چنگاریوں کو نام دینے کیلئے

اسا بیل خاموش کھڑا اسکی آنکھیں دیکھ رہا تھا یہ پہلا باب ہو گا جو اپنی ہی اولاد کو وجہ دے رہا تھا خود کا وجود ختم کرنے کیلئے تبھی اس نے اسکے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹائے 'میری پیاری سی بیٹی اسکے بعد پتا ہے کیا ہوا' اس نے مزید زہرا گلنا چاہا

'شٹ آپ اسا بیل عثمانی' اسکی آنکھیں لہو ٹپکار ہی تھیں وہ سب بھوک گئیں تھی کونسا میر گیلانی کہاں کی رابیچہ اور کون علی یاد تھی تو بس اپنی ماں

'ارے ابھی نہیں پھر پتا ہے کیا ہوا پھر اس گناہ کا ثبوت مطلب تم اس دنیا میں آئیں' اسکی بات پر مالا سن ہوئی تھی اسکے ہاتھ جو کے پہلے مٹھیوں کی شکل میں تھے اب کھل گئے تھے ماتھے کی جو رگیں واضح ہوئی تھیں اب پھر سے گم ہوئی تھیں

'تم نے ہماری ماں سے نکاح نہیں کیا تھا' وہ کیسے یہ الفاظ کہہ رہی تھی وہی جانتی تھی 'چاہتا تھا کرنا مگر اسے پتا چل گیا کہ وہ میں ہی تھا جس نے اسکی عزت داغ دار کی تو اس نے چوری چھپے کیس کیا تو میں نے اس کیس کے ساتھ اسے بھی مٹی میں ملا یا لیکن تم بچ گئیں' وہ آخر میں نفرت سے بولا 'اوہ ہاں تم میری بیٹی ضرور ہو لیکن میری ناجائز اولاد' اس نے اطمینان سے اسکا اطمینان غارت کیا اور سکون سے صوفے پر جیسے پہلے مالا بیٹھی تھی ویسے بیٹھ گیا

'کیا ثبوت ہے تمہارے پاس' اسکے اعصاب اسکا ہاتھ چھوڑ رہے تھے وہ ہوش کھور ہی تھی

'ہاں ثبوت زمان کے پاس رہیں تھیں نہ تم اسکی بیوی سب جانتی ہے فون تو ہو گا ہی اٹھاؤ فون اور بات کر لو' اسکی بات پر اس نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل نکالا ان سیو نمبر تھا گھر کا اس نے نمبر ملایا اور کان سے لگایا دوسری طرف علی ابھی نکلا تھا گھر سے ان سب کو پچھتاؤں کے گھیرے میں چھوڑ کر پری تو کمرے میں بند ہو گئی تھی البتہ وہ سب ابھی بھی وہیں موجود تھے تبھی فون رنگ ہو اتو شبانہ بیگم نے اٹھایا 'ہیلو' دوسری طرف شبانہ بیگم کی آواز سن کی تڑپتی روح کو جیسے سکون ہوا تھا 'ہیلو امی' لالی کی آواز کیا سنائی دی وہ چند پل تو بے یقین رہیں اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں سب حیران سے انہیں دیکھ رہے تھے

'کون ہے فون پر' دانیال بھی تڑپ اٹھا تھا اسلئے ان کے قریب گیا 'لل... لالی' انکی بات پر اس نے فون لے کر سپیکر ہر کیا

'امی ہم صرف ایک بات پوچھنا چاہتے ہیں' اس کے لہجے میں کچھ تو الگ تھا کہ وہاں بیٹھا ہر شخص چونک گیا 'کیا کوثر ماما اور مسٹر عثمانی نے شادی کی تھی؟' اسکی بات پر وہاں بیٹھے ہر نفوس پر بجلی گری تھی 'وہ... وہ کیا کہتیں سب خاموش تھے جواب دینے کی ہمت جو نہیں تھی

'آپ کو اپنے دونوں بچوں کی قسم' اس نے اپنی قسم نہیں دی تھی ایسا کہنے ہر وہ پھر سے رو دیں اور مالا کو یہ جاننے میں سیکنڈ نہیں لگے تھے کہ ایک اور غم اسکی قسمت میں کچھ دیا گیا ہے اس نے فون بند کیا بلکہ صرف بند نہیں کیا بلکہ وہ فون کھینچ کر دیوار پر دے مارا اور اسابیل کی طرف گھومی

'داداجی نظر نہیں آرہے' اندر پکتا لاوا اور اس پر یہ عجیب سوال اسابیل بری طرح چونکا

'وہ چترال گئے ہیں' اس نے بغیر اٹکے بات مکمل کی

'چترال... کہہ دینا اس بڈھے کو بھی اوپر جانے کی تیاری پکڑے کیونکہ لفٹ تیار کر لی ہے مالانے' اسکا اتنا ٹھنڈا

رٹیکشن وہ کیا کوئی بھی ہوتا حیران ہی ہوتا

دوسری طرف شبانہ بیگم نے بے یقینی سے فون کو دیکھا تو کیا اسابیل واپس آگیا تھا زمان صاحب کیا کہتے وہ تو پہلے ہی

ندامت کے مارے سر نہیں اٹھا پارہے تھے اور پھر یہ

دانیال وہیں زمین پر اپنے گھٹنوں پر دونوں بازو باندھے بیٹھا تھا فصیحہ خاموشی سے اٹھ کر پری کے کمرے میں چلی

گئی تھی



Novel Galaxy

ادھر مالانے شیش محل سے واپسی کیلئے قدم کیسے اٹھائے تھے وہی جانتی تھی کس قدر اذیت ناک تھا یہ سب روش

کہیں سے اڑتا ہوا آیا اور اسکے کندھے پر آبیٹھا وہ مسلسل اسے بہلا رہا تھا لیکن وہ بغیر پلک جھپکائے چلتی جا رہی تھی

کون کہتا ہے سہنا آسان ہوتا ہے نہیں سہنے والا جانتا ہے کہ اس پر کیا گزرتی ہوتی ہے اور ایسا ہی کچھ مالا سہہ رہے تھی وہ سہنے کے ساتھ ضبط کر رہی تھی لیکن بس اسکا ضبط ختم ہوا تھا سامنے ہی اسکا گھر آگیا تھا وہ من من بھر کے قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی جہاں ان سب کی قہقہوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں

اشعر سو نیازا عشہ اور عاشہ چنکو اسکے کمرے میں سو رہا تھا وہ اندر داخل ہوئی تو سب نے اسے دیکھا تو دیکھتے رہ گئے 'مالا...! عجیب بکھری ہوئی سی تھی وہ تب اسے اشعر نے پکارا وہ سب کو نظر انداز کرتی کمرے میں داخل ہوئی نظر ادھر ادھر کہیں نہیں گئی گئی تو صرف بیڈ کے سائیڈ ڈرائپر اس نے ڈرا کھولی اس کے اندر ایک اور سیکریٹ ڈرا تھی اس نے اسے کھولا اور اس میں سے گن نکالی

وہ چاروں اسکے پیچھے آئے تھے جب ان لوگوں نے دل دہلا دینے والا منظر دیکھا کہ مالا سر پر بندوق رکھے کھڑی تھی

'مالا! زاعشہ چیختی ہوئی اسکے پاس بھاگی

'اسکے پاس گن کہاں سے آئی' اشعر بری طرح بوکھلایا سب اسکی طرف بڑھے جب اس نے ایک ہاتھ اٹھایا 'خبردار جو کوئی ہمارے قریب آیا آج ہم خود کو ختم کر لیں گے چلے جاؤ سب ہماری زندگی سے' وہ دھاڑ رہی تھی اسکا یہ روپ ان چاروں نے پہلی بار دیکھا تھا ہمیشہ پیار سے بات کرنے والی آج کیسی شیرنی بنی سامنے آئی تھی 'کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ ہم دوست ہیں نہ سب ٹھیک کریں گے' اشعر نے اسے ہینڈل کرنا چاہا

'کچھ نہیں ہو سکتا اب ہم تم لوگوں کو اپنی ذات کی سچائی بتائیں گے نہ تو تم سب ہمیں چھوڑ جاؤ گے' وہ زخمی شیرنی تھی تو تباہی پھیلا رہی تھی

'ہو اکیا ہے مجھے بتاؤ ہم سب ہیں نہ سب ٹھیک کر دیں گے' عائشہ آہستہ آہستہ اسکے قریب آرہی تھی 'سننا چاہتے ہو تو سنو ہم ایک ناجائز اولاد ہیں' اسکے الفاظ ان لوگوں کے سروں پر بمب بن کر گرے تھے کہ سونیا کہ قدم پیچھے کی طرف اٹھے تھے جن پر مالا کی نظر پڑی تھی

'دیکھا اسکی طرح تم سب بھی ہمیں چھوڑ جاؤ گے' وہ پاگل ہو رہی تھی اسکے سر پر گن تھی انگلیاں ٹریگر ہر پھنسی تھیں 'کوئی قریب نہیں آنا ورنہ ہم خود کو گولی مار لیں گے' اس نے عائشہ کو قریب بڑھتے دیکھ کر کہا اس سے پہلے وہ ٹریگر دباتی چنکو زور سے رویا تھا

مالا کی نظراں سب سے ہوتی ہوئی چنکو پر گئی جو بیٹھا ہوا تھا اور رو رہا تھا اور بس یہیں اسکے ہاتھ سے گن گری تھی اور کہیں وہ خود بھی بے ہوش کر زمین بوس ہوئی تھی

وہ جو گیت تم نے سنا نہیں میرے عمر بھر کا ریاض تھا
میرے عمر بھر کی تھی داستاں جسے تم ہنسی میں اڑا گئے

وہ سب آپریشن تھیٹر کے باہر بیٹھے تھے لاہور خبر پہنچادی گئی تھی قیامت جیسا شور اٹھا تھا وہاں آدھے سے زیادہ لوگ نکلے تھے یہاں آنے کیلئے

رابعہ زرد چہرہ لئے باہر بیٹھی تھی اسکے ساتھ ماہین تھی علی خاموش بس اس دروازے کو دیکھ رہا تھا حادثہ آستینیں گولڈ کئے بیٹھا تھا وہ کافی دیر سے مالا سے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن فون بند آ رہا تھا تبھی ڈاکٹر زباہر آئے تھے سب کہ سب لپک کر ڈاکٹر کے پاس پہنچے

'کیسا ہے وہ' علی نے تڑپ رہا پوچھا

'دیکھیں علی آپ خود ایک ڈاکٹر ہیں بہتر جانتے ہیں انکی حالت کو' وہ آرم آرم سے کہہ رہے تھے

'جو بات ہے وہ کہیں اس طرح پہلیاں بھجوانے سے کچھ نہیں ہوگا' رابعہ پھنکاری

'آپریشن سیکسیس فل رہا لیکن دماغ کی شریان پھٹی ہیں اس وجہ سے وہ ابدی نیند سو گئے ہیں' ان کی بات پر سب

حیرت زدہ رہ گئے

Novel Galaxy

'مطلب' حادثہ نا سمجھی سے بولا

'دماغ پر کسی چیز کا گہرا اثر ہوا تھا جس وجہ سے نروس بریک ڈاؤن ہوا اسکے ساتھ یہ گولی بھی لگی جس وجہ سے کومہ

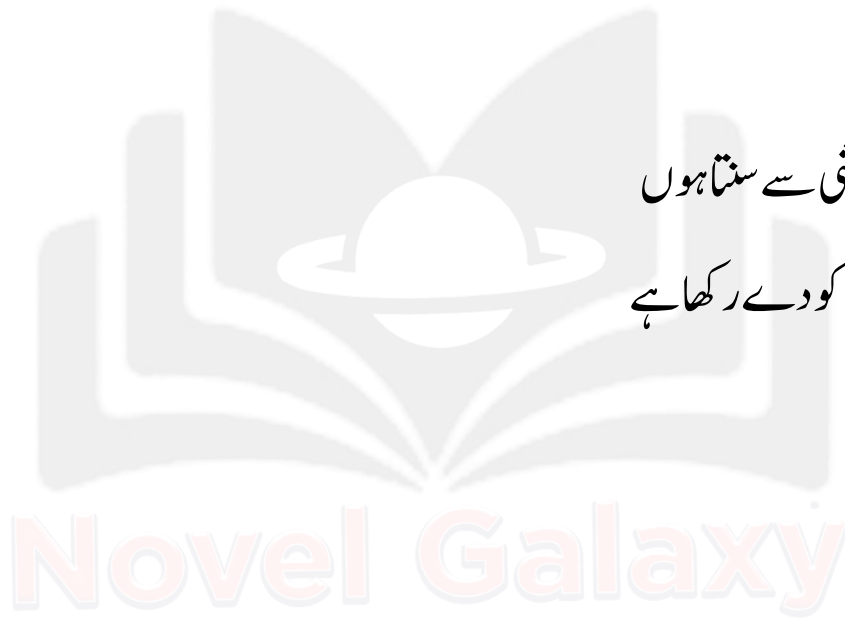
میں جا چکیں ہیں کچھ اندازہ نہیں ہے کہ کب تک ہوش میں آئیں گے' وہ تو کہہ کر جا چکے تھے لیکن پیچھے کھڑے

لوگوں کو زلزلوں میں چھوڑ گئے تھے رابعہ گرتی اسے ماہین سنبھال گئی علی بے جان سا کرسی پر گرا تھا

'کیا یہ انصاف تھا بولو ماہی وہ مجھے گولی مار دیتا مگر اس نے خود کو ماری 'وہ چیختی ہوئی کہہ رہی تھی ماہی کیا کہتی وہ تو بس خدا کی قدرت پر حیران تھی پہلے تو صرف سنا تھا انصاف کا اور اب جب آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی تھی تو زبان گنگ ہو گئی تھی

'سب ختم ہو گیا میں بھی کیوں زندہ ہوں مجھے بھی مر جانا چاہیے 'دوسری طرف علی بھی چیخا تھا کیسی قیامت آئی تھی کہ سب اپنے ساتھ بہا لے گئی تھی کہ نا تو وہ شیرنی ملی تھی نا اسکا عشق ملا تھا اور تو اور میر بھی...

اپنے خلاف باتیں خاموشی سے سنتا ہوں
جواب دینے کا حق وقت کو دے رکھا ہے



اور شکر گزاروں کو اللہ تعالیٰ اچھا بدلہ دے گا

(سورۃ آل عمران 130)

بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے

(سورۃ نثر ح) 6

گہری نیند میں تھی تبھی اچانک سے آنکھ کھلی تو اٹھ کر بیٹھی اپنے ایک نظر چنکو کو دیکھا جو برابر میں سو رہا تھا تبھی نظر صوفے پر اور چنکو کے برابر میں پڑے ہوئے وجودوں پر گئیں زاعشہ اور عائشہ تھیں صبح کے چار بج رہے تھے رات ہونے والا تمام واقع آنکھوں کے سامنے سے گزرا تو اپنی بے ساختگی میں کی گئی حرکت پر خود کو لانت ملانت کی اور بنا آواز پیدا کئے باہر نکلی تو سامنے ہی صوفے پر اشعر سو رہا تھا وہ نفی میں سر ہلاتی عائشہ اور زاعشہ کے کمرے میں گئی اور یہاں حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا کمرے میں سونیا کے ساتھ ملائکہ اشعر کی بہن بھی سو رہی تھی وہ تو واشروم یوز کرنے آئی تھی

'ماشاء اللہ پورا بڑا موجود ہے' وہ غصے میں ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی تبھی پیچھے سے ایک ہو اسی گزری وہ ایک جھٹکے سے گھومی کوئی نہیں تھا تبھی پیچھے پھر سے کوئی گزرا وہ دوبارہ گھومی یہ کیا سین تھا بوس اس نے ایک نظر ادھر ادھر دیکھا تبھی آنکھوں کے بالکل سامنے واشروم کا گیٹ کھلا تھا صرف یہ نہیں لائٹ بھی اون ہوئی تھی اسکے ماتھے پر بل پڑے تھے اس نے ایک نظر ان سب کو دیکھا اور پھر اپنے قدم واشروم کی طرف بڑھائے

واشروم کے اندر گئی تو پانی چل رہا تھا اب تو صحیح معنوں میں دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں اور کانوں میں سونیا کی بتائی ہوئی باتیں گونجی تین چڑیلیں اور ایک بھوت

تبھی اس نے آیت الکرسی کا ورد کیا اور اپنے اوپر اچھے سے پھونک ماری یہ وہ تھی جو بڑے سے بڑے ڈیول کی بھی
بینڈ بجا سکتی تھی لیکن ابھی تو اسکی بینڈ بھوت نے بجائی تھی وہ جلدی سے بھاگ کر کمرے میں آئی اور کمفرٹر میں
دبک گئی

'آل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو' وہ پڑھ رہی تھی تبھی اسے آواز آئی کسی کے چلنے کی اللہ خیر ایک مصیبت ختم نہیں
ہوتی دوسری شروع ہو جاتی ہے



رابعہ اس ٹھنڈے کمرے کے اندر داخل ہوئی جہاں وہ دنیا جہاں سے بے خبر سو رہا تھا سر پر پٹی بندھی تھی
مینٹیلیٹر پر تھا وہ خاموشی سے اسکے برابر میں پڑی ایک کرسی پر بیٹھ گئی آنسو تھے کہ نکلنے کیلئے بے تاب آج وہ حقیقتاً
اکیلی رہ گئی تھی لیکن اسکا میر تو اسکے ساتھ تھا پھر صرف آنکھیں ہی تو بند تھیں
ہاں یہ بات بھی تو سچ تھی سب کو پتا تھی کہ اس نے نہیں پھنسا یا تھا لالہ رخ کو اسکے خود کے باپ نے پھنسا یا تھا اسے
وہ تو صرف اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتی تھی کیا ہو گیا تھا یہ
'میر پلیز ز اٹھ جاؤ پھر تم جو چاہے سزا دینا مجھے گولی مار دینا لیکن اٹھ جاؤ پلیز ز' وہ رو رہی تھی اسکی آنکھوں کے سامنے
دو دن پہلے کا منظر گھوما

'میر میں نے اپنے بیٹے کا نام رامیر دیکھیں گے' وہ مسکرا کر میر کے کندھے سے لگی تھی

'رامیر...؟ یہ کیسا نام ہے' میر نے بھی اسکے گرد اپنے بازو باندھے

'رابعہ کارا اور میر کا میر بن گیا نارامیر' وہ چہکی تو میر کی مسکراہٹ گہری ہوئی

'اور اگر بیٹی ہوئی تو' اس نے اسے الجھایا

'تو ہم اس کا نام رامین رکھیں گے' اسکی اس بات پر میر ٹھٹھکا تھا اسکی طرف دیکھا تو وہ سامنے دیکھتی ہوئی مسکرا رہی تھی

'رامین... اس کے چہرے پر الجھن تھی

'میں جانتی ہوں آپکی امی کا نام رامین تھا نہ اور آپ ان سے بہت محبت بھی کرتے تھے اسی لئے ہماری بیٹی کا نام رامین

ہو گا' وہ مزید چہکی تو میر سرشار ہو گیا ہاں وہ لڑکی اپنے سے عشق کرنے کی وجائیں دیتی تھی تو کیا نہ ہوتا اس سے

عشق

'اچھا تو یہ بات ہے' میر نے گھوم کر اسے باہوں میں اٹھایا تھا اور اسے لے کر گول گھوما تھا اور وہ زور سے کھکھلا رہی

تھی

اور آج وہ سو گیا تھا ایک لمبی نیند کیلئے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ اس نے کب اٹھنا تھا اگر یہ انصاف تھا تو ہاں یہ انصاف

اسکی جان کے رہا تھا وہ مر رہی تھی اندر سے اس کا دل کیا کہیں سے لالہ رخ اسکے سامنے آ جاتے تو وہ اسکے پیر پر جائے

گی اس سے معافی مانگے گی اور جب تک وہ معاف نہیں کرے گی تب تک اپنی ناک اسکی دہلیز پر رگڑتی رہے گی

ابھی تک اسے گرفتار نہیں کیا گیا تھا کیونکہ مالانے حادث کو منع کر دیا تھا وہ جانتی تھی سچ سامنے آنے کے بعد خود ہی میرا سے سزا دے گا اور واقعی وہ گرفتار ہونا زیادہ پسند کرتی

تبھی دروازہ کھلا تھا اور بی جان اندر داخل ہوئی تھیں پیچھے انصار صاحب بھی تھے جن کے ایک ہی دن میں کندھے جھک گئے تھے بیٹے کو ایسی حالت میں دیکھ کر

'میر میرا بچہ' بی جان روتی ہوئیں اسکے پاس گئی تھیں انصار صاحب کی نظریں اپنے بیٹے کے چہرے پر جمی تھیں ایک ایک پل آنکھوں کے سامنے گھوم گیا کیسے اسکی ناک پر غصہ رہتا تھا اور انہیں دیکھ کر غصہ تو دور کی بات ہے نظریں نہیں اٹھاتا تھا وہ کیوں گناہ کوئی اور کرتا ہے اور کیوں سزا ماں باپ سہتے ہیں

تبھی بی جان کی نظر رابعہ پر گئی تھی جو ایک کونے میں کھڑی میر کو تک رہی تھی اسکی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا 'انصار ہم میر کو لے کر گیلانی ہاؤس جائیں گے وہیں رہے گا یہ' بی جان نے ایک فیصلہ کیا تھا انکی بات پر رابعہ نے زخمی نظروں سے انہیں دیکھا

'بی جان... وہ انکے گلے لگنا چاہتی تھی شاید درد کم کرنا چاہتی تھی

'خبردار رابعہ' انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا تھا حادث اور علی بھی اندر آئے 'آپ کا میرا اور ہم لوگوں سے کوئی رشتہ نہیں ہے' انکی بات پر وہ تڑپ کر انکے سامنے گری تھی انکے پیروں میں کہ بی جان قدم پیچھے کر گئیں

بی جان میں مر جاؤں گی مجھے سزا دے دیں ہر رشتہ ختم کر لیں لیکن پلزز مجھے میری دیکھ بھال کیلئے رکھ لیں میں اپنی زندگی گزار دوں گی میرے نام پر وہ ہاتھ جوڑ کر گڑ گڑا رہی تھی ہاں کچھ مہینے پہلے ایسا ہی کچھ ہوا تھا لیکن رابعہ کی جگہ لالی تھی جو میرے آگے گڑ گڑا رہی تھی اور انہی میں رابعہ تھی جو بے حسی بنی کھڑی تھی کو وقت دہرا ہاتھ خود کو

'ایک منٹ' حارث کو نا جانے کیا ہوا کہ بول پڑا 'مالا میرا مطلب لالہ رخ نے کہا تھا کہ رابعہ کو میرا گیلانی کے ساتھ رکھ لیا جائے' وہ اسکا نام لے کر جھوٹ بول رہا تھا

'لیکن کیوں' علی پہلی بار بولا انصار صاحب بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے

'ایک موقع تو خدا بھی دے دیتا ہے پھر ہم کون ہوتے ہیں' اس کی بات پر بی جان نے ایک نظر میرے وجود کو دیکھا اور خاموشی سے اس کے پاس ٹک گئیں

'وہ خدا ہے اور رہی بات لالی کی وہ تو ہے ہی ظرف والی لیکن معاف کرنا ہمارے اندر اتنا ظرف نہیں ہے میں کبھی اجازت نہیں دوں گی رابعہ کو' انکی اندر کی ماں جاگی تھی وہ ماں جو بدلا لینے پر آئی نہ تو نسلیں اجاڑ دے

رابعہ میرے کو دیکھتی ہوئی شکستہ قدموں سے باہر نکل گئی باہر آ کر ایک کرسی پر ڈھکی گئی نظریں ابھی ابھی اس دروازے پر ٹکی تھیں ماہین جاچکی تھی اور کچھ ہی دیر میں اسکی آنکھوں کے سامنے سے میرے کو لے گئے تھے اور وہ دیکھتی رہ گئی ہاں اس کے نصیب میں اب صرف تنہائی لکھ دی گئی تھی

علی بھی اب بہت جلد یہاں سے لاہور شفٹ ہو رہا تھا اپنے دوست کے پاس تو کیونکہ اب یہاں کچھ رہا جو نہیں تھا



ایک مہینے بعد

اس محلے کے دس گھر ایسے تھے جس میں بھوت دیکھے گئے ان میں سے ایک گھر مالا کا بھی تھا یہ دس گھر ایک ساتھ بنے تھے اور ان گھروں کے بالکل پیچھے ایک نہر بہتی تھی جسکی وجہ سے یہ منفرد دکتے تھے مالانے ڈھونڈ ڈھانڈ کر یہ گھر لیا تھا چھوٹا گھر تھا لیکن کیا لوکیشن تھی ایسی لوکیشن کیلئے لوگ مر رہے تھے زاعشہ اور عائشہ کی مالانے بڑی زبردست ٹریننگ کی تھی وہ جو پہلے نہیں مانتی تھیں اب آرام سے اسکی ہر بات مانتی تھیں کیونکہ وہ جان گئیں تھیں وہ اکیلی نہیں لڑ سکے گی اسلئے خود کو بھی اسکے ساتھ مصروف کر لیا تھا آج محلے والوں نے کسی بابا کو بلایا تھا مالا کا گھر سب سے آخر میں تھا اسلئے ان باباجی کو مالا کے گھر پر پہنچتے پہنچتے دوپہر ہو گئی تھی

سب لاؤنج میں بیٹھے تھے مالا کو تو ہنسی آرہی تھی اس بابا کو دیکھ کر پیوند لگے کپڑوں کے ساتھ ہاتھ میں پکڑی جھاڑو اور آنکھیں گھر کی طرف نہیں عائشہ زاعشہ اور مالا پر تھیں چنکوا شعر کی گرود میں بیٹھا اسکی داڑھی سے کھیل رہا تھا اور وہ اس بابا کے نالک دیکھ رہا تھا

'پورا خاندان ہے اسکا یہاں بہت خطرناک ہے سب کو مار دے گا،' وہ بار بار چیخ چیخ کر ایک ہی بات کر رہا تھا
'تو کیا کرنا پڑے گا' زاعشہ نے بڑے دلچسپی سے پوچھا

'مجھے ایک رات یہاں چلا کاٹنا پڑے گا' وہ مسلسل تسبیح کے دانے گراتا بوک رہا تھا جبکہ اسکی نظر مالا کے وجود کے
آر پار ہو رہی تھیں اور یہ بات مالا نہیں لیکن زاعشہ اور عائشہ کافی دیر سے نوٹ کر رہی تھیں
'مالا چنکو کو بھوک لگ رہی ہے اسکی شکل پر بارہ بج رہے ہیں جو اسے کچھ کھلاؤ پلاؤ زرا' عائشہ نے اپنی آستینے اوپر
چڑھاتے ہوئے کہا تو وہ بنا سمجھے چنکو کو اٹھائے کچن کی طرف چل دی تھی ادھر اشعر کو کوئی فون آگیا تھا تو وہ بھی اٹھ
کر چکا گیا

'ویسے باباجی آپ بھوت کو کیسے بھگاتے ہیں' زاعشہ نے انٹر سٹ لیتے ہوئے پوچھا
'اپنی جھاڑو سے' انکے کہنے پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا
'آئی سی' عائشہ نے کہتے کہ ساتھ انکی جھاڑو پکڑی 'ہم بھی ٹرائے کر لیتے ہیں' اس نے آنکھ ماری تو زاعشہ ہنسی تھی
بابا کو کچھ غلط ہونے کی گھنٹیاں سنائی دیں لیکن اس سے پہلے عائشہ نے باباجی کو جھاڑو سے مارنا شروع کر دیا تھا
'بھاگ جاجن چلا جاتیرا یہاں کوئی کام نہیں ہے چلا جا' عائشہ مار رہی تھی اور زاعشہ آوازیں نکال رہی تھی تبھی مالا
اور اشعر آئے

'اوئے باباجی کو کیوں مار رہے ہو' مالا نے حیرانگی سے پوچھا
'باباجی میں جن آگیا ہے مالا وہ کہہ رہے تھے کہ انہیں جھاڑو سے مارو تو نکل جائے گا' زاعشہ نے معصومیت سے کہا

'اچھا تو وہ گھر کی جھاڑو بھی لے آئیں کیا' مالانے بڑھ چڑھ کر نیک کام میں اپنا حصہ ڈالنا چاہا جبکہ اشعر سمجھ گیا تھا

سب

'نہیں نہیں یہ والی کافی ہے' عائشہ نے رک کر کہا اور پھر دوبارہ باباجی کو مارا

'ارے اونگلتا ہے یا وائپر سے ماروں' زاعشہ نے ایک بار پھر ہو چھا

'نکل گیا نکل گیا' باباجی نے کہا

'کون نکل گیا باباجی' اشعر نے زور سے کہا

'جن نکل گیا' انکی بات پر عائشہ کا ہاتھ رکا تبھی باباجی سرپٹ باہر دوڑے اور پھر ان تینوں کا قہقہہ گونجا تھا وہاں پر

اور پتا ہے ماسٹر ماسنڈ کسے کہتے ہیں ماسٹر ماسنڈ اسے کہتے ہیں جو انسان کو ایک مہرے کی طرح رکھتا ہے جیسے ہی اس

مہرے سے کام ختم ہو اویسے ہی وہ مہر افالتو ہو اسو اسے یا تو ختم کر دیتا ہے یا پھر کسی کے قابل نہیں چھوڑتا

بلکل اسی طرح اسابیل عثمانی ایک دفعہ پھر کھیل گیا تھا اور وہ اس بار رابعہ خان سے کھیلا تھا کیسا بیوقوف بنایا تھا

اسے

رابعہ میر کو آخری دفعہ دیکھنے کے بعد ہسپتال میں کتنی دیر بیٹھی رہی پھر خود ہی شکستہ قدموں سے خان ولا جانے

کے لئے لوٹی تھی اب وہی تو آخری سہارا تھا بڑی مشکل سے گرتے سنبھلتے وہ گھر آئی تھی ڈیڑھ سال ہو گیا تھا یہاں

آئے آج وہ واپس آئی تھی بابا کو یاد کر کے آنکھیں بھیک گئیں تھیں پھر میری یاد آیا تو دل مٹھی میں بھیج لیا تھا کسی نے

وہ گھر تک گئی تو دیکھا گھر کی ساری لائٹس اون تھیں اندر شاید کوئی تھا اس نے دروازہ بجایا تو جس چو کی دار نے کھولا وہ پرانا والا تو ہر گز نہیں تھا
'جی' اسکی چوکیدار نے پوچھا

'آپ کون ہیں اور میرے گھر میں کون ہے' وہ سخت جھنجھلائی

'اوبی بی میں یہاں کا چوکیدار ہوں اور یہ گھر اویس احمد کا ہے' اسکی بات پر وہ ششدر رہ گئی

'کون اویس احمد؟' اسکا لہجہ ڈگمگا رہا تھا تبھی اندر سے کوئی آدمی باہر آیا تھا

'کیا ہوا کون ہے باہر' اس آدمی نے چوکیدار سے پوچھا

'صاحب جی کوئی لڑکی ہے کہہ رہی ہے یہ گھر اسکا ہے' اسکی بات پر اس آدمی نے رابعیہ کو دیکھا اور اسکی طرف مڑا

'دیکھیں یہ گھر میرا ہے میں طارق خان کی بیٹی ہوں آپ آس پاس والوں سے بھی پوچھ سکتے ہیں' وہ حتی الامکان اپنا

لہجہ مضبوط رکھنے کی کوشش کر رہی تھی

'میں اویس احمد ہوں یہاں کا اور مجھے یہ گھر مسٹر اسابیل نے بیچا ہے پانچ کروڑ میں لاہور سے ڈیل ہوئی تھی مجھے تو

تقریباً ایک سال ہو گیا یہاں رہتے' اس نے پوری طریقے سے وضاحت کری تھی لیکن سامنے کھڑی رابعیہ زلزلوں

کی زد میں آئی تھی رابی نے اسے تھینک یو اور سوری کہنے کے بعد اپنے قدم اٹھائے تھے

جب اسکا کڈنیپ ہوا تھا تب اسکے پاس سارے کاغذات تھے ساری پروپٹی کے پیپرز تھے جو وہ بزنس اسٹارٹ کرنے کیلئے لے کر نکلی تھی کتنی جائیداد تھی وہ تو سب کچھ بھول گئی تھی میرے چکر میں مطلب اسے میرے چکر میں پھنسا کر اسکیل نے اسکی ساری جائیداد حاصل کر لی تھی مطلب شکار صرف لالی نہیں وہ بھی ہوئی تھی اسکے پاس تو کچھ نہیں تھا وہ برے طریقے سے ٹریپ ہوئی تھی

اسے کچھ نہیں سوچ رہا تھا کہ وہ کیا کرے کہاں جائے تبھی اسکے دماغ میں ماہین کا خیال آیا وہ اسکے گھر گئی اور ایک مہینے سے وہیں رہ رہی تھی اپنا بزنس وغیرہ سب دیکھا تھا اس نے اسکیل سب بیچ چکا تھا اسکے اکاؤنٹس سے ساری رقم نکال کی گئی تھی اور یہاں ایک لائن ضرور کہنا چاہیں گے ہم کہ واقعی عشق اور محبت انسان کو اندھا کر دیتا ہے



وہ دھوپ میں کھڑی آج شام میں ہونے والے ایونٹ کا کام دیکھ رہی تھی سارے مرد تھے صرف ایک وہ لڑکی تھی جو سر پر پیکیٹ پہنے تپتی دھوپ میں کھڑی تھی

'سنو یہ پنڈال وہاں بنے گا' اس نے ایک آدمی کو کہا تو وہ سر ہلاتا وہاں چلا گیا اس دن کے بعد سے غازی اس سے نہیں ملا تھا وجہ الیکشنز تھے

'اور میم جی یہ کہاں لگانے ہے' وہ بہت سارے نکلی پھول لئے کھڑا تھا

'ہاں آؤ یہ یہاں لگیں گے' اس نے وہاں بنے بڑے بڑے ستونوں کی طرف اشارہ کیا تبھی اسکا فون بجا 'آپ اپنا کام کریں ہم آتے ہیں' اسکے کہنے پر وہ اپنا کام کرنے لگا مالا نے فون اٹھایا اور کان سے لگایا 'ما... تا' دوسری طرف چنکو کی آواز سنائی دی تو وہ مسکرائی دن بھر کی تھکن اڑن چھو ہوئی تھی 'تو چو کلیٹ کیلئے اوپر سے فون آیا ہے' مالا کے چہرے کی مسکراہٹ پتا دے رہی تھی کسی بہت بڑی ہستی کا فون ہے وہاں کھڑے اسٹاف ممبر بھی مسکرائے تھے

تاتاااا! چو کلیٹ کی بات پر وہ چیخا تو مالا کھکھلائی تبھی عائشہ نے فون اپنے کان پر لگایا

'مالا اشعر کہاں ہے ایک ہفتہ ہو گیا وہ نظر نہیں آرہا' اس کی جھنجھلائی سی آواز سنائی دی تو مالا کی مسکراہٹ گہری ہوئی

'اچھا تو یہ بات ہے' مالانے اسے چھیڑا تو وہ چھڑ بھی گئی

'مالا نہیں کرو ورنہ میں رو دوں گی' اسکی آواز واقعی بھیج گئی تھی اتنے دنوں سے دیکھا جو نہیں تھا دشمن جاں کو
'اچھا اچھا آج آئے گا تو مل لینا بہن سے ملنے گیا تھا' اشعر کی بہن کی شادی ہو چکی تھی اسلئے مالا نے اسے اس بات پر
ٹڑخا دیا تھا تبھی زاعشہ نے اس سے فون چھینا

'مالا میں وہ داہنار والا سوٹ لے لوں کیا' اسکی فرمائشیں کبھی ختم نہیں ہوتی تھیں

'ہم یہاں دھوپ میں اسلئے کالے ہو رہے ہیں تاکہ تم لوگوں کی فرمائشیں پوری کریں' اس نے چڑ کر جواب دیا اور

واقعی وہ ٹھیک کہہ رہی تھی مالا نے کبھی خود پر ایک روپیہ نہیں لگایا تھا اب تو حالات یہ تھی کہ پیر میں پہنا جوتا بھی

پھٹ گیا تھا اسے دوبارہ سلوا لیا تھا اس نے لیکن نیا نہیں لیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کسی کو بھی پتا چلے کے اسکے پاس پیسے ہیں لیکن وہ ان تینوں کیلئے سب کچھ کرتی تھی
'کیا اتن اب حساب کتاب کرو گی' اسکا منہ کھل گیا تھا
'کھانا فٹش کیا' مالا نے بات پلٹی

'ہاں کھا لیا تھا' وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی تو مالا مسکرائی
'اچھا لے لو جاؤ' اس نے فون کاٹا اور کام کی طرف دھیان دیا تھوڑی دیر بعد ایونٹ سٹارٹ ہونے والا تھا تازہ پھول آچکے تھے چار پانچ لوگ تھے جو بیٹھ کر انکی لڑیاں بنا رہے تھے مالا بھی انہی کے ساتھ بیٹھ گئی تبھی کسی نے اسکے بالوں میں وہ گلاب کا پھول لگایا تھا وہ چونک پر پلٹی تو پیچھے غازی کھڑا تھا
اسکے دیکھ کر سارے میمبرز اور کاریگر کھڑے ہوئے تھے اس نے ایک ہاتھ سے انہیں واپس بیٹھنے کا اشارہ کیا تو سب واپس اپنے کاموں میں لگے اور وہ مالا کی طرف
مالا نے پھول نکالنے کیلئے ہاتھ بڑھایا جو اس نے پیچ میں پکڑ لیا
'کیوں نکالنا چاہتی ہو اسے' اسکی گھمبیر آواز

'ہمیں پھول نہیں پسند' اس نے تلخی سے کہتے ہوئے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑایا اور پھر پھول نکالا اس سے پہلے وہ پھول پھینکتی غازی نے چھین لیا اور اسکی طرف قدم بڑھائے اسکے پیچھے کر سی تھی وہ اس سے لگی اسکی دھڑکنیں غازی

آرام سے سن سکتا تھا اس نے سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی تو وہ دونوں ہاتھ اسکے دائیں بائیں کرسی پر رکھ کر اسکی راہیں مسدود کر چکا تھا

یہ دوسرا مرد تھا مالا کی زندگی میں جس ہر وہ غصہ چاہتے ہوئے بھی نہیں کر پاتی تھی میر کی دفعہ تو تو اسکا دل کام کرنا بند کر دیتا تھا ہر ابھی تو اسکا دماغ بھی بند ہو رہا تھا

'اس... سر یہ... وہ کچھ کہتی کی غازی نے اسکے ہونٹوں سے اس گلاب کا لگایا تھا اور پھر اسی گلاب کو مالا کی نظروں کے سامنے اپنے ہونٹوں سے لگا کر اسی جگہ سے چوما جہاں مالا کے ہونٹ اس پھول سے مس ہوئے تھے وہ حیرت زدہ رہ گئی تھی تبھی وہ اسکے کان کے قریب جھکا

'اگلی بار جو دوں رکھ لینا نہیں ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہوں گی' بولتے ہوئے اسکے ہونٹ مالا کے کان سے مس ہو رہے تھے مالا کے وجود میں کرنٹ کی ایک لہر دوڑی تھی وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

غازی نے پیچھے ہو کر اسے دیکھا اور مسکراہٹ کو ہونٹ کے کونے پر روکا جو غلاب ہاتھ میں تھا اب وہ کوٹ کی اوپری جیب کی زینت بنا تھا پھر اسکا گال ایک ہاتھ سے تھپتھپا کر اسکو گویا سمجھایا ہو اور پھر وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا جا چکا تھا لیکن وہ شاید مراقبے میں چکی گئی تھی

میر بھی کبھی خود سے اسکے قریب نہیں آیا تھا مالا ہمیشہ خود سے اسکے قریب گئی تھی اور ایک یہ تھا گلے پڑ رہا تھا

حرفِ زباں سے رجوع تک آنکھ کی نیل سے سجود تک

میرا عشق تیرے گرد ہے _____ فریاد سے کن فیکوں تک



رابیعہ نے سب کچھ چھوڑا تھا ہنسنا مسکرا کر جیسے ختم ہو گیا تھا دیر دیر تک خدا کے سامنے بیٹھ کر رونا اور معافی مانگنا اور
میر کیلئے دعا کرنا بس یہی ہو گئی تھی اسکی زندگی اب تو ماہین کے گھر رہتے ہوئے بھی شرم آرہی تھی اسلئے نوکری
ڈھونڈ رہی تھی ایک دو جگہ اپلائی کیا تھا تو اسے ایک جگہ سے آفر آہی گئی تھی اور پتا ہے کہاں سے ملٹی نیشنل کمپنی جو
جنید کی تھی وہاں سے اسے جنید کا کزن ہنڈل کر رہا تھا

وہ وہاں جا کر رہی تھی ماہین نے گھر سے نکل کر ایک ہوٹل میں رہ رہی تھی زندگی رک گئی تھی اسکی ایک دم
سے پہلے باپ کے مرنے کی خبر نے کمر توڑ دی تھی اب میر کی بے اعتباری اور بیماری نے اسکی جان نکال دی تھی

میر کے گھر پر کھینچا کھینچا سا ماحول رہنے لگا تھا ہر کوئی ایک دوسرے سے نظریں چرا رہا تھا بی جان بس ہر وقت بیٹے
کے پاس رہتیں اچھے سے اچھا ڈاکٹر ہار کیا مگر قسمت میں ہی نہیں تھا تو کیسے ٹھیک ہوتا وہ اور پھر اس شیرنی کو بھی
بہت ڈھونڈا لیکن وہ تو ایسی غائب ہوئی تھی کہ واپس پلٹی ہی نہیں



مالا اکیلی گھر میں داخل نہیں کوئی تھی اسکے ساتھ اشعر بھی تھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ایک الو ہی سی اور
مالا کے چہرے پر سکون تھا سکون تو تب سے تھا جب سے اس نے گیلانیوں سے رشتہ توڑا تھا سکون تو تب ہوا تھا جب
سچائی بتا کر اپنے دل کا بوجھ ختم کیا تھا سکون تو شاید تب بھی ملا تھا اور زیادہ ملا تھا جب میر گیلانی نے خود کو گولی مار لی
تھی اور اب وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیسا ہے رابعہ کے ساتھ کیا ہوا علی کا کیا بناسب کچھ کہیں پیچھے چھوڑ کر آئی تھی
وہ

'مالا وہ... سو نیا اس طرف آرہی تھی اشعر کی طرف نظر پڑی تو پلٹنا بھول گئی اسکے بے ربط جملے کو سن کر زاعشہ نے
بھی اپنا رخ اسکی طرف موڑا تو آنکھیں حیرت زدہ رہ گئیں مالا دونوں کے چہروں کی مسکراہٹ بڑے مزے سے
دیکھ رہی تھی اور آنکھوں سے عائشہ کو لانے کا اشارہ کیا
'کیا ہے ہوا کیا... عائشہ جھنجھلاتی ہوئی زاعشہ کے ساتھ کھینچتی کوئی آرہی تھی لیکن جب نظر اشعر ہر گئی تو پہلے تو وہ
حیران ہوئی پھر آنکھوں میں آنسو آگئے تھے اسے دیکھ کر
'اشعر... اسکے لب ہلے تھے

اشعر اپنی ٹانگوں پر کھڑا تھا بنا کسی بے ساختگی کا سہارا لئے آج وہ مکمل لگ رہا تھا اور پہلے سے زیادہ خوش پہلے جو چہرے
پر مایوسی رہتی تھی اب تو چھو منتر ہو گئی تھی

'چٹاخ' اس نے ایک زوردار تھپڑ اس کو مارا تھا کہ اس کا چہرہ دوسری طرف ہوا
'تم نے میری بیٹی کو مارنے کو شش کی 'بھاری آواز تھی اس مرد کی کوئی کمپنی تھی جہاں کا وہ اونر تھا اور ابھی رابعیہ
سے الجھ رہا تھا
'دیکھیں سر آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا' پورے اسٹاف کے سامنے عزت افزائی پر رابعیہ کا دل
کیا ڈوب مرے
'شٹ آپ کو میں نے بی بی سیٹر کی جاب اسلئے نہیں دی تھی کہ آپ اپنے کاموں میں بڑی رہیں اور وہاں اسے
کچھ ہو جائے' اسے بی بی سیٹر کی جاب ملی تھی اور وہ دل لگا کر کر رہی تھی آج اس سے ہلکی سی چوک ہو گئی تھی وہ نماز
ادا کرنے چلی گئی تھی اور اس وجہ سے وہ بچہ ٹیرس پر آگیا تھا اس بچے کی ماں بھی تھی لیکن وہ اس کو سنبھال نہیں
سکتی تھی کیونکہ اس کی پارٹیز بہت امپورٹنٹ تھی اسلئے بچے کی دیکھ بھال کیلئے رابعیہ کو رکھ لیا گیا تھا
آج اسکے بیٹے نے آفس آنے کی ضد کی تھی تو اسلئے وہ آفس میں تھی اس کا کونفیڈینس تو کہیں دور جا سویا تھا جب سے
میر کو بیماری نے پکڑا تھا
اس سے پہلے وہ اسے فائر کرتا
'آئی ایم سوری سر اگلی بار ایسی غلطی نہیں ہوگی' اس نے معافی مانگی آنکھوں نے تو جیسے جھکنا سیکھ لیا تھا

'سوری مائی فٹ یو آر فائر' آج رابعہ کو غصہ آیا تھا اس امیر زادے پر پھر یاد آیا کبھی وہ بھی تو ایسی ہی تھی جو بھی ہے جھکنا تو اس نے اب بھی نہیں سیکھا تھا بھاڑ میں جائے نوکری

اس نے خاموشی سے اپنا بیگ اٹھایا خود پر شال ٹھیک کی اپنا چیک لیا اور نکلتی چلی گئی یہ اسکی پہلی جاب تھی جسکے بعد اسے جنید ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب ملی (سوری بتانا بھول گئے تھے)

کافی دیر سے چل رہی تھی وہ جتنے گناہ اس نے کئے تھے شکوہ کرنا نہیں بنتا تھا اسکا اسلئے وہ شکوہ کرنے سے پہلے اپنا ماضی سوچتی تو شکوہ خود ہی مٹ جاتا تھا ہار کر ایک بس پوائنٹ پر بیٹھ گئی ناچاہتے ہوئے بھی ایک آنسو سوجے ہوئے گال پر پھسل گیا تھا

'میر جلدی اٹھنا کہیں تمہاری نیند میں میں ہمیشہ کیلئے نہ سو جاؤں' اطمینان ہو تو رابعہ جیسا وہ سوچ بیٹھی تھی کہ میر ضرور جاگے گا اور پھر اسے اپنائے گا بھی
معصومیت کہیں یا پاگل پن.....

oooooooooooooooooooo

اب تک کی کہانی صرف ایک غلط فہمی پر ہے... اور وہ غلط فہمی میر کی وجہ سے پیدا ہوئی اس نے الزام طارق خان پر لگایا جبکہ گناہ گار کوئی اور تھا اور پھر میر نے ہی ایک اور غلط قدم اٹھایا جس کی وجہ سے رابعہ نے جنید کو مار دیا پھر

اسکے قتل کے الزام میں لالہ رخ کو پھنسیا گیا پھر کہانی میں علی آیا جس نے پلین بنایا لالی کو سزا دینے کا اور پھر اس کے ساتھ عشق اور بھروسہ جیسے احساسات سے کھیلارا بیچہ نے میر سے جھوٹ بول کر شادی کی پھر میر نے کی دوبارہ غلط الزام لگا کر لالی کو گرفتار کیا اور اسے جیل میں ڈالا

اسا بیل جس کی وجہ سے یہ سب ہوا جس نے اپنی بیٹی کو پھنسیا پھر اسی بیٹی نے اسے بتایا کہ وہ اپنی ماں کی بیٹی ہے اسکے جگر کے ٹکڑے اسکا بیٹا اس سے چرایا اور اسے آہستہ آہستہ مات دی پھر سچائی سامنے آئی اور ایک دفعہ پھر وہی بیٹی لالی جیت گئی اور پھر رابیچہ میر اور علی نے زمین کی دھول چاٹی لیکن ابھی بھی اصلی گناہ گار باہر گھوم رہے تھے

oooooooooooooooooooo

وہ بیٹھی تھی لاؤنج میں ابھی اشعر کے ساتھ ہی تو آئی تھی اور سب اپنی شکایتیں کے کر بیٹھے تھے جس میں پیش پیش سونیا تھی

میں اتنے بڑے گھر کا پوچھا نہیں لگا سکتی سونیا نے صاف منع کیا اشعر تو بس اپنی گرے آنکھوں والی فیری کو مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا اور آج تو دیکھنے کے انداز بھی بدلے تھے کہ عائشہ پانی پانی ہو رہی تھی

'لو تم سا اچھا ہمارا چنکو ہے اسکو زمین پر چھوڑ دو بیچارہ پورے گھر کا گھٹنوں گھٹنوں معائنہ کرنے کے ساتھ ساتھ پوچھا بھی لگاتا ہے 'مالا اپنی بات پر چونکی 'ایک منٹ پوچھا تو وہ لگا لیتا ہے تو تم کیا کرتی کو کس بات کے پیسے لے رہی ہو تم ' وہ اچانک غصے سے اٹھی تھی اور اس کے سر پر جا کھڑی ہوئی

'تم بات بدل رہی ہو 'اس نے خفگی سے کہا

'اور تم نے جو ایک دم سے وقت بدل دیا جذبات بدل دئے وہ 'اس نے اپنے میسر ہونے کا فائدہ اٹھایا 'اچھا میں خود ہی لگا لوں گی 'وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتی سائیڈ پر ہو گئی تھی مالا بات بدلنا خوب جانتی تھی 'مالا میرے کپڑے... 'زاعشہ کچھ کہتی کہ

'ہاں تم ہمارے کپڑے پہن لینا لیکن مزید کپڑے لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے 'منع کرنے کے ساتھ ساتھ حل بھی پیش کیا گیا

'مالا یار یہ چنکو میرے بال کھنچتا ہے اور مجھے عاش کہتا ہے 'عائشہ نے بھی مزے سے شکایت کی 'ما... 'تا چنکو مالا کی گود میں بیٹھا زور سے نفی میں سر ہلارہا تھا جیسے اس نے نہیں کیا

'چنکو شباش ہمیں یہی امید تھی تم سے اپنی بہن کا بدلہ خوب لے رہے ہو تم 'مالا کے کہنے پر وہ چوڑا ہو گیا تھا عائشہ میں کھولے بیٹھی تھی اشعر زور سے ہنسا

'خبردار چنکو جی عاش کو آپ کچھ نہیں کہیں گے کیونکہ انہیں سب کچھ کہنے کا حق ہمارا ہے 'دوسرا بے شرم بھی عائشہ کا بیٹھنا محال ہوا تو وہ بھاگ کر کمرے میں گئی

پیچھے مالا چنکورش سونیا اور زاعشہ منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے تو گویا بات اتنی آگے بڑھ گئی ہے اور انہیں پتا بھی
نالگا

'او بیٹا زرا تھم لو اتنی آسانی سے تمہیں عائشہ مل جائے گی سوچ ہے' مالا تنزیہ ہنسی تھی
'تو...؟' اشعر سکتے میں آیا

'ابھی ظالم سماج سے کون لڑے گا' زاعشہ نے خود کو اور باقی سب کو ظالم سماج کہا تھا
'اس سے اچھا ہے میں اسے بھگا کر شادی کر لوں' اشعر نے دانت کچکچائے
'کیوں ہمیں بھول گئے کیا...؟' مالا نے بڑے خوبصورت الفاظوں میں دھمکی دی لڑکیوں کے بھائیوں سے ڈرتے
ہو گئے تم لیکن یہاں تو لڑکی کی بہن سے ڈرا جا رہا تھا 'چلو کھانا دو ہمیں ورنہ کہیں ہم ہی نہ بھاگ جائیں' مالا کے کہنے کی
دیر تھی سونیا نے ٹکٹک کھانا لگایا جانتی جو تھی کہ وہ بھوک کہ معاملے میں کتنی کچی ہے

Novel Galaxy



رات کا وقت تھا وہ تینوں چھت پر تھیں تقریباً دو بج رہے تھے ایک ٹیبل تھی جسکے پاس کرسیاں رکھی تھیں جس پر
مالا زاعشہ اور عائشہ بیٹھی تھیں چنکو سامنے ٹیبل پر سو رہا تھا روش بھی اونگ رہا تھا مالا اسے ہکا ہکا کندھے پر بٹھا کر ہلا
رہی تھی ایسے ہی سوتا تھا وہ عجیب...

مالا کی نظر سامنے کی طرف اٹھی تو اٹھی کی اٹھی رہ گئی وہ کسی کی چھت تھی جس پر کوئی سفید لباس میں کھڑا تھا لمبے لمبے بال کھولے اسکی محویت نوٹ کرتے ہوئے زاعشہ اور عائشہ نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا تو کلیجہ منہ کو آیا تھا سفید لباس اور کھلے بال

اور تب حیرت کی انتہا نہیں رہی جب وہ آنکھوں کے سامنے سے غائب ہوئی وہاں سے وہ غائب ہوا نیچے کچھ گرنے کی زبردست آواز آئی تھی ان تینوں کے رونگٹے کھڑے ہوئے مالا کو سانس نہیں آ رہا تھا جلدی سے انہیلر نکالا اور سانس لی

'سو نیا ہو گی ششش... شاید' عائشہ نے اپنا ڈر غلط کرنا چاہا

'نہیں اسے تو میں خود دروازے تک پہنچ... چھوڑ کر آئی ہوں' زاعشہ کی بات نے بچی کچی ہمت بھی ختم کی روش بھی آنکھیں کھولے سب دیکھ رہا تھا

'روش دیکھ کر آؤ کون ہے ننن... نیچے' مالا نے اپنا لہجہ مضبوط کیا اسکی بات پر روش اڑتا ہوا ٹیبل کے نیچے جا بیٹھا صاف منع کیا تھا 'ایک کام کرتے ہیں تینوں چلتے ہیں' اسکے کہنے ہر تینوں کا نپتی ٹانگوں سے اٹھیں اور نیچے کی طرف چک دیں ڈر کے مارے برا حال ہو رہا تھا مالا چنکو کو ہاتھ میں کئے چک رہی تھی زاعشہ نے ڈنڈا اٹھا کیا عائشہ کو کچھ ناملا تو اس نے اپنی چپیل اتار کر ہاتھ میں لی مالا آگے آگے وہ دونوں پیچھے پیچھے

دروازہ دیکھا تو بند تھا گھر کی ایک ایک چیز اچھے سے دیکھی سب بالکل ٹھیک اپنی جگہ پر رکھی تھیں عائشہ روم چیک کرنے گئی تھی وہ روم چیک کر رہی تھی سب کچھ ٹھیک تھا پیچھے مڑی تو سانس کیا دل کی دھڑکنیں بھی رک گئیں اس

سے زیادہ اور خوفناک کیا ہو سکتا تھا اس قدر ڈراؤنا چہرہ پورا جلا ہوا وہ بری طرح کانپ اٹھی زبان گنگ ہوئی تھی
اسکی

اور پتا ہے ڈر کیا ہوتا ہے جو آپ کے اعصاب سلب کر دے جو آپ کو ایسا جھٹکا دے کہ آپ بری طرح لڑکھڑا
جائیں اور اس یہی اس کے ساتھ ہو رہا تھا

'مااااااا وہ کافی زور سے آنکھیں بند کر کے چیخی تھی وہ دونوں بھاگتی ہوئی اندر آئیں

'ہے کیا ہوا ہے عاشی ادھر دیکھو زاعشہ اسکو اس طرح کھڑے دیکھ حواس باختہ رہ گئی تھی زاعشہ نے ان دونوں کو
دیکھا تو ڈھارس ملی تھی وہ زمین پر گری

'یہاں... کلک... کوئی کھڑا تھا اتنا ابرا فیس تھا اسکا وہ اٹکتے اٹکتے بتا رہی تھی تبھی باہر سے ایسی آوازیں آئیں جیسے
سارے برتن ٹوٹ کر زمین پر گرے ہوں' میں یہاں نہیں رہوں گی مالا مجھے جانا ہے یہاں سے 'واقعی ڈر تو مالا بھی
رہی تھی ایک دو فیملیز گھر چھوڑ کر جا چکی تھیں اب تو سونیا بھی ڈرتی تھی یہاں آنے سے مالا اور وہ تینوں بیڈ پر دبک
گئے تھے کمفر ٹراوڑے چنکو مالا کے اوپر سو رہا تھا جبکہ وہ دونوں اسکے دائیں بائیں اب باہر مکمل سکوت چھایا تھا
اب پالا انسانوں سے نہیں بھوتوں سے پڑا تھا اسلئے یہ تو ہو گا



پری نے خود کو علی جیسے چوک سے باہر نکالا تھا پہلے اور اب میں یہ فرق تھا کہ وہ ہنستی بہت تھی ہنستی تو اب بھی تھی لیکن بس اس نے بھروسہ کرنا چھوڑ دیا تھا لیکن یہ سزا تو اس نے خود بنی تھی لیکن یہ سزا تو اسکے لئے تھی خود کو کیوں مل رہی تھی ننھی سی جان نے ابھی صرف خواب بننا سیکھے تھے اور ایسے میں ان خوابوں کا قتل جو اجائے تو صدمہ تو پہنچتا ہے

ڈاکٹر علی یہ کہتے تھے کہ اگر موت سامنے کھڑی ہوگی اور اس سے یہ پوچھے گی کہ آپ کسی آخری خواہش کیا ہے تو وہ سیدھا سیدھا کہے گا کھانا لیکن اب... کھانے سے تو منہ موڑ لیا تھا دو چار نوالے زہر مار کر کھا لیتا تھا اس نے کب یہ سب سوچا تھا اس نے نزدیک تو زندگی حسین ہو گئی تھی لیکن زندگی تو بدتر ہی تب تھی میری حالات میں کوئی سدھار نہیں تھا ایک خاموش مٹی کا پتلا جو زندہ ضرور تھا لیکن ناہونے کے برابر ہے انصاف.....

Novel Galaxy



صبح بڑی مشکل سے اٹھ کر وہ آفس آئی تھی آج کا ایونٹ بہت ضروری تھا لیکن آج اس کا کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا ڈر کے مارے نیند نہیں آئی تھی پوری رات

آج ایونٹ ایک بہت بڑی بزنس پارٹی کا تھا جس کے مینجمنٹ کیلئے وہ وینیو پہنچ گئی تھی آستینیں فولڈ کی ہوئی تھیں سر پر پی کیپ پہنے وہ کبھی ادھر ہوتی کبھی ادھر

'سنو ایک کپ چائے اور سینڈویچز کا انتظام کر دو' وہ لوگ اس بڑے سے بنگلے کے گارڈن میں کھڑے تھے اسلئے مالا نے وہیں کام کرتے ایک نوکر سے کہا جو سر ہلا کر جلدی سے اندر گیا اور کچھ ہی دیر بعد سینڈویچ کے آیا جو مالانے سکون سے کھایا اور پھر کچھ ہی دیر بعد چائے حاضر تھی اطمینان سے ہیٹ پوجا کی تو دماغ چلنا شروع ہوا پھر اس نے اچھے سے ہر چیز مینج کی یہی تو اسکی بمخاص بات تھی بس اسے کھانا کھلاؤ اور کمال دیکھو

کانوں میں ٹوٹیاں لگائے وہ دنیا جہاں سے غافل ایک کرسی پر بیٹھی تھی سامنے ایک ٹیبل تھی جس پر بے شمار غبارے اور ان میں ڈالنے کیلئے ڈسکوز پیپرز کے پیسز پڑے تھے جو وہ ان غباروں میں ڈال کر غباروں میں سلینڈر سے ہوا بھر رہی تھی خود پھلاتی تو بنا ہوا والا غبارہ بن جاتی

کانوں میں جو ٹوٹیاں لگی تھیں وہ گھر میں لگے مائیکروفونز سے کنڈیکٹ تھیں گھر والوں کو وہ کبھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی اسلئے ان سب کی باتیں سنتے ہوئے وہ اپنے کام میں مشغول تھی آج تو اسے پارٹی میں ہی رہنا تھا کیونکہ آفس ورکرز پر اتنی بڑی ذمہ داری نہیں ڈال سکتی تھی پھر کل صبح ایک اور میٹنگ تھی مطلب نیو ایونٹ۔

غازی کو پارٹی میں آنے کیلئے خاص انویٹیشن دیا گیا تھا اس نے رات کو آنا تھا۔ وہ غباروں میں ڈسکو ڈال رہی تھی جب اسکا فون رنگ ہوا ایس کر کے کان سے لگایا گھر کی ڈیوائس بند کی تھی

'ہیلو مالا سپیکنگ' انون نمبر تھا

'رانا بول رہا ہوں' رانا کی آواز سن کر وہ چونکی ادھر ادھر دیکھا سب اپنے کام میں مگن تھے

'کہو رانا' وہ محتاط سی بولی

'کر نل صاحب کے بارے میں ہے' رانا نے بات کا موضوع بتایا

'پتا ہے ہمیں کہ تم نے کیوں فون کیا ہے' مالا جی بھی کر بد مزہ ہوئی

'مالا انکی ایک بیٹی ہے... اسکی بات مالا نے کاٹی

'یہ بھی پتا ہے ہمیں' وہ بے بسی سے بولی تو گویا اس نے اب تک یہی بات معلوم کی ہے

'اگر اب ایک لفظ اور بولیں تو میں گولی مار دوں گا تمہیں' وہ لفظ چباتے ہوئے بولا بھی مالا کی بکو اس برداشت کرنا

بھی شہید ہونے کے برابر تھا

'اچھا اب پھوٹو بھی پتا بھی ہے کتنا کام ہے ہمیں اوپر سے تم منہ بند کئے بیٹھے ہو الو کے پٹھے' وہ جب اس کے خاموش

ہونے کے بعد بھی نا بولا تو اس نے چڑ کر اسے اچھی خاصی سنائیں

'اسکی بیٹی کی 15 تاریخ کو سالگرہ ہے جس وجہ سے وہ بڑا جشن رکھنے والا ہے اس سے زیادہ نہیں پتا چل سکا کچھ' اس

نے بہت بڑی بات کہی تھی اس وجہ سے ڈھونڈنا آسان ہو سکتا تھا وہ کچھ کہتی کہ کسی نے اسکی ٹیبل پر نوک کیا تھا

اس نے چشمے کی آڑ میں اوپر دیکھا تو کوئی خوش شکل ہینڈ سم سالٹر کا اچھی ڈریسنگ میں کھڑا تھا اسے سمجھنے میں دیر نہ

لگی کہ یہ اسی گھر کا چشم و چراغ ہے اس نے فون کاٹا اور اسکی طرف متوجہ ہوئی

'جی سر اپنی پرو بلم؟' مالا نے مسکرا کر اس سے پوچھا جو گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا بلکہ اب تو بیٹھ چکا تھا
'آپ کون ہیں ویسے میں التمش ہوں' وہ سیدھا سیدھا گلے پڑ رہا تھا
'ہم موت ہیں' مالا کی نظریں کہاں پیچھے رہتی پہلی نظر میں اسکا ایکسرے کیا
'جی' وہ نا سمجھی سے بولا

'م سے موت م سے مالا... سنہری مالا' اکڑ اور غرور تو اسے وراثت میں ملا تھی
'اسٹریج' التمش کو اسکی آنکھیں عجیب لگیں جتنی خوبصورت اتنی ہی خطرناک... 'آپ یقیناً ایونٹ آرگنائز کرنے
آئی ہیں' اس نے سنبھل کر پوچھا

'اور آپ یقیناً ہمارے کام میں مداخلت کرنے آئے ہیں' مالا کو ایک نظر نا اچھا لگا وہ
'منفرد سی لگیں آپ اسلئے سوچا دوستی کی پیش کش کی جائے' آہاں ٹھہر کر
'اور ہمیں آپ کی یہ پیشکش نا منظور ہے اب چلتے پھرتے بنو نہیں تو یاد رکھنا یہ ایونٹ ہم آرگنائز کر رہے ہیں جہاں
کھڑے ہو گے وہیں ایک فانوس گرائیں گے ایز آ بومب' دھمکیاں تو وہ ایسے دیتی تھی جیسے موسم کا حال بتا رہی ہو
التمش نے کھسکنے میں ہی آفیت جانی

'جنگلی الو کا پٹھا کتنی ضروری بات کر رہے تھے ہم لیکن ٹھہر کر پنا ختم تھوڑی نہ ہو گا' اس نے اسے القابات سے نوازا
اور فون جو پھر سے گھر سے کنیکٹ کیا اب وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی



غازی نے آج خود کو ایسے تیار کیا تھا جیسے وہ اپنی دلہن لینے جا رہا ہو وائٹ لائٹ بلو اور بلیک کلر میں فور پیس پہنا تھا بالوں کو ایسے سیٹ کیا تھا کہ ایک بال بھی اپنی جگہ سے ناپکے ٹائی بھی لگائی تھی ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تھا زرا سا جھک کر پرفیوم اٹھایا اور خود پر ایسے اسپرے کیا کہ محفل کی ساری لڑکیاں دل ہار جائیں (کچھ غلط بھی نہیں تھا) مضبوط ہاتھوں سے گھڑی اٹھائی اور اٹے ہاتھ میں پہنی تھی نظریں بھٹکیں اور مالا کی پورٹریٹ پر انکی قدم قدم چلتا اس تک آیا

'آنکھوں کی پیاس تو تمہیں دیکھ کر بجھالیتا ہوں لیکن ہونٹوں کی پیاس کا کیا کروں جو تمہیں دیکھ کر ایسے جاگتی ہے جیسے سالوں سے جام ناپیا ہو' بے انتہا بھاری آواز جذباتوں کا پتادینے والی آواز اسکی گہری آنکھیں اس طرح اٹکی تھیں پورٹریٹ پر کہ جیسے وہ حقیقت میں اسکے سامنے کھڑی ہو

'تیری سادگی تیری عاجزی تیری ہر ادا کمال ہے
مجھے فخر ہے مجھے ناز ہے میرا یار بے مثال ہے'

بھاری آواز میں شعر پڑھتا وہ بے حد دلفریب لگا تھا اسکی مسکراہٹ ہی ایسی تھی کہ کبھی کبھار تو مالا بھی نظریں چرا جاتی تھی

اس نے کورٹ اٹھایا اور ایک ہاتھ سے کندھے پر ڈالا صرف رنگت سانولی تھی لیکن تم کیا جانو سانولی رنگت کی کشش اس بندے پر تو زاعشہ فدا تھی

اس کی نظریں بیڈ کی طرف اٹھیں تھیں جسے دیکھ کر مسکراہٹ گہری ہوئی 'آہاں تمہیں اپنانے کیلئے کتنے پاڑے بیٹے ہڑ رہے ہیں ایک دفعہ ہاتھ تو لگ جاؤ پھر بتاؤں گا قید کیا ہوتی ہے' اسکے جذبات شاید سرچڑھ کر بولنے لگے تھے



عائشہ کمرے کی ایک ایک چیز اچھے سے دیکھ رہی تھی ڈر تو ان دونوں کا مالانے دور کیا تھا کہ وہ جو بھی ہے ہو سکتا ہے کوئی انسان ہو اسلئے اب تینوں مل کر انویسٹیشن کرنے لگے تھے عائشہ جو الماری میں منہ دئے کھڑی تھی کسی کے قدموں کی آواز پر چونکی پلٹی تو اشعر کھڑا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا 'آپ وہ... وہ کنفیوژ ہوئی تھی تبھی اشعر نے اسکی طرف قدم اٹھائے تھے اسکو اپنی طرف آتا دیکھ وہ پیچھے کیا ہٹی پیچھے تو الماری تھی اس سے پہلے سائیڈ سے نکلتی اس نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف کھینچا تو وہ اسکے سینے سے لگی

'اس حسن پر کون سا ظالم سماج ہم تو تخت الٹ دیں' اشعر کی گہری آنکھوں میں چھپے محبت کے راز عائشہ نے دیکھے تو سرشار ہو گئی 'میرے بچوں کی ماں بنو گی' اسکی بات پر وہ کانوں تک سرخ ہوئی

'ا...! اشعر رر... اس سے پہلے وہ کچھ کہتی

'نہیں بنے گی تمہارے بچوں کی ماں' کہ مالانے بات کاٹی وہ پارٹی کیلئے تیار ہونے گھر آئی تھی اسکی آواز پر دونوں

اچھل کر الگ ہوئے عائشہ پانی پانی ہوئی تھی وہ خاموشی سے کھسک گئی

'شرم نہیں آئی تمہیں اتنا اچھا مومنٹ اسپونل کرتے ہوئے' اشعر نے جل کر کہا

'شرم... یقین جانو ہمارا دل تو بلیوں اچھل رہا ہے' مالانے اور مزید آگ لگائی

'تمہیں کیا پتا کہ عشق کی سوغات کا مزہ کیسا ہوتا ہے' اسکی بات پر مالا کے چہرے پر سایہ لہرایا تھا

'ہمیں جاننا بھی نہیں ہے' مالانے دکھ سائیڈ پر رکھ کر کہا

'کیوں' اشعر کو حیرانگی ہوئی

'پھر ہم تمہاری طرح ہو جائیں گے اندھے' اسکی بات پر وہ جل ہی تو گیا تھا اس سے پہلے وہاں سے جاتا کہ مالانے روکا

'تمہارے اکاؤنٹ میں اس مہینے کے پیسے جمع کروادے ہیں لے لینا اور اس سے ایک اچھی انگوٹھی لینا اور اپنی بہن

کہ ساتھ آکر عائشہ کے ساتھ ایک رسم کر لینا' وہ اسے ایک اچھے دوست کی طرح سمجھا رہی تھی

تقریباً ایک گھنٹے بعد ریڈی ہو کر نکلی تھی لائیٹ بلو شرٹ پر بلیک روپر گلے میں گول گھما کر وائٹ سکارف ڈالا گیا تھا

آج لکڑ بھگا اور شیرنی نے سیم ڈریسنگ کی تھی بالوں کی بل والی دو چٹیا بنائی تھیں آنکھوں پر لگا چشمہ زاعشہ نے

گالوں اور ناک پر ریڈ بلشن لگایا تھا اور ہونٹوں پر پیاری سی پنک گلوں اور آنکھوں میں کاجل کی لکیر اور مسکارا

عرصے بعد تیار ہوئی تھی بالکل معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی پیروں میں بوٹس پہنے تھے لمبے لمبے

سونیا اور اشعر کو گھر رکنے کی ہدایت کرتی اس نے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور باہر نکلی جو اس نے کچھ ہی دنوں پہلے
خریدی تھی قائد اعظم کے زمانے کا مشہور ماڈل تھا ہاں ہاں وہ جو دماغ میں آیا ہے وہی



اسکے ساتھ روش تھا جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا
'ابے اوچیل سیٹ بیلٹ کون لگائے گا' اس نے اسے ڈانٹا تو وہ سر جھکا گیا تو مالانے خود ہی اسکی سیٹ بیلٹ لگائی جس
سے وہ بیچارہ بالکل چپک گیا تھا پھر گاڑی اسٹارٹ کی جگہ دور تھی اسلئے گانا لگایا

مجھے تو تیری لت لگ گئی
مجھے تو تیر لت لگ گئی

روکوں جتنا اتنی ہی بغاوت ہو
لگتا ہے ایسا حال دل کی تم ضرورت ہو
مجھ کو بھی تو ضروری تو نشے میں پوری
تو کیسی یہ طلب لگ گئی

زمانہ چاہے لے یہ نالتے

مجھے تو تیری لت لگ گئی

تقریباً آدھے گھنٹے بعد لوگوں کی گالیاں سنتے سنتے (جنکی گاڑی اسکی گاڑی سے لگتے لگتے بچی تھی) وہ وینو پہنچی تھی
روش کاسیٹ بیلٹ کھولا تو اس نے پہلے لمبی لمبی سانسیں لیں اور پھر اسکے کندھے پر آبیٹھا گاڑی کو پارک کیا اور باہر
نکلے سب سے منفرد اسکی چھوٹی سی گاڑی روش اڑ کر درخت پر جا بیٹھا اندر
وہ مسکراتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی جہاں تیاریاں پوری تھیں اور آہستہ آہستہ مہمان آنا شروع ہو گئے تھے
'مالا یہ دیکھ لو سارا کام ہو گیا ہے' کو لیکز اس نے پاس آئے تھے وہ بھی تیار تھے
'اور کھانا وغیرہ' مالا کاسب سے فیورٹ سوال

'جی میم سب ہو گیا ہے' اس نے تسلی دی
'اوکے دین سٹارٹ دی پارٹی' اس نے جیسے آرڈر دیا تھا پورا حال روشن ہوا تھا فواروں میں سے گر تاپانی سب سے
اچھا لک تو گیٹ کو دیا گیا تھا ایسے ایسے پھول لگائے گئے تھے کہ دیکھنے والا مبہوت رہ جاتا یہ مالانے ہی ایرڈھی چوٹی کا
زور لگو کر منگوائے تھے کیونکہ اس گھر کی سب سے چھوٹی بیٹی نے کہا تھا
'میم کھانا دیکھ لیں' ایک اور کو لیگ نے آکر کہا تو وہ تو سنتے ہی آگے بڑھ گئی تھی ایک ایک ڈش جو کھول کر چیک کیا
بلکہ کھایا بھی آئی مین ٹیسٹ کیا مہمان آنا شروع ہوئے تو گھر کے لوگ بھی باہر آئے تھے

تبھی اس شہزادے نے اندر قدم رکھا تھا جس کے پیچھے اسکا دایاں ہاتھ کھڑا تھا غازی آگیا تھا اور اپنے دوستوں سے مل رہا تھا پوری محفل کی گویا سانسیں رکی تھیں اسے دیکھ کر تو کہیں بہت سے لوگوں کی تو پہلے ہی رک گئیں تھیں اس گڑیا کو دیکھ کر

غازی کی نظروں نے ہر جگہ کا طواف کیا تھا لیکن وہ کہیں نہ ملی تبھی ایک جگہ نظر رکی جہاں وہ چپکے چپکے سے بنا کسی کی نظروں میں آئے کھانا کھا رہی تھی کیونکہ ابھی کھانا اسٹارٹ نہیں ہوا تھا

'آہاں تو شیرنی پیٹ پوجا کر رہی ہے' اس نے مسکرا کر سوچا پھر لوگوں سے ملنے لگا 'نمرہ جا کر مالا کو بھیجیں' اس نے ازلی سنجیدگی سے کہا تو وہ سر ہلا کر مالا کی طرف آئی اور کچھ ہی دیر بعد مالا اس اپنی طرف آتی ہوئی دکھی اور اب تو نظروں نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا تو سینے میں موجود دل بری طرح دھڑکا

'شیرنی آج ہرن بنی ہے تو آج ہم شیر بن جاتے ہیں اور ہرن کا شکار کرتے ہیں' وہ اسکا قریب آتا دیکھ سوچ رہا تھا 'جی سر' مالا نے قریب آکر پوچھا 'تیاریاں کیسی ہیں سب' وہ سنجیدگی سے بولا

'سب بیسٹ ہے کھانا تو بہت ہی اچھا ہے بہت ٹیسٹی' وہ آنکھیں پٹ پٹا کر بولتی غازی کا امتحان لے رہی تھی تبھی غازی کو اسکا ایک گرینڈ مل گیا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکے پاس چلا گیا تبھی مالا نے ہاتھ اوپر اٹھایا تو روش اڑتا ہوا اسکے کندھے پر بیٹھا تھا سب نے حیرت سے یہ نظارہ دیکھا غازی تو سکوں سے صوفے پر بیٹھا تھا

'یہ کون ہے' التمش صاحب دوبارہ کہیں سے ٹپک پڑے تھے

'یہ روش ہے ہمارا فرینڈ' اسکی بات پر التمش نے اسے پیار کرنا چاہا تو اس نے اسے پنجا مارا تھا جہاں سے خون نکلا
'اوہ آئی ایم سو سوری روش ایسا ہی ہے سوری' وہ اچانک گڑبڑائی تھی روش کی حرکت پر لیکن غازی کھل کر مسکرایا
'اٹس اوکے کوئی بات نہیں جتنا خوبصورت ہے اتنا ہی خطرناک' التمش پھر سے کھسک گیا تھا تبھی اسٹیج پر اناؤ سمینٹ
ہوئی تھی میوزک لگانے کو کہا گیا تھا مالانے اشارہ کیا تو بڑے بڑے اسپیکرز پر سونگ لگائے گئے تھے بہت سارے
کپلز تھے جو کپل ڈانس کر رہے تھے

'ایکسیوز می کیا آپ میرے ساتھ ڈانس کریں گی' یہ کوئی اور تھا مالانے فرصت سے انکار کیا تو وہ کندھے اچکا تا چلا
گیا

'مس مالامیرے ساتھ کرنے سے تو منع نہیں کریں گی نا' التمش نے ڈھیٹ ہونے کی قسم کھائی تھی
'التمش بھائی ابھی بھی ہم آرگنائزر ہیں اس سے پہلے کہ آپ کے اوپر فانوس گرائیں چلے جائیں یہاں سے' وہ سخت
جھنجھلائی تو وہ ایک بار پھر منہ بنا کر چلا گیا اور کچھ ہی دیر بعد وہ کسی اور لڑکی کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا
تبھی غازی اس تک آیا تھا نا اس نے کچھ کہا تھا نا اس نے کچھ پوچھا تھا غازی نے اسکا ہاتھ پکڑا اور کھینچتا ہوا سب کے
درمیان میں لایا وہ شدید کنفیوژ ہوئی حیرت کا جھٹکا تو تب کھاجب غازی نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے
لگایا اور ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑا

'سر... چیچھوڑیں ہمیں' مالانے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تو اس نے پکڑا اور مضبوط کی

'پتا ہے آج کتنی پیاری لگ رہی ہو' اس کی گرم سانسوں سے مالا کا چہرہ جھلس رہا تھا آج عرصے بعد اس میں لالی کی جھلک دکھ رہی تھی لال ہوتے گال، جھجک

'نہیں پتا ہمیں چھوڑیں نہیں تو تھپڑ ماریں گے' آج جتنی وہ معصوم لگ رہی تھی اسی حساب سے معصوم معصوم باتیں کر رہی تھی تبھی غازی نے اسے خود سے اور مزید قریب کیا

'نہیں کرو ایسا تمہیں پتا نہیں ہے میں تمہارے معاملے میں کتنا بے بس ہوں' اسکے منہ زور جذبات کے آگے اسکی خود کو چھڑوانے کی کوشش ختم ہو گئی تھی اب وہ اسکے ساتھ کھڑی تھی اور وہ اسے لے کر آہستہ آہستہ موو کر رہا تھا اس لمبے چوڑے شخص کے آگے وہ بچی لگ رہی تھی

'آپ ہم سے محبت کرتے ہیں' نا جانے کس احساس کے تحت وہ پوچھ بیٹھی تھی اسکی بات پر غازی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا کھل کر مسکرایا

'جنون ہے مجھے تمہارا' اس نے ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے گول گول گھمایا اور تھوڑی دیر بعد گرنے جیسے انداز میں اسے گرایا اور ایک ہاتھ اسکی کمر پر باندھا

'لیکن ہم تو چور تھے' ہاں وہ معصوم تھی بس اسکی معصومیت کے ساتھ بہت سارے لوگ کھیل گئے تھے اور کچھ کھیل رہے تھے

'جس دن تمہیں دیکھا تھا اس دن محبت ہوئی تھی اور جس دن چور بن کر آئی تھیں میرا دل چرا کر لے گئی تھیں تم' اسکی چھوٹی سی ناک سے اپنی ناک کو مس کیا

وہ دونوں ایک ساتھ اتنے پیارے لگ رہے تھے کہ کئی لوگوں نے ان دونوں کی تصویریں لے لی تھیں روش گھر چلا گیا تھا خود ہی کیونکہ مالا ابھی تک گھر کی وجہ سے ان کنفرٹیبل تھی

'ویسے ہم کیسے مانیں کہ آپ محبت کرتے ہیں ہم سے' اسکی بات پر غازی نے اسکارخ موڑ کر اسکی کمر اپنے سینے سے لگائی اور اسکے کان کے پاس جھکا

'میں نے کبھی یہ پوچھا کہ لالہ رخ سے مالا کیوں بنی گھمبیر آواز میں پوچھتا وہ مالا کی دھڑکن روک گیا تھا آپ کو کک کیسے پتا وہ شدید حیرت میں مبتلا ہوئی اس نے اسکارخ دوبارہ موڑ کر سامنے کیا تو اسکی چھوٹی سی ناک لال ہوتے دیکھ کھل کر مسکرایا

'بھوک لگ رہی ہے' غازی ویسے تو سنجیدہ تھا لیکن اسکی آنکھوں میں شرارت تھی 'ہاں' کھانے کیلئے ناکرنا اسکے لئے اب شگون تھا

'میں نے پوچھا نہیں ہے بتایا ہے کہ مجھے بھوک لگ رہی ہے' وہ زومعنی انداز میں بولا مالا کہ تو سر پر سے گزر گئی 'ارے تو پہلے بتانا تھا نہ پتا ہے خالص گھر کا کھانا ہے ہم نے حلوائی عورتوں کا انتظام کیا تھا' اسکی معصوم بات پر وہ کھل کر مسکرایا اور پھر سے اسے قریب کیا

مالا کو عجیب نہیں لگ رہا تھا نہ ہی اسے غصہ آ رہا تھا بلکہ وہ آج عرصے بعد انجوائے کر رہی تھی محبت کے رنگ اسکی زندگی کے سب سے خوبصورت رنگ تھے

'لالہ رخ میرا تمہیں کھانے کو دل کر رہا ہے' اسکے منہ سے اپنا نام سننا پتا نہیں کیوں مگر اسے اس قدر خوبصورت لگا کہ مسکراہٹ آگئی تھی اسکے چہرے پر

'مرچیں لگ جائیں گی' اسکی بات پر اس نے قہقہہ لگایا تھا اس دیکھ کر لالی بھی مسکرائی 'آپ وہی لکڑ بھگے ہیں نہ' مالا نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ کوئی پل اسے دیکھے گیا پھر اسکا ہاتھ پکڑا اور اپنے دل کے مقام پر رکھا اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا لالی کی مسکراہٹ سمٹی تھی وہ گھبرائی

'دیکھیں زیادہ فف فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے' اس نے اپنا لہجہ مضبوط کیا 'میں فری نہیں ہونا چاہتا بلکہ تم کو اپنی ملکیت میں لینا چاہتا ہوں' اس نے سیدھا سیدھا پروپوز کیا تھا لالہ رخ خود میں سمٹی تھی تبھی اس کے پاؤں پر زور سے پاؤں مار کر اس کے حصار سے نکلی اور وہاں سے رفو چکر ہوئی وہ اتنی آسانی سے اسے چھوڑنے والا نہیں تھا لیکن اپنی شیرنی کو خود سے گھبراتے دیکھ چھوڑ گیا تھا مالا نے دور ایک کونے میں کھڑے ہو کر عجیب انداز میں دھڑکتے دل پر قابو پایا اور پھر واٹر کولر سے پانی پیا اسے اچھے سے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے اور جانتی تھی کون ہے افکورس غازی...



اشعر باہر لاؤنج میں بیٹھالیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا سونیا عائشہ اور زاعشہ سوچکے تھے کیونکہ انکو صبح جلدی اٹھنا ہوتا ہے اور چنکو کو تو بس سونے کا موقع چاہئے ہاں البتہ روش لاؤنج میں اشعر کے ساتھ ہی تھا تبھی اشعر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی جو کام مالا اسے دے کر گئی تھی وہ کام وہ ختم کر چکا تھا اب انتظار تھا تو بس مالا کا کیونکہ وہ دونوں ایک بار پھر اسکے باپ کو آسمان سے زمین پر لانے والے تھے 'یار روش دل کرتا ہے عائشہ کو بھگا کر کے جاؤں' وہ سکون سے صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے اپنے ہاتھ سر کے پیچھے باندھ گیا تھا اسکی بات پر روش نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا 'میں نہیں ڈرتا کسی سے نا تجھ سے اور نا اس لیڈی ڈیول سے' اس نے اکڑتے ہوئے کہا تو روش اب کی بار اپنی آواز میں ہنسا تھا ہنسی کو بریک تو تب لگی جب اشعر نے اسکو زور سے کشن کھینچ کر مارا جسکی وجہ سے وہ نیچا گر گیا تھا اب اشعر ہنسا تھا زور سے

'کیا بے چیل تجھ میں تو ہمت ہی نہیں ہے کھڑے ہونے کی' اس نے مزاق اڑایا تو روش سکے سر پر آبیٹھا اور اپنے پنچوں میں اسکے بال پکڑ لیا

'آہ چھوڑ دے چیل کہیں کے' وہ زور سے چیخ رہا تھا اور وہ اسے چھوڑ ہی نہیں رہا تھا اشعر نے اپنا موبائل اٹھایا اور اسکو مارا لیکن وہ اڑ کر اسکے کندھے پر آبیٹھا اسلئے اسکا موبائل اسکے خود ہی کے سر پر زور سے بجا

'اففف بیٹا اب تو تو صبر کر تیرے کھانے میں چیل کو مارنے کی دوائی ملاؤں گا' وہ اپنا سر مسلتے ہوئے بولا تبھی چھت سے کسی کے چیخنے کی آواز آئی تھی اشعر اور روش الرٹ ہوئے وہ اڑتا ہوا اشعر کے کندھے پر بیٹھا اشعر نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر چھت پر جاتی سیڑھیوں کو دیکھا

'اوپر کون ہے؟' اشعر نے اس سے پوچھا تو اس نے اپنے پر ہلا کر پتا نہیں کا اشارہ کیا 'مالا نے کیا لوگوں کو اغوا کرنا شروع کر دیا ہے' اشعر کا دماغ اسی کی طرح تھا لنگڑا روش نے زور سے نائیں سر ہلایا 'چلو اوپر چل کر دیکھتے ہیں ویسے ہی آج کل بھوت بہت ہو گئے ہیں' وہ نائیں سر ہلاتا ہوا اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا ڈر نہیں ہاں البتہ تجسس ضرور تھا اشعر کو بھوت دیکھنے کا

وہ اوپر گیا تو کوئی نہیں تھا تبھی اسکے پیچھے سے کوئی گزرا تھا اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا کوئی نہیں پھر دوبارہ پیچھے سے کوئی گزرا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا کوئی بھی نہیں وہ بری طرح جھنجھلایا تبھی برابر والوں کی چھت پر کوئی کھڑا دکھا تھا وہی سفید لباس اور کھلے بال

اشعر نے اپنی آمد آنے والی ہنسی کنٹرول کی کیوں کہ اسے یہ سب پتا نہیں کیوں ڈراؤنا نہیں لگ رہا تھا اسلئے وہ خاموشی سے بجائے پیچھے ہٹنے کے بنا آواز کئے اس چھت کی طرف بڑھا تھا چھوٹی سی دیوار تھی جسے پھلانگ کر وہ دوسری چھت پر جا چکا تھا روش جو اسکے کندھے سے اتر چکا تھا دوبارہ اسے کندھے پر بیٹھا تھوڑا آگے بڑھا تو عجیب لگا وہ جو کوئی بھی تھا اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہل رہا تھا اب اس کے دل کو ڈرنے آچھا تھا لیکن تبھی اس نے دل

میں ایک اور سوچ نے جنم لئے بھوت کو تو پتا چل جاتا ہے نہ کہ اس کے پیچھے کون ہے تو کیا یہ بھوتی بھی عام عورتوں کی طرح ہے کم عقل...

مالانے کیسے بے عقلوں کو اپنے ساتھ رکھا ہوا تھا یہ تو صرف وہی جانتی تھی بیچاری کے پاس خود بھی عقل کم تھی وہ خاموشی سے اسکے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا اسے پکڑنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا تو اسکا ہاتھ اس وجود سے آر پار ہوا وہ کئی پل تو ہلنے سے قاصر ہوا تھا دماغ مفلوج ہو گیا تھا ڈر کے ماریں ٹانگیں کاپی تھیں تبھی ڈر ڈر کر اسکی نظر اس وجود کے دوسری طرف پڑی تو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا

وہاں پر ہیلو جینیشن لائٹ (جس سے وہم ہو) سٹم تھا ایک ہی پل لگا تھا اسے سب سمجھنے میں اور خود ہر ہنسی بھی آئی وہم سے کیسا ڈرنا پھر سر جھٹکا پیچھے مڑا تو ایک اور جھٹکا لگا کیونکہ وہاں ہٹے کٹے بوڈی گارڈز کے حوالے میں دو آدمی کھڑا تھا وہ دو قدم پیچھے ہوا روش اسکے کندھے پر تھا ابھی بھی

ان دو آدمیوں نے اس پر حملہ کرنا چاہا جب روش نے چنگھاڑتے ہوئے اپنے اپنے انکی آنکھوں میں گاڑے وہ بری طرح تڑپ کر پیچھے ہوئے ان آدمیوں کو اس طرح کراہتے دیکھ اشعر دیوار پھلانگ کر دوبارہ اپنی چھت پر آیا اس سے پہلے نیچے جاتا دو چار گارڈز نما آدمی اسکے سامنے آئے تھے تبھی وہاں عائشہ اور زاعشہ آئی تھیں جنکی آنکھیں شور کی آواز سننے کے بعد کھلی تھیں سو نیارات کو ہی گھر چلی گئی تھی کیونکہ اسکی امی کی طبیعت خراب تھی

'یہ لوگ کون ہیں؟' زاعشہ حواس باختہ چیخی

'یہ سارے بھوت ہیں' اشعر مزاق کر رہا تھا یا سنجیدہ تھا وہ دونوں سمجھنا سکیں

'اتنے سارے بھوت لیکن ایک چڑیل بھی تو تھی وہ کہاں گئی... ایک منٹ ایک منٹ کہیں ان سب نے انسانوں کے روپ تو نہیں دھار لئے 'عائشہ نے ان سب کو دیکھ کر اپنی ساری رائے ایک ہی سانس میں بتائی
'بھوت نہیں انسان وہ انسان ہی ہیں جو بھوت بن کر ڈرارہے ہیں 'اشعر نے انکی معلومات میں اضافہ کیا تھا جسے سن کر وہ دونوں بھڑک اٹھیں

'کیا اہم لوگوں کو ڈرایا ابے گھاڑ کہاں ہے وہ تمہاری لمبے بالوں والی چڑیل 'زاعشہ ایک ہی جھٹکے میں ان میں سے ایک کے سر پر جا پہنچی

'وہ چڑیل نہیں ہیلو جینز تھے 'اشعر نے اب انکا نہیں بلکہ زاعشہ اور عائشہ کا مزاق اڑایا تھا
'اشعر ررر 'وہ دونوں ایک ساتھ چیخیں تو اشعر نے ہاتھ اٹھا کر سوری کیا تبھی اسکی نظر عائشہ کے پیچھے کھڑے ہوئے
ایک بندے ہر گئی جسکی آنکھوں سے جھانکتی ہو س نے اشعر کی آنکھوں میں انگارے بھڑکائے تھے اس نے نظر روش کو دیکھا اور آئبر و اچکا کر اشارہ کیا جسے دیکھتے ہی روش اڑتا ہوا اس شخص کے سر پر جا پہنچا اور جھپٹ پڑا جب تک اس شخص کی آنکھیں نہ پھوڑیں لگا رہا اشعر کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ آئی تھی پریسیو مرد اچھے لگتے ہیں
زاعشہ اور عائشہ روش کو دیکھ رہی تھیں اس کو ایسا کر تا دیکھا انہیں بالکل ڈر نہیں لگا تھا جانتی جو تھیں کہ کس شیرنی کے ساتھ رہتا ہے

تبھی سب نے اچانک سے حملہ کیا تھا ان تینوں پر لیکن انہیں کیا پتا کہ یہ شیرنی کا گھر ہے جہاں کم عقل لوگ ضرور رہتے ہیں لیکن کم ہمت لوگ نہیں

اشعر الرٹ ہوا جبکہ زاعشہ اور عائشہ دونوں کو مالا کی انسٹرکشنز یاد آئیں تھیں جسے یاد کرتے ہی وہ دونوں ریلیکس ہوئیں

اشعر کو ایک آدمی نے پیچ مارنا چاہا جسے اس نے پکڑ لیا تھا اور اسکے پیچ کو گھما کر اپنا پیچ اسکے پیٹ میں مارا پیچھے عائشہ نے اس آدمی کو بال پکڑ پکڑ کر مارا تو زاعشہ نے تھپڑوں پر تھپڑ مارے تھے سارا ڈر خوف اور فرسٹریشن غصے کی صورت میں باہر آرہی تھی ایسے ہی جنگ چل رہی تھی جب انہی میں سے ایک نے لوہے کی راڈ اشعر کے سر میں ماری تھی خون کو فوارہ نکلاتھا اسکے سر سے

'اشعر ررر' عائشہ تڑپ کر اسکے پاس بڑھی تھی اور خونخوار نظروں سے اسے گھورا اور جھپٹ کر اس سے راڈ چھینی اور زور سے ماری اس کے سر پر

زاعشہ اور عائشہ نے جلدی سے ایمبولینس کو کال کی تھی روش اب چنکو کے پاس تھا نیچے جبکہ اشعر بے ہوش ہو گیا تھا اور کچھ ہی دیر میں وہ دونوں چنکو کو ساتھ اسے ایمبولینس میں لے کر جا چکے تھے



ڈنر سٹارٹ ہو چکا تھا ہر کوئی کھانے کی لذت سے لطف اندوز ہو رہا تھا مالا فوڈی ہونے کی وجہ سے پورے لاہور کے پکوان سینٹر کے کھانے کھا چکی تھی اسلئے چن چن کر ڈھونڈتی تھی کیٹرنگ ابھی بھی پارٹی میں آئے لوگ سب کچھ

بھولے کھانا کھا رہے تھے بعض لوگ تو ایسے تھے جو ڈائٹنگ پر تھے مگر اب تو انکا ہاتھ بھی نہیں رک رہا تھا غازی بھی مالا کو نظروں میں لئے از حف کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا

وہ بظاہر پر سکون تھی لیکن عجیب سی بے چینی تھی جو اسے گہرے کھڑی تھی تبھی اسکا فون رنگ ہوا انون نمبر دیکھا تو ماتھے پر شکنیں پڑی تھیں گہرا سانس لے کر فون اٹھایا

'ہیلو مالا سپیکینگ' وہ شور شرابے سے دور ہوئی تو غازی کی نظروں سے بھی او جھل ہو گئی

'جی مس مالا میں..... ہو سپٹل سے بات کر رہی ہوں آپکے بھائی کے سر پر بہت گہری چوٹ لگی ہے جلد سے جلد ہو سپٹل پہنچیں' خبر تھی یا آگ جو اسکے پورے جسم میں لگی تھی فون چھوٹ کر ہاتھ سے گرا جیب میں ہاتھ ڈال کر گاڑی کی چابی نکالی فون کے اوپر پاؤں رکھ کر وہ گرتے پڑتے لوگوں سے ٹکراتے ہوئے باہر نکلی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے دم پر پاؤں رکھ دیا ہو غازی کی نظروں میں آئی تھی وہ اس کو اس طرح دیکھ کر وہ سوچوں میں گرفتار ہوا تھا سب کچھ چھوڑا از حف سے گاڑی کی چابی لی اور اسکے پیچھے پیچھے نکلا تھا لیکن وہ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی وہ بھی اپنی گاڑی میں بیٹھا اور اسکے پیچھے پیچھے آیا تھا

دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں اسکی جب مالا کی گاڑی کا بدترین ایکسیڈینٹ ہوتے ہوتے بچا تھا دل تو کیا اسکو ایک کھینچ کر لگائے کہ ایسا بھی کیا ہو گیا ہے

'اللہ اپنے امان میں رکھے گا اسے' مالا کی آنکھیں آج عرصے بعد برسیں تھیں چنکو کا سوچ سوچ کر دماغ مفلوج ہو رہا تھا نہیں فکر تھی اسے اپنی فکر تھی تو بس اپنے بھائی کی کچھ ہی دیر بعد اسکی گاڑی ہو اسپتال کے باہر رکی تھی الٹی سیدھی پارک کی اور خود اندر بھاگی ریسپشن ہر آئی

'ااا... ابھی کک... کچھ دیر پہلے ایک لڑکے کو لایا گیا تھا جس کے سر پر چوٹ لگی تھی کک کہاں ہے وہ' اس نے اپنے لہجے کو بڑی مشکل سے مضبوط بنایا تھا

'جی وہ آئی سی یو میں ہیں سر پر لوہے کی راڈ لگی ہے' وہ نرس اب خاموش ہوئی تھی مالا جو اسکی پہلی بات پر اپنے قدم آگے بڑھا چکی تھی اسکی دوسری بات پر وہ بری طرح لڑکھرائی جب دو ہاتھوں نے اسے تھاما 'نت تھینک یو' اس نے نہیں دیکھا تھا کون ہے بس وہ بے آواز روتے ہوئے تڑپتے ہوئے آئی سی یو کی طرف آئی تھی اور پیچھے کھڑا گاڑی مالا کو کسی لڑکے کا پوچھتے ہوئے پہلے پہل تو حیران ہوا لیکن پھر اسکو غصے نے آچھوا تھا اس لئے بنا اسکی نظروں میں آئے اسکے پیچھے پیچھے آیا تھا



بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے وہ آج صبح ہونے والے واقعے کو سوچ رہی تھی جہاں اسکی عزت داغدار ہونے والی تھی

رابعہ آج صبح جاب کیلئے ایک جگہ گئی تھی جہاں وہ جاب کیلئے گئی تھی وہ شریف انسان نہیں ایک گھٹیا انسان تھا جو
رابعہ کو دیکھ کر بری طرح فدا ہوا تھا اسکے حسن ہر اسی لئے جاب کی پیش کش کی اور ساتھ میں اپنے ساتھ کچھ وقت
گزارنے کی بھی اور پتا ہے کیسا لگتا ہے جب کوئی ایک لڑکی کو یہ کہتا ہے کہ اسکے ساتھ وقت گزارو بنارشتے کے ایسا
لگتا ہے جیسے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا گیا ہو جاب اسکے منہ پر مارتی باہر نکلی پھر وہ جنید ملٹی نیشنل کمپنی گئی جہاں
اسے عزت کے ساتھ جاب ملی

(ہمے ہمارے ناول کی لڑکیاں ڈرتی نہیں ہیں بلکہ پلٹ کر لوگوں کو ڈراتی ہیں)

مس سنہری مالا جو پہلے حجاب اور چادر میں رہتی تھی اب تو دوپٹہ گلے میں آگیا تھا دوسری طرف رابعہ گیلانی تھی
جس کے پاس دوپٹہ نام کو نہیں تھا لیکن اب ابایا لے لیا تھا اس نے ماننا پڑے گا یہ وقت ہی جو انسان کو زمین سے
آسمان اور آسمان سے زمین کی سیر کراتا ہے

رابعہ آسمان کو دیکھ رہی تھی اور یہ سوچ رہی تھی کہ لالی بھی تو اسی طرح آسمان کو دیکھا کرتی ہوگی کہ جب وہ تھک
جاتی ہوگی زمانے سے لڑ لڑ کر تب کتنا روتی ہوگی نہیں روتی نہیں ہے وہ اور خدا نہ کرے کبھی وہ روئے اگر وہ روئی تو
ہماری سزائیں اور کٹھن ہو جائیں گی



پری فصیحہ اور دانیال ایک ساتھ بیٹھے چائے پی رہے تھے
'فصو بھابھی یار کہیں باہر چلیں' پری نے جھنجھلاتے ہوئے کہا
'میں تو تیار ہوں دانی سے پوچھ لو' اب تو پوں کارخ دانیال کی طرف تھا جو چائے ہی رہا تھا خاموشی سے لالہ رخ کی
سچائی کے بعد وہ ایسا ہی ہو گیا تھا سنجیدہ
'ہم چلتے ہیں بتاؤ کہاں جانا ہے' اب وہ تھوڑا آگے ہو کر بیٹھا تھا ڈمپل گال پر اپنی جھلک دکھا رہا تھا اور فصیحہ کا دل
ڈوب رہا تھا اس نے بڑی مشکل سے نظریں چرائیں جبکہ وہ دیکھ چکا تھا اسکا نظریں چرانا مسکراہٹ نے ہونٹوں پر
جھلک دکھائی تھی
'بھائی فصیحہ کو دیکھ لیا ہو تو بتائیں کچھ' پری نے دانت پیستے ہوئے کہا
'نہیں دیکھنا ابھی تو صحیح سے دیکھ رہا ہوں' اسکے بے باک جواب پر پری نے اسے گھورا تو فصیحہ کے گال ریڈ ہوئے
'میں ایک کام کرتی ہوں دودھ والے کی بکریوں کے ساتھ چلی جاتی ہوں' پری نے تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا
اور پھر پاؤں پٹخ کر اندر چلی گئی
'کچھ ناشرم ہوتی ہے لیکن تمہیں کیا پتا کہ وہ کیا ہوتی ہے' فصیحہ نے غصے سے اسے دیکھا جبکہ اسکا ڈمپل تو اب اندر
ہی نہیں جا رہا تھا

'شرم سے دور دور تک میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے جانِ دانیال' اب تو فصیحہ بھی پاؤں پٹخ کر واک آؤٹ ہو گئی تھی جبکہ دانیال کے چہرے سے مسکراہٹ ایسے غائب ہوئی جیسے کبھی تھی ہی نہیں 'لالہ... 'تھکے تھکے سے یہ الفاظ اس کے منہ سے ادا ہوئے تھے

اداس رات اداس زندگی اداس موسم کتنی چیزیں
پر الزام لگ جاتے ہیں ایک دل کے اداس ہونے سے



عائشہ کو روتا دیکھ وہ اس کے پاس آئی تھی

'چچو چنکو کیسا ہے' اس نے زاعشہ کو نہیں دیکھا تھا بس وہ اس سے پوچھ رہی تھی
'چنکو تو ٹھیک ہے' عائشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

'ہے کہاں اندر آئی سی یو میں ہے کیا' اس نے پھر سے سوال کیا

'یہ رہا تمہارا چنکو' زاعشہ نے چنکو کو اس کے سامنے کیا تھا جسے دیکھ کر مالانے سختی سے اسے خود میں بھینچا اور دیوانہ وار
اسے چوما تھا

دور کھڑا غازی حیرانگی سے مالا کے ہاتھ میں وہ بچہ دیکھ رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا یہ کون ہے اسکا مگر اسکے ہاتھ میں یہ بچہ اور اسکے لئے اس قدر محبت اور عشق وہ کیا کہتا بس ایک خوبصورت سی مسکراہٹ آگئی تھی اسکے چہرے پر تھوڑی دیر بعد اسے یاد آیا کہ کوئی ہسپتال میں ہے

'چنکو تو یہ رہا تو پھر اندر کون ہے' مالا نے چنکو کو دیکھا جو بڑی بڑی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا 'اشعر ہے' عائشہ نے روتے ہوئے ساری بات بتائی تو مالا نے گہری سانس لی تبھی ڈاکٹر زباہر آئے 'کیسا ہے وہ' مالا نے بے چینی سے پوچھا 'آپ... ڈاکٹر نے پوچھا

'ہم دوست ہیں اسکی' اس کی بات پر ڈاکٹر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا انکے پیچھے کھڑے غازی نے بھی سنا تھا اور اب وہ مطمئن تھا اور خاموشی سے جا چکا تھا کیونکہ گھر پر اور نگزیب صاحب انتظار کر رہے تھے 'ہی از فائن ناؤ چوٹ گہری تھی کافی خون بہہ گیا تھا لیکن اب وہ ٹھیک ہیں اور ہاں ایک دو مہینے تک انکے سر میں درد رہے گا خیال رکھئے گا ان کا کہ کوئی شک والی نیوز نا بتائی جائی' وہ کہہ کر جا چکے تھے جبکہ پیچھے مالا یہ سوچ رہی تھی کہ انکا کام ہی ایسا ہے کہ شک تو ملتے رہتے ہیں پھر چنکو کو زاعشہ کو پکڑا کر خود ریسپشن ہر گئی تھی بل وغیرہ دیکھنے 'جی مسٹر اشعر خان' مالا بات کر رہی تھی جب اسکے برابر میں دو نفوس آکر کھڑے ہوئے 'ڈھائی لاکھ... اس عورت نے بڑے آرام سے کہا تھا جبکہ مالا نے اتنے ہی شک سے اسے گھورا

'اسکے سر میں ہیرے جڑ دئے ہیں کیا جو ڈھائی لاکھ' اسکے لہجے سے شاک کا عنصر نمایاں تھا وہ کب سے محسوس کر رہی تھی کہ برابر میں کھڑے لوگ اسے دیکھ رہے ہیں

'میم یہ بڑا ہو سپٹ... وہ ابھی کچھ کہتی کہ

'بڑا ہو سپٹل مائے فٹ اصل میں تو آپ لوگ بھکاری ہیں جو اچھے کپڑے پہن کر تعلیم اور علاج کے نام پر بھیک مانگتے ہیں ایک انجیکشن لگانے کے پچیس ہزار پھر دوایاں لو تو دس ہزار وہاں خرچ کرو ہمیں صرف یہ بتاؤ کہ غریب انسان جائے تو جائے کہاں' جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے یہ نوابوں کی دولت کی واحد سپوت ہے پھر بھی غربت کا رونا کیوں رو رہی تھی یہ

'اگر ایسا ہے تو گورنمنٹ ہو سپٹل میں جا کر علاج کرواؤ' اس نرس نے بھی کھینچ کر مارتا تھا 'اوہ گورنمنٹ ہو سپٹل کا تعنہ کسے مار رہی ہو ہم چاہیں نہ تمہارا ہسپتال خرید لیں' وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی جبکہ نرس نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا

'کیا مصیبت ہے کیوں گھورے...' مالا کی زبان کو بریک لگا تھا اپنے برابر میں کھڑے باپ اور دادا کو دیکھ کر 'اگر غریب تم جیسا ہو تو میں غریب رہنا پسند کروں' اسابیل نے زہر آلود مسکراہٹ سجائی (دلاور صاحب کے چیک اپ کیلئے آئے تھے) مالا نے ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر کریڈٹ کارڈ اسے دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک کرسی پر بیٹھ گئی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر خود اسکے سامنے والی کرسیوں پر براجمان ہوئے



تین نفوس ہو سہیل کے ٹھنڈے کوریڈور میں بیٹھے تھے جسکے بالکل سامنے ICU تھا مالا خاموش بیٹھی تھی وہ ابھی تک اسی پارٹی والے ڈریس میں تھی

'تم... دلاور عثمانی نے بولنا چاہا لیکن مالا کی آواز نے انہیں خاموش کرایا
'اگر تم چاہتے ہو کہ ہم تمہاری عزت کریں تو ہمیں بھی آپ کہہ کر مخاطب کرو' مالا کی بات پر انکے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے یہ رعب و دبدہ تو انکے بیٹے میں بھی نہیں تھا مطلب انکے بیٹے کی بیٹی چال چلن میں ان پر گئی تھی کاش وہ اسانیل کی جائز اولاد ہوتی تو پورا خاندان دیکھتا اور رشک کرتا ایسی بیٹی پر
'آپ کو اسے چھوڑنا پڑے گا' انکی آواز بھاری تھی
'آپ چھوڑ دیں اسے' مالا نے تنزیہ نظروں سے انہیں دیکھا تو وہ تذبذب کا شکار ہوئے
'میرا بیٹا ہے وہ لالہ رخ اسے چھوڑ دو نہیں تو جان سے جاؤ گی' اسانیل غررایا تھا لیکن سامنے بیٹھی لڑکی لالی نہیں مالا تھی

'بہت آئے ہیں ہمیں مارنے والے مسٹر عثمانی ایک کوشش آپ بھی کر لیں' وہ مزے سے ہاتھ جھاڑ کر بولتی ہوئی پیچھے کرسی سے ٹیک لگا گئی

'تم خود کو سمجھتی کیا ہو کوئی بہت توپ چیز ہو تم تمہیں پتا ہے تمہاری اوقات کیا ہے' وہ چیخ رہا تھا اس پاس کے لوگ متوجہ ہو رہے تھے اسکی طرف ڈاکٹر اس سکی انسان کے پاس نہیں آرہے تھے جانتے تھے وہ یہ شخص بہت بڑا پاگل ہے مالا کا دل کیا اپنے باپ کا منہ بند کر دے 'تم ایک ناجائز اولاد ہو ایک گندہ خون ہو جسکے نا آگے کا۔ پتانہ پیچھے کا نا جانے کتنے مردوں کے ساتھ اٹھنق بیٹھنا ہے تمہارا اس میر کے جھوٹے نکاح میں ہو کر پتا نہیں کتنا قریب رہی ہوں گی اسکے' اب اسابیل اسکے چہرے پر تیزی مسکراہٹ تھی جبکہ مالا بالکل خاموش سپاٹ نظروں سے دلا اور عثمانی کو دیکھ رہی تھی جن کے چہرے پر اس کیلئے ترس تھا تبھی مالا کی آنکھوں میں چمک ابھری اور ہونٹوں پر پر اسرار مسکراہٹ

'کام ڈاؤن مسٹر عثمانی (کھڑے ہو کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا) اور یہاں تماشا نہیں لگا باپ بیٹی کا معاملہ ہے آپ لوگ جاسکتے ہیں' مالا کے کہنے پر نہیں اسکی آنکھوں میں دکھنے والی وارنگ نے سب کو آگے پیچھے کیا تھا اب وہ گھوم کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھی تھی 'ویسے ہم نے سنا ہے مسٹر عثمانی آپ پر گئے ہیں دادا جی 'جوش سے پوچھا 'میرا بیٹا ہے مجھ پر ہی جائے گا اور ہاں میں تمہارا دادا نہیں ہوں' انہوں نے وارن کیا تھا 'آپ کے کہنے سے رشتہ بدل جائے گا؟ اقلورس نہیں نہ تو پھر کیوں ایسی باتیں کر رہے ہیں جس سے آپ کو گناہ ملے پیر قبر میں لٹک رہے ہیں تصبیح پکڑیں اور اللہ اللہ کریں نہیں تو یہی گناہ جہنم میں وجہ بنیں گے' وہ آہستہ آواز میں کہہ رہی تھی ایک پل کیلئے ان کے چہرے کا رنگ بدل

'کون سے گگ... گناہ' انکا لہجہ لڑکھڑا گیا تھا لالی کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی اسانیل چونک گیا تھا لالی تھوڑا انکی طرف جھکی اور اسانیل کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑیں

'اگر بیٹا باپ پر گیا ہے تو یقیناً بیٹے والے شوق باپ میں بھی ہونگے' لالی کے لہجے پر وہ دونوں چونکے 'مطلب شراب اور شباب' ان دونوں کے رنگ اڑے تھے یہاں

'کیا بکواس ہے یہ' دلاور عثمانی اپنی حیرت سے نکلے تھے

'اسے چھوڑیں ایک بات بتائیں مسٹر عثمانی آپکی جائز اولاد ہی ہیں یا ڈوٹ ڈوٹ ڈوٹ' مالانے ان دونوں ہر پیٹرول چھڑک کر گ لگائی تھی دونوں کی رنگت اڑی تھی وہ اٹھ کھڑی ہوئی

'لالی جو کر لیا تم نے بہت تھا اب میں بتاؤں گا میں کیا چیز ہوں' اسانیل کی سرسراتی آواز پر صرف اسکے قدم رکے تھے اور کچھ دیر بعد وہ گھومی اور اسکی طرف آئی

'مسٹر عثمانی کچھ کرنے سے پہلے ہماری کچھ باتیں ذہن میں رکھئے گا اگر ہم چاہیں تو کسی ستر اٹھارہ سال کے لڑکے سے آپ کے ہاتھ پیر کٹوا سکتے ہیں تو دس سال کی سزا کے ساتھ چھوٹا موٹا جرمانا لگے گا اور اگر ہم چاہیں تو اسی لڑکے سے پیٹ میں چاکو گھنپوا سکتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ فائن لگے گا اور اگر ہم مزید چاہیں تو اسی لڑکے سے زنگ آلود چاکو گھنپوائیں گے پہلے تو زہر پورے جسم میں پھیلے گا پھر تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے اور پھر ہو سکتا ہے ہم خود ہی پہلے تمہارے اس نام نہاد باپ کو اپنے ہاتھوں سے درخت کے کسی تنے پر گردن سے پکڑ کر لٹکائیں گے اور پھر سوچو تمہارے لئے کیا سوچ رکھا ہو گا ہم نے' اسکی باتوں پر کچھ دیر پہلے بناد بنگ اسانیل اب کانپ گیا تھا واقعی اسے جیل

بھجوا کر غلطی کر دی تھی پہلے سے زیادہ خطرناک بن کر نکلی تھی وہ اسابیل اور دلاور پہلی فرصت میں وہاں سے نکلے
جبکہ مالا کہہ کر رکی نہیں تھی اندر جا چکی تھی



روم میں داخل ہوئی تو اشعر کو ہوش آچکا تھا اب تو روم میں اسکی بہن ملائکہ اور راجا بھی تھے یہ لوگ کب آئے نیند
سے بند ہوتی آنکھیں بامشکل کھولے وہ پاس پڑے صوفے پر بیٹھی تھی
'تم یہاں ہو راجا باہر تمہارا وہ مالک اور ہمارا باپ بے چارہ گرتے پڑتے گھر گیا ہے' اس نے پانی کی بوتل سے پانی نکالا
اور گلاس منہ سے لگایا باقی سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا
'کیوں کچھ ہوا ہے کیا' اس نے بے چینی سے پوچھا جانتا جو تھا اسکی شامت آجائے گی
'فکر مت کرو تمہیں کچھ نہیں کہے گا بلکہ اسے کچھ دن سنبھلنے میں لگیں گے' اس نے ایک نظر اشعر کو دیکھا اور ہاتھ
ہلایا تو وہ مسکرایا

'ایسا کیا کہہ دیا تم نے اسے' وہ ابھی بھی حیران تھا
'زیادہ کچھ نہیں بس ایک دودھمکیاں' ایک دو تو بالکل نہیں تھیں وہ ایک درجن ضرور تھیں
'آپ لوگوں کو دھمکیاں دیتی ہیں' ملائکہ نے معصومیت سے پوچھا

'صرف دھمکیاں... نہیں مار کٹائی ہاتھ پیر توڑنا ان کیلئے عام بات ہے' راجا نے تنز کیا تھا شاید جبکہ ملائکہ نے تو حیرت سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا

'اشعر اب کیسے ہو زیادہ درد تو نہیں ہو رہا' مالا نے فکر مندی سے پوچھا
'نہیں اب میں ٹھیک ہوں' اس کی بات پر اس نے سر ہلایا اور پھر ایک نظر عائشہ کو دیکھا جواب ٹھیک تھی تو وہ بھی پر سکون ہو گئی البتہ تھک بہت گئی تھی چٹکوا سکے برابر میں ہی صوفے پر سو رہا تھا

مالا وہ کام ہو گیا ہے 'اشعر کی آنکھوں میں چمک بڑھی تھی اور اب وہی مالا کی آنکھوں میں بھی تھی
'لو دھمکیاں چھوڑو اب تو آگ لگانی ہے' اس کی بات پر اشعر بھی ہلکے سے مسکرایا راجا نے ایک نظر مالا کو دیکھا
'لگتا ہے اس بار پھر اسے دل کا دورا پڑنے والا ہے' راجا نے بھی اپنا حصہ ڈالا
'اللہ کرے اس بار دل میں دو چار سوراخ ہو جائیں اسکے' اس کی بات پر دونوں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا
'یار سوراخ ہوں گے تو آسانی ہوگی مرنے میں' اس کی اپنی الگ کی منطق تھی

'وقت کب کس کیلئے رکا ہے میر کیلئے بھی گزر جائے گا اور وہ دن ضرور آئے گا جب وہ اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہو گا اور
لالہ رخ سے ناصر ف معافی مانگے گا بلکہ اسے اپنائے گا بھی' بی جان دو ٹوک لہجے میں بولیں تھیں سب میر کے
کمرے میں تھے جہاں وہ صاحب گہری نیند میں تھے

وہ معافی مانگے گا لیکن کیا اسے معافی مل جائے گی 'علی کی نظریں میرے چہرے پر تھیں اسکی بات پر بی جان نے نظریں چرائیں

'لیکن وہ تو میر بھائی سے عشق کرتی تھی نہ کیا وہ تب بھی واپس نہیں آئے گی 'فری نے بے تاثر لہجے میں کہا
'عشق کرتی تھی کرتی ہے یہ نہیں پتا اور ہم لوگوں نے جو اسکے ساتھ کر دیا ہے پھر تو میں نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا ہوں 'انصار صاحب نے تھکے تھکے لہجے میں کہا

'اور ویسے بھی بی جان آپ کافی خود غرضی سے سوچ رہی ہیں پہلے آپ کے بیٹے نے اسے برباد کیا لیکن شاید اس فیصلے سے آپ اسے برباد کر دیں 'سفیان نے حقیقت بتائی تھی
'ہم صرف معافی مانگ سکتے ہیں علی بھائی معاف تو پھر بھی اسی نے ہی کرنا ہے 'ریان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا علی کے کانوں میں لالی کی آواز گونجی تھی

(ہاں آخر میں ایک بات ضرور کہنا چاہیں گے ہم ناتو آپ کو معاف کریں گے نا ہی ڈاکٹر صاحب کو اور رابعہ کو تو بالکل بھی نہیں) وہ خود اذیتی سے آنکھیں میچ گیا اور پھر آنکھیں کھول کر سب کو دیکھا
'اگر وہ خود اپنے قدموں پر چل کر یہاں آئی نہ تو ہم سب کو معاف کر دے گی اور شاید میری پری بھی 'وہ آخری بار آہستگی سے کہتا وہاں سے چلا گیا تھا

وہ آنکھیں بند کئے ایک بہت طویل خواب دیکھ رہا تھا شاید وہ اپنے خواب میں خود کو ختم کر چکا تھا اسی لئے بہت آرام سے سو رہا تھا شاید اسکے خواب میں اسکا حساب کتاب ہو رہا تھا شاید سامنے فرشتے کھڑے تھے اور انکے ساتھ

دو چہرے اور تھے دونوں ہی پُر نور تھے ایک چہرہ اس کے کئے کی معافی مانگ رہا تھا جب کہ ایک چہرہ رو رہا تھا اور اسکی شکایتیں لگا رہا تھا اور پتا ہے وہ لالی تھی اور دوسری رابعہ تھی لیکن دونوں میں سے جیتنا کس نے تھا اگر لالی نے بازی مارنی تھی تو وہ یقیناً مر جاتا اور اگر رابی نے تو وہ ضرور اٹھے گا

محبت نام ہے جسکا ___ وہ ایسی قید ہے یارو
کہ عمریں بیت جاتیں ہیں سزا پوری نہیں ہوتی



اشعر کورات تین بچے مالانے ڈسپارچ کروایا تھا کیونکہ اگر گھر پر ملنے والے بھوت نکلی تھے تو اب انکی خیر نہیں ہونی تھی اشعر اپنے گھر تھا سب سوچکے تھے ایسے میں اس نے گھر کا ایک ایک کونا اچھے اچھے سے دیکھا تھا کہ کچھ تو ایکسٹر املے وہ چھت پر بھی گئی سب کچھ دیکھا لیکن وہاں ہر صرف تھوڑا سا خون پڑا تھا اور تو کچھ نہیں تھا 'یار یہ کونسے بھوت ہیں جو باڈی گارڈ رکھتے ہیں' وہ بڑبڑائی اور پھر نیچے آئی کچن میں گئی اور کھانا گرم کرنے لگی تبھی کچن کی کھڑکی سے باہر نظر پڑی تھی ماتھے پر بل پڑے 'بوس کو بتا دیا ہے سب' دو چار آدمی کھڑے تھے باہر

'ہاں بتا دیا ہے تم بتاؤ ہسپتال پہنچا دیا سب کو' دوسرے آدمی نے پوچھا

'ہاں حالت تو سبھی کی بہت خراب تھی کافیوں کو تو ان دو لڑکیوں نے مارا ہے اور وہ چیل بہت خطرناک تھی اسکی

آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں' انکی بات سن کر مالا کو خوشی سی ہوئی تھی

'ویسے سوچا نہیں تھا اتنی جلدی پکڑے جائیں گے بڑا مزہ آ رہا تھا یار کھیل میں' اب وہ چاروں مل کر ہنسنے لگی

'کتنی بکو اس کر رہے ہیں یہ لوگ کوئی کام کی بات نہیں کر رہے' مالا نے جل کر سوچا اور کھانا نکال کر وہیں کونے میں

ٹک گئی منہ بھی چل رہا تھا اور دماغ بھی

'سر کہہ رہے تھے کل آئیں گے یہاں کے لوگوں سے بات کرنے پھر ہو سکتا ہے کام آسان ہو جائے' انکی بات پر

مالا کا چلتا ہوا منہ روکا صرف دو سیکنڈ کیلئے پھر دوبارہ چلنا شروع ہوا

'آئی سی اب کل بھوتوں کے سردار سے ملاقات ہوگی ہی ہی ہی' اپنی ہی بات پر ہنستی ہوئی وہ مزید کھانا نکال چکی تھی

حالانکہ پارٹی میں بھی وہ کھا کر آئی تھی



غازی شہر سے بے نیاز بیڈ پر لیٹا ہوا تھا آج اظہارِ عشق کرنے کے بعد ایسا سکون ملا تھا کہ ساری دنیا فتح کرنے کا

دل کرنے لگا تھا

دماغ میں آج کا سارا واقعہ گھوم گیا تھا انف آج اسے چھو کر محسوس کر کے آیا تھا دل و دماغ میں سکون کی لہریں دوڑ گئیں تھیں

اس کا وہ نرم سے وجود کا لمس ابھی تک محسوس ہو رہا تھا گدی گدی ہوئی تھی دل میں اسے چھوتے ہوئے کتنی سو فٹ تھی وہ لیکن جب مارنے پر آتی تو اس سے زیادہ پتھر کوئی نہیں

'میٹر صاحب کچھ کریں اپنے دل کا ورنہ کہیں دیر نہ ہو جائے' وہ بولتے ہوئے مسکرایا

'شیرنی سے کہہ تو دیا ہے لیکن اب تک بھول گئی ہو گی' وہ دل فریب انداز میں کہتا اپنے دونوں بازو سر کے نیچے ٹکا گیا تھا اور یہ بات بالکل ٹھیک تھی وہ واقعی بھول گئی تھی

اس نے فون اٹھایا اور وہ نمبر نکالا جس پر کوئین لکھا تھا واٹس ایپ اون کیا تو اس پر اسی بچے کی تصویر تھی جس اس نے کئی بار اسکے ساتھ دیکھا تھا

آخر ہے کون یہ جو اس کی شیرنی کے ساتھ چپکارہتا ہے...؟ اس نے ماتھے پر دو بل ڈال کر سوچا بچے سے جل رہا تھا یہ شخص انف



فجر کی نماز ان تینوں نے ساتھ پڑھی تھی کیونکہ جو گنگ کیلئے بھی جانا تھا تینوں ٹریک پر جو گنگ نہیں رنگ کر رہے تھے ملاکی رفتار تیز تھی تو وہ دونوں بھی کم نہیں تھیں آج مالا کی محنت وصول ہوئی تھی کیونکہ وہ دونوں آج تین کلو میٹر تک بھاگی تھیں

'واہ بھئی ڈرپوک شیرنیوں آج تو تین کلو میٹر واہ' مالا نے خوب تعریف کی تو وہ دونوں منہ بنا گئیں
'ڈرپوک نہیں ہیں ہم ہاں البتہ شیرنیاں ضرور ہیں' ان دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا مالا مبہم سا مسکرائی اس نے ان دونوں کو اسلئے مضبوط بنایا تھا کیونکہ اسے ان دونوں کی ضرورت تھی

تھوڑی دور چلے ہی تھے کہ زاعشہ سے کوئی زور سے ٹکرایا تو وہ دونوں بھی رکیں اور زاعشہ کو دیکھنے لگیں
'دل کرائے کیلئے خالی ہے یہ سنا تھا لیکن آنکھیں کرائے کیلئے خالی ہیں یہ پہلی بار دیکھ رہی ہوں' زاعشہ نے ٹکرائے والے کو دیکھا اور پھر اسے سنائیں جبکہ مالا حیرانگی سے ٹکرائے والی ہستی کو دیکھ رہی تھی عمر
'دیکھیں غلطی آپکی ہے آپ اپنی آنکھیں گھر چھوڑ کر آئیں ہیں' عمر نے بھی حساب برابر کیا لیکن آنکھیں دیکھ کر سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ یہ وہی لڑکی ہے جسے اس دن وہاں دیکھا تھا

'ہو گیا' زاعشہ نے کھینچ کر مارتا تھا جبکہ وہ اس بے عزتی کر دانت کچکا کر رہ گیا نظریں اسکے برابر میں اٹھیں تو اٹھی کی اٹھی رہ گئیں وہ لالہ رخ تھی وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ وہ اسے پہچان گیا ہے
'لا... وہ کچھ کہتا کہ مالا نے اسکی بات کاٹی

'مالا سنہری مالا نام ہے ہمارا' اس نے تصحیح کی عمر کی آنکھوں نے کچھ کہا جسے سمجھتے اس نے ان دونوں کو گھر جانے کا کہا اور خود وہ عمر کے ساتھ چلنے لگی تھی

'میر بھائی نے خود کو گولی مار لی ہے' اسے لگا وہ شاید نہیں جانتی
'ہم پھر' اسکے اتنے ٹھنڈے ریکشن پر وہ دوپل کچھ کہہ ہی نہ سکا
'وہ کومہ میں ہیں' اسکی بات پر مالا نے لمبی سانس کھینچی

'پھر' مالا نے صرف ایک لفظ کہا تھا

'معافی نہیں مل... اسکی بات پوری نہیں ہوئی تھی

'نہیں مل سکتی معافی آگے کہو' وہ سنجیدہ تھی یا غصے میں تھی کوئی نہیں بتا سکتا تھا

'اچھا ایک بات پوچھوں' عمر نے بات بدلنا ہی بہتر سمجھا اس نے ہاں میں سر ہلایا

'وہ جو ٹکرائی تھی مجھ سے وہ کون ہے' مالا جانتی تھی وہ یہی پوچھے گا آئے مسکراہٹ روکنے کیلئے رخ پھیر گئی

'تمہیں اس سے کیا' اب وہ دونوں ایسے تھے جیسے گہرے دوست ہوں

'ہو سکتا ہے آگے جا کر سب مجھے ہی ہو اس سے' عمر نے مسکراہٹ روک کر کہا مالا کھکھلائی تھی

'زاعشہ ہے وہ ہمارے لئے بہن جیسی ہے' اس نے چند پل خاموش رہنے کے بعد کہا

'بی جان یاد کرتی ہیں تمہیں اب بتاؤ گھر کب آؤ گی' اس نے دوبارہ بات پلٹی

'آئیں گے ضرور آئیں گے لیکن ابھی نہیں' وہ کہتی ہوئی رکی نہیں تھی وہ جاچکی تھی اپنی منزل کی طرف پیچھے عمر کو راستے سے بھٹکا کر

تیرے عیبوں کو _____ بے عیب دیکھا
میں نے اپنی آنکھوں میں یہ عیب دیکھا



وہ آبا یا پہنے کھڑی تھی لیکن کوئی رکشہ تھا کہ ملے نہیں دے رہا تھا اسے آفس جانے میں دیر ہو رہی تھی تبھی اسکی نظر سامنے فٹ پاتھ پر بیٹھی ایک بوڑھی عورت پر پڑی وہ ایسے حویلیے میں تھی کہ کوئی بھی اسے دیکھ ترس کھا جاتا جیسے ابھی وہ کھا رہی تھی لیکن کچھ سوچ بھی رہی تھی کسی لڑکی کو جو اسکارف میں تھی جو ہنستی بہت تھی وہ لالہ رخ کو سوچ رہی تھی ایسے لوگوں کی مدد تو وہ ایسے کرتی تھی جیسے ان سب کا زمہ اس نے لیا ہو تبھی تو اتنی کامیاب تھی وہ مسکراتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اس عورت کو پیسے تھمائے وہ اٹھنے کو تھی جب اسی عورت نے اسکا ہاتھ تھام لیا 'میں تمہیں روز دیکھتی تھی آج تم برقہ پہن کر آئی ہو تو بھی پہچان گئی' اسکی بات پر رابی نے سر ہلایا

تمہیں تین دن پہلے دیکھا تھا اور اسی دن سے مجھے کچھ کھانے کو ناملا میں نے تو ایک بار تمہیں منحوس بھی کہا تھا یہ عورت کتنی عجیب تھی رابعہ حیرت سے اسکی باتیں سن رہی تھی

'پھر کھانا ملا...؟' رابعہ کو ناجانے کیوں شرمندگی ہوئی

'نہیں لیکن تم نے آج پیسے دیے ہیں تو کچھ کھا ہی لوں گی' وہ مشکور ہوئیں تھیں

'اچھا پھر اس خوشی میں دعا کر دیں کہ وہ جلدی سے ٹھیک ہو جائے جس سے میں محبت کرتی ہوں' وہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور تبھی اسے رکشہ بھی مل گیا وہ عورت بھی خوش اور رابعہ بھی خوش



کپڑے پر پریس کر رہی تھی آفس جانے کیلئے تبھی پیر پر کچھ حرکت سی محسوس ہوئی اس نے نیچے دیکھا تو چنکو کھڑا اسکا ٹراؤزر پکڑے کھڑے ہونے کی کوشش کر رہا تھا وہ کھل کر مسکرائی لیکن اسے گود میں نہیں اٹھایا پہلے سکون سے کپڑے پر پریس کئے لیکن تب تک وہ اسکی ٹانگ پکڑے کبھی گرتا پھر کھڑا ہوتا

'لا... لا... آج چنکو نے اسکا سابقہ نام لیا تھا وہ پہلے تو حیران سی اسے دیکھے گئی اسکے اس طرح دیکھنے سے وہ زور سے ہنسا

'چنکو' وہ خوشی سے اس کے پاس زمین پر بیٹھی وہ بھی بیٹھا ہوا تھا 'کیا بولا ایک بار پھر بولو' وہ بے یقینی سے بولی

'لا... لا' اس نے جیسے اسکی بات کا مان رکھا تھا مالا نے خوشی سے اسے گود میں اٹھایا اور بھنگڑا ڈالا تھا پھر چٹا چٹا اسے چوم ڈالا جب اس نے مالا کی گردن کے گرد ہاتھ باندھ کر اسکے کندھے پر سر رکھا تھا روش بھی کہیں سے اڑ کر آگیا تھا اور اب وہ چنکو کے سر بیٹھا تھا جبکہ چنکو نیند میں تھا ورنہ اسے ضرور مارتا

تھوڑی دیر میں وہ سو گیا تھا اسے بیڈ پر لٹا کر خود وہ تیار ہوئی اور آفس جانے کیلئے نکلی لیکن یہ کیا گاڑی کا ٹائر پنچر اسے رنج کر غصہ آیا تھا ان گلی کے چوزوں پر لیکن غصے کو سائیڈ میں کیا اور پھر ٹائر چینیج کرنے کیلئے سامان لائی اور ٹائر چینیج کیا بیس منٹ اسی کام میں لگ گئے تھے اور پھر کپڑوں کو دیکھا تو وہ بھی برباد دوبارہ اندر گئی کپڑے نکالے پریس کئے اور پھر سے تیار ہو کر نکلی

باہر آئی تو حیرت کا جھٹکا لگا لیکن اسکے بعد غصے نے جھٹکا دیا اففف پھر سے ٹائر پنچر کر کے بھاگ گئے وہ دانت کچکچاتی ہوئی میں روڈ پر آئی رکشا پکڑا

Novel Galaxy



میٹنگ تھی آج جیسے تیسے گرتے پڑتے وہ آفس پہنچی اور سیدھا میٹنگ روم میں گئی اسکے زہن سے غازی کا اظہار محبت ڈانس کرنا سب نکل گیا تھا صرف یہ بلکہ وہ تو بہت کچھ بھول چکی تھی دماغ کمزور ہو گیا تھا اسکا لیکن پھر بھی جب سوچنے پر آتا تو سب کو گھما کر رکھ دیتا

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو سب کی نظر اسکی طرف اٹھی غازی تو پورا گھوما تھا اسے دیکھ کر مالا کو کل کا سب یاد آ ہی گیا تھا حیرت انگیز طور پر

وہ خاموشی سے غازی کے دائیں سائیڈ کی پہلی کرسی پر بیٹھی جو ہمیشہ سے اسکی تھی غازی ایک ٹانگ پر ٹانگ اور سیدھا ہاتھ ٹیبل پر رکھے مالا کو دیکھ رہا تھا

مالا نے نظریں غازی کی طرف کیں اور آئیںبر واچکائی جیسے کیا ہے

تو غازی نے کندھے اچکائے جیسے مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن نظریں نہیں ہٹائیں تھیں اور یہ نظریں بہت گہری تھیں کہ اگر مالا کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شرم سے مر جاتا لیکن یہاں تو سو بے شرم مرے ہوں گے تب وہ پیدا ہوئی ہوگی خاموشی سے کل کے ایونٹ کی تعریفیں سننے لگی اور مسکرائی

وہ جو کب سے اسے دیکھ رہا تھا اس کے ہنسنے پر مسکراہٹ سمٹی تھی کیونکہ دل نے آج دھڑکنا نہیں کام کرنا چھوڑا تھا مالانے پریشان ہو کر پھر سے اسے دیکھا جو ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا

'سرکلائنٹ کب تک آئیں گے' یوشع نے آخر اسکی محویت توڑ ہی دی تھی غازی کچھ کہتا کہ دروازہ کھلا تھا اور کوئی اندر آیا تھا شاید کلائنٹ تھے

مالا نے نظریں اس طرف کیں تو پلٹنا بھول گئیں اسکا دل کیا خوشی سے بھنگڑے ڈالے کیونکہ سامنے کرنل محمد اسلم کھڑے تھے

'اسلام وعلیکم انکل کیسے ہیں آپ' غازی نے آگے بڑھ کر انہیں گلے لگایا تھا مالا حیرت زدہ کھڑی تھی مطلب یہ دونوں رشہ دار ہیں پہلے کیوں نہیں بتایا تھا

اور کچھ ہی دیر بعد انکی بیٹی کی برتھڈے کا ایونٹ مالا کے سپرد کر دیا گیا تھا مطلب انکی کمپنی کو مل چکا تھا 'ایکسیوز می سر' کر نل صاحب جانے لگے تو مالا نے انہیں روکا تھا وہ دونوں اس وقت میٹنگ روم کے باہر تھے 'جی...؟' انہوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

'سر آپکا کچھ وقت چاہئے تھا ہمیں بات کرنی ہے' اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا 'ابھی تو میں مصروف ہوں کل شام مل سکتا ہوں آپ مجھے... کیفے میں ملیں' انہوں نے ٹائم کے ساتھ جگہ بھی بتائی جبکہ مالا کا تو خوشی کا ٹھکانا نہیں رہا تھا وہ جاچکے تھے اپنی بات کہہ کر مالا کو تو بس انکے گھر کا ایڈریس حاصل کرنا تھا جو اسے مل گیا تھا اب اسے چترال کے فوریسٹ آفیسرز کی فائل چاہئے تھی

وہ چہکتی ہوئی پیچھے مڑی تو غازی سے زور سے ٹکرائی اس نے سر سہلاتے ہوئے اسے گھورا تو غازی نے بھی گھورا 'کل کچھ پوچھا تھا میں نے' سنجیدگی میں ڈوبالہجا اور سیدھا سادہ سوال

'ہیں کب اور کیا' اف ایک تو اسکا منہ پر مکرنا وہ جل ہی تو گیا تھا

'کھینچ کر ایک لگاؤں گا سب یاد آجائے گا' اس نے غرراتے ہوئے کہا

'اچھا اکل تو اتنی محبت دکھائی جا رہی تھی اب کیا ہوا' اس نے تنز کیا تو وہ بھی تنزیہ ہنسا

'ہیں کب...؟' وہ بھی اسکی طرح سینے پر ہاتھ باندھ کر بھرپور انجان بنا

'دیکھو جھوٹ نہیں بول سکتے تم کل جو اتنا چپک چپک کر ڈانس کر رہے تھے اور محبت کا اظہار کر رہے تھے تب کیا ہوا تھا' تھوڑی دیر پہلے والا چمکنا غصے میں تبدیل ہوا تھا غازی تو حیران ہوا تھا یہ منظر دیکھ کر تبھی اسکا ہاتھ پکڑا اور سب کی نظروں میں آئے بغیر بچتا بچاتا اسے اپنے کسین میں لایا تھا وہ خاموشی سے اس کے ساتھ کھینچتی ہوئی چل رہی تھی غازی نے اسکا ہاتھ چھوڑا تو وہ خاموشی سے جا کر ٹیبل پر بیٹھ گئی کیونکہ اسکا قد چھوٹا تھا اب چہرہ روبرو ہوا تھا اس کے



زاعشہ اور عائشہ لاؤنج میں سو نیا کہ ساتھ بیٹھیں مووی دیکھ رہی تھیں چنکو اور روش ایک ساتھ کھیل رہے تھے دراصل روش بہت تیز پرندہ تھا اسکی نظریں بہت تیز تھیں اور بچے بھی اس لئے مالانے اسے چنکو کے آس پاس رہنے کو کہا تھا

'اوائے آواز تیز کر' زاعشہ نے کہا تو سو نیا نے آواز تیز کی وہ کوئی ہولی وڈ مووی چل رہی تھی عائشہ اسکا ترجمہ کر کے سو نیا کو بتا رہی تھی

'یہ پکا مرے گی' عائشہ نے اسکرین کو دیکھتے ہوئے کہا سو نیا نے بھی ہاں میں سر ہلایا چنکو گھٹنے چکراتی وی کے سامنے آبیٹھا اور ایک انگلی منہ میں ڈالی

مووی آگے بڑھی وہ لڑکی مری تو نہیں لیکن مووی میں بہت زیادہ بولڈ سین آگیا تھا عائشہ اور عائشہ نے گڑبڑا کر منہ بائیں طرف کیا سونیا نے دائیں طرف جبکہ چنکوٹی وی کے سامنے بیٹھا تھا 'یار چنکو کو ہٹاؤ کوئی ورنہ مالا بن جائے گا یہ' عائشہ نے جلدی جلدی کہا تبھی سونیا نے اسے پکڑ کر سائیڈ پر کیا اور اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا

'لا... لا... وہ چیخا زاعشہ نے سین آگے نکالا اور پھر اسے پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھالیا کچھ دیر اور گزری ہوگی کہ دروازہ زور سے بجا

'زاعشہ دیکھو زرا کون ہے' عائشہ کہنے کے بعد پھر سے ٹی وی کی طرف دیکھنے لگی 'میں کیوں جاؤں سونیا تم جاؤں' اس نے بھی صاف صاف لفظوں میں منع کیا تھا 'کیوں میں تمہاری نوکر لگی ہوں' اس نے جل کر کہا

'جی ہاں' اب کی بار وہ دونوں ہم آواز ہو کر بولیں تو وہ شر مندہ ہو گئی اور منہ بناتی ہوئی گئی اور جا کر دروازہ کھولا

سازشیں غبتیں پیٹھ پیچھے وار

لوگ بھول بیٹھے ہیں کے کوئی کن بھی کہتا ہے

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے دو تین مرد کھڑے تھے

'جی...؟' سونیا نے پوچھا

'آپ کے گھر میں کوئی مرد ہے تو اسے باہر بھیج دیں' اس آدمی نے عجلت میں کہا تو سونیا اندر گئی اور تھوڑی دیر بعد

ہی زاعشہ اور عائشہ کے ساتھ وہ واپس آئی

'جی کہیں' زاعشہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا تو عائشہ کے ہیر سے چنکو چپکا ہوا تھا جبکہ دروازے ہر روش بیٹھا ان

مردوں کو اسکین کر رہا تھا

'گھر کے کسی مرد کو بھیجیں وہاں درخت کے پاس سب مرد جمع ہیں ضروری بات کرنی ہے' اس آدمی نے اب سکون

سے کہا

'ہمارے گھر میں کوئی مرد نہیں ہے اور جو مرد کا فریضہ انجام دیتی ہے وہ ابھی گھر پر نہیں ہے' اب کی بار جواب

عائشہ نے دیا تھا

'تو پھر آپ لوگ آجائیں بات ضروری ہے' وہ لوگ کہہ کر چلے گئے تھے زاعشہ اور عائشہ نے ایک دوسرے کو

دیکھا اور پھر دوپٹہ سر پر اوڑھ کر باہر آئیں چنکو سونیا کے پاس تھا

روش بھی اڑتا ہوا ان دونوں کے ساتھ آگیا وہ دونوں وہاں پہنچیں تو پورے محلے کے لوگ جمع تھے ایسا لگ رہا تھا کہ

کوئی میٹنگ ہے کرسیاں لگائی گئیں تھیں بڑی بڑی گاڑیاں کھڑی تھیں وہاں کھڑے لوگ کسی بزنس مین کے

بارے میں باتیں کر رہے تھے زاعشہ اور عائشہ وہاں لگی کر سیوں پر بیٹھ گئیں روش اسی درخت کی ایک ٹہنی پر بیٹھا تھا

تبھی ایک اور گاڑی آکر رکی اور اس میں سے کوئی اونچی ہستی باہر نکلی وہ کوئی تیس سال کا لڑکا تھا اپنے کورٹ کا بٹن لگاتا ہوا باہر نکلا اسکی پرسنیلٹی ایسی تھی کہ وہاں کھڑا ہر انسان مودب ہوا تھا لیکن عائشہ نے آنکھیں ٹیڑھی کر کے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا تھا زاعشہ نے اسے نہیں بلکہ اس کے پیچھے کھڑی اسکی سیکریٹری کو دیکھا تھا (سوٹ تو اچھا پہنا ہے اس نے مالا کو بولوں گی) یہی بات سوچتے ہوئے اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

'میں نے مردوں کو بلایا تھا' اس اونچی ہستی نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا
'کیوں ہم سے بات کرنے سے ڈر لگتا ہے' زاعشہ نے ہنس کر کہا جبکہ عائشہ بھی تنزیہ نہی تو وہ سر جھٹک کر بیٹھ گیا
اسکے پیچھے بہت سارے گارڈز کھڑے تھے جبکہ برابر میں اسکی سیکریٹری

'یار اسے میں جانتی ہوں اسکی بہت بڑی کوسمیٹکس کی کمپنی ہے اسفندیار حسن نام ہے اسکا' عائشہ نے زاعشہ کے کان میں کہا

'لیکن اسکا یہاں کیا کام کیونکہ ایسے امیر زادے اپنے سیکریٹری تک کو یہاں نا بھیجیں کجا کہ خود آجائیں' زاعشہ نے اسکی طرف دیکھ کر کہا تو وہ کندھے اچکا گئی

'میں اسفندیار حسن اسلام آباد میں موجود... کو سیمیٹکس کی کمپنی جس کی بہت سی برانچز ہیں اسکا ایم ڈی ہوں اور آج یہاں ایک خاص مقصد سے آیا ہوں' اسکی بھاری آواز اور کی گئی بات پر لوگوں میں حل چل سی ہوئی تھی زاعشہ اور عائشہ خاموشی سے بیٹھیں اسی کو گھور رہی تھیں

'میں اگلی برانچ لاہور میں کھولنا چاہتا ہوں اسی سلسلے میں یہاں آیا ہوں' وہ دوبارہ خاموش ہوا تھا نظریں سب کو آبرو کر رہی تھیں

'یار مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہا' عائشہ دل کی بات زبان پر لائی زاعشہ نے خاموشی سے اپنا فون نکالا اور مالا کو ملایا 'اور مجھے یہاں کی زمین پسند آئی ہے وجہ پیچھے بہتی وہ ندی ہے واٹ آبیوٹیفیل سینری' وہ آخر میں مسکرایا تھا جسکی وجہ سے اسکی آنکھیں چھوٹی ہوئیں تھیں اسکی بات پر دونوں نے جھٹکے سے اسے دیکھا بیل جا رہی تھی لیکن کوئی اٹھا نہیں رہا تھا

'مطلب کیا ہے آپکی بات کا' اسی محفل میں سے کوئی اور اٹھا تھا ان سب میں عائشہ کا دماغ چل رہا تھا کیونکہ وہ ایک سول انجینئر تھی

'مطلب صاف ہے اس بہتی ندی کے سامنے کے سارے گھر میں خریدنا چاہتا ہوں' وہ سیدھا سیدھا اپنی بات پر آیا تھا

'ایسی کی تیسی اس کی گھر خریدے گا ہمارا' زاعشہ نے آستینیں اوپر چڑھاتے ہوئے کہا تو عائشہ نے اسے روکا اور آنکھوں سے باز رہنے کا اشارہ کیا

'معاف کیجئے گا جناب یہ گھر ہماری جمع پونجی ہیں اپنا خون پسینا ایک کر کے حاصل کیا ہے اور آپ آکر کہہ رہے ہیں کہ یہ گھر آپ کو دے دیں' کوئی بوڑھا آدمی تھا جس نے کرخت آواز میں کہا تھا

'میں پچیس کروڑ دوں گا' اسفندیار نے جیسے کچھ سنا ہی نہیں تھا

'دیکھو لڑکے تم امیر ہو تمہارے لئے یہ سب معنی نہیں رکھتا لیکن ہمارے لئے ہماری جان سے بڑھ کر ہیں یہ گھر' اب کی بار کسی دوسرے آدمی نے کہا

'پچاس کروڑ دوں گا' دولت کے نشے میں چور یہ بندہ اپنی قسمت آزمانے نکلا تھا شاید یا پھر اوور کونفیڈینٹ تھا لیکن اسے کیا پتا جن دس گھروں کی یہ ڈیلنگ کرنے آیا ہے ان میں سے ایک گھر صرف گھر نہیں بلکہ جاگیر ہے اور وہ بھی ایک شیرنی کی جہاں سے قدم آگے بڑھنا خطرے سے خالی نہیں تھا

'ایکسیکوز می سر' عائشہ نے مداخلت کی تھی سب لوگ اسکی طرف گھومے تھے سدیس نے بھی اسے دیکھا 'آئی ایم سول انجینئر' اسکی بات پر اسفندیار نے سر ہلایا

'سرناتو یہ گھر خالی ہیں اور نا ہی ان میں رہنے والے لوگ انہیں بیچنا چاہتے ہیں تو زور زبردستی کر کے گھر حاصل کرنا غیر قانونی ہے' عائشہ نے بھرپور اعتماد سے کہا تھا زاعشہ تو غصے سے بھری بیٹھی تھی

'میں آپکو کل تک کا وقت دیتا ہوں سوچ سمجھ کر جواب دیں گے ورنہ دو گھروں کے پیپرزمیرے پاس ہیں ہی باقی کے گھر بھی میرے ہی ہوں گے' اس نے ان دو گھروں کے پیپرزاوپر کئے تھے جب کسی نے وہ پیپرزا سکے ہاتھ سے لئے تھے وہ جھٹکے سے پیچھے مڑا



'اب دوکل کا جواب 'غازی اس کے سامنے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا

'ہمیں نہیں پتا' اس نے کندھے اچکائے

'تو پھر کل اتنی دیر میرے ساتھ چپکی کیوں تھیں' وہ میرا ہاتھ اٹھاتا تھا یہ غازی ہے جو اپنی باتوں سے اسے گھوماتا تھا

'آہ ہماری باتیں ہمیں لوٹا رہے ہیں' اس نے آنکھوں کو چھوٹی کر کے کہا

'تو تم سیدھی طرح سے مان جاؤ' اس نے آسان حل دیا تھا

'اور اگر نہیں مانے تو...؟' اس نے سوال داغا تو وہ قدم قدم چلتا اس کے روبرو آیا تھا

'سیدھے طریقے سے مان جاؤ کیونکہ ہوا ہوں میں اور ہوا کو آندھی اور طوفان بننے میں دیر نہیں لگتی' وہ کہتے ہوئے

اپنے دونوں ہاتھ اس کے دائیں بائیں رکھ گیا تھا وہ اس کے حصار میں آئی تھی

'دھمکی دے رہے ہیں...؟' مالانے آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا اس کے سوال پر وہ ہلکا سا ہنسا

'یہ میری محبت کی شدت ہے جسے تم دھمکی سمجھ رہی ہو' اس کی بات پر مالانے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا لیکن

غازی نے اپنے سیدھا ہاتھ کے انگوٹھے سے اسکا ہونٹ اس کے دانتوں سے آزاد کروایا اور سہلایا

'دور ہو کر بات کیا کریں سر ریڈرز کو اعتراض ہوتا ہے' اس نے ایک ہاتھ سے اسے دور کیا
'کیوں ریڈرز کو رو مینس نہیں پسند' غازی نے اس سے دور ہوتے ہوئے پوچھا
'یہ رو مینس نہیں چھپھور پنا ہے' اس نے دانت کچکچائے تھے اور پھر ٹیبل سے اتری 'وہ ہم گھر جائیں کیا آج صرف
ایک میننگ تھی وہ ہو گئی ہے' وہ شاید غازی کی محبت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی تھی
'آؤ تمہیں چھوڑ کر آؤں' غازی نے چابیاں اٹھائی تھیں
'جی نہیں سر آپ عاشق ہیں وہی رہیں ہم خود چلے جائیں گے ہم نہیں چاہتے کوئی ہمارے کردار پر انگلی اٹھائے' وہ
دھیمے اور شوخ لہجے میں کہتی دروازہ کھول کر جا چکی تھی غازی کی نظر ٹیبل پر پڑی تو اس کا فون پڑا تھا وہ فون اٹھاتا ہوا
اسکے پیچھے آیا
مالا جو بلڈنگ سے باہر کھڑی رکشے کی تلاش میں تھی تبھی ایک بانیک اسکے سامنے آکر رکی جس پر دو لڑکے بیٹھے
ہوئے تھے
'کہو تو ہم چھوڑ دیں' ایک تو یہ ٹھکر کب ختم ہوگا
'کریم بانیک چلاتے ہو کیا' مالانے مسکرا کر پوچھا تبھی اسے رکشہ مل گیا تھا جس میں وہ بیٹھ چکی تھی
'ارے آؤ تو صحیح اچھے سے کریم کا سفر کرائیں گے' ان لڑکوں نے پیچھے سے آواز لگائی تھی جو غازی نے بہت اچھے
سے سنی تھی اور یہ بھی دیکھا تھا کہ وہ کسے آواز لگا رہے ہیں

اس سے پہلے وہ دونوں بانیک آگے بڑھاتے اس نے زوردارلات بانیک پر ماری تھی جس سے وہ دونوں بانیک
سمیت زمین بوس ہوئے تھے آگے پیچھے گاڑیاں رکی تھیں اس افتاد پر لیکن وہ ہوا تھا جاچکا تھا اپنا غصہ نکال کر



وحشت نے زندگی کی روانی اجاڑ دی
اک واقعے نے ساری کہانی اجاڑ دی
کم سن بدن پہ بوجھ ہے بوڑھے دماغ کا
سنجیدگی نے میری جوانی اجاڑ دی

وہ گھر آئی تو پتا چلا کہ عائشہ اور زاعشہ کو کچھ لوگ بلا کر لے گئے ہیں بل پڑے تھے ماتھے پر وہ وہیں گئی جہاں سب کو
بلا یا گیا تھا تبھی روش نے اسے دیکھا تو اڑتا ہوا اس کے کندھے پر بیٹھا مالانے اس آدمی کی آخری بات سنی تھی سیدھی
سیدھی دھمکی دے رہا تھا وہ اور یہی بات مالا کا دماغ گھما گئی آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے گھر کے کاغذات اپنے
ہاتھ میں لئے

'لاؤزرا ہم بھی دیکھ لیں' مالانے کہتے ہوئے کاغذات پر لکھی ہوئی تاریخ دیکھی یہ وہ تاریخ تھی جب بھوتوں کے قصے شروع ہوئے تھے گھر خالی ہوا تھا لیکن اتنی جلدی بک بھی گیا اسکے سامنے کھڑا بندہ اسفندیار حسن سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر ڈگمگایا تھا اتنا معصوم حسن اوپر سے تیکھے تیور

'گھر نا آج خالی ہونگے ناکل یہ کاغذات اٹھاؤ اپنے آدمیوں اور اس آدھے کپڑوں والی (سیکریٹری) کو اٹھاؤ اور چلتے پھرتے بنو' بڑے آرام سے اس نے ساری بات سنبھالی تھی دراصل بات اس نے نہیں اسفندیار کے دل نے سنبھالی تھی جو ڈگمگا رہا تھا لیکن پھر اس نے خود کو سنبھالا

'مجھے یہ گھر چاہیے ہر حالت میں بدلے میں پچاس کروڑ دے رہا ہوں لو اور دو' سرسراتی آواز تھی اسکی مالانے تمسخر اڑاتی نظروں سے اسے دیکھا

'بات پیسوں کی ہے تو پچپن کروڑ دیں گے تمہیں اپنی تمام براہنچ ہمارے نام کر دو بتاؤ کرو گے' اسکی بات پر سب لوگوں نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا جب کہ اسفندیار کہ چہرے پر مسکراہٹ نے جھلک دکھائی تھی انٹر سٹنگ...

'مزاق سمجھ رکھا ہے کیا کہاں سے لاؤگی اتنے پیسے' اس نے مزاق اڑایا تھا شاید اسکا 'پیسوں کی فکر مت کرو یہ ہمارا کام ہے تم بتاؤ کرو گے ہمارے نام' مالانے ہاتھ سینے پر باندھے تھے زاعشہ اور عائشہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں سب خاموش تھے کیونکہ شاید انکا مقدمہ لڑنے کیلئے مالا موجود تھی

'میں جو کہہ رہا ہوں مان لو مجھ سے لڑنا تم لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے ایک دن دے رہا ہوں فیصلہ کرو' اب اس نے اونچی آواز میں کہا تھا مالا کے ساتھ عائشہ اور زاعشہ نے بھی اپنی ہنسی دبائی تھی یہ جو امیر لوگ ہوتے ہیں نہ غریب انسان کو کمزور سمجھتے ہیں لیکن وہ کیا جانیں کہ انہی غریب انسانوں میں سے کئی لوگ انکے باڈی گارڈز ہوتے ہیں اور کئی انکے گھر سنوارتے ہیں اور کچھ لوگ انکی پیٹ پوجا کرتے ہیں 'ہم بھی تمہیں ایک دن دیتے ہیں فیصلہ کر لو جسے تم گھر سمجھ رہے ہو وہ ہم لوگوں کیلئے گھر نہیں کل کائنات ہے فیصلہ سوچ سمجھ کر کرنا کہیں گھر حاصل کرتے کرتے اپنا گھر ناگنوادینا' آخری لائن دھیمی آواز میں کہتی وہ ان دونوں کے پاس آئی تھی روش نے پلٹ کر اسفندیار کو دیکھا تھا جب کہ وہ تو اس لڑکی کی ہمت دیکھ رہا تھا جو اسے دھمکی دے کر گئی تھی وہ وہیں کا وہیں کھڑا رہ گیا جبکہ وہ تینوں جاچکی تھیں کیا تھی وہ لڑکی آج اس لڑکی کو دیکھ کر بے ساختہ شادی کا خیال دماغ میں آیا تھا پہلے تو اسلئے نہیں کی کیونکہ پیسے کمانے تھے وہ گہرا مسکرایا تھا اس نے اشارہ کیا تو ایک بندہ آگے آیا جو اسکا گارڈ تھا پھر اس نے مالا کی طرف اشارہ کیا تو وہ سمجھ کر سر ہلا گیا تھوڑی دیر میں پورا میدان خالی ہوا تھا وہ بھی کچھ دیر مالا جہاں سے گزری تھی اس راستے کو دیکھتا ہوا اپنی گاڑی میں آ بیٹھا اسفندیار حسن کہانی کا نیا موڑ تھا



آج جنید کی برسی تھی دوسری برسی علی آیا تھا کراچی اکیلا صرف اور صرف اپنے دوست سے ملنے اور کچھ دیر بعد وہ قبر پر موجود تھا آنکھوں سے آنسو نکلنے کیلئے بے تاب تھے مگر وہ تو مرد تھا کیسے رو سکتا تھا اسکے باوجود پھول ڈالتے ہوئے سک پڑا تھا

'آئی ایم سوری جنید سوری' اسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے آج نا تو وہ صاف کرنے والا تھا نا ہی خاموش رہنے والا تھا

'ہم تمہارا بدلہ لے رہے تھے لالہ رخ سے مگر رابعہ نے ہمیں غلط ثابت کر دیا اب یہ بتاؤ معافی تم سے مانگوں یا لالی سے' وہ آنکھیں بند کئے رو رہا تھا تبھی احساس ہوا تھا جیسے کسی نے کندھے پر ہاتھ رکھا ہو اس نے رخ پھیر کر دیکھا تو سفید لباس میں ملبوس وہ شخص جنید فروز تھا وہ بے یقین نظروں سے اسے دیکھے گیا

'جنید...' بے یقینی سے بھرپور لہجہ تھا اسکا لیکن وہ اپنی ہی قبر پر بیٹھ گیا تھا اسکا چہرہ پر نور تھا

'میر کیسا ہے' اسکی بات پر علی زمین پر بیٹھا تھا خواب تھا یا حقیقت وہ نہیں جانتا تھا جانتا تھا و بس اتنا کہ سامنے بیٹھا شخص اسکا دوست ہے بھائی جیسا دوست

'سزا کاٹ رہا ہے اپنی' اسکی بات پر اس پر نور چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

'اور تم' اب اس نے اسکی طرف دیکھا

'جو سزا مجھے ملی ہے وہ مجھے پل پل مار رہی ہے یار' اسکی بات میں اذیت ہی اذیت تھی
'میر کو ابھی سزا نہیں ملی کیونکہ وہ ابھی سو رہا ہے' اسکی بات پر اس نے بے دردی سے اپنے ہونٹ کاٹے تھے
'کتنا آسان ہوتا ہے نہ کسی اور کو سزا دینا اب خود کی بار آئی ہے تو تڑپ رہے ہیں' اسکا اشارہ ان تینوں پر ہی تھا علی
رابی اور میر

جنید کا وجود اٹھا تھا اپنی جگہ سے اور اسکے سامنے زمین پر بیٹھا 'کتنا اچھا وقت تھا نہ جب ہم تینوں ساتھ تھے اس
کبخت محبت نے ہم تینوں کو ہی تباہ کر دیا چلو میں تو اپنی منزل تک پہنچ گیا ہوں لیکن تم دونوں نے ابھی لمبا سفر طے
کرنا ہے جلد ملیں گے' وہ کہہ کر پھر سے اٹھا تھا اور تبھی اسکے وجود سے تیز روشنی آئی تھی اور وہ چلا گیا تبھی علی جس
کی آنکھ لگی تھی ہڑبڑا کر اٹھا اس پاس دیکھا تو کوئی نہیں تھا اس نے فاتحہ پڑھیں اور ایک آخری نظر اس قبر پر ڈالتا
جا چکا تھا

جان نکلی لبوں سی پچی آخری نکلی
کلمہ پڑھا موت آئی اور بس روح نکلی
محبت عشق و شوق دھوکا فریب
لیکن یہاں تو نفرت بھی مٹی کا ڈھیر نکلی



'آہ امی جی' سو نیاز و ر سے گرتے ہوئے چیخی تھی درد کے مارے آنکھوں میں آنسو آئے تھے وہ تینوں جو کھانا کھا رہی تھیں پلٹ کر اسے دیکھا

'کیا ہو اسونی' زاعشہ آٹھ کر اسکے پاس آئی

'میرا پیر زاشی' وہ درد کے مارے ہونٹ بھیج گئی عائشہ اور مالا بھی اسکے پاس آئیں

'آؤ پہلے اوپر بیٹھو' مالانے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور صوفے پر بٹھایا اور اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی 'گریں

کیسے تھیں' وہ اسکے پاؤں کو دیکھ رہی تھی جو ریڈ ہو گیا تھا

'چنکو کی گاڑی پڑی تھی دکھی ہی نہیں' اس نے وجہ بتائی تو چنکو گھٹنے گھٹنے چل کر اسکے پاس آیا اور اسکے پاؤں پر

پھونک مارنے لگا مالانے مسکرا کر اسے دیکھا

'اوہ... چنکو نے ہونٹ گول کر کے کہا جیسے افسوس کیا ہو سونیا کی اب باقاعدہ آنسو بہنے لگے تھے

'یار مضبوط بنو کیا رو رہی ہو' مالانے اسکے پاؤں کو ٹچ کیا

'آہ نہ کرو پلرز بہت درد ہو رہا ہے' اسکی بات پر مالانے لمبی سانس کھینچی جو وہ کرنا چاہ رہی تھی ایسے تو نہیں ہو سکتا تھا

باتوں میں الجھنا تھا اسے پہلے

'تم اتنے سے درد پر رور رہی ہو کبھی تم نے ہمارا سیدھا پاؤں غور سے دیکھا ہے دیکھا ہو تا تو اپنا درد کچھ نہیں لگتا' وہ عام سے لہجے میں کہہ رہی تھی لیکن ان تینوں کو چونکا گئی تھی

'کیا ہوا ہے تمہارے پاؤں کو؟' زاعشہ فکر مند سی آگے آئی

'چوٹ لگی ہے کیا تمہیں' عائشہ سونیا کو چھوڑے اسکے پاس آئی چنکو مالا کا کندھا پکڑ کر کھڑا ہوا اور اس کا چہرہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں لیا اپنے ہونٹوں سے مالا کا گال چھوا پھر اسکے گلے میں اپنے ہاتھ ڈال کر اسکے کندھے پر سر رکھ گیا

مالا سب بھولے بس اسے دیکھ رہی تھی جو الگ ہی انداز میں شاید اسکی چوٹ پر مرہم رکھ رہا تھا اس نے مسکرا کر اسکے گرد اپنے بازو باندھے تھے

'لا... لا... چنکو کی آواز نے جیسے اسکے سارے درد ختم کر دیے تھے اتنا معصوم اور اتنا پیارا تھا وہ کہ مالانے اس پر اپنی جوانی لٹائی تھی اور یہی وہ وجہ تھی جس کیلئے وہ غازی کو جواب نہیں دے رہی تھی

'مالا مجھے درد ہو رہی ہے' سونیا کی بھیگی آواز میں وہ ہوش میں آئی تھی چنکو ابھی بھی اس سے لگ کر کھڑا تھا مالانے اسے آرام سے آہنی گود میں بٹھایا اور اب وہ سونیا کہ پیر کی طرف گھومی تھی

'تو ہم کہاں تھے' مالانے پوچھا

'تمہیں سیدھے پاؤں میں چوٹ لگی تھی' عائشہ نے یاد دلایا

'ہاں ہمارا سیدھا پاؤں' اب اس نے اپنا سیدھا پاؤں آگے کیا تھا جسکی چھوٹی انگلی جڑ سے اکھاڑ لی گئی تھی وہ درد یاد کرتے ہوئے اسکی جان نکل جاتی تھی

ان تینوں نے غور سے دیکھا تو حیران رہ گئیں اسکی چھوٹی انگلی تھی ہی نہیں

'یہ یہ کک کیسے' زاعشہ کی زبان لڑکھرائی

'ہمیں جب ٹور چر کیا جا رہا تھا جیل میں تب میر گیلانی نے ٹور چر کے دوران ہمارے پاؤں کی چھوٹی سے انگلی کو بری طرح مروڑا تھا کہ اسکی ہڈی ٹوٹ گئی' وہ تینوں دم سادھے سن رہی تھیں 'پھر اس نے ایک تیز دھار کی چھری سے ہماری انگلی کاٹ دی تھی' وہ بہت عام سے لہجے میں کہہ رہی تھی جیسے یہ اسکے ساتھ نہیں کسی اور کے ساتھ ہوا ہو مالا نے ایک نظر ان تینوں کو دیکھا جنکی آنکھوں سے درد واضح ہوا تھا اس نے سونیا کا پاؤں پکڑا اور دائیں طرف کیا اور پھر جھٹکے سے بائیں طرف کیا ٹک کی آواز آئی تھی اور ساتھ میں گم سم بیٹھی سونیا کی چیخیں گونجی تھیں گھر میں مالا نے دونوں ہاتھ چنکو کے کان پر رکھے تھے

'تم مجھے مارنا چاہتی ہو تو ایسے ہی بتا دو یہ ہڈی کیوں توڑ دی میری' وہ اب باقاعدہ سوں سوں کر رہی تھی پہلے کا اثر زائل ہوا تھا

'ہڈی نہیں توڑی بلکہ ٹھیک کی ہے' مالا نے معصومیت سے سمجھایا

'نہیں ابھی تک کر کے آواز اور مجھے اتنی زور سے درد ہوئی تھی' اسکا درد فی میل تھا

'درد ہوئی تھی اب تو نہیں ہو رہی نا' اس نے اسی کے انداز میں کہا تو وہ واقعی سوچ میں پڑ گئی

'ہاں اب تو نہیں ہو رہی' اس کے اس طرح کہنے سے مالا کہ ہنسی چھٹی تھی

'یار تم کتنی کیوٹ ہے' اس نے ہنستے ہنستے کی کہا تھا جبکہ وہ کب سے دیکھ رہی تھی زاعشہ اور عائشہ اسے دیکھ رہی تھیں

'کیا ہوا تم دونوں ایسے کیوں کھڑی ہو' مالانے مسکراہٹ روک کر پوچھا

'لالی امی نے ایک دفعہ بتایا تھا کہ تمہیں جس رات گرفتار کیا گیا تھا اس رات کچھ ہوا تھا اب تو یہ بات مجھے بھی جانی ہے ایسا کیا ہوا تھا کہ اتنی محبت کرنے والے ایس ایس پی نے تمہیں چھوڑ دیا' عائشہ کی بات پر اسکے چہرے سے مسکراہٹ ایسے غائب ہوئی جیسے کبھی تھی ہی نہیں

'اور پھر اسی ایس ایس پی نے تمہیں اتنا ٹور چر کیا اگر یہ محبت ہے تو نفرت کسے کہتے ہیں' زاعشہ کی آواز بہت گہرائی سے آئی تھی جیسے سونیا آنکھیں کھولے سب سن رہی تھی

'سب بکو اس ہے جھوٹ ہے کچھ نہیں ہوا تھا بس ایک الزام لگا تھا ہم پر جو ہٹ چکا ہے' مالانے اندر اٹھتا اشتعال دبایا تھا

'تو پھر میر گیلانی نے تمہیں چھوڑ کیوں دیا' زاعشہ بھی غصے سے بھری آگے آئی تھی

'مرضی اس... اسکی' غصے کی وجہ سے زبان لڑکھڑاہی تھی

'الزام کس چیز کا لگا تھا' عائشہ کو بھی اس بے تکی بات پر غصہ آیا تھا اسلئے خود بھی بیچ میں آئی

'اسکے دوست کو قتل کرنے کا' اب اس نے خود کو کنٹرول کر کے جواب دیا سونیا خاموش بیٹھی تھی وہ تینوں اسے بھی گھر کا حصہ ہی سمجھتی تھیں

'قتل کس نے کیا تھا' زاعشہ نے پھر سے سوال داغا

'اسکی بیوی نے' اب اسکی آواز قدرے دھیمی تھی وہ رخ موڑ گئی

'اسکی بیوی تو تم ہونہ 'عائشہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے پھر سے سامنے کیا وہ آنکھیں چرا رہی تھی

'اسکی بیوی رابعہ ہے 'اب بھی آواز دھیمی تھی

'مطلب اسکی دوسری بیوی 'اب کی بار عائشہ غرائی

'اکلوتی بیوی اسکی 'جواب اشعر کے پاس سے آیا تھا سب نے گھوم کر اشعر کو دیکھا چنکوا پنے کھیل میں مگن تھا
'اکلوتی بیوی کیسے ہو سکتی ہے لالی بھی تو اسی کی بیوی تھی 'عائشہ نے بہت چھتے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا ابکی بار مالا کا

ٹیمپر لوز ہوا تھا

'جھوٹا نکاح کیا تھا اس نے ہم سے اسلئے رابعہ اسکی بیوی ہے ہم نن نہیں 'وہ چیخ پڑی تھی زہر لگتی تھی اسے یہ سچائی
اسکی بات پر ان تینوں کو گویا سانپ سونگھ گیا تھا زاعشہ نے ایک ہی جست میں اسکا ہاتھ تھاما اور رخ اپنی طرف کیا
'مطلب وہ سب جھوٹ بول رہا تھا تمہارے ساتھ وہ گیم کھیل رہا تھا 'وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

'زاعشہ چھوڑ دو اسے مجھے تو حیرت ہو رہی ہے اس پر کہ یہ ہمیں اپنی بہن کہتے ہوئے بھی اپنی بہن نہیں سمجھتی ورنہ
ہم سے اتنا سب کچھ نہیں چھپاتی 'عائشہ اموشل ہو گئی تھی اسکی بات پر وہ تڑپ کر اسکی طرف آئی

'نہیں یار ایسا نہیں ہے بس ہم ان باتوں کو چھپانا چاہتے تھے لیکن پتا نہیں اس اشعر کو کیسے پتا چل گیا 'مالا نے اسے کھا
جانے والی نظروں سے گھورا تو وہ کندھے اچکا گیا

'اچھا ہونا جو اس نے ہمیں بتا دیا ورنہ تم نے تو ہمیں بھنک بھی نہیں لگنے دی تھی اب صرف تم مجھے یہ بتاؤ کہ یہ گھٹیا
پولیس والا ہے کہاں 'زاعشہ نے اپنے ہاتھ کمر پر ٹکائے تھے

'کچھ نہیں ہو سکتا اب اسے سب پتا چل گیا ہے اور اس نے خود کشی کی جا کی وجہ سے وہ کومہ میں ہے' مالانے لمبی سانس کھینچ کر بتایا

'اوہو سزا نہ بھگتنے کی اچھی ٹیکنیک ہے لیکن میں بھی زاعشہ ہوں... 'اسکی بات عائشہ نے کاٹی
'اور میں عائشہ ہوں اور ہم دونوں اسکی بینڈ بجا کر رہیں گے' ان دونوں نے آخری بات ہم آواز ہو کر کہی تھی
'یار مجھے بھوک لگ رہی ہے تم لوگ منصوبے بناؤ جب تک ہم کھانا کھالیں آ جاؤ اشعر کھانا کھاتے ہیں' اب سب پھر
سے بیٹھ گئے تھے کھانا کھانے

مالانے انہیں سب بتایا تھا اس رات کے بارے میں اب دوسرا دن جو لگا تو انکے نزدیک رات گئی بات گئی
'سین فائیو ٹیک فور ایکشن' سونیا نے اپنے ہاتھوں سے کلیپ کیا تھا تبھی لالی نے آگے بڑھ کر عائشہ کا ہاتھ تھاما
'تیری ہمت کیسے ہوئی ہماری ماں سے اونچی آواز میں بات کرنے کی ڈرامے ہو رہے تھے یہاں
'انہیں سائیں میں قسم کھاتی ہے میں نے اماں سائیں کو ایک لفظ نہیں بولا' عائشہ روتی ہوئی مظلوم بیوی کا کردار نبھا
رہی تھی

'جھوٹ بولتی ہے یہ اس نے کہا کب مرے گی تو' آہم آہم زاعشہ ظالم ساس کا ڈرامہ کر رہی تھی مالا ظالم شوہر کا

'تیری یہ مجال گھٹیا عورت تو ہماری ماں کو مارنا چاہتی ہے' مالانے اسکے بالوں کو اپنی گرفت میں لیا زاعشہ ٹسوے بہا رہی تھی جبکہ آنسو تو عائنہ بھی بہا رہی تھی

'نہیں میں نے کچھ نہیں کہا میں بے قصور ہوں' وہ کوئی دبو سی لڑکی لگ رہی تھی
'نہیں بھائی وہ صحیح کہہ رہی ہیں انہوں نے اماں سائیں کو کچھ نہیں کہا' یہ سونیا تھی جس سے اسکی بھابھی کا رونانہ دیکھا گیا

'کمرے میں بند ہو جاؤ جا کر تیرا بھی کل بند و بست کرتا ہوں بہت زبان چلنے لگی ہے' مالانے دھاڑ کر کہا ایک پل تو وہاں سکوت چھا گیا تھا

'مالا غصہ کم کرو تمہارا ایک بیٹا بھی ہے کیا سوچے گا وہ اگر تم اس طرح سے اسکی ماں پر چلاؤ گے تو زاعشہ نے چنکو کی طرف اشارہ کر کے کہا تو وہ لب بھینچ گئی

'تم تو چلو کمرے میں بتاتا ہوں تمہیں' مالا اسے کھینچ کر کمرے میں لے جانے لگی تبھی حال میں تالیوں کی آواز گونجی تھی جو جنکو سمیت سب نے بجائی تھی

'واہ بھئی اصلی مرد لگ رہی تھیں تم' سونیا نے اسکا کندھا تھپکا تو اس نے سر خم کر کے تعریف وصولی
مالا ان دنوں کو ٹریننگ کے ساتھ ڈرامے کرنا بھی سکھا رہی تھی کیونکہ آگے ضرورت پڑ سکتی تھی خود تو تھی ہی
ڈرامے باز (لالہ رخ دی گریٹ پھڈے باز اینڈ ڈرامے باز)

'یار تم دونوں تو سچ میں رو رہی تھیں تم دونوں بالکل ہماری طرح ہو ڈرامے باز' اس نے ان دونوں کی تعریف تو وہ دونوں چوڑی ہو گئی تھیں مالا نے ایک نظر ان سب کو دیکھا اور پھر سونیا کی طرف مڑی

'شروع ہو جاؤ سونی' اس نے بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلاتی ہوئی اسکے سامنے آئی

'محلے کے بہت سے لوگ اس امیر زادے کے رعب میں آئے ہیں کئی لوگ پریشان ہیں بہت سے لوگ گھر خالی کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں... وہ رکی اور مالا کی طرف دیکھنے لگی

'کیا بولو آگے' زاعشہ نے چڑ کر کہا

'جو مالا کی وجہ سے گھر خالی نہیں کر رہے انہیں لگتا ہے کہ یہ لڑکی ان کے گھر کو بچالے گی کیونکہ انکے پاس کوئی اور ٹھکانا نہیں ہے' وہ اپنی بات کہہ کر خاموش ہوئی سونیا مالا کیلئے گھر گھر جا کر خبریں جمع کرتی تھی

'ہم مالا اور کچھ پتا چلا کیا' زاعشہ نے اسکی بات سن کر مالا کی طرف دیکھا

'ہاں بھئی اور وہ یہ کہ وہ بزنس مین اسفندیار حسن بھوتوں کا سردار ہے ہمارا مطلب یہ ساری پلیننگ اسی کی تھی'

اس نے ان تینوں کو دیکھ کر کہا

'لیکن اس نے یہ سب کیوں کیا' عائشہ نے حیرت سے پوچھا وہ دونوں بھی حیران ہوئی تھیں

'صاف بات ہے گھر خالی کروانے کیلئے تاکہ لوگ بھوت سمجھ کر یہاں سے بھاگ جائیں اس جگہ کے ریٹ کم ہو جائیں کوئی یہ جگہ خریدنے کیلئے راضی نہ ہو اور پھر وہ لوگ اپنی کمپنی کیلئے یہ جگہ کم داموں میں خرید لیں یہ ڈرامہ

تو ابھی بہت چلنا تھا لیکن اشعر نے ڈرامہ کا پہلے ہی دی اینڈ کر دیا اس نے تنز کیا تھا وہ تینوں اتنی پکی پلیسینگ ہر
حیران رہ گئیں

'ویسے ہے کہاں وہ' مالا نے اشعر کا پوچھا تھا

'کون؟' عائشہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

'آپکے ہونے والے سنیاں جی' مالا کی بات پر اس نے شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا تو ان تینوں کا قبہ
گو نجا



وہ سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا ان لڑکوں کی بات دماغ میں گھوم رہی تھی غصے سے میٹر شاٹ ہو رہا تھا بس
نہیں چل رہا تھا آگ لگا دے سب کو سمجھتی کیوں نہیں تھی یہ دنیا کہ لالی صرف اسکی ہے اور بہت جلد اسکی ملکیت
میں ہوگی

سب کچھ چھوڑا مڑا اور کمرے میں رکھے چھوٹے سے فریج کی طرف آیا اسے کھولا اور اس میں سے ایک بکیٹ نکالی
جس میں برف کی کیوبز تھیں اس بکیٹ کو اپنے سر پر اٹا کر دیا تھا اس نے کیونکہ غصہ کم جو نہیں ہو رہا تھا آنکھیں بند

کر کے ٹھنڈی برف کو محسوس کیا اب غصے میں واضح کمی آئی تھی برف اس طرح اس کے روم میں ہمیشہ موجود ہوتی تھی وجہ اسکا جلدی غصے میں آنا تھا اب وہ ریلیکس ہو کر رولنگ چیئر پر بیٹھا تھا

سیگریٹ نوشی یا نشہ وغیرہ نہیں کرتا تھا وہ زہر سے کم نہیں لگتا تھا اسے یہ سب اور نا تو وہ سستا عاشق تھا جو اپنی محبوبہ کے غم میں نشہ کرتا بلکہ وہ تو عشق باز تھا اسکی آنکھوں سے لگتا تھا کہ حاصل کر کے رہے گا نہیں تو جان لینے اور دینے سے پیچھے نہیں ہٹے گا

وہ سکون سے بیٹھا اب جھول رہا تھا فکر کچھ اسے لئے بھی نہیں ہوتی تھی اسکی کیونکہ وہ شیرنی تھی صرف دھاڑنے سے ہی سامنے والے کی بینڈ بجا دیتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس پر نظر رکھتا تھا ورنہ محلے کہ گنڈے کہاں غائب ہو گئے تھے جو حالت لالی نے انکی کی تھی وہ تو پھر بہت کچھ غلط کر سکتے تھے لیکن غازی نے انہیں سائنڈ لگوادیا تھا وہ ایسا ہی تھا کہ اگر اسکی شیرنی کچھ بگاڑتی تھی تو وہ اسے بغیر ماتھے پر بل لائے سدھارتا تھا

تجھے کیا خبر میرے حال کی، میرے درد میرے ملال کی
یہ جنون منزلِ عشق ہے، جو چلے تو جاں سے گزر گئے



وہ کرنل صاحب کے سامنے بیٹھی تھی مالا نے چائے اور سینڈویچز آرڈر کئے تھے جو کچھ ہی دیر میں انکی ٹیبل کی زینت بنے تھے

'تو آپ نے کیوں بلایا تھا' انہوں نے چائے پیتے ہوئے پوچھا جبکہ مالا سینڈویچ ٹھونس ہمارا مطلب کھا رہی تھی انکی بات پر اس نے جلدی جلدی منہ کا نوالہ ختم کیا اور ہاتھ جھاڑتے ہوئے مسکرائی اور پھر بولنا شروع کیا

'سر آپ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یا جرم کونسا ہے' مالا نے تمہید باندھی

'کوئی گناہ چھوٹا نہیں ہوتا لیکن اگر سب سے بڑا گناہ دیکھا جائے میرے نزدیک تو وہ ہمارے ملک کی جڑوں کو کمزور کرنا ہے اور ہمارے ملک کی جڑیں یہ بچے ہیں چھوٹی چھوٹی عمر میں انہیں نشے جیسی لت لگادی جاتی ہے جس کی وجہ سے انکا دماغ کمزور ہو جاتا ہے اسلئے میں اس جرم پر زیادہ توجہ دیتا ہوں' وہ سنجیدگی سے کہہ رہے تھے مالا انکی باتیں بہت دھیان سے سن رہی تھی

'اور ایک قانون کی نظر میں سب سے بڑا گناہ کیا ہے' اس نے ایک اور سوال داغا کرنل صاحب نے گہری نظروں سے اسے دیکھا تھا

'دہشت گردی' ایک لفظی جواب نے مالا کو سوچنے پر مجبور کیا تھا کہیں اسکا باپ دہشت گرد تو نہیں ہے لیکن پھر یاد آیا کہ اتنا بہادر نہیں ہے وہ ایسا نہیں کرے گا

'اسکے بعد' مالا نے دوبارہ سوال کیا

'ٹریفلنگ' ان کے جواب پر مالا کی مسکراہٹ گہری ہوئی 'سب سے عام ٹریفلنگ اس میں عورتوں اور بچوں کی ہے اسکے بعد مارخوروں کی آتی ہے' انکی تفصیل پر مالا نے اپنا نچلا ہونٹ دبایا

'تم یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہی ہو' وہ کافی دیر سے اسے آبرو کر رہے تھے پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ کوئی ایسے سوال جواب کر رہا تھا اور وہ بھی لڑکی

'بس سرجرئل نو لیج کیلئے' اس نے مسکرا کر کہا تبھی انہوں نے اپنے ہاتھ ٹیبل پر رکھے اور تھوڑا سا جھکے 'پتا ہے اسکے بعد سب سے بڑا جرم کونسا ہے؟' ان کے سوال پر مالا نے حیرت سے انہیں دیکھا 'کونسا' اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

'جیل سے بھاگنے کا جرم' انکی بات پر مالا حیرت زدہ رہ گئی تھی لیکن پھر خود کو سنبھالا 'اوہ اچھا گڈ اچھا جرم ہے نہیں نہیں مطلب ہمارا ہے...' وہ بے ربط جملے بول رہی تھی 'ایک منٹ لالہ رخ نام ہے نا تمہارا' انفیہ فوجی کتنے تیز ہوتے ہیں مالا نے دوپل انہیں دیکھنے کے بعد سر ہاں میں ہلا دیا اس کے سر ہلانے ہر وہ لب بھیج گئے

'باپ کا نام کیا ہے تمہارے' اس بات پر وہ ایک دفعہ پھر حیرت میں مبتلا ہوئی تھی

'کون سے باپ کا نام' اس کے لہجے سے حیرت جھلک رہی تھی

'کتنے باپ ہیں تمہارے' اسکے اس جواب پر انہیں پتا نہیں کیوں غصہ آیا تھا

'یہی کوئی دو' وہ مزاق نہیں کر رہی تھی لیکن پھر بھی کرنل صاحب غصے میں ہونے کے باوجود مسکرا اٹھے تھے

'چلو دونوں کے نام بتاؤ' اب انہوں نے رعب سے کہا

'اسائیل عثمانی اور زمان شاہ' اس نے بنا وقت ضائع کئے بتایا

'ناصر شاہ کی پوتی ہونہ تم' ان کے اتنا صحیح اندازے پر اسے ایک دفعہ پھر شوک لگا تھا

'آپ دادی کو جانتے ہیں' اس نے بے یقینی سے پوچھا

'میرے والد اور تمہارے دادا جی دوست تھے جب ہم کراچی میں رہتے تھے تب دیکھا تھا تمہیں فوجی ہوں دماغ

تیز پایا ہے اسلئے پہچان گیا تمہیں کچھ تم بدلی بھی نہیں ہو' ان کی بات پر مالا نے تھوک نگلا مطلب وہ اسے گناہ گار

سمجھ کر دوبارہ جیل میں بند کر دیں گے

'دیکھیں سر... اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن انہوں نے بات کاٹی

'تمہیں پتا ہے کہ میں اب تک تمہیں کیوں نہیں بھولا' ان کی بات پر پھر اسکی آنکھوں میں سوال آئے تھے 'کیونکہ

جب بچپن میں تم نے اس درندے کو جہنم واصل کیا تھا تب میں وہیں تھا اور میں نے شاید پہلی بار ایسی لڑکی کیانچی

دیکھی تھی جو اپنے دادا کے بل بوتے پر کچھ بھی کرتی تھی' وہ تعریف کر رہے تھے یا تنز کر رہے تھے وہ نہیں سمجھ

سکی

'سر جیل سے بھاگے اسلئے تھے کیونکہ جو جرم ہم نے کیا ہی نہیں اسکی سزا مل رہی تھی ہمیں اسلئے بھاگ گئے' وہ سر

جھکائے کہہ رہی تھی لیکن اس کے لہجے میں شرمندگی نہیں غرور تھا

'تو بتاؤ اپنی بے گناہی ثابت کی؟' وہ ایسے پوچھ رہے تھے جیسے وہ جانتے ہوں کہ وہ آگے کیا کہنے والی ہے

'بے گناہی بھی ثابت کی اور گناہ گار کو بھی سامنے لائے' اس نے اکڑا کر کہا تو وہ مسکرا اٹھے
'شادی ہو گئی ہے کیا تمہاری زمان وغیرہ کیسے ہیں سب' انہوں نے مسکرا کر پوچھا لیکن مالا کی مسکراہٹ غائب
کر کے

'انہیں شادی تو نہیں ہوئی اور ہم نے سب کو چھوڑ دیا ہے' اب شک انہیں لگا تھا
'کیوں' ان کے لہجے سے ظاہر تھا کہ وہ کتنے شک میں ہیں
'سیریل کلر سمجھ کر پولیس والے اٹھالے گئے تھے وہاں پھر ہم پہلے وہاں کی جیل سے بھاگ کر یہاں آئے اور پھر
یہاں کی جیل سے بھی بھاگ گئے' اسکی بات انہوں نے بہت اطمینان سے سنی تھی
'مطلب دوبار جیل سے بھاگی ہو' انہوں نے دانت کچکچاتے ہوئے پوچھا
'پر مینینٹ والی جیل سے ایک بار ٹیمپری جیل سے بھی ایک بار قتل ملا کر دوبار' اب ڈر خود سب ایک طرف تھا
بچپن کی جان پہچان نکلی تھی بھی
'مجھے بلایا کیوں تھا یہاں' انہوں نے یاد آنے پر پوچھا

'اسائیل عثمانی ہے نہ ہمارا باپ اسکا ایک باپ ہے' اس نے جیسے بہت کام کی بات بتائی تھی
'تو' انہوں نے بھی اسکی بات کو اہمیت دی
'تو یہ کہ اسکا باپ دلاور عثمانی ہے' وہ پھر خاموش ہوئی

'میرادل کر رہا ہے تمہیں فوجیوں کے حوالے کر دوں دو ڈنڈے پڑیں گے صحیح ہو جاؤ گی' انہوں نے چڑتے ہوئے کہا تھا

'سر اسکا باپ مار خوروں کی ڈیلنگ کرتا ہے چترال کے جنگل میں موجود فورسٹ آرمی کے چند غدار اسکے ساتھ ملے ہوئے ہیں' اب اس نے پوری بات کہہ ہی دی تھی انکی دھمکی کے اثر میں آکر 'ہم تمہیں کیسے پتا' انہوں نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا

'بد قسمتی سے اسکا بیٹا باپ ہے ہمارا تو وہ دادا ہوئے ہمارے اب دادا جی ہیں اسلئے انہیں سدھارنا ہے' اس نے بہت دکھ اور افسوس سے کہا تھا

'چاہتی کیا ہو' انہوں نے آئسبر واچکا کر پوچھا

'ہمیں نہ چترال کے آفیسرز کی فائل چاہئے' اس نے بڑے آرام سے کہا تھا

'جی نہیں یہ ہمارا کام ہے ہم خود کر لیں گے' انہوں نے صاف صاف منع کیا تھا

'سر آپ بھی کریں اور ہمیں بھی کرنے دیں ہم آپ لوگوں کی ہیلپ کریں گے نہ اور ویسے بھی بہت تیز اور

چالاک ہیں ہم' اس نے گردن اکڑا کر اپنی تعریف کی

'سوچ کر بتاؤں گا ویسے بھی مجھے کام ہے چلتا ہوں' اور کچھ ہی دیر بعد وہ جاچکے تھے پیچھے مالانے اپنا کام مکمل کیا

کھانے کا کام



آج رابعہ نے طارق خان کو شدت سے یاد کیا تھا مہینے کا لاسٹ چل رہا تھا پیسے ختم ہو گئے تھے ہو سٹل میں رہنا بھی ایک عذاب سے کم نہیں ہوتا وارڈن ہو یا کوئی انچارج ہو آنکھوں میں ہوس تو رہتی ہی ہے اس کے پاس کوئی دوسری جگہ بھی نہیں تھی کہاں سر چھپاتی کبھی بے بسی بے انتہا بڑھتی تو اسائیل کو دو چار غالیوں سے نوازتی تھی کبھی کبھار بد دعائیں بھی چل جایا کرتی تھیں اور دعائیں لالی کیلئے ہوتی تھیں کہ اللہ اسے اتنا مضبوط بنائے کہ وہ اپنے باپ کو ختم کر دے اسکے غرور کو مٹی میں ملائے

''ایکسیکوزمی'' اس نے اٹکتے ہوئے اپنے روم کے برابر والے روم میں موجود لڑکی کو مخاطب کیا تو اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

''اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا میں آپ کے ساتھ کھانا شش شیر کر لوں دراصل میرے پاس پیسے ختم ہو گئے ہیں'' اس نے بڑی مشکل سے کہا تھا وہ مین بزنس ٹائیکون تھی یہ لڑکی اور آج صبح کہتے ہیں غرور کبھی نہ کبھی ضرور ٹوٹتا ہے

اسے کہنا قسمت پر اتنا غرور اچھا نہیں ہوتا
ہمنے بارش میں بھی جلتے ہوئے گھر دیکھیں ہیں

'ٹھیک ہے آپ مجھے پیسے دے دیئے گا بعد میں' اس نے خوشدلی کی تھی یا کنجوسی وہ سمجھنا سکی لیکن پیسے اسے بعد میں دینے کا وعدہ کر کے اس کے ساتھ کھانا شیر کر لیا

عیشاء کی نماز ادا کر کے سنگل بیڈ پر آ لیٹی آنکھیں بند کیں تو کسی کا چہرہ شدت سے یاد آیا تھا کہ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے

'تم نے کہا تھا میرا تم مجھے نہیں چھوڑو گے لیکن تم نے چھوڑ ہی دیا پھر بھی ایک آس ہے کہ شاید تم نیند سے اٹھ کر ہوش میں آ جاؤ اور اگر تم نیند سے اٹھ کر بھی ہوش میں نہیں آئے نہ تو میں یہ بھی سزا سمجھ کر خاموش ہو جاؤں گی لیکن اب تمہیں نہیں مانگو گی ہاں بس تمہاری صحت یابی کی دعا ضرور کروں گی' وہ خود کو مضبوط کر رہی تھی لیکن کیا اگر میرا گیلانی کبھی سامنے آیا تو کیا کرے گی یہ



Novel Galaxy

وہ آج پھر شیش محل آئی تھی لیکن اکیلے نہیں آج اسکے ساتھ اشعر بھی تھا جو وکیل بن کر آیا تھا اسکے ہاتھ میں فائل تھی مالانے اندر کی طرف قدم بڑھائے تو ایک ہل چل مچی تھی وہاں کے نوکروں اور گارڈز میں 'ویسے ایک بات ہے تمہارے ساتھ کام کرنے میں ایک الگ ہی مزا ہے' اشعر کی بات پر مالا مسکرائی 'کیسے؟' سوال پوچھا

'یار اتنا ایڈ ونچر اور سسپینس ہے کہ انٹرسٹ خود ہی پیدا ہو جاتا ہے' اس نے جوش سے بتایا دونوں باتیں کرتے کرتے اندر کی طرف بڑھ رہے تھے کسی کی ہمت نہیں تھی کہ اسے روک سکیں بھی انکے مالک خود دب کر رہتے تھے اس آفت کی پڑکالہ سے

'ہاں بھی کہاں ہے تمہارا سائیں' مالانے وہاں ڈرائینگ روم میں رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے راجا سے پوچھا 'کیوں آئی ہو تم یہاں' اسکے سوال پر مالانے آئیر واپچکائی جیسے آئی سی 'ہمارے باپ کا گھر ہے جب مرضی چاہے آئیں جائیں کس کی ہمت ہے کہ ہمیں روکے کیوں اشعر' اس نے خوشدلی سے کہا اور

پھر اشعر سے پوچھا

'اور یہ تم وکیل کس خوشی میں بنے ہو' راجا نے گھور کر اشعر کو دیکھا

'اوہ ہیلو یہ تمہارا سالہ بعد میں ہے پہلے ہمارا کو لیگ ہے اسلئے جیسا ہم کہتے ہیں یہ ویسا ہی کرے گا' اسکی بات پر ابھی وہ کوئی جواب دیتا کہ دلاور عثمانی اندر آئے تو سب موؤدب سے ہو کر بیٹھ گئے

'ارے دادا جی کیسے ہیں آپ سنا ہے مرنے والے ہیں' خوشدلی سے پوچھتی وہ آخر میں سرگوشی والے لہجے میں پوچھنے لگی

'بیٹا موت کب وقت دیکھتی کے اب ہو سکتا ہے یہاں سے گزرتا ہوئے کوئی گاڑی تمہیں مارتی ہوئی چلی جائے
ہو سکتا ہے جن پیروں سے یہاں چل کر آئی ہو واپس جاتے ہوئے چار کندھوں کی ضرورت پڑ جائے' انہوں نے
بھی اسی کے انداز میں جواب دیا اشعر اور راجا کارنگ اڑا تھا

'ہا ہا ہا ویری فنی دادا جی کتنا ڈرتے ہیں آپ ہم سے کہ ہم سے بچنے کیلئے ہمیں مروانا پڑ رہا ہے' اس نے زوردار قہقہہ
لگایا تھا اسکی بات پر دلاور عثمانی لب بھینچ گئے لیکن تبھی انکی نظر اشعر پر پڑھی اسکے کپڑوں سے لگ رہا تھا کہ وہ
وکیل ہے

تبھی لاؤنج میں اسابیل عثمانی نے قدم رکھے تھے قدموں کی دھنک ایسی ہوتی تھی کہ لوگوں کے دل اسکے ایک
ایک قدم کے ساتھ دھڑکتے تھے

'آئیے آئیے ابا حضور' مالانے ابالفظ پر خاصا زور دیا تھا وہ اسکے بالکل سامنے صوفے پر ٹکا تھا
'لوگ ڈرتے ہیں یہاں قدم رکھنے سے پہلے ایک تم ہو دھڑلے سے یہاں موجود ہوتی ہو' وہ شاید تعریف کر رہے
تھے

'کیونکہ ہم لوگ نہیں ہیں ہم تو اسابیل عثمانی کی ناجائز بیٹی ہیں سمجھتے ہو نہ' وہ ٹانگ پر ٹانگ جماتی صوفے سے ٹیک لگا
گئی وہ ناجائز لفظ کو گندگی نہیں سمجھتی تھی اگر اسکی یہ پہچان تھی تو یہی صحیح

'وکیل لائی ہو ساتھ کہیں جائیداد میں حصہ مانگنے تو نہیں آئیں' اسابیل نے ایک نظر اشعر کو دیکھا اور پھر سوال
کیا

'نہیں دراصل جس جائیداد پر آپ اتنا کڑرہے ہیں وہ جائیداد ہے ہی نہیں' اسکی بات پر دلاور اور اسابیل کے چہرے سے اطمینان اڑن چھو ہوا تھا

'پوری بات کیا کرو تمہارے اس طرح سے کہنا زہر لگتا ہے' اسابیل نے ایک نظر دلاور کو دیکھا اور پھر کہا مالانے اشعر کی طرف اشارہ کیا

'سوری سر جس جائیداد کی آپ بات کر رہے ہیں وہ دراصل میری کلائنٹ سنہری مالا کی ہے' اور پتا ہے پیروں تلے زمین کیسے کھسکتی ہے جیسے اشعر کی بات پر ان دونوں کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑا تھا

'لالہ رخ' اسابیل کھڑا ہوتا دھاڑ گیا تھا

'جی ابا حضور بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے یہ جس رابیہ خان کی پر اپرٹی پر اتنا اڑرہے ہو وہ بھی اور تمہاری پر اپرٹی بھی ہماری ہے اور تو اور اب یہ شیش محل بھی ہمارا ہے' دھماکے پر دھماکے کیے تھے اس نے اسابیل کچھ کہتا کہ دلاور عثمانی اپنا سر تھامے زمین پر گرے تھا انکے کانوں سے خون نکلتا تھا مالا سمیت سب کو دھچکا لگا

'بابا سائیں... وہ چیختا ہوا آگے بڑھا تھا راجا نے سیدھا ایمبولینس کو کال کیا اشعر حیرانگی سے سب دیکھ رہا تھا جب مالا نے اسے اشارہ کیا تو وہ باہر نکل گیا

اسابیل پاگل ہو گیا تھا انہیں جھنجھوڑ رہا تھا مالا آگے آئی اور زمین پر بیٹھی انکا بایاں ہاتھ اٹھایا اور نبض ٹٹولی تو نبض بلکل تھم چکی تھی اسنے ناک ہر ہاتھ رکھا تو سانس نہیں آرہی تھی بے ساختہ اسکے منہ سے نکلتا تھا

'ان اللہ وانا الیہ راجعون' اسکی آواز پر اسابیل نے اپنی بیٹی کو دیکھا اور بری طرح بکھر کر رویا مالا اٹھی اور انہیں گلے لگا بیٹھی

'صبر کریں' وہ ناچاہتے ہوئے بھی دلا سے دے رہی تھی اور تھوڑی دیر میں ایسبوالینس آئی تھی اسابیل اور راجا انہیں کے کر جا چکے تھے

'انتقال ہو گیا ہے دادا جی کا' وہ اشعر کے پاس آکر اسے بتانے لگی
'ان اللہ وانا الیہ راجعون' اس نے دعا دادا کی اور پھر کچھ دیر بعد گھر کی طرف چل پڑے تھے

.....

آج سویم تھا مالا موجود تھی یہاں اسابیل عثمانی کے دل میں مالا کیلئے نفرت اور مزید بڑھی تھی مالانے ان سے کچھ چھینا نہیں تھا ابھی دو صدے بری طرح متاثر کر گئے تھے اسے ایسے میں اگر اسے در بدر کیا تو پھڑک پھڑک کر مر جائے گا اور پھر کچھ اسلئے بھی کہ دشمن اگر برابر پر ہو تو لڑنے میں مزا آتا ہے

سویم کا انتظام مالانے کروایا تھا اور ایسے ایسے کھانے رکھوائے تھے جیسے یہاں سوگ کا نہیں جشن کا سا ہو مالا کیلئے تو یہ خوشی کی بات ہی تھی

'اسلام وعلیکم' کوئی آدمی اسکے پاس آکر رکا تھا

'وعلیکم اسلام جی؟' اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

'آپ کے کون لگتے تھے یہ' اس نے مرنے والا کا پوچھا تھا
'جی ہمارے دادا تھے' مالا ہنسی بڑے مشکل سے کنٹرول کیے بیٹھی تھی کیونکہ رونے کا ڈرامہ جو کر رہی تھی
'کیا اایہ آپ کے دادا مطلب اسائیل آپکا باپ ہے' وہ بہت زیادہ شاک تھا
'جی وہ ہمارے ابا حضور ہیں' اس نے غمگین لہجے میں کہا
'تو آپ کہاں تھیں مطلب کبھی دیکھا تو نہیں آپ کو' اس نے مزید پوچھا
'وہ ہم گم کے میلے میں گم ہو گئے تھے' اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا
'گم کا میلا؟' وہ آدمی پھر سے شاک ہوا

'ہاں ہمارے باپ نے رکھا تھا اس بیچارے کے میلے میں اسکی بیٹی ہی گم ہو گئی' وہ بڑے پیار سے اسائیل کی عزت دو
کوڑی کی کر رہی تھی کچھ ہی دیر میں پورا گھر خالی ہوا تھا سب اپنے اپنے گھر لوٹ گئے تھے اسائیل اپنے کمرے میں
بند تھا

مالا بھی نکلی یہاں سے اور چلتے چلتے تھوڑا دور نکل آئی جہاں کچھ لوگ کھڑے تھے راجا اور اشعر بھی تھے اور وہ لوگ
ڈھول والے تھے اسکے آتے ہی ڈھول پیٹا گیا راجا اشعر اور مالا ڈھول کی تھاپ پر ناچے پہلا معرکہ جو حل کر لیا تھا
دادا جی ٹپک گئے

'دادا جی دادا جی' مالا بھنگڑا ڈالتے ہوئے زور سے چیخی تو سب ر کے 'تسی جا رہے ہو تسی جاؤ نا... اوئے پھر سے بجاؤ' پہلی لائن اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہی اور آخری لائن اس نے ڈھول والوں سے کہی جس کے بعد پھر سے ڈھول بجاتھا

راجا نے خوشی سے جھومتے ہوئے جیب سے پیسے نکالے اور ہوا میں اڑائے

'یار ہمیں کوئی گن دے دے ہم ہوائی فائرنگ کرنا چاہتے ہیں' مالا کی خوشی اسکے انداز سے جھلک رہی تھی

'پولیس والے اٹھا کر کے جائیں گے' راجا نے ہانپتے ہوئے کہا

'جو پولیس والا تھا وہ گہری نیند سو رہا ہے اور جو باقی پولیس والے ہیں وہ سالے رشوت خور ہیں' مالا کی بات بالکل

ٹھیک تھی

'ارے لیکن وہ ایمان دار پولیس والا پولیس والا بھی تو نہیں رہا' اشعر نے ہنس کر کہا اسکی بات پر ان دونوں کا قہقہہ

گو نجا اور کچھ دیر بعد سب اپنے اپنے گھر کی اور چل پڑے مالا اور اشعر ایک ساتھ تھے



تین چار دن ہو گئے تھے آج چھٹی تھی اسلئے مالا گھر پر تھی اور ان لوگوں کیلئے جان کا عذاب بن گئی تھی

'تمہیں گھر کی صفائی کرنی نہیں آتی' اس نے سونیا کو آڑے ہاتھوں لیا

'نہیں' سونیا نے جھٹ سے انکار کیا

'تو کرنا سیکھو شکل کیا دیکھ رہی ہو ہماری' مالا نے صفائی کا کپڑا اسکے منہ پر پھینکتے ہوئے کہا اس سے پہلے وہ اسے کچھ کہتی
چنکو زور سے کھکھلایا مالا نے اسکے آگے اپنا ہاتھ کیا تو اس نے اس پر تالی ماری وہ ایک ذہین بچہ تھا بلکل اپنی بہن کی
طرح ڈرامے باز چنکو

'یہ دیکھو اب صحیح ہے' عائشہ اس کے سامنے ایک کتاب لائی تھی مالا نے چشمہ ہٹایا اور کتاب کو تھوڑا قریب کیا اس
نے عائشہ کو چترال کی انفارمیشن اکھٹا کرنے کیلئے کہا تھا

'لالی یہ دیکھو اس میں اسفندیار حسن کی ساری انفارمیشن ہے' اب کی بار اشعر آگے آیا تھا لپٹا پلے کر
'اوپر کھڑی کیا کر رہی ہو زاشی' اس نے سب کو نظر انداز کر کے زاعشہ کو دیکھا

'یار یہ پتا نہیں کیا ہے مجھے یہاں سے ملا' زاعشہ ایک گول سی چیز لئے اسکے پاس آئی

'یہ اسپیکر ہے' اشعر نے دیکھتے کے ساتھ ہی کہا

'اوہ یہ انہی بھوتوں نے لگائے ہوں گے برتن گرنے کی آوازیں یاد آئیں' عائشہ نے بلکل صحیح اندازہ لگایا تھا وہ ابھی
کچھ کہتی کہ چنکو نے چھری اٹھا کر عائشہ کی طرف پھینکی تھی جسے مالا نے اسے ہٹا کر بروقت پکڑی ورنہ بری طرح
زخمی ہو سکتی تھی وہ

'سونیا یہ یہاں کیوں رکھی تھی' مالا نہیں لیکن اشعر غصے میں آگیا تھا

'وہ اشعر بھائی میں بھول گئی رکھ کر' وہ شرمندہ ہو گئی تھی

'چو بیس گھٹے دماغ بند جو رہتا ہے محترمہ کا' وہ شدید غصہ میں آگیا تھا

'اشعر کیا ہو گیا ہے' عائشہ نے منع کیا

'تم چپ رہو ابھی تمہیں لگ جاتا تو وہ صحیح کہہ رہا تھا اسکی بات پر عائشہ کب بھیج گئی مالا خاموش کھڑی تھی

'آئی ایم سوری میں آئندہ خیال رکھوں گی' اسکی آواز بھیک گئی تھی

'اشعر بھائی آپ اور رینکٹ کر رہے ہیں' زاعشہ نے احساس دلانا چاہا

'ہاں میں اور رینکٹ کر رہا ہوں کیونکہ ڈر لگتا ہے اسے کھونے سے' وہ اب دھیمپڑا تھا اسکے لہجے میں بے بسی تھی

اسکی بات پر مالا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نے جھلک دکھائی تھی

'ہاں لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم کسی سے ایسے بات کرو' مالا نے پہلی بار کہا تھا اسکی بات پر اشعر نے سونیا کو دیکھا

جو سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی اٹھا اور چک کر اسکے پاس آیا

'آئی ایم سوری سونی مجھے غصہ آگیا تھا آئندہ ایسا نہیں ہو گا' اس نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا

'یہ بھی کہیں کہ آئندہ بند دماغ بھی نہیں کہیں گے' اس نے سوس سوس کرتے کہا اسکی بات پر زاعشہ کا قبہ گونجا

'ابے او بند دماغ' اس نے زور سے اسے چڑایا اور وہ چڑ بھی گئی گھوم کر مالا کی طرف آئی چلتے چلتے آنکھیں رگڑ کر

آنسو صاف کئے

'مالا میں تمہارے گھر میں مزید کام نہیں کروں گی میرا حساب کتاب آج ہی پورا کرو ویسے بھی بڑے گھر سے نوکری

کی ڈیمانڈ آئی ہے مجھے ہونہہ' وہ آخر میں ہنکار بھرتی تھوڑی دیر پہلا کا اثر کم کر گئی

انکل نکل پہلی فرصت میں نکل 'زاعشہ نے ہری جھنڈی دکھائی

'اب تو میں یہاں ہی رہ کر کام کروں گی' اس نے صفائی کا کپڑا اپنے کندھے پر ڈال کر کہا جبکہ پیچھے کھڑی عائشہ کی شکل دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ وہ اشعر سے ناراض ہو گئی ہے اسلئے بنا کچھ کہے اندر چلی گئی تھی اسکے اس طرح جاتے دیکھ اشعر نے مالا کو دیکھا تو وہ کندھے اچکا گئی تبھی دروازہ بجا تھا زور سے ان سبھی نے ایک ساتھ دروازے کی طرف دیکھا

اشعر نے جا کر دروازہ کھولا تو حیرت کا جھٹکا لگا اسفندیار حسن اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ دروازے پر کھڑا تھا اسفندیار یہاں پھر سے آیا تھا لیکن سب سے پہلے وہ مالا سے ملنا چاہتا تھا جس نے اسکا راتوں کا سکون اور دن کی نیند چھین لی تھی ہائے

اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھ کر تیوریاں چڑھی تھیں

'کون ہو تم؟' اس نے اشعر کو سائیڈ پر کیا اور خود اندر اندر آیا اور پھر گھوم کر اس سے سوال کیا 'میں انسان ہوں جو پیسے اور انسان میں فرق سمجھتا ہے' وہ دونوں روبرو کھڑے تھے جبکہ مالا ان دونوں کے برابر میں کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

'مطلب غریب ہو' اس نے مزاق اڑایا تھا اسکا

'ہاں غریب ہوں پتا ہے کیوں کیونکہ میرا ضمیر کمزور نہیں ہے اور نا ہی میری خواہشات بہت ہیں' اسکی بات پر اسفندیار نے گھورا تھا اسے

'کیا ضرورت پڑ گئی آپکو اس غریب خانے میں آنے کی' دونوں مالا کی آواز پر پلٹے

'ہائے انوسینٹ بیوٹی' وہ کہتا ہوا مالا کے روبرو آیا تھا اب اشعر پیچھے تھا اسکی بات پر اشعر نے امد آنے والا قہقہہ روکا
ابھی اسکی معصومیت دیکھی کہاں ہے

'بدروح کہیں کا' مالا با آواز بلند بر بڑائی جسے سن کر اشعر نے ایک بار پھر قہقہہ روکا جبکہ اسفند نے ضبط کیا تھا 'آؤ نا اندر
کہیں پگھل نا جاؤ گرمی بہت ہے' وہ کہتی ہوئی آگے بڑھی اسکے پیچھے پیچھے وہ دونوں اندر آئے تھے وہاں ڈرائنگ روم
کا منظر ہی الگ تھا چھوٹا سا مگر تھا بہت خوبصورت جہاں ایک چھوٹا سا بچا ایک چیل کے ساتھ کھیل رہا تھا وہ حیران
ہوتا ہوا بیٹھا یہ باز تو اس نے پہلے بھی دیکھا تھا لیکن یہ بچہ اور اسکی خوبصورتی اسے لگا وہ اسکے آگے کچھ بھی نہیں
ہے

'جی اسفندیار صاحب تشریف آوری کی وجہ بتائیں' مالا اسکے سامنے بیٹھی اشعر بھی اسکے برابر میں ٹک گیا سو نیا اور
زاعشہ بھی ایک طرف کھڑی تھیں
'سوچا سب سے پہلے تم سے گھر خالی کروایا جائے' اس نے دلکشی سے کہا اس کی بات پر چنکو نے روش کو تالیاں بجا کر
دیکھائیں مالا نے ایک نظر اسے دیکھا

'بہت ہی بے غیرت انسان ہو' مالا کی جگہ زاعشہ نے جواب دیا تھا 'لاسٹ ٹائم جو اتنی عزت افزائی ہوئی تھی سکون
نہیں ملا جو آج دوبارہ چلے آئے' اس کی بات پر اسفند نے بہت گہری نظروں سے زاعشہ کو دیکھا تھا ایک سرے کرتی
اسکی آنکھیں مالا صاف دیکھ رہی تھی

'اسفندیار صاحب نظروں کا رخ بدلیں کیونکہ اگر ہم نے زاویہ نظر بدل لیا نہ تو مشکل میں پڑ جائیں گے آپ' اسکی بات پر وہ چونکا اور نظریں ہٹائیں حسن تو اس گھر کے کونے کونے میں تھا

'تمہارے گھر کی لڑکیاں بہت خوبصورت ہیں ویسے خوبصورت تو تم خود بھی ہو لیکن کیا ہے نہ بندہ بشر ہوں بہک سکتا ہوں' اسکی نظریں اب سونیا ہر ٹکی تھیں اشعر نے اشارہ کیا تو دونوں اندر کی طرف غائب ہوئیں

'خوبصورت تو آپ بھی بہت ہیں سوچو اگر ہم جو بہک گئے نہ تو پھر موت بھی تمہیں منہ نہیں لگائے گی' ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اسکا گھر ہو یا کسی اور کا انداز نوابوں والے ہوتے تھے

'دھمکیاں بہت دیتی ہو تم چلو ایک میں بھی دیتا ہوں' اسکی بات کر اشعر نے ایک بھر پور نگاہ اس خوب رو انسان ہر ڈالی 'میرے کام میں مداخلت دینے سے پہلے اپنی گھر کی حسین پریاں دیکھ لینا میرے پاس بہت سے ایسے لوگ ہیں جو رال ٹپکائے انتظار میں ہوتے ہیں' اسکا لہجہ صاف کہہ رہا تھا کہ جیسا وہ کہہ رہا ہے ویسا وہ کر بھی سکتا ہے

'تو ایک بات ہماری بھی یاد رکھنا ہم آگ اور موت دونوں ہیں پہلے جلائیں گے اسکے بعد جان نکالیں گے خالی خولی دھمکی مت سمجھنا اسے کیونکہ یہ دھمکی مالانے دی ہے' صحیح کہہ رہی تھی وہ اس لڑکی نے اپنے دادا کو نہیں چھوڑا

باپ کو بھی بہت جلد ٹپکانے کا ارادہ رکھ رہی تھی اس چھلے ہوئے آلو کو کہاں چھوڑتی

وہ کورٹ کا بٹن لگاتا اٹھ کھڑا ہوا

'ویسے ایک ڈیل بھی ہے میرے پاس' وہ چند قدم چلتا اسکے پاس آیا تھا لیکن اس نے اٹھنے کی زہمت نہیں کی تھی

'کیسی ڈیل' اس نے ایک آئبر واپکا کر پوچھا تو وہ تھوڑا سا اسکی طرف جھکا

'شادی کر لو مجھ سے تمہاری بہنوں کو کیا یہ گھر بھی چھوڑ دوں گا' اسفندیار حسن نے آخر پر وپوز کر ہی ڈالا تھا
'سوری اسفندیار صاحب دیر کر دی آپ نے ہمیں کوئی بہت پہلے ہی مانگ کر لے جا چکا ہے' اس نے صاف صاف
انکار کیا تھا اسکی بات پر اشعر اور اسفندیار نے جھٹکے سے سے دیکھا اسفندیار کی آنکھوں میں باقاعدہ شعلے بھڑک گئے
تھے وہ تنناتا ہوا باہر نکلا

ہاں اس سنہری مالا کو غازی اور نگزیب نے جیت لیا تھا..



خاموش سی وہ کھڑی اپنے ہاتھ دیکھ رہی تھی جہاں بے تحاشہ خون لگا تھا اسکا دل کیا وہ چیخے مگر وہ نہیں چیخ پار ہی تھی
اسکی دل کیا وہ روئے لیکن ہائے یہ بے بسی آنکھیں بالکل سوکھ چکیں تھیں اسکا جسم بالکل ساکت تھا کہ جیسے جان ہی
نہ ہو اسکا دل کیا آنکھیں بند کر لے لیکن جیسے آنکھیں صدیوں سے کھلی ہوں اور کبھی بند نہ ہوئی ہوں
تبھی نظروں نے سامنے دیکھا تھا وہاں جنید کھڑا تھا

'کیسا لگ رہا ہے؟' وہ تمسخر اڑا رہا تھا اسکا جبکہ وہ خاموش تھی

'رابعہ خان بے بسی جانتی ہو کیا ہے کہ تم میرے پاس چاہ کر بھی نہیں جا پا رہیں' وہ اسکے قریب آیا تھا 'کیسا لگ رہا
ہے پل پل مرنا پل پل تڑپنا سچ کہوں تو مجھے دکھ ہوتا ہے تمہیں ایسے دیکھ کر کہاں وہ کنسرکشن کمپنی کی اونر اور اب

کہاں میری کمپنی کی ایک معمولی ورکر 'وہ بات بات پر تمسخر اڑا رہا تھا اسکا جب کہ وہ چاہ کر بھی نہیں بول پارہی تھی
ویسے بھی اگر وہ بول بھی پاتی تو کیا بولتی سوری یا مجھے معاف کر دو بس
'تم نے مجھے مار دیا رابعہ خان تم نے لالی کو بھی نہیں چھوڑا تمہاری وجہ سے میرا گیلانی موت کے منہ میں ہے تمہاری
وجہ سے علی مرمر کر جی رہا ہے' اسکی آواز بہت تیز تھی تبھی اسکے ہونٹوں نے حرکت کی ہاتھوں سے خون غائب
ہونے لگا

'نہیں میں نے نہیں مارا کسی کو مجھے معاف کر دو میں میں سب صحیح کر دوں گی مجھے معاف کر دو خدا کیلئے جنید میر کو
واپس کے آؤ جنید... وہ چیختی ہوئی اٹھ بیٹھی پسینے میں شرابور ہب یہ خواب اسکا پیچھا چھوڑے گا تبھی قریبی مسجد سے
آذان کی آواز آئی تو وہ سر جھٹک کر اٹھ گئی
پونی اٹھائی بال بنائے اور خاموشی سے واشروم چلی گئی شیشے میں اپنا عکس دیکھا تو دیکھتی رہ گئی سوچی ہوئی لال سرخ
آنکھیں سوکھے ہوئے ہونٹ زرد سی رنگت اسکے باوجود وہ اتنی حسین تھی لیکن اب اس حسن کا کیا کرنا جو وبال
جان بن گیا تھا اسکے لئے

آپ کہتے ہیں تو نبھاتے چلے جائیں گے مگر
اس تعلق میں اذیت کے سوا کچھ بھی نہیں



سارا کام ختم ہو چکا تھا وہ بیگ اٹھائے باہر کی طرف چک پڑی جب غازی نے اسکا راستہ روکا تو اسے رکنپڑا
'کیا ہے تمیز نہیں ہے آپ کو سر کسی شریف لڑکی کا راستہ روکتے ہوئے سڑک چھاپ لو فر آوارہ لگ رہے ہیں' ایک
ہی لائین میں کئی القابات سے نوازتی اس نے سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی جو غازی نے اس کے اپنا بازو پھیلا کر
دوبارہ ناکام بنائی پورا اسٹاف منہ کھولے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا

'لوگ ڈرائیو پر چلو گی میرے ساتھ' غازی نے سیدھی سادھی آفر کی تھی مالا نے چندپل اسے دیکھا
'لوگ ڈرائیو پر نہیں ہاں البتہ لوگ واکنگ پر ضرور چلیں گے' اسکی بات پر اس نے گاڑی کی چابی اور اپنا کورٹ
ازحف کو پکڑایا آستین اوپر چڑھاتا اس نے مالا کو چلنے کا اشارہ کیا اور خود اس کے پیچھے پیچھے آیا
اس لمبے چوڑے ورزشی جسامت والے مرد کے سامنے مالا چھوٹو سی لگ رہی تھی لیکن وہ چھوٹا پیک بڑا دھماکہ
تھی

دونوں آگے پیچھے چل رہے تھے سڑک کی سائیڈ پر غازی تھا اور وہ فٹ پاتھ والے سائیڈ پر چل رہی تھی
'جواب نہیں دیا تھا میری بات کا' وہ ایک پتھر کو سائیڈ پر ہٹاتا ہوا اسے دیکھ کر بولا
'کونسی بات کا' اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی
'شادی نہیں کرنی کیا مجھ سے' غازی نے اسکی مسکراہٹ دیکھ کر پھر سے سوال کیا

'نہیں آپ کو کس نے کہا' اس نے کھکھلاتے ہوئے پوچھا

'کسی نے کسی سے کہا تھا ہمیں کوئی بہت پہلے ہی مانگ کر لے جا چکا ہے' اس نے سوچتے ہوئے کہا جبکہ اسکی مسکراہٹ کو بریک لگی تھی

'یو چیٹر نظر رکھو رہے ہیں ہم پر' اس نے چیخ کر کہا

'میری ایسی مجال کہاں بس آپ نے جب سے اس دل کی سر زمین میں قدم رکھا ہے تب سے دھیان رکھنا پڑتا ہے'

اسکی گھمبیر آواز دل کی طرف اشارہ کرنا ملا کی دھڑکنیں تیز کر گیا

'ایک بیٹا ہے ہمارا' کچھ دیر بعد مالا نے زمین پر تکتے ہوئے کہا

'بیٹا یا بھائی' اسکی بات پر مالا کو ایک دفعہ پھر شاک لگا تھا

'میں تم پر پل پل نظر رکھتا ہوں لیکن یہ بتاؤ اتنا چھوٹا بھائی کیسے آگیا کہیں ہونے والے سسر جی عاشق مزاج تو نہیں

ہیں' اس نے ایک آنکھ ونگ کر کے کہا تو وہ زور سے ہنسی

'اسکا مطلب آپ اپنے ہونے والے سسر جی کو نہیں جانتے' اس نے ہونے والے سسر جی کہہ کر ہاں کہہ دیا تھا

'نہیں یار ابھی کہا... ویٹ واٹ' وہ کہتے کہتے رکا اور پھر خوشی کے مارے اچھل پڑا

'جی غازی سر ہم آپکی محبت کے آگے خود کو جھکا رہے ہیں دراصل جھک تو اسی دن گئے تھے جب آپ ہمارے پیچھے

ہو سپٹل آئے تھے جب آپ سب کچھ چھوڑے وہاں ہمارے پیچھے کھڑے تھے' مالا نے دے دیا تھا اسے اختیار

اپنی زندگی کا اپنی روح کا

غازی نے فرط جذبات میں اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے گول گول گھمایا تو بتاؤ کوئین کب اپنا تاج پہنو گی 'اس نے اسے گھما کر سینے سے لگایا اور اسکی کمر پر بازو باندھے سڑک پر چل رہے تھے آتے جاتے لوگ انہیں دیکھ رہے تھے کچھ مسکرا جاتے کچھ توبہ توبہ کرتے

'ابھی نہیں ابھی تو ہم نے ہاں کی ہے جب ہمیں آپ سے تڑکتی پھڑکتی محبت ہو جائے گی تب 'اس نے غازی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

'اور کب تک ہو گی یہ محبت؟' اس نے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا

'محبت جب ہو گی تب ہو گی لیکن ایک بات یاد رکھئے گا اگر دھوکا دیا تو اس بار ہم بدلہ نہیں لیں گے سیدھا ٹھوکیں گے اوکے 'مالا نے اسے صاف وارننگ دی جو اس نے بہت تابعداری سے ایکسیپٹ کی

'اور کچھ کوئین ٹوبی 'اب اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑے وہ اسے لئے چل رہا تھا 'ہاں چنکو کو ہم اپنے ساتھ رکھیں گے 'اس نے انگلی دکھا کر کہا

'سالے صاحب کو تو ہم سینے سے لگا کر رکھیں گے 'اس نے دل بڑا کر لیا تھا اپنا اسکی بات پر مالا نے اپنا ہاتھ دیکھا جو وہ پکڑے چل رہا تھا اسی ہاتھ سے اسکا ہاتھ اوپر کیا اور اپنے لب رکھے غازی ششدر کھڑا اسکا لمس محسوس کر رہا تھا پہلی بار خود سے اسکے قریب آئی تھی وہ

'آزما نا چاہ رہی ہو کیا مجھے 'بے حد بھاری اور گھمبیر آواز تھی اسکی

مالا نے اس کو دیکھا اور پھر آس پاس سے گزرتے لوگوں کو دیکھا جو ان دونوں کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے
مالا سرشار سی ہوئی کون میر گیلانی کہاں کا میر گیلانی

خدا وقت کے ساتھ زخم بھر دیتا ہے لیکن زخم کا درد اور زخم کا نشان رہ جاتا ہے جسے جانے میں تھوڑا سا وقت لگتا ہے



'وہ دیکھو' بی جان نے علی کو آسمان کی طرف دیکھنا کہا تو اس نے اوپر دیکھا
'یہاں وہ رہتا ہے جو سب کو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے' انکی بات پر علی نے ہاں میں سر ہلایا
'تو وہ ہماری بات کیوں نہیں سن رہا' اس نے ہارے ہوئے لہجے میں کہا
'وہ سب کا رب ہے وہ لالہ رخ کا بھی رب ہے وہ تم لوگوں کی اسلئے نہیں سن رہا کیونکہ تم لوگوں نے لالی کی نہیں سنی
تھی' انکی بات پر شرمندگی سے نظریں جھکا گیا وہ
'کیسے دھوکا دیا تھا اسے؟' بی جان بھی شاید تمسخر اڑا رہی تھیں
'بب... بھائی بن کک کر' زبان لڑکھڑائی تھی اسکی
'کیسے دوست ہو تم دونوں دراصل تینوں بے وقوف عقل سے پیدل وہ جنید اسکو دیکھتا نہیں تھا کیا وہ اندھا تھا رابیچہ
کی طرف سے' وہ سب جان گئی تھیں اور بالکل ٹھیک کہہ رہی تھیں

'وہ تو محبت میں اندھا ہو گیا تھا اور ہم دونوں دوست کی محبت میں' اسکی شرمندہ سی آواز ہر بی جان تنزیہ ہنسی
'تو اب کیا آنکھوں کی بینائی واپس آگئی ہے یا محبت ختم ہو گئی ہے' انکی بات پر وہ تڑپ گیا
'نہیں آنکھوں کی بینائی واپس آگئی ہے' کیسی تڑپ تھی نا کیسا انصاف ہو رہا تھا دوست کو مہ میں کیا گیا یہاں دو لوگ
بری طرح انصاف کے جال میں پھنسے تھے

'سوچ رہا ہوں اپنی گاڑی بیچ دوں' اسکی بات پر مالانے عجیب نظروں سے اسے دیکھا وہ دونوں پیدل پیدل دور نکل
آئے تھے

'اور یہ نوبت کیوں آن پڑی؟' مالا کا ہاتھ ابھی بھی اسکے ہاتھ میں تھا جس پر وہ کبھی پکڑ مضبوط کر لیتا کبھی ڈھیلا چھوڑ
دیتا

'تا کہ تمہارے ساتھ روز پیدل چل سکوں' اسکی بات پر مالا زور سے ہنسی اسکی کھٹکتی ہوئی ہنسی نے غازی کو چند پل
مسمرا نیز کیا تھا پھر وہ خود بھی ہنس پڑا

'یہ کام آپ گاڑی رکھ کر بھی کر سکتے ہیں' اس نے ہنستے ہوئے ہی کہا
'وہ مزہ نہیں آئے گا' ایک ہاتھ اپنی جیب میں ڈالے وہ مسکراتا ہوا کس قدر دلکش لگ رہا تھا
'ایک سوال پوچھیں؟' اس نے اجازت چاہی

'تمہیں ہر چیز کی اجازت ہے لالہ رخ' کہاں سے آتے ہیں یا ایسے لڑکے کوئی ہمیں بھی لا دو

'آپ ہمارے بارے میں سب کچھ نہیں جانتے اور کچھ ہم بتانا بھی نہیں چاہتے کیونکہ اگر خوشیاں آرہی ہیں تو ہمیں انہیں ویلکم کرنا چاہئے ہم بھی خوش رہنا چاہتے ہیں سر' وہ اپنی ذات کی سچائی چھپا رہی تھی نظریں جھکائے وہ معصوم لگ رہی تھی جو لوگوں کے رویے لہجے اور لوگوں کے فریب سہہ کر آئی تھی غازی چند پل اسے دیکھے گیا تھا 'میں نے کچھ پوچھا؟' اس نے جواب دیا تھا سوال کیا تھا اسکی بات پر مالا کے وجود میں سکون کی لہر دوڑ گئی تھی 'نہیں بالکل نہیں' اس نے جھٹ سے منع کیا اور پھر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑوا کر سیدھے ہاتھ کی دو انگلیاں منہ میں ڈالی اور زور سے سیٹی ماری غازی خاموش کھڑا اسے دیکھ رہا تھا یہاں سے اسکا محلہ شروع ہوتا تھا سیٹی مارتے ہی دو سے چار رکشے اسکے سامنے رکے تھے مالانے ان میں سے ایک کے سامنے آکھڑی ہوئی 'صاحب جی کو گھر پہنچا دینا' وہ رکشے والے کو کہہ کر غازی کی طرف پلٹی جس کے کندھے پر اب روش بیٹھا تھا 'سر آج آپ رکشے سے سفر کریں مزہ آئے گا' وہ مزے سے کہتی رکشے والے کی طرف بازو پھیلا دیا غازی کے جس کندھے پر روش بیٹھا تھا اس نے وہ کندھا ہلکا سا اچکا یا تو وہ اڑتا ہوا مالا کے کندھے پر آبیٹھا 'گڈ بائے کوئین ٹوبی' دلکشی سے دو انگلیاں ماتھے تک لایا مالانے بھی اسی کے انداز میں اسے گڈ بائے کہا



وہ میر کے پاس تھا اکیلا اس کے جاگنے کے کوئی آثار نہیں تھے تھک گیا تھا وہ جواب دے دے کر معافی مانگ مانگ کر ناتو پری ملی نامیر اٹھا رابعہ کہاں گئی کچھ نہیں پتا تھا عجیب حالت تھی لالی نے اسے رانجھا بننے سے بچایا تو قسمت نے اسے مجنوب بنا دیا ہائے کبھی لذتِ عشق اور کبھی ہجرِ عشق دونوں ہی صورت میں مار ڈالتا ہے

'پتا ہے آج میں نے پری کو فون کیا تھا' وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ سامنے بیٹھا ہو

'پہلے تو اس نے فون کاٹ دیا پھر کیا پھر دوبارہ کاٹ دیا تیسری بار کیا تو اٹھا لیا' وہ میر کا ہاتھ پکڑے بیٹھا تھا

'میں کہنا چاہتا تھا لیکن الفاظ نہیں تھے اور پھر پری نے بولنے کا موقع بھی نہیں دیا پتا ہے وہ کیا کہہ رہی تھی' وہ دھیمے

لہجے میں بات کر رہا تھا یہ وہ شخص تھا جو بہت ہی کم سنجیدہ ہوتا تھا

'وہ کہہ رہی تھی میری بہن کی وجہ سے آپ دونوں کی سچائی سامنے آگئی سب سب جان گئے ہیں یا رتھے پتا ہے فری

نے تیرے پاس بیٹھنا چھوڑ دیا ہے تیرے بھائی تجھ سے روٹھ گئے ہیں بس بی جان ہی ہیں جو سب کو سنبھالی ہوئی ہیں

ورنہ گیلانی ہاؤس برباد ہو جاتا' خود اذیتی اتنی تھی کہ آخر میں وہ ہنسا تھا لیکن اسکی آنکھوں میں جمع آنسو اسکی ہنسی کو

جھوٹا قرار دے گئے تھے

میر گیلانی ابھی بھی خواب کے زیر اثر تھا لیکن اتنا نہیں جتنا پہلے تھا کیونکہ اب وہ سب کی آوازیں سن سکتا تھا وہ سب

سن رہا تھا لیکن وہ سب کچھ خواب سمجھ رہا تھا



وہ تینوں گئے رات کلب میں موجود تھیں چنکو ان لوگوں کے ساتھ ہی تھا مطلب کلب میں بہت مشہور قلوب تھا یہ وہ تینوں یہاں اسفندیار کی وجہ سے آئیں تھیں

کان پھاڑ میوزک پر ناچتے لڑکے لڑکیاں ان تینوں کی بینڈ بجا رہی تھیں وہ تینوں حولیہ بدل کر آئی تھیں مالانے لڑکا کا گیٹ اپ لیا تھا جبکہ وہ دونوں تھیں تو لڑکی لیکن بالکل ہی الگ اس بار شکلیں بھی نہیں مل رہی تھیں

مالا بلیک جینز پر بلیک شرٹ جس پر جیکٹ پہن رکھی تھی بالوں کو ایسے جوڑے میں قید کیا تھا جیسے آج کل کے لڑکے کرتے ہیں چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی تھی انگلیوں میں انگوٹھیاں گلے میں پڑی موٹی سی چین پیروں میں پہنے بوٹس اسکا قد لمبا دکھا رہے تھے وہ ہینڈ سم ہونے کے ساتھ امیر لگ رہی تھی زاعشہ الکو حل کاؤنٹر پر ویٹرس کی ڈیوٹی کر رہی تھی جو مالانے پیسے دے دلا کر اسے کھڑا کروایا تھا ایک رات کیلئے ادھر عائنہ محترمہ قیمتی اسٹائلش سے ڈریس میں ٹپ ٹاپ بنی گھوم رہی تھی

چنکو زاعشہ کے پاس کاؤنٹر کے نیچے چھپ کر بیٹھا تھا بلکہ سورا تھا اسکو مالانے اچھے طریقے سے سلا کر کاؤنٹر کے نیچے ایک بڑا سا بوکس رکھ کر اسکے لئے چھوٹا سا بیڈ بنایا تھا جہاں وہ اتنے تیز میوزک میں بھی سورا تھا

مالا جو خود کو میوزک کی آواز پر کنٹرول کیے بیٹھی تھی اب بس ہوئی تھی ہاتھ اور پاؤں ہلنا شروع ہوئے تھے وہ ہلکے ہلکے سے موو لیتی اسٹیج پر چڑھی تھی دو چار لڑکیاں تو باقاعدہ اسکے پاس آکر ناچنے لگی تھیں ایک نہ تو حد ہی کر دی تھی اسے کس کرنے کی کوشش کر رہی تھی

(توبہ توبہ یا اللہ کہاں پھنس گئے ہم اے چڑیلوں ہٹو کچھ تو شرم کرو) لیکن پھر تھوڑی دیر بعد ہی اس نے تمام تر غصہ سائیڈ پر رکھا اور ان لڑکیوں کے ساتھ ہی جم کر ناچی اسے اس طرح ناچتے دیکھ اسپاٹ لائٹ اسکی طرف کی گئی تھی

عائشہ جو اسی اسٹیج پر کھڑی ڈانس کر رہی تھی دراصل وہ مین گیٹ پر نظریں جمائے کھڑی تھی تبھی دی گریٹ اسفندیار حسن نے انٹری ماری تھی

'ہاں وہ آگیا ہے' کانوں میں لگے بلوٹو تھ سے اس نے ان دونوں کو الرٹ کیا تھا مالا جو سب کچھ بھلائے ڈانس کر رہی تھی ہوش میں آئی ادھر ادھر دیکھا تو دو لڑکیاں اسکے ساتھ چپک کر ڈانس کر رہی تھیں

'اے چلو ہُش ہُش ہٹو ورنہ ٹھوک دیں گے' بچپن جو آوازیں کتے کے دیکھ کر نکالتی تھی وہ آوازیں یہ ابھی نکال رہی تھی انہیں سائیڈ کرنے کیلئے لڑکیاں عجیب سے انداز میں اسے دیکھتی سائیڈ پر ہوئیں تبھی وہ چلتی ہوئی عائشہ کے پاس آئی کیونکہ اسفندیار یہیں آ رہا تھا

'ہئی بیوٹیفل' مالا نے اسکے آگے ہاتھ پھیلا یا تو اس نے ایک ادا کے ساتھ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تبھی اس نے کھینچ کر اسے قریب کیا اسفندیار وہاں سے سیدھا چلتا ہوا کاؤنٹر پر آیا اور سیٹ کھینچ کر بیٹھ گیا اور زاعشہ کو ایک ڈرنک بنانے کا آرڈر دیا اپنے گارڈز کو وہ کلب سے دور رکھتا تھا تاکہ کوئی بھی اسکی عزت پر حرف نہ لاسکے

عائشہ اور مالا چلتی ہوئی اس طرف آئیں ایک مالا اس کے دائیں طرف بیٹھی جبکہ وہ اسکے بائیں طرف بیٹھی

زاشی نے ڈرنک بنا کر سامنے رکھی تو مالانے ہاتھ میں پکڑی ٹیبلٹ اچھالی اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ کسی کی بھی نظروں میں آئے بغیر اسکی ڈرنک میں مکس ہو گئی تھی

اسفند اپنی کمپنی اسٹارٹ کرنے کے لیے بہت محنت کر رہا تھا لیکن یہ مالا اسکا کام بننے نہیں دے رہی تھی تبھی روز کی طرح تھک کر کلب آیا تھا لیکن اپنے برابر میں اس طرح دو لوگوں کو بیٹھا دیکھ اسے عجیب لگا تھا لیکن بجائے رنکٹ کرنے کے وہ اپنی ڈرنک اٹھا کر پی گیا تھا ایک پیک پی کر ہی دماغ گھوم گیا تھا اس ویٹرس کو دیکھا 'کیا ملایا ہے تم... نے مم میری ڈڈ ڈرنک میں 'وہ اٹکتا ہوا پوچھ رہا تھا تبھی مالانے اسکا رخ اپنی جانب کیا 'زہر ملایا ہے' اسکی بات پر اسفند کی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو ہوئی تھیں وہ اپنے سر تھامتا کھڑا ہوا لیکن اس سے پہلے ہی زمین بوس ہوا

مالانے فون نکالا اور ایک میسج چھوڑا کچھ ہی دیر میں وہاں مکمل اندھیرا ہو گیا تھا مالا اسے بچتی بچاتی کھینچتی ہوئی نکال کر ایک روم میں لائی عائشہ سکے ساتھ زاعشہ باہر تھی

عاشی نے گلاس لیا اور اسمیں پانی بھرا اور پھر پورا کا پورا اس پر الٹ دیا وہ ہڑا کر جاگا لیکن اب تو چڑھ گئی تھی 'تم؟' اس نے اپنی بامشکل کھولتے ہوئے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا

'کیوں بے ہماری بہن ہر گندی نظر ڈالے گا' بھاری آواز نکالتی وہ اسفند کو ٹھٹھکا گئی تھی

'کون ہو تم اور کلک کونسی بب بہن' وہ کرسی پر بیٹھا تھا تبھی اس نے کھینچ کر اسے لافڑا مارا تھا کہ وہ کرسی سمیت زمین بوس ہوا ایک تو الکحول اوپر سے نشہ آور گولی وہ بری طرح گھوم رہا تھا اسلئے اسکے تھپڑ پر زمین پر گرا تھا

'اب یاد آیا کون ہیں ہم' اسکے پاس زمین پر بیٹھتی وہ پھنکار گئی تھی

'تم چیخ چڑیل ہو وہ اس کے تھپڑ پر خوفزدہ ہوا تھا اس کی بات پر عائشہ کی ہنسی نکلی

'ہاں جس طرح تیرے ماموں کو دان بن کر ڈرایا تھا اب لگتا ہے تجھے بھی ڈرانا پڑے گا' یہ ارحم شفیق کا بھانجا تھا

'ننن' اس کی آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں بہت ہیوی ڈوز تھی

'یار نن بول کر موڈ مت خراب کرو کا بولتے ہو تم ہمیں ہاں انوسینٹ بیوٹی یہ سننے میں اچھا لگتا ہے یہ کہو' اس نے

جیسے آرڈر دیا تھا لیکن اس سے پہلے وہ منہ کھولتا مالانے اس کا منہ پکڑا اور وہاں رکھے ٹب میں ڈالا تیز گرم پانی تھا اس

میں کیا لگا تھا اسے کہ اسکے گھر میں گھس کی اس کی بہنوں پر نظر رکھے گا تو وہ چھوڑ دے گی نہیں یہی تو مسئلہ ہے کہ وہ

چھوڑتی نہیں ہے یہ گرم پانی کچھ ٹائم پہلے اس سے بھی زیادہ تیز گرم تھا اب تھوڑا کم ہوا تھا لیکن منہ جلادینے کیلئے

کافی تھا

اسفند کی دبی دبی چیخیں پورے روم میں گونجی تھیں تبھی اس نے جھٹکے سے اس کا سر باہر نکالا تو اس کی دل خراش چیخ

گونجی

'بس اسفی ڈار لنگ ابھی تو تم رکو' مالانے کہتے کے ساتھ دو تین کھینچ کر تھپڑ اسکے منہ پر مارے ایک تو جلا ہوا منہ اوپر

سے جان نکلا دینے والے تھپڑ وہ بری طرح سہتے ہوئے بے ہوش ہوا تھا

'میں زاعشہ کو بلاتی ہوں پھر نکلتے ہیں' عاشی اسے بلانے چلی گئی تھی پیچھے وہ غصے سے اسے گھور رہی تھی

اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ لوگ چنکو کو لئے وہاں سے خاموشی سے کھسک گئے تھے



'کہاں چلیں' دانیال نے فصیحہ کو رات کے وقت روم سے جاتے دیکھا تو پوچھ بیٹھا
'وہ مجھے لگ رہا ہے میں کچھ بھول گئی ہوں تو وہی دیکھنے جا رہی ہوں' وہ کہتی ہوئی باہر آئی اور سب کچھ دیکھنے لگی پھر
دیکھا تو وہ دودھ فریج میں رکھنے کے بجائے باہر ہی چھوڑ گئی تھی اسے اٹھا کر فریج میں رکھا اور پھر پری کے روم کی
طرف چل پڑی کیونکہ وہاں کی لائٹس اون تھیں وہ ابھی گیٹ کھولتی کہ اندر سے کچھ آوازیں آئیں جسکی وجہ سے
وہیں رک گئی تھی

'مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونا ہے' اسکی مسکراتی ہوئی آواز پتا دے رہی تھی کہ وہ کسی سے فون پر بات کر رہی ہے
'لیکن مجھے سونا ہے' وہ پھر سے خاموش ہوئی

'نہیں ابھی نہیں ابھی گھر میں سب ہیں' اسکی بات پر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا کس سے باتیں کر رہی ہے یہ
'اب آؤ گے تم میرے گھر رشتہ لے کر' اسکی آس بھری آواز ہر فصیحہ کو پکا یقین ہو گیا تھا کہ وہ غلط راہ پر نکل بیٹھی
ہے شاید یا پھر یہی صحیح راہ تھی وہ اور بھی کچھ کہہ رہی تھی لیکن بس وہ ایک ہی الفاظ پر اٹک گئی تھی

'ارشن'



'لو یار رات دیر سے سونے کی وجہ سے صبح لیٹ آنکھ کھلی اب سر بھی درد کر رہا ہے اور آفس سے بھی دیر ہو رہی ہے' وہ بھگم بھاگ تیار ہوئی اور چابیاں لے کر باہر آئی آج تو شکر تھا کہ گاڑی کے ٹائر صحیح سلامت تھے وہ شکر ادا کرتی گاڑی میں بیٹھی

چابی گھماتی ہوئے اس نے گاڑی سٹارٹ کی ریورس کر کے میں روڈ پر ڈالی اور مین روڈ سے تو سکی گاڑی کو عشق تھا روڈ پر آتی نہیں تھی کہ ہواؤں سے باتیں کرنے لگتی

جیسے ابھی کر رہی تھی کیونکہ آفس سے کافی دیر ہو گئی تھی یہ نہیں تھا کہ کوئی اسے ڈانٹتا تھا کیونکہ جب سے لوگوں نے اسے غازی کے ساتھ دیکھا تھا کوئی کچھ نہیں کہتا تھا ہاں البتہ لوگوں کا کام ہے بولنا بولتے تو رہیں گے پھر چاہے پیٹھ پیچھے ہی صحیح

وہ گاڑی کی اسپیڈ بڑھاتی ہوئی آس پاس کے لوگوں کو نہیں دیکھ رہی تھی دیکھ رہی تھی تو بس ٹائم جو بہت اوپر ہو گیا تھا

'اوہ دیکھ کہ چلاؤ گاڑی چلانی آتی نہیں ہیں نکلی ہیں باہر چلانے' کسی آدمی نے چیختے ہوئے کہا تھا
'ابے چپ گھامڑ دکھ نہیں رہا ہے کتنی دیر ہو گئی ہے' اس نے آدب اور آداب سائنڈ ہر رکھ دیے تھے
'واٹ دا ہیل بات کرنے کی تمیز نہیں ہے تمہیں' اس شخص کی گاڑی مالا کی گاڑی کے ساتھ چل رہی تھی

'سن آدھی کھوپڑی ابھی تو نے ہماری بد تمیزی دیکھی نہیں ہے اگر تو چاہتا ہے کہ ہم تجھے نادیکھائیں تو اپنی گاڑی چلا'

اس نے چیخ کر کہا تو وہ اپنا سامنہ کے کر رہ گیا تھا

تبھی ٹریفک حوالدار نے مالا کو روکا تو اسے مجبوراً رکنا پڑا

'اتنی تیز اسپید آرام سے بھی چلا سکتی ہیں آپ' مالا کو فٹ سی کھڑی آنکسی باتیں سن رہی تھی

'دیکھیں سر ہم مانتے ہیں ہماری غلطی ہے لیکن ہمیں آفس جانا ہے دیر ہو رہی ہے ورنہ نوکری چلی جائے گی ہماری'

اسکی بات پر حوالدار نے جلدی سے چران کاٹا اور اسے پکڑا یا جو اس نے ایک نگاہ غلط ڈالے بغیر جیب میں رکھ کیا

اور معذرت کرتی ہوئی گاڑی میں آ بیٹھی

آج جانا ضروری تھا کیونکہ اسلام آباد کے حوالے سے میٹنگ تھی وہاں جانا تھا اب کام دیکھنے

Novel Galaxy

ملائکہ اور راجا شعر کے ساتھ مالا کے گھر پر موجود تھے سب ڈرائیونگ روم میں بیٹھے تھے

'عائشہ کو بلاؤ وہ کہاں ہے؟' ملائکہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تبھی زاعشہ اور سونیا کے ساتھ عائشہ اندر آئی

نیلے رنگ کی کرتی کے ساتھ سفید رنگ کا دوپٹہ اور ٹراؤزر پہنے نیلی جل پری لگ رہی تھی آج اشعر اور عائشہ کی

منگنی رکھی گئی تھی

ان دونوں کو ساتھ بٹھایا گیا تھا سامنے زاعشہ اور مالا کھڑی تھیں انکے برابر میں سونیا چنکو کو پکڑے کھڑی تھی اشعر کے برابر میں اسکی بہن اور راجا بیٹھے تھے

کوئی پوچھتا مالا سے کہ اطمینان کیا ہوتا ہے تو وہ بتاتی کہ اپنی ذمہ داری پوری ایمانداری کے ساتھ نبھانا جیسے آج اسکا دل مطمئن تھا خوشی میں ہر چیز سبائی تھی اس نے گھر کو سفید رنگ کے پھولوں اور پردوں سے اتنا خوبصورت بنایا تھا کہ ایک پل دیکھنے والا مبہوت ہو جاتا ایسے ہی تو اس نے ایونٹ آرگنائزیشن کا پیشہ نہیں چنا تھا

'عائشہ آج بہت بلش کر رہی ہے خیریت' ملائکہ نے شرارت سے کہا

'کیونکہ یہ ماما کی بیٹی ہے انہی کی طرح ہے' زاعشہ کے لہجے میں اپنی بہن کیلئے پیار اور اپنی ماں کیلئے دکھ تھا مالا نے خاموشی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈالا

'راشی' عائشہ کی آواز بھیگی تھی آنکھوں سے آنسو گرے تھے

'عائشہ آنٹی خوش ہو گئی ہماری جان تمہیں خوش دیکھ کر چلو آنسو پہنچو ورنہ آنسو اس بار ہم نہیں اشعر صاف کرے گا' مالا نے آخر میں شرارت سے کہا تو وہ اور مزید بلش کرتے ہوئے چہرہ جھکا گئی اسکے چہرہ جھکانے پر اشعر کے

چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی

'اچھا یا اب رسم شروع کرو ورنہ تمہارا باپ میرا قیمہ بنادے گا' راجا نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا تو مالا نے اپنی پینٹ کی پوکٹ سے وہ چھوٹا سا ریڈ ویلیوٹ کا بوکس نکالا ادھر ملائکہ نے بھی اپنے پرس سے ایسا ہی چھوٹا سا بوکس نکالا مالا نے رنگ عائشہ کی طرف بڑھائی تو سب اس انگوٹھی کو دیکھ کر رہ گئے اس انگوٹھی پر ایک عجیب سے رنگ کا چھوٹا سا

پتھر تھا کہ کبھی وہ بلیک لگتا کبھی لال اور کبھی پرپل گولڈ کی تھی انگوٹھی جس پر جگہ جگہ ڈیزائننگ کی گئی تھی بلاشبہ اسکی چوائس بہترین تھی

ملائکہ کی نے جو انگوٹھی آگے بڑھائی اس پر ننھا سا ہیرا لگا تھا جو مالا کی انگوٹھی سے زیادہ مہنگا تھا
'واہ ملائکہ آپنی ڈائمنڈ رنگ' مالا نے چہک کر کہا

'ویسے جو انگوٹھی تم نے لی ہے اس کی تو بات ہی الگ ہے میں نے شاید پہلی بار ایسی انگوٹھی دیکھی ہے' اس کی آنکھیں ٹھہری گئیں تھیں اس انگوٹھی پر مالا نے سر خم کر کے تعریف وصولی
سب سے پہلے رنگ اشعر کی طرف بڑھائی گئی تو اس نے عائشہ کے آگے ہاتھ پھیلا یا اسکے ہاتھ کو دیکھ کر اسکا ہاتھ کانپ گیا تھا اشعر نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر خود سے اسکا ہاتھ پکڑا اسکی اس حرکت کر زاعشہ سونیا ملائکہ اور لالی نے زور سے ہونٹنگ کی اس شور کے ساتھ وہ اسے انگوٹھی پہنا چکا تھا

اب مالا نے عائشہ کے ہاتھ میں انگوٹھی دی تو اشعر نے خود ہی ہاتھ آگے کیا عائشہ نے آرام سے اسے انگوٹھی پہنائی تبھی مالا اور زاعشہ نے پارٹی بومب پھاڑے تھے انگوٹھی پہنائی ہی تھی کہ انکے سر کے اوپر لگے بلونز پھٹے اور اس میں موجود گلاب کی پتیاں ان دونوں ہر برسے لگیں

'ہاں نگر پچو لیشنز مسٹر اشعر خاں اینڈ مسز اشعر خان ٹوبی' اب ان سب مل کر زور سے کہا تو عائشہ اور اشعر کو دیکھ کر زور سے ہنسے سونیا نے اس یادگار لمحے کو موبائل میں قید کیا بیک گراؤنڈ میں سونگ پلے ہوا

موڈ آشقانہ ہے صبح گھر بھی جانا ہے تو نے کیسا جادو ہے کیا
لحا یہ سوہانا ہے ٹائم نہیں گوانا ہے جینے کا مزالے ساتھیا

گانا لگا اور مالا بنی لالی اتری میدان میں بیہو ایسا کیا جیسے پی کر آئی ہو ایک ہاتھ میں موبائل پکڑا اور جھومی
تو کھینچ میری فوٹو

تو کھینچ میری فوٹو

زاعشہ آئی اور اسکے ہاتھ سے موبائل لیا لالی نے دھما دھم پوز دئے اور وہ کھینچتی گئی اسکا ڈانس تو ابھی بہت چلنا تھا
اسلئے اشعر اور عائشہ کو کھینچ کر میدان میں اتارا گیا ملائکہ اور راجا بھی آگئے تھے
خوابوں کا ٹاؤن ہے رات بھی براؤن ہے

کیا ہوا کچھ نہیں دوہی ڈرنک ڈاؤن ہے

اشعر نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے گول گھمایا آج تو خوشی سے جھوم رہا تھا وہ اور چند اسٹیپ لئے اسکا ہاتھ پکڑا اور پانی کا
گلاس اٹھایا

نشے میں ہم نہیں یہ سمانشیا ہے

پانی بھی پیتے ہیں تو لگتا ہے ٹیکیدا ہے

اس نے پانی پیتے ہوئے ایسے کہا جیسے گانا خود گارہا ہو روش پر ہلا ہلا کر ناچا لالی نے چنکو کے ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا اور اسکے ہاتھ پکڑے ہی اسے خوب نچایا کچھ وہ ناچنے کے معاملے میں لالی پر گیا تھا

'ہوووووو' گانا ختم ہونے پر سب مل کر زور سے چیخے انکا ساتھ چنکو نے بھی خوب دیا تھا

'مزرا آگیا آج تو' سونیا نے مزے سے کہا اسکی بات کی سب نے تائید کی

یہ سب کون تھے کہاں تھے کوئی کسی کو نہیں جانتا تھا مگر لالی نے ان سب کو ایسے انداز میں ملایا کہ انکی زندگیاں خوشیوں سے بھر دیں انکے چہروں پر مسکراہٹیں بکھیریں بے رحم مالا تو وہ بعد میں تھی پہلے وہ لالہ رخ تھی محبت سے گوندھی لیکن ایک سوال تھا اسکے بارے میں کہ کون ہے وہ ؟

تو وہ ایک پاگل اور آوارہ دل کی مالک کے ساتھ سٹکے ہوئے دماغ کی غلام اپنے نفس پر حکومت کرنے والی مضبوط اعصاب اور اٹل ارادوں کی مثال جسے ناتواں دھیروں نے ڈرایا نا ہی انسانوں کے روپ میں جانوروں نے ڈرایا وہ اپنی قسمت خود لکھتی تھی جس نے یہ ثابت کیا تھا کہ ان سستے لوگوں کا عشق اسکے آگے مٹی کا ڈھیر ہے اگر اسے کسی نے فتح کیا تھا تو وہ غازی اور نگزیب تھا

خشک پلکوں پہ لئے زرد اداسی کے دئے

کیا یہ لڑکی تمہیں ناز و پلی لگتی ہے  



آج عرصے بعد اسکی شکل دیکھنے کو ملی تھی کسی کو لیکن جس کی شکل دیکھنے کو ملی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ شخص کس قدر کمینہ ہے اسکا بار بار اسے چھونا گھٹیا نظروں سے تاڑنا رابعیہ سب سمجھ رہی تھی لیکن خاموش تھی کیونکہ یہ آفس کا مینیجر تھا اور وہ آفس کی ایک امپلائے اور کچھ نہیں اسلئے خاموش تھی کہ نوکری ہاتھ سے جائے گی

'مس رابعیہ آپکو مینیجر اپنے روم میں بلارہے ہیں' کہنے والا کہہ کر جا چکا تھا پیچھے رابعیہ کو انگاروں پر گھسیٹ کر اس نے خونخوار نظروں سے دروازے کو گھورا جہاں وہ بیون نظریں جھکائے کھڑا تھا جیسے اسے سب پتا ہو وہ چلتی ہوئی اسکے پاس آئی

'آپ سب جانتے ہیں نہ پھر کیوں اس گھٹیا آدمی کا پیغام یہاں لاتے ہیں' اس نے غر راتے ہوئے پوچھا

'میں معمولی سا بیون ہوں جسے اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کیلئے خاموش رہنا پڑتا ہے' وہ شاید شرمندہ تھے کیونکہ بے بس تھے رابعیہ نے تنزیہ نظروں سے اسے دیکھا اور سر جھٹک کر اس کے آفس کی طرف بڑھ گئی تبھی اسکا فون رینگ ہوا وہی نمبر اس نے یس کیا اور کان پر لگایا

'جب پتا ہے کہ وہ گھٹیا انسان ہے تو کیوں جارہی ہو' عام سے لہجے میں پوچھا گیا کسی لڑکے کی بھاری سی آواز تھی وہ نہیں جانتی تھی کون ہے بس ایک دو دفعہ اس نمبر سے کال آئی تھی اسے لیکن کال کرنا واکا کبھی کچھ بولا نہیں تھا آج جب آواز سنی تو بری طرح ٹھٹھکی کان سے فون ہٹا کر غور سے دیکھا پھر کان پر لگایا اور آس پاس دیکھا

'کون ہو تم' رابعیہ نے پوچھا تو کوئی فون کے اس پار شاید مسکرایا تھا

'اپنے آس پاس دیکھنا بند کرو رابعیہ اور یہ بتاؤ کہ کیوں جا رہی ہو اس روم میں' پھر سے سوال دہرایا گیا اسپاٹ لہجے میں

'اس گھٹیا انسان کو اندھا کرنے' اسکی بات پر دوسری طرف موجود ہستی زور سے ہنسی

'ایسی بات ہے تو موبائل کو اسپیکر پر کر کے اسکے روم میں داخل ہونا شیرنیاں دیکھنے کا بہت شوق ہے ہمیں' اسکی بات پر اس نے فون اسپیکر پر کیا اور مینیجر کے روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو کوئی نہیں تھا تبھی پیچھے سے دروازہ لوک ہونے کی آواز سنائی دی اس نے گھبرا کر پیچھے دیکھا وہ دروازے کے پیچھے کھڑا تھا

'بہت دیر کر دی آتے آتے اب اتنی ہی دیر سے چھوڑوں گا' وہ کہتا ہوا اسکی طرف بڑھا تھا رابعیہ جو پہلے پہلے بھدک بھدک کر شیرنی بن رہی تھی اب بری طرح ڈری تھی اسکے بڑھتے قدموں کی وجہ سے اسکے قدم پیچھے اٹھ رہے تھے

'لگتا ہے غلط نمبر ڈائل ہو گیا کوئی خود کو شیرنی کہہ رکھا تھا لیکن اب لگتا ہے کہ وہ محض گیدڑ بھپکیاں تھیں' فون میں سے آتی آواز پر رابی نے اور اس لڑکے نے فون کی طرف دیکھا اسکا دھیان بھٹکا رابعیہ نے اسے زور سے دھکا دیا اس کیلئے وہ تیار نہیں تھا زور سے زمین پر گرا

'پاس پڑا گلداں اٹھاؤ اور اسکے سر پر مارو' فون سے ایک دفعہ پھر آواز گونجی وہ لڑکا اٹھتا کہ اس نے بنا وقت ضائع کئے گلداں اسکے سر پر مارا شیشے کا تھے اسلئے اسکے سر میں گھس گیا رابعیہ نے فون کی طرف دیکھا تو وہ کٹ چکا تھا وہ

دروازہ کھول کر باہر نکلی اور اس پیون کو دیکھ کر اسے سب بتایا اور تھوڑی ہی دیر میں پورے آفس میں ہل چل ہوئی تھی لیکن رابعیہ نے وہاں کے ایم ڈی کو سی سی ٹی وی فوٹیج دکھا کر ساری بات کلیئر کر دی تھی جس کی وجہ سے اس مینیجر کی چھٹی ہو گئی تھی اور یہی تو وہ چاہتی تھی لیکن پھر بھی وہ یہ جاننا چاہتی تھی کہ فون پر کون تھا؟...

ہر شعر ہر غزل کہہ رہی ہے باغی ہے وہ
کوئی یہ تو سمجھو کہ مٹی کے بعد فانی ہے وہ
اے انسان! کس قدر بے حس ہے تو
کسی وجہ سے تو محبت سے مکر گئی ہے وہ



Novel Galaxy

اسفندیار کو ہوش آیا تو وہ ہسپتال کے کمرے میں پڑا تھا چہرے پر جگہ جگہ سنی پلاسٹ لگی ہوئی تھی آج اسے تین دن بعد ہوش آیا تھا یاد تو اسے کچھ نہیں تھا اور نا ہی وہ یہ مان رہا تھا کہ اس نے بہت زیادہ ڈرنک کی تھی ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ ٹیسٹ رپورٹس ڈرنک نہیں بلکہ ڈرگس ملے تھے سمجھ سے باہر تھا کون آیا اور کیا کر گیا پولیس والے بھی تحقیقات میں لگے ہوئے تھے مگر وہ مالا تھی جیک سے بھاگی ہوئی مجرم ثبوت مٹانا تو اب بائیں ہاتھ کا کھیل لگتا تھا

'ان دس گھروں کی ڈیلنگ کا کیا ہوا؟' اس نے ہو سپٹل کے بیڈ پر لیٹے لیٹے اپنی سیکریٹری سے پوچھا
'سر پہلے تو صرف چار لوگوں نے منع کیا تھا اب تو سب لوگوں نے ہی منع کر دیا ہے گھر دینے سے' اسکی بات پر وہ
غصہ سے جبرے بھینچ گیا

'ایک دفعہ میں ٹھیک ہو جاؤں پھر دیکھتا ہوں سب کو' اس نے حقارت سے کہا تبھی ایک اور سوچ نے دماغ میں جنم
لیا

'مالا کی کسی سے کمیٹمنٹ ہوئی ہے کیا شادی کی؟' اس نے ایک نظر اسے دیکھ کر پوچھا
'جی سر ابھی کچھ دن پہلے ہی انہیں نئے وزیر اعلیٰ غازی اور نگزیب کے ساتھ دیکھا گیا ہے اور جتنی وہ کلوز تھیں لگ
رہا تھا کہ کفی انڈر سٹینڈنگ ہے' دو دن پہلے ہونے والے الیکشن غازی جیت چکا تھا کیونکہ اسکی راہ کی سب سے بڑی
رکاوٹ دلاور عثمانی جو ہٹ چکا تھا ابھی اس نے حلف نہیں اٹھایا تھا لیکن پھر بھی وہ وزیر اعلیٰ بن چکا تھا
اسکی بات پر اسفندیار کو حیرت نے آن گھیرا تھا پھر جب دماغ کے پردوں پر اسکا عکس لہرایا اور اسکی باتیں سنائی دی
تو دل نے با ساختہ کہا حسن دیکھ اور تیور دیکھ اس کے حسن پر تو سب قربان اور اس لڑکی پر تو جان دینا بنتا ہے یہ سوچتا
ہوئے وہ مسکرا اٹھا تھا اسکی پسند لا کھوں نہیں کروڑوں میں ایک تھی



دو دن پہلے ہونے والے الیکشن نے اسکی کمر توڑ دی تھی لیکن وہ تھا کہ اپنی کونین کو دیکھنے کیلئے مرے جا رہا تھا اسلئے سب کچھ سائیڈ پر رکھے آفس گیا تھا وہ ابھی آفس نہیں آئی تھی سارے ممبرز اسے مبارک باد دے رہے تھے کچھ نے اسپیشلی آرڈر کر کے اسے بکے دئے تھے اس نے بالکل مالا کے انداز میں مبارک بار و صولی تھی منہ سے ایک لفظ ادا کرنا بس سر خم کر کے شکریہ کرنا

اسکے روم میں روشنائی آئی تھی اسے مبارک بار دینے وہ اپنی سیٹ پر بیٹھا سر سیٹ سے ٹکائے جھول رہا تھا دونوں ہاتھ سیٹ کے ہینڈلز پر تھے آنکھیں بند تھیں تھکا ہوا لگ رہا تھا وہ اسلئے اسے پتا نہیں چل سکا کہ روم میں آیا ہے وہ آکر سامنے چئیر پر بڑے حق سے براجمان ہوئی تھی اسکی بیٹھنے پر آواز ایک ہلکی سی آواز سنائی دی تو غازی نے آنکھیں کھول کر سنانے دیکھا اور پھر سیدھا ہو کر بیٹھا آج تو ہر کوئی آ رہا تھا نہیں آ رہی تھی تو بس وہی تھی جو شاید پھر سے لیٹ ہو گئی تھی

'بہت بہت مبارک ہو سر' اس کے لہجے سے ٹپکتی مٹھاس غازی کو چونکا گئی تھی اس نے غازی نے سامنے دو گفٹس رکھے تھے

'بہت شکریہ' بس دو لفظ اور ایسا لٹھ مار انداز کہ اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی لیکن صرف چند پل کیلئے 'ویسے میں نے چائے منگائی ہے ابھی آتی ہی ہو گی' اس کی مسکراہٹ پتا نہیں کیوں غازی کو بری لگ رہی تھی 'بہتر ہو گا آپ اپنے آفس میں جا کر چائے پیے مجھے اور بھی کام ہیں' اسکا انداز صاف کہہ رہا تھا کہ وہ یہاں سے جاسکتی ہے

'میں آپ سے ایک بات کہنے آئی ہوں' اب وہ اپنی بات ہر ہی توغازی نے اشارہ کیا کہ وہ کہے 'یہ باتیں تو لڑکے کہتے ہیں لیکن پھر بھی میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں ابھی سے نہیں کافی ٹائم سے 'وہ اپنی بات کہہ کر لمبی سانس لے رہی تھی جیسے بہت مشکل تھا یہ اسکی بات پر غازی نے مٹھیاں بھینچیں وہ کچھ سخت سناتا کہ دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا

مالا پھر سے لیٹ آئی تھی کیونکہ گلی کے بچوں نے ٹائر جو پنکچر کر دیئے تھے وہی لگواتے ہوئے آئی تھی اب آکر اسے پتہ چلا کہ غازی آیا ہے تو سب چھوڑے وہ اسکے کیمین کی طرف بڑھی بنا نوک کئے اندر داخل ہوئی 'سس سر' اسکی آواز روشائل کو دیکھ کر واپس اندر چلی گئی تبھی پیون نے ڈور ناک کیا مالا نے دروازہ پر دیکھا اور پھر انکے ہاتھ سے چائے لی اور شکریہ ادا کیا پھر ٹرے ٹیبل پر رکھی پلٹ ہی رہی تھی کہ روشائل کی آواز نے اسکے قدم روکے

'چائے بنا دو گی کیا تم؟' پوچھنا تو صرف زحمت تھی مالا مسکرا کر پیچھے مڑی 'کیوں نہیں میم' اس نے مسکراتے ہوئے چائے میں دودھ وغیرہ ڈالا اور چینی پوچھ کر ملائی غازی کی نظریں وہ خود پر اچھے سے محسوس کر رہی تھی پھر دونوں کے آگے چائے کے کپ رکھے اس سے پہلے وہ اٹھتی کہ غازی نے سوال کیا

'مالا تمہیں پتا ہے مس روشائل یہاں کیوں آئی ہیں' اس کے سوال پر دونوں حیران ہوئیں مالا کی آنکھوں میں سوال دیکھ کر وہ پھر سے بولا 'پروپوز کر رہی ہیں مجھے سوچ رہا ہوں کہ ہاں کر دوں' اب اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی جسے روشائل نے بہت اچھے سے محسوس کیا تھا

'مالا کے اندر اچانک سے جنون جاگا تھا جو اسکی آنکھوں میں صاف نظر آ رہا تھا مطلب وہ جیس ہو رہی تھی غازی اندر سے سرشار ہوا تھا یہی تو وہ چاہتا تھا مالا گھوم کر روشائل کے سامنے آئی

'اٹھو' ایک انگلی سے اٹھنے کا اشارہ دیتے ہوئے کہا روشائل حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی ابھی میم کہہ رہی تھی اور اب 'سمجھ نہیں آئی اٹھو' وہ غررائی تو وہ اسکی آنکھوں سے ڈرتی کھڑی ہوئی

'اچھا ہوتا کہ جس چائے میں تمہیں چینی ملا کر دی تھی اسی چائے میں زہر ملا دیتے تو دل میں ٹھنڈ پڑ جاتی لیکن خیر یاد رکھنا' انگلی اٹھا کر وارن کیا 'آپ میم ہو گئی اس آفس کی لیکن پہلی اور آخری بات جس کو پروپوز کرنے چلی ہیں ہم اسکی کونین ٹوپی ہیں' بہت ہی پیارے الفاظوں میں اسے اچھے سے سمجھایا اور وہ سمجھ بھی گئی اچھی لڑکی تھی سوری کر کے واپس پلٹ گئی

غازی مسکرا کر اسکی طرف آیا وہ ابھی کچھ کہتا کہ

'سنو غازی اور نگزیب ہزاروں آئیں گی ایسی لیکن تم اپنی کونین کے رہنا اوکے' آخر میں معصومیت سے کہتی وہ غازی کے چہرے پر مسکراہٹ کی وجہ بنی

'اوکے کونین ٹوپی' وہی مسکراہٹ مالا نے مشکل سے نظریں چرائیں اور کچھ بھی کہے بغیر پلٹ گئی

عشق کی داستان جدا ہے میری
تو ہی دونوں جہاں با خدا ہے میری
یار میرے صرف تیری تشنگی لب پر میرے
وہ گنگنا تا ہوا واپس اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا اگلے ہفتے اسکی حلف برداری تھی جس کے بعد وہ اس کمپنی میں کم ہی ٹکنے
والا تھا



کچھ دن پہلے کی بات ہے کہ پری خاموش چلتی بازار جا رہی تھی اسے کچھ ضروری بکس لینے تھیں مگر وہ لیٹ ہو گئی
تھی گھر سے اسلئے ڈر لگ رہا تھا شام ہو چکی تھی رش تو بہت تھا بازار میں لیکن پھر بھی کونفیڈینٹ کی کمی تھی تھوڑی
وہ بوک اسٹور کر آئی اور اپنے مطلب کی بکس لینے لگی جو ڈھونڈنے میں اسے ٹائم لگا گھر سے بار بار فون آرہا تھا
دانیال گھر نہیں تھا ورنہ وہ لینے آ جاتا لیکن زمان صاحب اور دانیال دونوں ہی آفس میں تھے کیونکہ ایک ضروری
میٹنگ تھی وہاں

اس نے بکس کی پیمینٹ کی باہر نکلی ہی تھی کہ سامنا سامنے کھڑے چار بڑے بڑے کتوں سے ہوا ڈر کے مارے سانس سوکھ گئی تھی وہ خاموشی سے نکلی دل میں آلتو جلا لتو کا ورد کرتے ہوئے ادھر دیکھے بغیر آہستہ آہستہ قدم اٹھانے لگی لیکن تبھی کتے بھونکتے ہوئے اسکے پیچھے بھاگے ہری زور سے چیخی اور اندھا دھند بھاگی 'بچاؤ کوئی بچاؤ' بکس کا شوپر وہیں کہیں گر گیا تھا یاد تھا تو بس اتنا کہ پیچھے کتے لگے ہیں اور وہ بھی چار چار بھاگتے بھاگتے وہ کسی سے بری طرح ٹکرائی تھی پری نے اس کو نہیں دیکھا تھا 'پلیز میری ہیلپ کرو میرے پیچھے کتے پڑ گئے ہیں' وہ اس کی شرٹ پکڑے کہہ رہی تھی سامنے کھڑا لڑکا اسے غور سے دیکھ رہا تھا پھر ایک نظر پیچھے کتوں کو دیکھا پری کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے اور پھر اسکے ہاتھ اپنی شرٹ سے ہٹائے اور چلتا ہوا ان کتوں تک آیا اسکو دیکھتے ہی کتے سر جھکا گئے تھے شاید وہ انکا مالک تھا اس نے ان کتوں کو پیار کیا پری منہ کھولے سب دیکھ رہی تھی وہ چاہ کر بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی 'کتے خونخوار کتے پالے ہیں آپ نے آپ کو تو جیل ہونی چاہیے ابھی اگر میری بہن ہوتی نا تو پتا چلتا آپکو' وہ غصہ میں آگئی تھی شدید لالی کی دھمکی دے کر ڈرار ہی تھی اسکی بات پر وہ ہلکا سا مسکرایا 'تمہاری بہن سے کون نہیں ڈرتا' وہ ہلکی آواز میں بڑبڑاتا ہوا اسکے سامنے آیا 'یہ کتے میرے نہیں ہیں پر میرے سے اٹیچ ہیں گھر سے باہر نکل آئے تھے آپ کو تکلیف ہوئی اس کیلئے معذرت' حد درجہ بھاری آواز اسکی وہ نہیں جانتی تھی کون ہے اسلئے آتا اوکے کہتی ہوئی گھر کیلئے نکلی بوکس نا جانے کہاں گر گئی تھیں 'ایک منٹ نمبر تو دیتی جائیں اپنا' اس نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

'اور میں آپکو اپنا نمبر کیوں دوں گی جان نا پہچان میں تیرا مہمان کھاٹ کھانے والے لہجے میں بولتی ہوئی وہ پھر سے چلنے لگی اسکے پیچھے وہی لڑکا آرہا تھا

'ارے ہو سکتا ہے کوئی آپکا پرانا چاہنے والا ہو' اس نے پھر سے کہا

'ہو نہہ نری بکو اس' اسکی بات کو ہوا میں اڑایا

'میرا نام ارشن ہے ارشن اسماعیل' اسکی بات پر وہ ٹھٹھک کر رکی اسماعیل لیکن پھر یہ کہ ایک نام کہ تو بہت سے لوگ ہوتے ہیں اسلئے سر جھٹک کر آگے چلنے لگی

'پری لگتی ہو ویسے تو پھر بھی نام کیا ہے' وہ لڑکا اچھا خاصا پیچھے پڑ گیا تھا اس کے ہری کہنے ہر وہ مسکرائی
'پری ہی سمجھ لو اور نمبر ایک شرط پر دوں گی' وہ اسکی طرف پلٹ کر کہہ رہی تھی اسکی بات پر اسکی آنکھیں چمکیں اور وہ شرط یہ ہے کہ ساری رات میرے گھر کے سامنے بیٹھو گے بنا کسی کی نظروں میں آئے جاگ کر گزارو گے بتاؤ کرو گے' وہ صاف چیلنج دیتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اور تبھی ارشن نے چیلنج ایکسیپٹ کیا اس نے ابھی تک اسکا چہرہ نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہاں اندھیرا تھا اور دوسرے دن حیرت کی انتہا نہیں رہی جب وہ صبح تک اسکے گھر کے سامنے بیٹھات

رہا تھا اس نے وقفے وقفے سے اٹھ کر اسے دیکھا تھا چہرے پر مفلر تھا اسکے عجیب بندہ تھا چہرہ نہیں دکھاتا تھا اسی طرح انکی دوستی ہوئی اور پھر پری جی کو ہو گئی محبت



اسابیل عثمانی کی طرف سے مکمل خاموشی تھی جو کسی طوفان کا پتہ دے رہی تھی اب یہ تو اللہ ہی جانے کے کیا ہونے والا تھا مالا بھی ریلیکس تھی لیکن بات ساری تھی تو بس اس اسفندیار کی ناجانے کب اسکا پیچھا چھوڑے گا وہ جیسے ابھی ٹپک گیا تھا وہ وہاں مالا کو بھی آفس سے بلوایا گیا وہی درخت وہی میدان وہی لوگ اور وہی جزبے

'کیسے ہو اسفندیار سنا تھا کہ کسی نے تمہیں ادھیڑ دیا تھا' زاعشہ کی زبان میں کھجلی ہوئی وہ اس بات کا جواب دیتا کہ مالا سامنے سے چلتی ہوئی آئی

'معاف کیجئے ہم زرا لیٹ ہو گئے' وہ کہتی ہوئی وہاں سب سے الگ رکھی کرسی پر بیٹھی جو شاید اسفندیار کیلئے تھی

'یہ میری جگہ ہے' اس نے دانت پیستے ہوئے کہا

'نام لکھا ہے تمہارا تو بتادو' سنجیدگی سے مزاق اڑایا گیا تو وہ بنا کچھ کہے دوسری طرف بیٹھا اچھی انسلٹ ہو رہی تھی

اسکی چہرہ اب بالکل ٹھیک تھا اسکا آفٹر آل بڑا مہنگا علاج کروایا گیا تھا

'میں نے سارے کاغذات بنوائے ہیں آپ لوگوں کے سائن چاہیے بس' اس نے ایک موٹی سی فائل ہاتھ میں اٹھا کر کہا تھا مالا نے ترچھی نظروں سے اس فائل کو دیکھا

'دیکھو بیٹا ہم نے پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہہ رہے ہیں ہم گھر تمہیں نہیں دیں گے' کوئی آٹھ کر زور سے بولا سب کا دھیان اسکی طرف گیا

'آپ لوگ میں اتنی ہمت کیسے آگئی اس لڑکی کی وجہ سے میری گن کی ایک گولی کی مار ہے یہ' وہ ڈرانا چاہ رہا تھا سب کو اور واقعی کچھ ڈر گئے تھے

'کچھ بھی ہو جائے ہم اپنا گھر نہیں بیچیں گے' پھر کوئی دوسرا کھڑا ہوا یہاں صرف مالا کے ساتھ زاعشہ تھی باقی سب گھر پر تھے اس کی بات پر اسفند نے اپنے گارڈ جو اشارہ کیا تو اس نے ایک ہی جھٹکے میں گن مالا کے سر پر تانی زاعشہ سکتے میں گئی تھی ایک دم سے وہاں سکوت چھایا تھا اتنی خاموشی پر اسفند زور سے ہنسا

'نکل گئی ہو اسب کی' وہ زور سے تنزیہ بولا تھا مالا نے ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر اس گارڈ کے ہاتھ کو دیکھا خاموشی سے اپنا ہاتھ اسکی کلائی پر رکھ کر دباؤ بڑھایا خون کا بہاؤ رکھتا ہوا ایک دم سے سن ہوا اور گن ہاتھ سے چھوٹ کر گری لمحوں کا کھیل تھا اب وہی گن مالا نے اسفند یار کے سر پر تانی

'ٹائمز آپ اسفند یار حسن' زاعشہ نے اسی کی طرح تنزیہ ہنسی اسفند نے زاعشہ کی طرف دیکھا تو وہ اسکے پیچھے کی طرف دیکھ رہی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو بری طرح ٹھٹھا کا وہ اسکے سر کر گن تانے کھڑی تھی

'ہم نے کہا تھا اسفند یار صاحب ہم خالی خولی دھمکی نہیں دیتے پھر بھی تم اپنی قسمت آزمانے چلے آئے یہاں صرف ان لوگوں کا گھر نہیں ہمارا بھی گھر ہے' اس نے گن ہٹاتے ہوئے نرم لہجہ میں کہا

'لیکن میں پیسے دے تو رہا ہوں دیکھوں مالاہٹ جاؤ میرے راستے سے ورنہ میں نے بھی اپنی دھمکی واپس نہیں لی ہے' اس نے آخر میں وارن کرنے والے انداز میں کہا اور پھر فائل اٹھاتا ہوا جا چکا تھا زاعشہ چلتی ہوئی اسکے پاس آئی

'یار یہ کیوں پڑ گیا ہے ہمارے پیچھے' اس نے چڑ کر کہا

'ایسے بہت لوگ دیکھے ہیں اب تو دل بھر گیا ہے ہمارا ہم بہت تھک گئے ہیں یار' اسکے لہجے سے تھکاوٹ جھلک رہی تھی

'تمہارے چہرے کی تھکاوٹ سالوں کی لگتی ہے چلو گھر چلتے ہیں آلو کے پراٹھے کھائیں گے' آلو کے پراٹھوں کے نام پر تو مالا بس گرنے والی ہو گئی تھی بھاگ کر گھر پہنچی



Novel Galaxy

'سوچو لالی جس بھائی کیلئے تم اتنا کر رہی ہو جب وہ بڑا ہو گا تو کسی لڑکی کو بھگا کر شادی کر لے گا' عائشہ نے مستقبل کا نقشہ کھینچا

'اور کیا پتا وہ لڑکی کیسی ہو میرا مطلب ہے ظالم بہو والا سین ہو اتو' سو نیا نے نقشہ اور کھینچا

'اور پھر وہ تم پر ظلم کرے گی تمہیں کھانا نہیں دے گے پینے کو پانی نہیں ہو گا گھر کا سارا کام کروائے گی تم سے اور چنکو تو بس اپنی بیوی کا ہو گیا تو کیا ہو گا' سو نیا نے تو مستقبل کا نقشہ نہیں محل کھڑا کر دیا تھا وہ چاروں ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھیں جب محلے کا کوئی ظالم بیوی کا قصہ نکل آیا تو وہ چاروں مالا کو ڈرا رہی تھیں تب سے 'یہ سارے بھائی ایسے ہی ہوتے ہیں مالا میں تو کہتی ہوں اسے اتنا کلجے سے نا لگاؤ' وہ سارے مل کر ڈرامہ کر رہے تھے اور مالا کو ڈرا رہے تھے

'نہیں بھئی ہمارا چنکو ابھی سے ہمارے لئے اتنا حساس ہے اور ہم اسکے لئے لڑکی خود ڈھونڈے گے پیاری سی اچھی سی بہادر سی' مالا نے ان تینوں کی باتوں کو سائیڈ پر رکھا 'نہیں لالی آج کل کی جینزیشن ایسی نہیں ہے دو دن کے عشق کے پیچھے اتنی سیریس ہوتی ہے کہ نسیں کاٹ لیتی ہے اور جس طرح تم نے اپنے بھائی کو رکھا ہے مجھے پورا یقین ہے کہ وہ کچھ کہے گا نہیں تم پورا پہلے کر دو گی' زاعشہ کی بات پر ان دونوں نے بھی ہاں میں ہاں ملائی تبھی مالا مال دماغ مستقبل میں دوڑنے لگا تھا جہاں مالا کے بالوں میں چاندنی اتر آئی تھی لیکن وہ پھر بھی گھر کے سارے کام کر رہی تھی اور چنکو کی بیوی آرام سے سیب کھا رہی تھی 'نہیں نہیں کیا ہو گیا ہے کیا ہم شادی نہیں کریں گے' مالا نے دوسرا جواز سامنے رکھا تو وہ تینوں زور سے ہنسی 'یار ہم ایسے کی مزاق بنا رہے ہیں تم کہاں سیریس ہو گئیں کہ ایمیجن کرنے لگیں' سو نیا نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ وہ بھی ہنس دی

'ویسے شادی کا کیا کہہ رہی ہو تم' عائشہ نے اسکی بات پکڑی تو اس نے اپنے ہونٹ دانتوں کے بیچ دبالی

'مطلب دال میں کچھ کالا ہے' زاعشہ نے اسے ترچھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو اسکے ہونٹوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ بکھر گئی

'اوہ مائی گاڈ یہاں تو کالے میں تھوڑی سی دال ہے' عاشرہ نے زور سے چیخ کر کہا
'آں آں عاش آرام سے' اسکے پاس بیٹھے اشعر نے ٹوکا کیونکہ وہ اسکے کان کے قریب بیٹھی تھی اسکی بات پر عاشرہ نے منہ بنایا

'ہاں یہ ٹھیک کہہ رہی ہے مالا تم نے اس دن بھی اسفندیار کے سامنے کسی کے پروپوزل کا ذکر کیا تھا' اشعر نے بھی آگے بات بڑھائی

'مالا بتاؤ ناکس کے پیچھے پڑ گئی ہو تم' سونیانے منہ بناتے ہوئے کہا
'اچھا اچھا بتاتے ہیں' اسکی بات پر سب تجسس سے آگے ہو کر بیٹھے 'ابھی کی بات نہیں ہے کافی پہلے ہمیں سرنے پروپوز کیا تھا لیکن ہم نے ایکسیپٹ نہیں کیا ہم انہیں تین چار مہینے سے جانتے ہیں مگر وہ ہمیں ایک سال یا اس سے پہلے سے جانتے ہے پھر ایک ایونٹ میں سرنے ہمیں پروپوز کیا جسکا اپروول ہم نے ایک ہفتے پہلے دیا تھا' وہ کہہ کر خاموش ہوئی

'اتنے ٹائم سے یہ سب ہو رہا ہے اور ہمیں بھنک بھی نہیں لگی' زاعشہ نے صدمے سے کہا
'ویسے یہ سر ہے کون' اشعر نے شرارت سے پوچھا
'تم سب جانتے ہو سر کو' وہ پھر خاموش ہوئی

'تم یہ پلرز بیچ بیچ میں خاموش ناہوا کرو زہر لگتی ہو' سونیا نے چڑ کر کہا

'اچھا سر غازی اور نگزیب ہیں وہ' اس کی بات ختم ہونے پر سب خاموش ہوئے شاید حیران ہو گئے تھے یا کچھ اور

'وہ غازی اور نگزیب جو پہلے ڈپٹی میئر تھا۔؟' عائشہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے سوال کیا

'ہاں وہی غازی اور نگزیب' ایک لفظی جواب

'وہی غازی اور نگزیب جو بہت جلد وزیر اعلیٰ پنجاب کے عہدے پر فائز ہونے والا ہے' اب کی بار زاعشہ بولی تھی

'ہاں ہاں وہی غازی اور نگزیب' مالا نے ہنستے ہوئے زور سے کہا تو سب ایک دم سے چیخے

'اتنی بڑی جگہ سے پروپوزل آیا ہے آئی کانٹ بلیو... یار مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے تمہارے لیے.. مجھے ایک دفعہ

غازی سر سے ضرور ملاؤانا' ایسی بہت ساری باتیں رات گئے تک چلتی رہیں



غازی اور نگزیب کی آج حلف برداری تھی پورا حال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا وہاں اور نگزیب صاحب کے ساتھ مالا

بھی موجود تھی اسے غازی نے خود بلایا تھا اسلئے آئی تھی تھوڑی دیر میں غازی نے آنا تھا حال میں موجود لوگوں میں

اس نئے وزیر اعلیٰ کے لئے دل سے دعائیں جاری تھیں اور نگزیب صاحب مالا کے ساتھ بیٹھے تھے

'آج میرے شیر نے میرا سر فخر سے اونچا کر دیا' اور نگزیب صاحب نے لوگوں کی تعریفیں سنتے ہوئے مالا سے کہا تو

وہ مسکرائی

'اب آپکا شیر ہے ہی اتنا اچھا' مالا نے شرارت سے کہا تو وہ اسکے دیکھ کر ہنسے
'تم میرے شیر کی ہونے والی شیرنی ہو' انہوں نے بھی شرارت سے کہا
'انکل جی ہم پہلے سے ہی شیرنی ہیں ہم نے تو آپکے شیر کو کہا بھی تھا وزیر اعلیٰ بننے جا رہے ہیں ہمیں بوڈی گارڈ رکھ
لیں لیکن مانے ہی نہیں' آخر میں منہ بناتے ہوئے کہا گیا تو وہ پھر سے ہنس دیے
تبھی بادشاہوں کے زمانے میں بنجنے والے شادیاں بچے اور غازی اور نگزیب از حف صدر مملکت اور کچھ سفید
لباس اور خاکی رنگ کے لباس میں موجود ہمارے ملک کے جوانوں کے ساتھ اندر داخل ہوا اسکو دیکھ کر سب
کھڑے ہوئے پولیس والے نیچے کھڑے تھے مالا اور اور نگزیب صاحب کے ساتھ تالیوں کا ایک شور اٹھا تھا جو
تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا رپورٹرز کی لائن لگی ہوئی تھی آج وہ خبروں کی سرخیوں کی زینت بنا تھا
(تو خدا نے ہمارے لئے میر گیلانی نہیں غازی اور نگزیب چنا تھا اپنی قسمت پر رشک کریں یا اس شخص کا احسان
مانیں کہ اس نے ہمیں چنا تو آج ہم اس بات کو بالکل سچ مانتے ہیں کہ خدا بدتر سے گزار کر بہتریں دیتا ہے) اسکی
آنکھوں کا کونا بھیک گیا تھا وہ اسے جزبات سے بھرپور نظروں سے دیکھ رہی تھی تبھی غازی کی نظریں اسکی طرف
اٹھیں تو لالی نے دونوں آنکھیں جھپک کر اسے گہری مسکراہٹ سے نوازا تو اس نے سر خم کر کے اسکی مسکراہٹ
وصولی پھر غازی نے اور نگزیب صاحب کی طرف دیکھا جو چوڑے ہو کر مسکرا رہے تھے غازی کی مسکراہٹ گہری
ہو گئی تھی اتنا بڑے دن اسکے لئے اور اسکی زندگی کے سب سے اہم لوگ سامنے کھڑے تھے
غازی بلیک تھری پیس سوٹ پہنے باوقار لگ رہا تھا

وہ سب اپنی کرسیوں کے پاس کھڑے ہوا تبھی حال میں موجود اسپیکرز میں قومی ترانہ بجنے لگا تھا جوانوں نے ہاتھ ماتھے پر رکھا ہوا تھا جبکہ اور نگزیب صاحب کا ہاتھ انکے دل پر تھا کتنا پیارا اظہارِ محبت تھا اپنے ملک سے 'اب میں درخواست کروں گا مولانا... صاحب سے کہ وہ تلاوتِ قرآن سے اس اس حلف برداری کی تقریب کا آغاز کریں' وہ کوئی ہوسٹ تھا اس کے یہ کہنے ہر مالانے سر پر دوپٹہ لیا اور نگزیب صاحب آنکھیں جھکائے بیٹھ گئے اور اسی طرح غازی بیٹھ گیا دونوں احترام کرتے تھے قرآن کی آیتوں کا اور تھوڑی ہی دیر میں ایک خوبصورت اور بھاری آواز نے خوبصورت کلمات ادا کیے بہت غور سے ادب اور احترام کے ساتھ قرآن کی آیات سنی گئیں

'صدر مملکت سے میں گزارش کروں گا کہ غازی اور نگزیب سے انکا حلف اٹھایا جائے' پھر سے وہی الفاظ غازی اور صدر اپنی کرسیوں پر کھڑے ہوئے تھے کہ کچھ سفید لباس والے آگے آئے اور ان کے آگے گہرے ہرے رنگ کی موٹی سی فائل نما کتاب رکھی اور پھر جیسا جیسا صدر صاحب پڑھتے گئے وہ وہ غازی دہراتا گیا

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں غازی اور نگزیب صدقے دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تبارک و تعالیٰ کتاب الہیہ جن میں قرآن پاک خاتم الکتب ہے، نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باحیثیت خاتم النبیین جن کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا روزے قیامت اور قرآن پاک و سنت کی جملہ مختزیات اور تعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا کہ باحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب

میں اپنے فرائض و قارہائے منصبی ایمانداری اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری سالمیت اور استحکام یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا کہ میں اسلامی نظریے کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام میں اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا اور یہ کہ میں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلا خوف اور رعایت اور بلا خوف و عنایت قانون کے مطابق انصاف کروں گا اور یہ کہ میں کسی شخص کو بلا واسطہ یا بل واسطہ کسی ایسے معاملے کی نہ اطلاع دوں گا نہ ظاہر کروں گا جو بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب میرے سامنے غور کے لیے پیش کیا جائے گا یا میرے علم میں آئے گا جو جب کہ بحیثیت وزیر اعلیٰ اپنے فرائض کی کما حق و خود انجام دہی کے لیے ایسا کرنا ضروری ہو اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے

اسکی بات پر اور نگزیب صاحب اور مالا کے ساتھ خود غازی نے بھی آمین کہا تھا اور بس یہیں غازی اور نگزیب نے حلف اٹھالیا تھا بن گیا تھا وہ وزیر اعلیٰ پنجاب

اس نے کچھ ضروری دستاویزات پر دستخط کئے اور پھر قدم چلتا اور نگزیب صاحب کی طرف آیا دونوں باپ بیٹے آمنے سامنے تھے

'تمہاری ماں ہمیشہ کہتی تھی کہ تو میرا بھی باپ ہے اور وہ ہمیشہ ٹھیک کہتی تھی' کہتے کے ساتھ اسے کھینچ کر گلے لگایا
ماں کی یاد میں آنکھیں بھیگی تھیں کئی کیمروں میں یہ منظر قید ہوا تھا لالی کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی کتنا مکمل
منظر تھا کمی تھی تو بس اسکی ماں اسکی بہن اور اسکے دوست کی وہ سر جھٹک گئی

اور نگزیب صاحب اور غازی الگ ہوئے تو لالی اسکے سامنے آئی اور اپنی پینٹ کی جیب سے وہ سفید گلاب کا پھول
نکالا اور اسے غازی کے کورٹ کی اوپری جیب پر لگایا

'بہت مبارک ہو وزیر اعلیٰ پنجاب' اسکے دل مقام پر ہاتھ رکھے ہی کہا تھا محترمہ بھی آج بلیک رنگ کی لونگ شرٹ
اور بلیک جینز میں آئی تھیں

'وزیر اعلیٰ ضرور ہوں لیکن آپ میری کونین ہی رہیں گی' وہ جتا رہا تھا اسے
'ہم بہت خوش ہیں کیونکہ اس بار لوگوں نے اپنے ووٹس کا بالکل صحیح استعمال کیا ہے اور ایک قابل بندے کو چنا ہے'
اسکی آواز میں سرشاری سی تھی

'اور میں بہت خوش ہوں کیونکہ آج بہت اہم دن ہے اور وہ اسلئے کہ آج میری کونین ٹوبی کی برتھڈے ہے' اسکے
پاس جھک کر کہا اس نے تو وہ حیران رہ گئی آج اسکی سالگرہ تھی تاریخ کیا تھی آج

'آج 18 نومبر ہے میری جان' دلکشی سے کہتا وہ اسکی بات سمجھ گیا تھا

'تووش کون کرے گا' لالی نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا

'میرے ساتھ تمہارا فرسٹ برتھڈے ہے سیلیبریٹ کرنا تو بنتا ہے اتنی آسانی سے وش نہیں کروں گا' اب وہ اپنی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا ہو گیا تھا کتنے بڑے بڑے لوگ اس سے ملنے کیلئے کھڑے تھے لیکن اسکا دھیان صرف ادھر تھا

'سیلیبریٹ کو چھوڑیں سراب آپ وزیر اعلیٰ ہیں اپنی زمہداریوں کو سمجھیں ہمارا کیا ہے ایک چھوٹے سے ڈنر پر ہی خوش ہو جائیں گے' اس نے نچلا لب دبا کر کہا تو وہ ہنس دیا اور پھر اپنی راہ تکتے لوگوں کے پاس گیا جو اسکے انتظار میں سوکھ گئے تھے لالی نے فون نکالا اور غازی نے فون پر میسج کیا "ڈنر آپ پر ڈیورہا آج آپکو چھوڑ رہے ہیں لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہم بھول جائیں گے ڈنر تو آپ سے لے کر رہیں گے اور ہاں جارہے ہیں ہم چنکو ویٹ کر رہا ہو گا اور ایک بار پھر سے بہت بہت مبارک ہو وزیر اعلیٰ پنجاب" اس نے میسج سینٹ کیا اور پھر غازی کو دیکھا جواب موبائل کھولے اسکا میسج پڑھا تھا اسکے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ آگئی تھی میسج پڑھتے ہوئے اور پھر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی پھر ایک آنکھ ونگ کی تو لالی دونوں آنکھیں جھپک کر مسکرائی اور پھر بائے بائے کرتی چلی گئی باہر آئی تو ازحف گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اسے دیکھ کر سیدھا ہوا تھا

'میم آجائیں' اس نے اس کیلئے دروازہ کھولا تو اس نے گھور کر اسے دیکھا

'ہمارے پاس گاڑی ہے' اس نے چابیاں اسکے سامنے لہرائیں

'سوری سرکا آرڈر ہے کہ آپ کو خود با حفاظت چھوڑ کر آؤں' اسکی بات پر وہ مبہم سا مسکرائی

'ہم اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں' اس نے جتلیا

'میم آپ بیٹھ رہی ہیں یا سر کو شکایت کروں' اس نے دھمکی دی جو کارآمد ثابت ہوئی
'اور ہماری گاڑی کون لے کر آئے گا...؟' اسکے مان جانے پر ازحف نے شکر کی سانس بھری
'گاڑی بھی آجائے گی لیکن ابھی تو چلیں آپ' اس نے کہا تو وہ احسان کرنے والے انداز میں پیچھے بیٹھ گئی



'میں بچھڑنے کی اذیت سے واقف ہوں اس لئے کسی کو خود سے اتنا قریب نہیں ہونے دیتی کہ زندگی کے کسی
حادثے میں وہ مجھے کھودے تو وہ اس تکلیف سے نہ گزریں، میں اس بات پر یقین کر چکی ہوں کہ کوئی بھی آپ کو
کبھی بھی چھوڑ کر جاسکتا ہے پھر چاہے وہ اپنی مرضی سے گیا ہو یا اسے قسمت لے گئی ہو درد دونوں دفعہ بے تحاشہ
ہوتا ہے قسمت لے گئی ہو تو خدا کا نام لے کر صبر کرنے کی کوشش کرنے لگتی ہوں خود گیا ہو تو... لائق ہی نہیں تھا
سوچ کر صبر کرنے لگتی ہوں لیکن سارا مسئلہ صبر کا ہی تو ہے آتا ہی نہیں ہے' پتا نہیں کس سے باتیں کر رہی تھی
کیونکہ کمرے میں اسکے علاوہ کوئی نہیں تھا وہ پھول سی لڑکی کا اب کوئی ایسا دن اور رات نہیں تھی جو رو کر ناگزرتی
ہو

'مرنا کون پاگل چاہتا ہے بس یہ تو کچھ دیوانے لوگ ہوتے ہیں جو زندگی سے ہر دکھ اور ہر غم کا مزہ اچکھنے کے بعد
موت کا مزہ چکھنے کیلئے بے تاب ہو جاتے ہیں اور جب انہیں موت کا پیغام سنایا جاتا ہے 'وہ سسکا اٹھی' جب وہ

مر جاتے ہیں تو ان کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ اور ایسا نور ہوتا ہے کہ دیکھنے والا مبہوت ہو جائے 'وہ گھٹنوں میں سر دے بری طرح روئی تبھی اسکے برابر میں دو تصویریں دکھی ایک جنید کی تھی اور دوسری میر کی یہ رابعہ خان تھی

گناہ کرنے سے پہلے یہ سوچ لو کہ اگر جو انصاف ہو تو سہہ پاؤ گے مر جاؤ گے رُل جاؤ گے لیکن معافی نہیں ملتی اتنا آسان نہیں ہوتا گناہ کرنا کیا پتا تم انصاف کیلئے رو رہے ہو اور انصاف ہو چکا ہو بس یہی سوچ کر خوش رہو کہ انصاف کرنا اس پاک ذات کا کام ہے اور اسے یہ کام کرنے دو

حضرت عشق تیری پیری کی قدر ہے ورنہ۔
دل تو کرتا ہے ہے تجھے گلیوں میں گھسیٹا جائے



'ہیلو مالا' وہ ابھی گاڑی میں ہی تھی جب زاعشہ کا فون آیا اسکی آواز سے صاف پتا چل رہا تھا کہ وہ گھبرا ئی ہوئی ہے
'کیا ہوا ہے زاشی' مالا نے پہلا سوال کیا
'مالا وہ... گھبراہٹ کے مارے بولا نہیں جا رہا تھا اس سے

'ریلیکس ہماری جان پہلے لمبی سانس لو پھر کہو' اس نے اسے ریلیکس کرنا چاہا پھر کچھ دیر بعد وہ پھر بولی
'میں چنکو کے ساتھ باہر گئی تھی میں اس کے ساتھ باتیں کر رہی تھی تبھی ایک بڑی سی گاڑی آکر رکی اور مجھے کچھ
سمجھنے سے پہلے چنکو کو مجھ سے کھینچ کر لے گئی 'وہ آخر میں کنٹرول کرنے کے باوجود روپڑی لیکن اسکی بات سن کر مالا
کی آنکھیں لال سرخ ہوئی تھیں کس میں اتنی ہمت آگئی تھی کہ اسکی زندگی پر ہاتھ ڈالنے کی گستاخی کر بیٹھا کیا اسے
اپنی زندگی پیاری نہیں تھی

'کچھ پتا ہے کہ وہ کون تھا' اسکی بے حد سرد آواز پر آگے بیٹھا ازحف ٹھٹھک گیا تھا بیک ویو مرر سے پیچھے دیکھا
'نہیں مجھے نہیں پتا پلزز کچھ کرو یا رر' وہ بہت بے بس تھی اس نے فون کاٹا
'ازحف گاڑی یہیں روک دیں پلزز' چند قدم کے فاصلے سے اسکا محلہ تھا ازحف نے گاڑی روک دی وہ شکریہ کہتی
اتری

ایک قدم دو قدم اسی طرح قدم اٹھاتی اپنے گھر کے سامنے رکی اور پھر چلتی ہوئی اندر آئی
'زاہشی' وہ دھاڑی تو سب اسکی طرف آئے 'کون سے راستے پر گئی تھیں' وہ ہلکی آواز میں غررائی تو اس نے اس روڈ کا
نام بتایا

'اشعر رر' اب اسے آواز دی تو وہ ٹیبلٹ اٹھائے اس کے سامنے آیا

'یہاں سے 500 میٹر دور روڈ پر ایک گاڑی دوڑ رہی ہے چنکو اسی میں ہی ہے' اسنے ساری ڈیٹیل سامنے رکھی مالا جانتی تھی جو کرتی ہے وہ خطرناک ہے اسلئے سب کے گلوں میں ایک ایک لوکٹ ڈلا ہوا تھا جسے انہیں نکالنے سے سختی سے منع کیا گیا تھا

زاشی سے بیگ منگوایا اور کندھے پر ڈالا چاکو نکالا اور پاؤں میں پہنے موزوں میں پھنسا یا
مالا نے اشعر کو اشارہ کیا اور خود باہر آئی لیکن پھر یاد آیا گاڑی تو ہے نہیں اسکے پاس تبھی اسکی نظر باہر کھلتے بچوں پر
گئی جو اسکیٹنگ کر رہے تھے اسکیٹ شوز پہنے اسکی آنکھیں چمک گئی تھیں
'اشعر تم رکشے میں آؤ کانوں میں مائکروفون لگاؤ اور ہماری لوکیشن اپنے ٹیبلیٹ پر دیکھتے رہنا اور چنکو کی بھی وہ
جہاں جہاں مڑیں ہمیں بتانا اوکے' اشعر نے اوکے کہہ کر رکشارو کا مالا بچوں کے پاس آئی
'اوئے چھوٹے موٹے یہ شوز دے سکتا ہے کیا مجھے ضروری ہے یار' اس نے منت کی تو اس بچے نے گھور کر اسے
دیکھا

'نہیں دوں گا جاؤ یہاں سے' ایک تو یہ بچے
'دیکھ جوتے دے دے جو مانگے گا ہم دیں گے' اس نے لالچ دی تھوڑی تو وہ بچہ لالچ میں آگیا
'ٹھیک ہے 2000 دو اور لے جاؤ صرف ایک دن کیلئے' کون کہتا ہے بچے معصوم ہوتے ہیں اس نے جل کر سوچا پھر
جیب سے پیسے نکال کر اسے دیے

مالا کے پاؤں چھوٹے تھے اسلئے شوز میں آگئے لیکن ٹائٹ تھے اس نے شوز کی زب بند کی بائیں بازو پر آج بھی کفن کا ٹکڑا بندھا تھا

خدا کا نام لے کر اس نے بھاگنا شروع کیا ہواؤں سے باتیں کرتی مین روڈ پر آئی شوز ٹیڑھے کر کے یوٹرن لیتی ہوئی اشعر کے بتائے گئے رستے پر دوڑ رہی تھی ایک ہاتھ میں بندھی گھڑی کے وقت میں اور دل سے نکلتی دعا دونوں میں تیزی آرہی تھی

'مالا لیفٹ' اشعر کی آواز سنائی دی تبھی راجا آیا تھا گاڑی لے کر اشعر رکشے سے اتر کر اسے ساتھ بیٹھا وہ چھوٹی چھوٹی گلیوں سے نکلتی ہوا کی طرح ادھر ادھر ہو رہی تھی لوگ حیرت سے دیکھ رہے تھے پیچھے راجا نے بھی گاڑی کی اسپیڈ سو سے اوپر کر رکھی تھی

اب ایک مسئلہ ہوا تھا دو چار گلیاں بند تھیں کنسٹرکشن کا کام جاری تھا اسلئے اس نے روڈ چناروڈ کے بیچ بیچ اندھا دھند بھاگتی مالا نومبر کا مہینہ تھا اسکے باوجود پسینے سے شرابور ہو گئی تھی وہ کئی ٹریفک اہلکاروں نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ آج طوفان بنی نکلی تھی آنکھوں سے پھسلتا چشمہ اسکا دھیان بھٹکا رہے تھے دل تو کیا نکال پھینکے انہیں لیکن نہیں بھئی انہی کا تو سہارا ہے ورنہ کہاں وہ چیل کی نظر رکھنے والی دھندھلی نظروں کو برداشت کر پاتی 'مالا گاڑی سامنے ہی ہے کہیں اب جو گاڑی تمہارے ساتھ سفر کرے سمجھ جانا وہی ہمارا شکار ہے' اشعر کی آنکھیں مستقل ٹیبلیٹ پر تھیں

مالا کی ٹانگیں دُکھنے لگی تھیں لیکن یہاں پر واہ کسے تھی کچھ منچلے لڑکوں نے تو اسے دیکھ کر سٹیاں ماری تھیں کچھ لڑکیاں منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھیں اسکی نظریں چاروں طرف گھوم رہی تھیں یکا یک نظر ایک جگہ رکی بلیک کرو لا تھی پیچھے کی سیٹ اس پر بیٹھا ایک ننھا سا بچہ جو شیشے پر ہاتھ مار رہا تھا شاید باہر دوڑتے نظاروں سے خوش ہو رہا تھا اور ایسا صرف ایک ہی تھا اسکا چنکو غصہ سے بھیجنے ہوئے ہونٹ مسکرائے جو توں میں لگے ٹائر کو گھسیٹا اور اسکی جانب بھاگی اس سے پہلے اسکے قریب پہنچتی گاڑی والے نے اسپید بڑھائی تھی یقیناً جان گیا تھا وہ مالانے اس گاڑی کی ڈگی ہر ہاتھ رکھا اور اس گاڑی کے ساتھ چلنے لگی چنکو اسے دیکھ کر زور سے ہنسنے لگا تھا 'گاڑی روکو' وہ اسکیٹنگ کرتے ہوئے ہی دھاڑی لیکن گاڑی نہیں رکی مالانے بھی اسپید بڑھائی اب گاڑی اس روڈ پر آئی تھی جہاں گاڑیاں کم تھیں اور مالا جان گئی تھی کہ وہ لوگ اسکے بھائی کو جنگل لے جانے والے تھے کیونکہ یہاں سے جنگل شروع ہو رہا تھا اور کچھ ہی دیر میں جنگل شروع ہوا تھا اس راستے سے اسکی پرانی جان پہچان تھی کیونکہ اس راستے ہو کر گیلانی ہاؤس آتا تھا اور اس دن ان لڑکوں کو بھی ادھر ہی مارا تھا اس نے لگتا ہے آج یہیں دوسرا حادثہ ہونا تھا

سامنے راجا کی گاڑی کھڑی تھی جس کی وجہ سے راستہ بلوک تھا انہیں رکنا پڑا گاڑی کو دیکھ کر مالانے جوتے اتارے اس سے پہلے وہ لوگ گاڑی جنگل میں لے کر جاتے مالانے ایک ہی جس میں ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور ڈرائیور کو کھینچ کر باہر نکالا اور اسے کار سے لگا کر منہ پر پنچ پر پنچ مارے دل تو کر رہا تھا جلا کر رکھ کر دے راجا اور

اشعر بھی اسکے پاس آئے اس نے اس آدمی کو نیچے پھینکا اور پیچھے کا گیٹ کھولا اور پیچھے بیٹھی ہستی کو دیکھ کر ایک دفعہ تو چونکی پھر کھینچ کر اسے باہر نکالا وہ اسفندیار کی سیکرٹری تھی

تبھی ایک اور گاڑی آکر رکی تھی لیکن مالانے اسے نہیں دیکھا بلکہ اسکی سیکرٹری کا گلہ پکڑا اور اتنی زور سے دبایا کہ اسے لگا کہ اسکی جان نکل جائے گی

تبھی دوسری گاڑی سے اسفندیار نکلا اس کے پیچھے گارڈز آئے

'سس سر' اسکی سیکرٹری کی دبی دبی آواز نکلی اسکی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھی لیکن وہ اسے نہیں چھوڑ رہی تھی

'مالا چھوڑ دو اسے' اشعر نے اسے چھڑوانا چاہا

'مالا دیکھو کوئی اور بھی ہے تم اسے دیکھو اسے چھوڑ دو' راجانے اسکا دھیان دوسری طرف کروایا تبھی چنکو سیٹ سے الٹا لیٹ کر اتر اور گاڑی سے اسی طرح اتر کر دروازہ پکڑ کر کھڑا ہو گیا

'لالا' چنکو کی آواز پر وہ اسکی طرف مڑی اور جھک کر اسے گود میں اٹھایا اور خود میں زور سے بھینچا 'ہمارا بچہ ہمارا چنکو'

اس نے شدت سے کہا تبھی اسفندیار اسکے سامنے آیا مالانے چنکو کو اشعر کو دیا اور ایک کھینچ کر اسفندیار کو مارا وہ بے یقینی سے منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگا تبھی ایک گارڈ اسکی طرف آیا

'کہا تھا نا تمہیں کہ دفعہ ہو جاؤ ایک بات کی بات سمجھ نہیں آتی تمہیں' وہ دھاڑی اور دھاڑتے ہوئے اتنی زور سے اسکے گارڈ کے منہ پر پنچ مارا کہ وہ ہل کر رہ گیا لیکن گرا نہیں تبھی مالانے گھوم کر ایک لات اسکے منہ پر ماری اس بار وہ زمین پر گر اسفندیار دو قدم پیچھے ہوا مالاسے باڈی گارڈ کے پاس زمین پر بیٹھی اور اسکی پینٹ میں اڑسی وہ گن نکالی

اور اپنے ہاتھ پر زور سے ماری کہ گن لوڈ ہوئی اسکے اس طرح کرنے سے چنکو نے او او کر کے آواز نکالی جیسے اب آؤ
اشعر اور راجا پیچھے کھڑے تھے جانتے جوتھے اس شیرنی کو بیچ میں پڑے تو وہ دونوں بھی جائیں گے جان سے
گن اسنے اسفندیار کی طرف تانی اسکی آنکھوں سے انگارے پھوٹ رہے تھے بہت مشکل لگ رہا تھا آج اس طوفان
کو روکنا اس نے گن کا رخ اسکے پیر کی طرف کیا اور گولی چلائی
'ٹھاہ'

لیکن گولی اسے نہیں لگی تھی بلکہ اسکی دونوں ٹانگوں کے بیچ سے نکلتی ہوئی اسکی گاڑی کی پیٹرول کی ٹنکی میں لگی تھی
اور تبھی زوردار دھماکہ ہوا وہاں گاڑی ایک جھٹکے سے اڑی اور آس پاس آگ بکھیر گئی تھی اسفندیار اور اسکے گارڈز
دور گرے تھے اس دھماکے سے اشعر اور راجا گاڑی سے دور کھڑے تھے اسلئے انہیں کچھ نہیں ہوا مالا قریب
کھڑی تھی اس نے آگ کی تپش بڑے قریب سے محسوس کی تھی اور پھر اسفندیار کے پاس آئی جو زمین پر گر اہوا
تھا شاید بے حوش ہو چکا تھا

'تمہاری یہ فوج ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اسفندیار حسن' تنزیہ آواز میں کہتی وہ شوز اٹھائے واپس جانے کیلئے پلٹ گئی
تھی اشعر نے خاموشی سے چنکو اسکی طرف بڑھایا اس نے چنکو کو زمین پر کھڑا کیا اور اپنی انگلی اسکے سامنے کی تو اس
نے اسکی انگلی پکڑ لی اور پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے ساتھ چلنے لگا گاڑی کا دروازہ کھولا تو خود ہی پھدک
پھدک کر اندر بیٹھ گیا

پیچھے چھپے از حنف نے ساری بات الف سے لے تک غازی کو پہنچادی تھی



آج ڈاکٹر آئے تھے میرے چیک اپ کیلئے علی وہیں کھڑا ساری ایڈیٹ دے رہا تھا
'دیکھو علی اس کی حالت بہتری کی طرف آرہی ہے ہو سکتا ہے جلد ہوش میں آجائے لیکن صرف ہو سکتا ہے کیونکہ
یہ ہے تو ابھی بھی کومہ میں ہی نا' وہ رساں سے سمجھا رہے تھے اور وہ میرے چہرے پر نظریں ٹکائے سب سن رہا
تھا

'یہ بتائیں کہ کب تک ہوش میں نہیں آئے گا یہ' اسکے ٹرانس جیسے لفظوں کو وہ ٹھٹھک گئے
'علی... وہ کچھ کہتے کہ

'جو پوچھا ہے اتنا بتائیں' ہر احساس سے عاری آواز
'ہو سکتا ہے سال لگ جائیں' انہوں نے سر جھٹک کر کہا

'کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ کبھی یہ ہوش میں ہی نہ آئے' اسکی بات پر انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا
'ہاں بہت سے کیسز ایسے ہیں جس میں پیسنٹ ہوش میں آنے سے پہلے ہی دیتھ ہو جائے' وہ حیرت زدہ سے کہہ
رہے تھے

'کچھ ایسا کر دیں کہ یا تو یہ مر جائے یا پھر کبھی ہوش میں نہیں آئے' اسپاٹ آواز میں کہے گئے چند جملے اس کا دل چیر رہے تھے لیکن اسے درد نہیں ہو رہا تھا

'علیٰ میں تمہاری طرح ایک ڈاکٹر ہوں عقل سے کام لو کچھ خدا کے کاموں میں مداخلت کرنا بند کرو' انہوں نے اسے اچھے سے لتاڑا کب سے بکو اس کر رہا تھا یہ بندہ غصے میں اپنا بریف کیس اٹھایا اور باہر چلے گئے علی نے میر کو دیکھا

'میں اسلئے کہہ رہا ہوں کیونکہ اگر تو ہوش میں آیا تو تجھے اپنے کئے کی سزا کاٹنی پڑے گی جو میں برداشت کرتے تھک گیا ہوں' وہ عجیب سے انداز میں کہتا تھک کر وہیں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا
بڑھتی ہوئی شیو سفید رنگت میں گھلتی زردیاں کھانا زندہ رہنے کیلئے زہر مار کر کھا لیتا تھا



وہ اسے اٹھائے اندر داخل ہوئی تو گھر میں ایک شور اٹھا تھا چنکو آگیا
'سوری مالا سب میری وجہ سے ہوا ہے' زاشی بہت شرمندہ تھی

'کوئی بات نہیں زاشی ہم جانتے تھے کہ تم لوگ ابھی اتنے زیادہ زمرہ دار نہیں ہو اس لیے ہم نے تم سب پر زیادہ زمرہ داری نہیں ڈالی تم سب ہماری زمرہ داری ہو آئندہ خیال رکھنا' وہ صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھ گئی تھی ٹانگیں بری طرح درد کر رہی تھیں اسلئے کمرے میں آئی پین کلر نکالی اور پانی کے ساتھ کھائی اسکے بعد بیڈ پر گرتے ہی سو گئی

اسکی آنکھ زاعشہ کہ اٹھانے سے کھلی تھی اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو بہت دھند تھی اس نے پلکیں جھپکیں پھر بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا پھر یاد آیا کہ وہ تو چشمہ لگاتی ہے سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر چشمہ اٹھایا اور آنکھوں پر لگایا پھر گھڑی دیکھی تو شام کے چھ بج رہے تھے مطلب اسے سوئے چار گھنٹے ہو چکے تھے پھر زاشی کو دیکھا 'کیا مصیبت ہے...؟' نیند سے بھری آواز میں پوچھا گیا

'باہر پولیس آئی ہے' اس نے پریشانی سے کہا تو اس نے نیند سے بند ہوتی آنکھیں با مشکل کھولیں 'کیوں کیا ہم انکی باجی لے کر بھاگے ہیں جو وہ ہمارے گھر میں موجود ہیں' اسے نہیں پتا تھا وہ کیا بول رہی ہے 'باجی لے کر بھاگی تو نہیں لیکن ان کے ساتھ کوئی باجی آئی ہے' ابکی بار اس نے سنجیدگی سے کہا تو مالا زور سے انگڑائی لے کر اٹھی تو کچھ آنکھیں کھلیں پھر اٹھ کر واشروم میں جا کر فریش ہوئی پھر باہر نکل کر آئی تبھی ایک لیڈی کو انسٹیبل نے اسکے ہاتھوں کو پیچھے کر کے ہتھ کڑی لگائی پھر اسپیکٹر ہڈا آگے آئی 'تم مالا ہو' اسکی بات پر مالانے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

'عام طور پر یہ سوال ہتھ کڑی لگانے سے پہلے پوچھتے ہیں تم بتاؤ... پولیس اسٹیشن سے آئی ہو کیا' مالانے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا اس کے اتنے صحیح اندازے پر ہڈا ٹھٹک گئی

'لگتا ہے پہلے بھی جاچکی ہو جیل' اب اس نے صحیح اندازہ لگایا تھا تو اس نے مسکراہٹ ضبط کی

'نئی آئی ہو اسلئے ہمیں جانتی نہیں ہو' اتنی ہلکی آواز میں کہا کہ صرف وہی سن سکی زاعشہ عائشہ سونیا چنکو اشعر پولیس فورس پیچھے کھڑی تھی دروازے کے باہر محلے والے جمع تھے 'اب بتاؤ کیا جرم کیا ہے ہم نے' اس نے ہتھ

کڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

'اسے جانتی ہو' ہدانے اپنی اسٹیک سے اسفندیار کی سیکرٹری کی طرف اشارہ کیا مالانے ایک نظر اسے دیکھا پھر ہاں میں سر ہلایا

'اس کے بیان کے مطابق اسفندیار کی گاڑی پر تم نے فائر کیا تھا' اس نے تفصیل بتائی تو مالانے گھور کر اس آدھے کپڑے والی کو دیکھا بچ کیسے گئی یہ منحوس

'کیا ہم آپ کو ایسے لگتے ہیں' اس نے الٹا سوال داغا اسکی بات پر ہدانے اسے غور سے دیکھا شکل سے ہی معصوم لگ رہی تھی لیکن تھوڑی دیر پہلے ہونے والی بات اس نے سرنا میں ہلایا

'بٹھاؤ اسے نفری میں اب معاملہ وہیں دیکھا جائے گا' اس نے اشارہ کیا تو دو کو نسیبیل آگے آئے اور اسے لے جانے لگے

'ایسے کیسے لے جانے دیں دیکھیں ایسا کچھ نہیں ہوا آپ اس پر الزام لگا رہی ہیں' اشعر جلدی سے آگے آیا

'آپکی تعریف' ہدانے گھور کر اسے دیکھا

'اب میں کیا اپنے منہ سے خود کی تعریف کروں' وہ شوخا ہوا اب عاشی نے اسے گھورا

'یہ ڈنڈا دیکھ رہے ہو تعریف تو بعد کی بات ہے برائیاں پہلے نکل جائیں گی ساری' اس نے ڈنڈا اٹھاتے ہوئے اسکی شوخی ہوا کی

'دیکھیں محترمہ وہ ایسی نہیں ہے کیا پتا اس آدھے کپڑے والی نے خود ہی مارا ہوا اپنے بوس کو' عاشی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بڑے آرام سے کہا

'اب معاملہ پولیس اسٹیشن میں دیکھا جائے گا ڈالو اسے گاڑی میں' ہدانے کرخت آواز میں کہا تو وہ سے لے جانے لگے سب نے اسے روکنے کی کوشش کی

'یار کیا ہو گیا ہے آتے ہیں نا تھوڑی دیر میں' وہ جھنجھلا کر کہتی ان کے ساتھ چلنے لگی اب کسی نے نہیں روکا جیسے ہی ان لوگوں نے دروازے سے باہر قدم رکھا محلے کے لوگوں میں طوفان اٹھاتھا

'کہاں لے کر جا رہے ہو ہماری بچی کو' کسی بزرگ نے آکر پوچھا تو مالانے مسکرا کر سب کو دیکھا

'ہمارے گھر کی بچی ہے جانتے ہیں اسے ایسی ویسی نہیں ہے یہ' اب کسی اور نے کہا تو مالانے تنزیہ نظروں سے ہدا کو دیکھا جو ان درجن بھر محلے والوں کو دیکھ کر تھوڑی پریشان ہو گئی تھی

'وہ اسفندیار کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے تو اس نے ہم پر الزام لگایا ہے آتے ہیں تھانے سے ہو کر' مالانے ہدا کو دیکھ کر اونچی آواز میں کہا

'ارے ایسے کیسے الزام لگا دیا اس نے بستر مرگ پر پڑا ہے پھر بھی حرکتیں نہیں سدھر رہیں بیڑا تر جائے اس کا'
ایک اماں نے دل کی بھڑاس نکالی

'جو بھی بات ہے یہیں رہ کر کرو تھانے جا کر بچی کر عزت خراب کرو گی' ایک بزرگ نے غصے سے کہا
'سمجھاؤ ان لوگوں کو قانون کا کام ہے اس میں دخل نادیں ورنہ مجبوری میں سب کو اندر کرنا پڑے گا' ہدائے
سنجیدگی سے مالا سے کہا تو اس نے ایک نظر سب کو دیکھا

'اپ سب جانتے ہیں ہم بھی جانتے ہیں کہ یہ ہم نے نہیں کیا لیکن پھر بھی قانون کا کام ہے اور ہم قانون نہیں
توڑیں گے جب ہم نے کچھ کیا ہی نہیں ہے تو ڈریں کیوں' سب کچھ کر کے بھی کونفیڈینس ایسا تھا کہ ایک پل تو ہدا کو
بھی لگا کہ اس نے کچھ نہیں کیا

سب لوگ آگے سے ہٹے تو اسے نفری میں بٹھایا گیا ہاتھوں میں ہنوز ہتھ کڑی لگی ہوئی تھی اس گاڑی سے ان کالے
لباس والوں سے تو پرانی جان پہچان تھی پھر ڈر کیسا ہاں پہلی بار وہ ضرور ڈری تھی لیکن اس کے بعد ان لوگوں نے
خود ہی اسکا ڈر ختم کر دیا جتنا ٹورچر وہ سہہ آئی تھی اسکے بعد تو اسے درد بھی نہیں ہوتا تھا



ناچاہت، نامحبت، نا عشق اور نا وفا

کچھ نہیں اس شخص میں سوائے حسن کے

اسا بیل عثمانی اپنے آفس میں بیٹھا تھا ہاتھ میں سگار سلگایا ہوا تھا جسے وہ وقفے وقفے سے پی رہا تھا دلاور عثمانی کے جانے کے بعد وہ خاموش سا ہو گیا تھا پہلے بیوی پھر بیٹا اور اب باپ ایک کے بعد ایک رشتہ اس سے چھین لیا گیا پھر بھی اس نے لالہ رخ کو چھوڑا ہوا تھا کیونکہ وہ اپنے لئے مشکلات خود چن رہی تھی اور وہ اس طرح کہ اس نے بہت سے رشتے بنائے تھے جو اس کیلئے زنجیر بننے والے تھے کسی ایک کو چننا اس کیلئے مشکل ہونے والا تھا کیونکہ اس ایل عثمانی لالہ رخ جیسی شیرنی کا باپ تھا تو خود کیا ہو گا اس نے ایسا پلین بنایا تھا مالا کو گرانے کا کہ وہ تباہ ہو سکتی تھی اپنے باپ کو آگ بنانے والی وہ خود تھی اب بس اٹیک کرنا تھا جس کا وقت اس نے چن لیا تھا لیکن دوسری طرف مالا تو بہت خاموش تھی جیسے اس نے سب چھوڑ دیا تھا یا شاید وہ حملہ ہونے کا انتظار کر رہی تھی وہ گیم نہیں کھیلتی تھی وہ صرف جوابی کارروائی کرتی تھی بھرپور پلیننگ کے ساتھ



تجھے عشق کی وہ چھڑی لگے

میں کہوں عشق جھوٹ ہے وہ نانا کہے
میں کہوں عشق ڈھونگ ہے
تو سلگ سلگ کر مچل اٹھے
میں قہقہے لگاؤں عشق کی ذات پر
تو رو رو کر مردے اٹھا دے
تجھے عشق کی وہ مار بجے
تو کہے قیامت ہے قیامت سے پہلے
تو بھولنا چاہے عشق کو
عشق اپنا تجھے ڈستہ رہے
(کوئل احمد)

اس نے فون اٹھایا اور کال ملائی
'ہیلو' تھوڑی ہی دیر میں ہری کی چہچہاتی آواز سنائی دی
'اسلام و علیکم' اس نے گھمبیر آواز میں سلام کیا تو وہ نجل ہوئی
'و علیکم اسلام' شرمندہ کرنا چاہ رہے تھے مجھے؟ 'اس نے منہ بناتے ہوئے پوچھا

'سلام کیا کرو میں چاہتا ہوں سلامتی رہے ہم دونوں پر' اس کی بات وہ کھکھلائی
'ویسے ایک بات ہے میں نے آج تک تمہیں نہیں دیکھا کبھی تو اپنی تصویر بھیجو' اس نے بے تابی سے کہا
'ایسا لگ رہا ہے میں لڑکی ہوں اور تم لڑکا ایک عزت دار لڑکے کی تصویر مانگتے ہوئے شرم نہیں آتی' اس نے اسے
چھیڑتے ہوئے کہا

'عزت دار لوگ یوں فون پر بات بھی نہیں کرتے رشتہ بھیجتے ہیں' اس نے شکوہ کیا
'میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں کتنا دور رہتا ہوں کیسے رشتہ بھیجوں' اس نے اپنی مجبوری بتائی
'جو ہمت والے ہوئے ہیں نا وہ مجبوریاں نہیں بتاتے بس کر دکھاتے ہیں' اس کی بات پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ
آگئی

'ہمت کی تو بات نا کرو ورنہ جس دن ہمت دکھائی ناسیدھا بیڈروم میں نظر آؤ گی میرے' بھاری آواز میں اسے ڈرایا
اسکی بات پر وہ پل بھر میں سرخ ہوئی اس نے پہلی بار ایسی بات کی تھی
'بے شرم کہیں کے ایک لڑکی سے ایسی فضول گفتگو کرتے ہوئے شرم نہیں آتی' پری نے اسے شرم دلانا چاہی
'آتی ہے شرم لیکن تب بالکل نہیں آتی جب سامنے میری پری ہو' اس نے جزبات سے بھرپور لہجے میں کہا اسکی
بات پر پری مسکرائی

'بس باتیں کرتے رہنا اب اگلی بار تب فون کرنا جب رشتہ لانا ہو' کہتے کے ساتھ کھٹاک سے فون کاٹا

علی نے مسکرا کر فون کو دیکھا وہی تو ارشن تھا اپنی پری کا اب اسے پانے کا یہی طریقہ نکالا تھا اس نے آج بھی اسکے پاس لالی کا فون تھا جس میں پری کی بہت ساری تصویریں تھیں صرف پری کی کیونکہ علی نے اس موبائل سے لالی کی سب تصویریں مٹادی تھیں



پولیس اسٹیشن میں ہر طریقے کے لوگ تھے وہاں بنی جیل میں دو چار لڑکے بند تھے ایک شور برپا تھا وہاں ایسے میں لالی انسپیکٹر اور کونسٹیبلز کے ساتھ اندر داخل ہوئی تو سبکی نظریں اس پر ٹکیں وہاں موجود پرانے حوالداروں نے اسے پہچان لیا تھا کیونکہ ماتھے پر گرے بال ہیر بینڈ میں مقید تھے پیچھے کے بالوں کی پونی ٹیل بنائی گئی تھی اسلئے اسے پہچانا آسان تھا اگر کچھ الگ تھا تو وہ اسکی آنکھوں پر لگا چشمہ تھا

'یہ تو جیل سے بھاگ گئی تھی نا... واپس کیسے آگئی... سنا ہے قتل کئے ہیں اس نے... پوری جیل کو آگ لگا کر بھاگی تھی... کیس کیوں واپس لے لیا گیا... بے گناہ تھی شاید...' وہ جہاں جہاں سے گزرتی ایسی آوازیں اور لوگوں کی باتیں کانوں میں اچھے سے پڑ رہی تھیں اسے ایس ایس پی سالار کے کمرے میں لے جایا گیا وہی پرانا پولیس اسٹیشن اور اس دھوکے باز کا کمرہ کئی یادوں نے دماغ میں جگہ بنائی تھی

'بیٹھو یہاں' ٹیبل کے سامنے رکھی دو کرسیوں میں سے ایک پر اسے بٹھایا گیا اور پھر ہتھ کڑی لگے ہاتھوں کو کھولا
تجھی ایس ایس پی کی کرسی گھومی اور اس پر بیٹھا سالار نظر آیا وہاں وہ سیکریٹری بھی کھڑی تھی
'اسفندیار حسن کو جانتی ہو' سالار نے سنجیدگی سے سوال کیا تو مالانے اثبات میں سر ہلایا
'کب سے؟' دوسرا سوال

'یہی کوئی دو تین ہفتوں سے' وہ بھی سنجیدہ تھی اب وہاں ہدا اور وہ سیکریٹری اور یہ ایس ایس پی تھا
'تم نے اس کی گاڑی پر فائر کیا تھا؟' پھر سے پوچھا گیا مالانے ایک نظر اس سیکریٹری کو دیکھا
'بلکل نہیں ہماری نظریں کمزور ہیں اسلئے ہم نشانے بازی میں کمزور ہیں' پہلا جھوٹ اور سب سے بڑا جھوٹ
'لیکن یہ تم پر الزام لگا رہی ہے ایسا کیوں ہے؟' سالار نے سیکریٹری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا
'یہ تو انہیں ہی پتا ہو گا' وہ پورے طریقے سے انجان بنی

'سر میں نے خود دیکھا ہے اسے فائر کرتے ہوئے' اس نے سارا ملبا اس پر گرایا
'اگر تم نے ہمیں فائر کرتے دیکھا ہے تو کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس' وہ مالانے تھی جرم کرنے سے پہلے ثبوت مٹاتی
تھی

'میں نے دیکھا ہے یہ ثبوت کافی نہیں ہے' اس نے تنزیہ ہنستے ہوئے کہا سالار خاموش ان دونوں کو دیکھ رہا تھا
'ٹھیک ہے اس طرح تو پھر یہ فائر ان محترمہ نے کیا ہے' تنزیہ انداز میں بولتے ہدا کی طرف اشارہ کرتے اس نے
اپنی پشت بیک سے لگائی سب نے حیرت سے اسے دیکھا

'اور تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو' ہدائے لفظ چباتے ہوئے کہا

'کیوں ہم نے دیکھا ہے کافی نہیں ہے' پرسکون انداز اسکی بات پر سالار نے لمبی سانس کھینچی

'تمہاری کوئی دشمنی ہے اسفندیار حسن سے' اس نے نظریں اس پاگل لڑکی پر جمائیں جو اس پورے کمرے کو غور سے دیکھ رہی تھی

'ہماری تو کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن اس کی ہے' وہ اپنی بات کہہ کر خاموش ہوئی اسکی بات پر وہاں موجود تینوں نفوس پہلو بدل کر رہ گئے

'بات پوری کرو اپنی' سخت آواز میں سالار نے کہا

'اسفندیار کی گندی نظریں ہیں ہمارے محلے پر وہ ہم سے ہمارے گھر چھیننا چاہتا ہے' اس نے اب کی بار سنجیدگی سے کہا

'اور وہ ایسا کیوں چاہتا ہے' پھر سے سوال

'کیوں کہ اس کو اپنی کمپنی کی برانچ کھولنی ہے لاہور میں اور اسے وہ جگہ بہت پسند آئی ہم نے منع کر دیا سب کے گھروں کی طرف سے ہم قانون جانتے ہیں پڑھے لکھے ہیں اسلئے محلے کے لوگ ہم پر بھروسہ کرتے ہیں اس وجہ سے وہ ہم سے نفرت کرتا ہے اس لیے اپنا جھوٹا ایکسیڈینٹ کرا کر اس نے اپنی سیکریٹری کے ذریعے ہم پر الزام لگوایا ہے تاکہ ہم جیل چلے جائیں اور وہ آرام سے اپنا کام کر سکے' اس نے آرام سے اپنی پوری بات کہی تھی اس اب باتوں میں وہ یہ بھول گئی تھی کہ آج اسکی سالگرہ ہے

ان دونوں نے حیرت اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا اس نے بڑے آرام سے ناصرف پوری بات بتائی بلکہ وضاحت بھی دی ایکسیڈنٹ کو بھی جھوٹا قرار دیا خود پر سے الزام بھی ہٹایا اور تو اور ثبوتوں کے نام پر پورا محلہ پیش کر دیا 'سر' باہر سے ایک کونستبل نے آکر سیلیوٹ کیا

'ہاں کہو' سالار کے ساتھ سب اسکی طرف متوجہ ہوئے

'سر وزیر اعلیٰ پنجاب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں' اس نے ایک ہی سانس میں پانی پوری بات کہی جہاں مالا کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری وہیں سالار اور ہدا ٹھٹھک گئے

'وہ مجھ سے کیوں بات کرنا چاہتے ہیں' اس نے حیرت سے پوچھا

'سر باہر انکا خاص آدمی آیا ہے کہیں تو اندر بھیج دوں' اسکی بات پر سالار نے اسے اندر بھیجنے کا اشارہ کیا اور ہدا کو اور

ان دونوں کو باہر جانے کا مالا باہر نکل کر آئی تو سامنے ازحف کھڑا تھا وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا

'سر آپ کو فون کر رہے تھے یہ لیں آپ کیلئے انہوں نے فون بھیجا ہے میں جب تک معاملات نمٹا لیتا ہوں' ازحف

کہہ کر اندر بڑھ گیا جب کہ یہ سب ہدانے بہت حیرت سے دیکھا تھا

مالا فون دیکھ رہی تھی تبھی فون رینگ ہوا اس نے نمبر دیکھا تو اس پر کینگ ٹوپی لکھا تھا مسکراتے ہوئے فون اٹھایا

اور کان سے لگایا

'اسلام وعلیکم' غازی کی بھاری آواز گونجی

'وعلیکم اسلام سر' سلام کا جواب دیا گیا

'کیا کرتی پھر رہی ہو' غازی نے ہنستے ہوئے پوچھا
'بھائی کو اٹھایا تھا اس نے ہمارے' منمناتے ہوئے کہا
'چوٹ تو نہیں لگی کوئی اسے' اس کے لہجے میں فکر مندی تھی وہ مسکرا اٹھی
'بلکل نہیں ہمارے ہوتے ہوئے ایک آنچ بھی نہیں آسکتی اسے' اتراتے ہوئے کہہ رہی تھی وہ
'زر باہر آئیں محترمہ' اس کی بات پر مالانے ایک نظر اندر دیکھا
'ازحف نے بات سنبھال لی ہوگی لیکن مجھے یہ بھی پتا ہے کہ اس سے پہلے آپ بات ختم کر چکی ہوں گی اس لئے اب
باہر آجاؤ انتظار کر رہا ہوں میں' اس نے کہتے کے ساتھ فون کا ٹامالانے ایک نظر اندر دیکھا اور پھر سب کچھ
چھوڑے باہر کی طرف چک پڑی
باہر قدم رکھتے ہی دائیں طرف دیکھا اور پھر بائیں طرف تو سامنے ہی غازی گاڑی سے ٹیک لگائے اس کا انتظار کر رہا
تھا وہ بھاگتے ہوئے اس کے پاس پہنچی غازی نے خاموشی سے فرنٹ سیٹ کا گیٹ کھولا تو وہ بنا کچھ کہے اندر بیٹھ گئی اور
خود گھوم کر اس کے برابر میں بیٹھا
'آج ہی حلف اٹھایا ہے اور آج ہی اتنی غیر زمہ دارانہ حرکت' آنکھوں کو چھوٹا کرتے ہوئے پوچھا
'میں نے کیا کیا' غازی نے گاڑی چلاتے ہوئے اسی کے انداز میں پوچھا
'یہ جو یہاں گھوما پھر اجارہ ہے یہ کیا ہے' اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا

'یہ تو کونین ٹوبی کے دنیا میں آنے کی چھوٹی سی سیلیبریشن ہے' ایک آنکھ ونگ کرتے ہوئے کہا تو اسے آج کا دن یاد آیا

'اچھا تو کہاں جا رہے ہیں ہم' شام کے گھرے ہوتے سائے دیکھے تو پھر سوال کیا

'وہیں جہاں کوئی آتا جاتا نہیں' وہ تھوڑا سا گنایا

'ایسی کونسی جگہ ہے' حیرت سے پوچھا گیا

'ایسی صرف ایک ہی جگہ ہے' غازی نے لمبی سانس کھینچ کر کہا اور پھر ایک نظر اسے دیکھا 'میرا بیڈروم' زو معنی

انداز میں کہتا وہ اسکے گالوں کو سرخ کر گیا تھا (اوہ مائی گاڈ وہ شرمائی تھی)

'وہ بہہ ہماری برتھڈے ہے تو گفٹ کہاں ہے؟' اس کے بات بدلنے کر غازی کا قہقہہ گونجا تو وہ بھی ہنس دی

'تمہارا گفٹ وہیں تمہارا انتظار کر رہا ہے' اب وہ پورے دھیان نہیں گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا دونوں صبح والے کپڑوں

میں ہی تھے بلیک برڈز آئی مین لوو برڈز



کچھ ہی دیر بعد گاڑی ایک گارڈن کے پاس رکی تھی کوئی پارک تھا یا پھر شاید اسکی کوئی پراپرٹی تھی

غازی نے اپنی سیٹھ بیلٹ ہٹائی اور پھر دوسری طرف آکر اسکے لئے دروازہ کھولا اور سکے آگے اپنا ہاتھ کیا تو اسکے ہاتھ کو تھام کر وہ باہر نکلی غازی نے ایک ہاتھ سے دروازہ بند کیا اور اسی دروازے سے اسے لگایا اور اسکے کان کی طرف جھکا

'پپی بر تھڈے کوئین ٹو بی اگھمبیر آواز میں کہتا وہ اسکے سوئے ہوئے جذبات جگا گیا تھا وہ کچھ پل کچھ کہہ ہی ناسکی غازی نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر اندر داخل ہوا ہر جگہ بلیک اور وائٹ بلونز تھے سامنے ہی

"Happy birthday Queen to be"

لکھا تھا اور تبھی عائشہ زاعشہ سونیا چنکو اشعر اور ازحف تالیاں بجاتے ہوئے پپی بر تھڈے کا سونگ گاتے ہوئے باہر آئے

'پپی بر تھڈے ٹو پپی بر تھڈے ڈیر لالی پپی بر تھڈے ٹو پپی' ان سب کی آواز پر وہ خوشی سے چہک ہی تو اٹھی تھی آج دل سے مسکرا رہی تھی وہ چنکو عائشہ کی گود میں زور زور سے تالیاں بجاتا ہوا ہنس رہا تھا 'واہ غازی سرمانا پڑے گامالا جیسی شیرنی کو آپ ہی سنبھال سکتے ہیں' عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا 'افکورس شیرنی کو شیر ہی سنبھالتا اور ابھی تو گاڑی میں ایک انہونی ہوئی' اسکی بات پر سب نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا مالانے بھی 'شیرنی محترمہ شرما گئی تھیں' اسکی بات پر مالاکا منہ کھل گیا جبکہ اشعر زور سے ہنسا 'آئی کانٹ بلیو' اس نے سب کی حیرت کو الفاظ دے کر کہا 'ویسے ایسا کیا ہوا تھا گاڑی میں' زاعشہ نے چھیڑتے ہوئے پوچھا

زیادہ کچھ نہیں بس... 'غازی اس سے پہلے کچھ کہتا کہ

'کچھ نہیں ہوا تھا' مالانے جلدی سے اسکی بات کاٹی تو اب سب ایک ساتھ ہنسنے

'اسکا مطلب کچھ کچھ آہم آہم' سونیا نے آہم آہم کیا تو از حنف نے اسے دیکھا اور مسکرا کر رہ گیا یہاں سارے ہی

بے شرم ہیں

'سونی تمہیں اپنی نوکری پیاری نہیں ہے تو بتا دو' مالانے لفظ چباتے ہوئے کہے

'اچھا بس چلو اب کیک کاٹتے ہیں' از حنف نے سونیا کو دیکھنے کے بعد سب کی توجہ کیک پر کرائی

لالی نے پہلے چنکو کو پکڑا اور پھر چھری چنکو کے ہاتھ میں دے کر اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا غازی نے بھی اسکا ہاتھ

اپنے ہاتھ میں کیا اور کیک کاٹا لالی نے تھوڑا سا کیک کے کرچنکو کو کھلایا اور پھر غازی کو پھر سب کو باری باری کھلایا

Novel Galaxy

تحفہ تو غازی نے دیا تھا اسے اپنی ماں کی انگوٹھی دے کر اس کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کر اپنے نام کی مہر لگا دی تھی

اب انتظار تھا تو بس ان دونوں کے نکاح کا کتنے لوگوں کے دلوں میں خواہش تھی اسے غازی کی دلہن بنے دیکھنے کا

کتنے لوگ اس جھانسی کی رانی کو سرخ لباس میں دیکھنا چاہتے تھے اور یہ خواب تو غازی نے بھی دیکھا تھا بلکہ اس کیلئے

نکاح کا جوڑا تیار کر رکھا تھا سرخ رنگ تھا جیسے خون کے قطروں کا بنا ہوا اس پر باریک سنہرے دھاگوں کا کام تھا یہ

جوڑا بھی اسی کی ماں کا تھا لیکن اسے آج کے فیشن کے مطابق ڈھالا گیا تھا اس قدر خوبصورتی سے کہ دیکھنا والے کی آنکھوں میں چمک ابھرے اسے دیکھ کر



ایک ہفتہ بھر پور مصروفیات میں گزر راغازی نے پہلے دن سے ہی زمہ داریوں کو ہاتھ میں لیا تھا رات اور دن لگ جاتے تھے معاملات سلجھاتے ہوئے اور جو معاملات نہیں سلجھتے تھے انہیں وہ ہوا بن کر ہوا کرتا تھا دوسری طرف مالا کی بھی مصروفیات ڈبل ہوئی تھیں اس کر ہفتے میں کوئی دن ایسا نہیں تھا جس میں کوئی ایونٹ ناہو ابھی وہ ایونٹ سے فارغ ہوئی تھی کہ اسے اسائیل کی طرف سے ڈنر کی پیش کش ہوئی تو اس نے کامی بھری تاکہ پتا تو چلے اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے وہ ریسٹورنٹ پہنچی تو اسائیل اسکا منتظر تھا وہ خاموشی سے چلتی اسکے سامنے جا بیٹھی جو آہستہ آہستہ سگار پی رہا تھا ایک نظر اسے دیکھا تو سگار بجھا دی

'کیسے ہیں آپ؟' بات کا آغاز مالانے کیا تھا کھانے کا آرڈر لکھوا دیا تھا اس نے 'جس کی دنیا اجر گئی ہو وہ کیسا ہو سکتا ہے' رنجیدہ سا لہجہ تھا مالانے ملا متی نظروں سے اسے دیکھا 'دنیا کو اجاڑنے والے بھی تو آپ خود ہی ہیں' ٹیبل پر انگلیاں پیانو کی طرح چلاتی ہوئی وہ مطمئن تھی

'سنا ہے شادی کرنے والی ہو' اسکی بات پر وہ چونکی

'سہی سنا ہے' کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد جواب دیا

'کیوں میر گیلانی سے دل بھر گیا تھا کیا؟' وہ تنز کر رہا تھا یا کچھ اور وہ سمجھ نہیں سکی تبھی ویٹر نے آمر ٹیبل پر آکر کھانا لگوا یا وہ دونوں خاموش رہے

'میر گیلانی تھا اور غازی اور نگزیب ہے' اس نے تھا اور ہے ہر زور دیا تو وہ مسکرا کر سر جھٹک گیا

'بات تو پھر بھی ایک ہی ہے ورنہ کہاں تم عشق کے دعوے کرتی تھیں' اب مالا کی پیشانی پر بل پڑے تھے جڑے بھینچ لئے تھے اس نے

'مسٹر عثمانی ہم نے اپنی ذات تک کسی کو بھی رہائی نہیں دی اور نا ہی دینا چاہیں گے' دو ٹوک لہجے میں اس نے بات کا اپنی طرف سے اختتام کیا تھا

'لیکن میں تمہارا باپ... اس نے بات مکمل نہیں کی تھی

'شٹ آپ بکو اس نہیں باپ کہنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لو' وہ درشتگی سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی غصے کا گراف اسکا چٹکیوں میں بڑھتا تھا اسابیل نے مزے سے اسے دیکھا تھا

کھانے کو چھوڑ کر وہ باہر جانے کیلئے نکلی تبھی تبھی سامنے سے غازی آیا تھا اسکے پیچھے رپورٹرز کیمرہ مین تھے آتے کے ساتھ ہی غازی سائیڈ پر کھڑا ہوا تھا وہ سنجیدہ تھا مالا کے آگے مائک کئے گئے تھے

'کیا آپ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہونے والی بیوی ہیں' ایک نے سوال پوچھا

'آپ کو وزیر اعلیٰ نے پروپوز کیا تھا یا یہ کوئی کونٹریکٹ میرج ہے' ایک اور سوال مالا حیرانگی سے سب دیکھ رہی تھی غازی سنجیدہ کھڑا تھا اور اسے یہ بات کھٹک رہی تھی تبھی پیچھے سے اسائیل اٹھ کر باہر جانے لگا تو رپورٹرز نے اسے بھی روکا

'آپ کون ہے اور آپ کا وزیر اعلیٰ کی ہونے والی بیوی سے کیا تعلق ہے' اب سوال اس سے کئے جارہے تھے 'کیا آپ اور مس سنہری مالاریلیشن میں ہیں' ایک اور سوال اور مالا کے سر پر جیسے ریسٹورنٹ کی چھت آگری تھی اس نے ایک نظر غازی کو دیکھا جواب اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا یہ کیا ہو رہا تھا 'کیا آپ کا اور مس مالا کا کوئی ناجائز تعلق ہے' پھر سے سوال اور اس سوال نے غازی اور اسائیل کو بھی چونکا دیا تھا 'سننے میں آیا ہے کہ مس مالا ایک ناجائز اولاد ہیں' وہ خاموش کھڑی اپنی ذات کے پرینچے اڑتے دیکھ رہی تھی اسکی آنکھیں اندر اٹھتا اشتعال دکھا رہی تھیں اسکی نظریں صرف غازی پر تھیں جس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے

'مس مالا آپ کے والد کون ہیں' مانک کے رخ پھر سے اس کی طرف ہوئے مالا نے آنکھیں بند کیں وہ ایک بار پھر سے اکیلی کھڑی تھی بالکل تنہا

'میرا اس سب معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے ہاں یہ بات ٹھیک ہے ہم دونوں ریلیشن میں تھے لیکن پھر مالا کو غازی مل گیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا ایکسکیوز می' وہ کہتا ہوا باہر نکل چکا تھا ایک باپ اور بیٹی کے رشتے کو سوالیہ نشان بنا کر وہ اسکے کردار پر انگلی اٹھا گیا تھا یہ شخص اسکا باپ تھا

'ہاں یہ بات سچ ہے کہ ہم ایک ناجائز اولاد ہیں اور یہ بات بھی سچ ہے کہ اسائیل اور ہمارا ریلیشن تھا جو وہ توڑ گیا اور یہ بھی سچ ہے کہ غازی سرہم سے محبت کرتے ہیں اور بہت جلد شادی کرنے والے تھے اور ہاں یہ خبر ہر جگہ لگوائے گا کہ وزیر اعلیٰ نے ایک ناجائز لڑکی کو اپنی ہونے والی بیوی کا رتبہ دے کر اسے اونچی مسند پر بٹھایا تھا ایکسیوز می 'وہ غازی کو دیکھ رہی تھی جسکے ماتھے کرپینے کی بوندیں نمایاں ہوئی تھیں اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں اسکے ہاتھ اپنے کان ہر گیا تھا اور پھر کچھ بھی بوکے بغیر وہ بھاگتا ہوا ہاں سے واپس نکلا اسے نکلتے دیکھ وہ بھی ایکسیوز کرتی مانک کو ہٹاتی ہوئی باہر نکلی اور اپنی گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی تبھی اسکا فون رنگ ہوا چہرہ بالکل اسپاٹ تھا اس نے فون نکالا تو انون نمبر تھا اس نے یس کر کے کان پر لگایا

'جی کہیں' اسنے بات شروع کی اور دوسری طرف سے جو خبر اسے دی گئی تھی وہ اسے فنا کرنے کیلئے کافی تھی اسکی سانسیں بری طرح اکھڑیں اسکے ہاتھ سے فون گرا اس نے بامشکل خود کو سنبھالا تبھی ایک اور دفعہ فون رنگ ہوا وہ گاڑی سے ٹیک لگاتی زمین پر بیٹھی

'ہہ ہیلوو' سانسیں اکھڑ رہی تھیں اسکی انہیلر کہاں تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اور یہ دوسری خبر تھی جس سے آنکھیں پتھر اگئی تھیں وہ فون بند ہوا تو ایک اور دفعہ فون رنگ ہوا اس نے زور سے فون زمین پر مار کر توڑا اسکی ناک سے خون بہنے لگا تھا تبھی اسکو اپنے پاس قدموں کی آواز سنائی دی آواز کو نظر انداز کر کے اپنا انہیلر نکالا اور پینٹ کی بیک سائیڈ سے سینے میں اٹھنے والے درد کی گولی نکالی اس سے پہلے وہ گولی اپنے منہ میں ڈالتی ایک ہاتھ اسکے ہاتھ کر پڑا تھا اس نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا اسائیل کھڑا تھا

’چھچھ فون اتنی جلدی کیوں توڑ دیا ابھی تو بہت کچھ سننا تھا نا‘ برے مانتے ہوئے کہا اس نے
’بچ چلے جج جاؤ مسٹر رر عثمانی ورنہ جان لے لیں گے‘ اسکی آواز کانپ رہی تھی کیا سننا تھا اس نے فون پر پہلے فون پر
اسے گھر جلنے کی خبر سنائی گئی تھی دوسری میں راجا کو اسابیل نے غداری کرتے پکڑ لیا تھا اور اب وہ غائب تھا ملائکہ
بری طرح رو رہی تھی
’اوہو میں کوئی مدد کر سکتا ہوں کیا تمہاری‘ اس نے فکر مندی سے کہتے ہوئے اسکی ٹیبلیٹ کی شیشی اور انہیلر چھین
لیا
’ننن نہیں پلیزز‘ اس سے اب بیٹھا بھی نہیں جا رہا تھا وہ بڑی مشکل سے ہاتھ چلا پارہی تھی ورنہ آنکھوں کے سامنے
آتا اندھیرا اسے ٹکنے نہیں دے رہا تھا اپنی آستین سے ناک سے نکلتا خون صاف کیا
’ترس آرہا ہے تمہیں دیکھ کر‘ اسابیل کی آواز میں مسکراہٹ کی آمیزش تھی مالا بے بسی کے مارے سک اٹھی
’آآ اتنی جلدی ہار مان لی‘ وہ اسے اور چڑا رہا تھا
تبھی مالا خدا کا نام لے کر چڑ دوڑی تھی اس پر ہاتھوں کی انگلیاں اسکی آنکھوں میں بری طرح گاڑی تھیں اسابیل
اسکے لئے تیار نہیں تھا ہاتھ سے وہ شیشی اور انہیلر نیچے گرا آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کرہتا ہوا زمین پر گر امالانے
جلدی سے ٹیبلیٹ نکالی اور بنپانی کے نگلی کڑوی بہت تھی اور پھر انہیلر سے سانس لی اب گاڑی میں بیٹھی اور گھر
کی طرف نگلی پیچھے اسابیل وہیں تڑپتا رہ گیا تھا



غازی سب سن رہا تھا وہ جانتا تھا مالا ایسی لڑکی نہیں ہے وہ سن ہو رہا تھا ان انکشافات پر وہ دنگ رہ گیا تھا تبھی کانوں میں لگے آلے میں گھر کے ملازم کی آواز گونجی اور اسے بتایا گیا کہ اورنگزیب صاحب اس دنیا میں نہیں رہے وہ تو جیسے سب بھول گیا تھا بری طرح دھڑکتے دل کے ساتھ باہر نکلا اور سیدھا ہسپتال پہنچا

'کیا ہوا ہے بابا کو' اس کی آواز میں ڈر تھا کھونے کا

'سوری سر وہ موقع واردات ہر ہی... از حنف نے بات مکمل نہیں کی تھی

'بکو اس بند کرو' وہ دھاڑا 'مجھے پتا ہے وہ بالکل ٹھیک ہیں کچھ نہیں ہوا انہیں، انہیں کیسے کچھ ہو سکتا ہے' اسکی آنکھوں سے اشک بہہ رہے تھے از حنف نے خود کو رونے سے روکا تھا

'سمران کے دل کے مقام پر... پر' اس سے کہا نہیں جا رہا تھا

'کیا پر آگے بولو' وہ غررایا

'سمرمنی بومب فٹ کیا تھا ٹائم لگا تھا پھٹ گیا' غازی اچانک سے زمین پر گرا تھا منی بومب مطلب دل کے پرینچے اڑے تھے بچنا تو ممکن ہی نہیں تھا کس قدر اذیت سہی ہوگی انہوں نے از حنف نے زمین پر بیٹھ کر غازی کو سنبھالا

میڈیا والوں کو کیا کسی کو نہیں پتا تھا کچھ بھی

'ازحف تم تم بابا کو کہو کے اگر وہ ناٹھے تو میں انہیں اور نگزیب صاحب کہوں گا' وہ بچہ بن گیا تھا ازحف بھی رو گیا
اسکی بات پر

'سر حوصلہ کریں' وہ ازحف کے گلے لگا ہوا تھا ڈاکٹر وغیرہ سب آس پاس کھڑے تھے

'میں کیسے حوصلہ کروں مجھے نام بتاؤ کس کی ہمت ہوئی میری زندگی ہر ہاتھ ڈالنے کی' اسکی دھاڑ پر وہاں۔ وجود
ڈاکٹر زنے وہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت جانی

'سر جس کسی نے بھی یہ گھٹیا حرکت کی ہے خدا کی قسم اسکی نسلیں اجاڑ دوں گا' ازحف نے ایک عزم سے کہا تھا
'بابا ازحف' وہ ہوش میں نہیں لگ رہا تھا وہ کیسے ہوتا ہوش میں تھوڑی دیر پہلے اسکی کونین ٹوبی کے ساتھ کیا ہوا تھا
اور اب یہ وہ اسے سنبھالنا چاہتا تھا لیکن وہ تو خود بکھر گیا

تبھی ایک گارڈ ازحف کے پاس آیا اور اسکے کان کے قریب جھکا

'مالا میم کا گھر آگ کی لپیٹ میں آیا ہے ہر گھر میں سیلینڈر رکھا گیا تھا اور ایک گھر چھوڑ کر ایک گھر میں چولہے
کھول دیے تھے جیسے ہی آگ لگی باری باری سیلینڈر پھٹے اور آگ پھیل گئی سونے پر سہاگا سوئی گیس پہلی ہوئی تھی
بری طریقے سے سب جھلس گیا ہے سننے میں آیا ہے کوئی نہیں بچا' وہ کہہ رہا تھا اور ازحف سکتے میں آ رہا تھا
کون کر رہا تھا یہ کیا وہ سر کا کوئی دشمن تھا یا سنہری مالا کا



مالا ہانپتی ہوئی گھر پہنچی دور سے ہی دھواں اٹھتا ہوا دکھ رہا تھا آتش ہی آتش آگ نہیں تھی یہ ایک ساتھ دس گھر
جلے تھے مطلب سمجھتے ہو قیامت تھی یہ

وہ اپنے گھر کے سامنے آئی جہاں سے سٹر پیچ پر کسی کو باہر لایا جا رہا تھا چہرہ آدھا جلا ہوا تھا مالا کے قدم وہیں جم گئے
تھے وہ سونیا تھی جسم سے جیسے کسی نے روح کھینچ لی تھی وہ اپنے اپنے من من کے قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی
'سونی' ہونٹ ہلے تھے آواز کہیں اندر ہی دب گئی تھی اسکا بھائی بھاگتا ہوا اسکے قریب آیا
'سونی گڑیا میری جان دیکھ میں تجھے لینے آیا ہوں اٹھنا' وہ دھاڑے مار مار کر رو رہا تھا مالا کے ہونٹ لرز گئے تبھی اندر
سے ایک اور اسٹر پیچ باہر آیا اور اس بار اس اس پر راجا تھا یا اللہ

اسکے دل میں درد اٹھتا تھا اسکی آنکھوں سے لہو پڑ رہا تھا تبھی اسکے کانوں میں کسی عورت کی رونے کی آواز پڑی اس
نے مڑ کر دیکھا تو دل اب واقعی بند ہونے لگا تھا سامنے اسی لڑکی کی بیٹی رانیہ کی لاش پڑی تھی بری طرح جھلسی ہوئی
تھی آج وہ کسی کو حوصلہ نہیں دے سکتی تھی وہ تو خود برباد کھڑی تھی تبھی ملائکہ کی آواز کان میں پڑی تھی
'راجا اااا' وہ چیختے ہوئے اسکے پاس آئی مالانے ایک ہاتھ سے اسے روکا جب کہ نظریں جھکی ہوئی تھیں
'تمہاری وجہ سے ہوا ہے سب' وہ مالا کا گریبان تھامتی ہوئی اسے جھنجھوڑ رہی تھی اور وہ جبرے بھینچے آنکھیں
جھکائے کھڑی تھی اسکی آنکھوں سے گرنا آنسو ملائکہ کے ہاتھ پر گر اتو وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی مالانے کھینچ کر
اسے سینے لگایا وہ بری طرح بکھر کر رو رہی تھی

مالا نے سب جگہ نظر دوڑائی ہر کوئی کسی کی لاش پر بیٹھا تو رہا تھا کوئی بین ڈال رہا تھا کوئی سینا پیٹ رہا تھا کوئی سر پر ہاتھ مار رہا تھا فائر بریگیڈ کی گاڑیاں آچکی تھیں پانی ڈالا جا رہا تھا اوپر سے ہیلی کاپٹر ز سے پانی کا شور دیا جا رہا تھا فوجیوں کی فوجیں کھڑی تھیں تبھی اس کے دماغ میں ان تینوں کا خیال آیا وہ چاروں کہاں ہیں تبھی کوئی اسکے پاس چلتا ہوا آیا 'آپ کیلئے فون ہے' مالا نے فون تھا اور کان سے لگایا

'غازی کو بھول گئیں' اسائیل کی آواز سنائی دی مالا نے ایک ہاتھ سے ابھی بھی ملائکہ کو تھا ماہو تھا اسکی بات پر وہ تڑپ کر آنکھیں میچ گئی

'کیا ہوا' ابھی رونا نہیں ہے ابھی تو بہت کچھ دیکھنا ہے میری بہادر بیٹی کو 'وہ جیسے اسے بچھکار رہا تھا تبھی مالا کی نظر اس بندے پر گئی جس نے اسے فون دیا تھا وہ رانیہ کی ماں نے پاس کھڑا تھا تبھی اسکی نظروں کے سامنے وہاں بومب بلاسٹ ہوا وہ دونوں تو دور کھڑے تھے لیکن بومب کی فریکوئنسی کی وجہ سے دور گرے فون ہاتھ سے چھوٹا 'آآہہ مالا' ملائکہ کے ساتھ ہزاروں لوگوں کی چیخ اسنے سنی تھی وہ کوئی باپ تھا جو سر زمین پر پٹخ رہا تھا رانیہ کا باپ وہ اپنے آپ کو سنبھالتی اٹھنے لگی تبھی اسکی نظر وہاں موجود ایک اور اسٹریچر پر گئی جس پر اسفندیار کا مردہ وجود پڑا تھا یہاں کیا کر رہا تھا اسکے وجود نے پاس اسکی ماں کا مردہ وجود پڑا تھا جو شاید اپنے بیٹے کیلئے آئی تھی اور بومب کی وجہ سے خود بھی اس نے ساتھ چلی گئی کہیں سے فون بننے کی آواز آرہی تھی مالا نے بجتا کو فون دیکھا تو اس پر میرا بیٹا لکھا تھا اس کو بے تحاشہ رونا آیا پس کر کے کان پر لگایا

'ہیلو امی' اس لڑکے کی آواز سنائی دی مالا نے ہم کہا

'امی میں ڈاکٹر بن گیا آپ کا خواب پورا کر دیا میں نے' بس مالا سے اور مزید سننا گیا ٹک سے فون کا ٹا نظر اس کی ماں پر گئی جو ایک طرف پڑی تھی

'اشعر رر کلک کہاں ہے؟' ملا نکه نے روتے ہوئے پوچھا تو مالا نے اسی فون سے اشعر کو فون کیا نمبر انگیج آرہا تھا پھر زاعشہ اور عائشہ کو کیا تو نمبر بند تھا

'فون نہیں لگ رہا' وہ مضبوطی سے کہتے ہوئے اٹھی اور فون اٹھا کر دھما دھما ایمبولینسز کو کال کیا اور پھر ایک کے بعد ایک ایمبولینس آئی اپنے ہاتھوں سے لوگوں کی لاشیں اور زخمیوں کو اسٹریچر پر لٹایا اور انہیں ہسپتال پہنچایا گوشت کے لو تھڑے پڑے تھے اور تبھی اسکے پیروں پر کسی نے ننھے ننھے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا اور ساتھ میں آواز سنائی دی

'لا.لا' اس آواز ہر اسکے ہاتھ اور ٹانگیں لرز گئیں اس نے اسٹریچر پر پکڑ مضبوط کی اور پھر ایک لڑکے کو اشارہ کیا تو اس نے وہ پکڑ لیا اور اب وہ اچانک سے زمین پر بیٹھی تھی چنکو منہ میں انگلی ڈالے کھڑا تھا اسکے سر سے خون بہہ رہا تھا مالا نے ہاتھ سے کفن کا ٹکڑا نکال کر اسکے سر پر باندھا تو وہ بے ہوش ہوتا اسکے بازوؤں میں جھول گیا مالا نے خاموشی سے اسے اسٹریچر پر لٹایا تبھی کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اس نے مڑ کر دیکھا تو اشعر کھڑا تھا وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی

'ہم بہت مضبوط ہیں اشعر اتنے مضبوط کہ موت سے بھی ڈر نہیں لگتا اب تو لیکن ہمیں یہاں بہت ڈر لگ رہا ہے ہم مرجائیں گے اشعر' وہ رو نہیں رہی تھی لیکن رونا چاہتی تھی اور یہ تو قسمت میں لکھا تھا شاید

'مالا زاعشہ ہسپتال میں اڈمٹ ہے اسکی کمر جھلس گئی ہے اور ع عائشہ کا بازو اسکی آواز بھیگی ہوئی تھی مالا کا دل تو پتھر ہو گیا تھا لیکن پھر بھی تکلیف سینے میں اترتی کوئی محسوس ہوئی

'اشعر چنکو اور ملا نکہ کو راجا اور سونیا کی دیتھ باڈی کے ساتھ ہسپتال لے جاؤ ہم آتے ہیں' وہ کہتی ہوئی خاموشی سے آگے بڑھ گئی تھی پیچھے اشعر کی آنکھوں سے آنسو بہے گئے تھے اس کی بہن بھری جوانی میں بیوہ ہو گئی تھی اسکی منگیتر ہسپتال میں تھی ایک بہن جیسی سالی جلنے کے درد سے مرنے والی ہو رہی تھی اور دوسری طرف دوست تھی سب سے الگ اسے کچھ نہیں ہو کر بھی سب کچھ ہو گیا تھا وہ کیوں اس قدر مضبوط تھی وہ ایسبوالینس میں انسب کو کے کر جا چکا تھا

مالا جلتے گھروں میں سے لوگوں کو نکال نکال کر لارہی تھی تبھی اسکے پاس رانا آیا تھا جلتے ہوئے گھروں کو افسوس سے دیکھ رہا تھا

'یہ چابی ہے بنگلے کی بند پڑا ہے لیکن فرنشڈ ہے پریشانی نہیں ہوگی تمہیں' اسنے چابی اسے تھماتے ہوئے کہا 'ہم معاملات ٹھیک ہو جائیں زرا اور ہماری بہنیں ٹھیک ہو جائیں چلے جائیں گے یہاں سے بہت جلد' اپنے گھر کو آنکھوں میں کئے کہہ رہی تھی وہ اسکا دل تو پتھر ہو گیا تھا احساسات ایک دم سے اسکے اندر ہی کہیں دفن ہو گئے تھے



چنکواسکی گود میں سوراہا تھا سر پر پٹی بندھی تھی دوا سٹیجز لگے تھے اسے دوائی کے زیر اثر تھا وہ برن سینٹر میں بیٹھی تھی ملائکہ بار بار بے ہوش ہو رہی تھی اسلئے اسے گھر بھیج دیا تھا وہ اشعر کے ساتھ تھی اندر سے ڈاکٹر زباہر آئے ان کے ساتھ عائشہ بھی تھی اسکے ہاتھ پر پٹی بندھی تھی وہ سب گھر پر ہی تھے جب آگ لگی تھی راجا نے جیسے تیسے سب کو گھر سے باہر نکالا تھا ایسے میں ا۔ تینوں کو چوٹیں لگی تھیں وہ سونیا کو باہر نکالتا کہ اوپر لگا کالج کا بنا فافانوس سونیا پر گرا تھا اور دوسری طرف راجا پر جلتی ہوئی الماری آگری تھی

'مس مالا ان کے ہاتھ کی سرجری ہو چکی ہے ہاتھ سن کے آئے درد محسوس نہیں ہو رہا اور رہی بات مس زاعشہ کی تو آپریشن میں ٹائم لگے گا اور آپریشن کے بعد تقریباً تین مہینے تک مکمل بیڈ ریسٹ 'ڈاکٹر کہہ کر جا چکے تھے عائشہ خاموشی سے اسکے برابر میں بیٹھ گئی

'اور کون کون مر گیا' وہ اسپاٹ لہجے میں پوچھا رہی تھی مالا کی نظریں چنکو پر ٹکی تھیں

'جو بچے تھے بومب بلاسٹ میں مر گئے' اس کی آواز میں بھی کوئی احساس نہیں تھا

'ہم سب بھی مر جاتے اگر راجا بھائی ہمیں نہیں بچاتے تو اس کی نظریں سامنے دیوار پر مرکوز تھیں

'تم سب مر جاتے پھر ہم مر جاتے' وہی لہجہ

ہماش صرف تم مر جاتیں اس سب سے پہلے تو کوئی نامر تا' وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی اسکی بات پر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ ریگ گئی

'یہ تو تمہیں خدا سے کہنا چاہئے' لمبی سانس کھینچ کر کہا

'اپنے آپ کو مظلوم مت دکھاؤ میری بہن اور ان سب کی حالت کی ذمہ دار تم ہو' وہ اچانک سے چیخی تو چنکونے کسمسا کر کروٹ بدلی

'واقعی سب کی حالت کی ذمہ دار ہم ہیں سب کچھ ہماری وجہ سے ہوا ہے اس کی ذمہ دار ہم ہیں نہ تو تم خود کو کیوں تکلیف پہنچا رہی ہو ریلیکس' اسکا سر اپنے کندھے پر رکھ کر تھپکا تو عائشہ کے اندر سکون پھیلا تھا اسے واقعی کسی کندھے کی ضرورت تھی جو مالانے دیا تھا وہ سسک سسک کر روئی

'بس سب ٹھیک ہو جائے گا اب تم سب کی بد دعائیں لگ گئی ہے ہمیں اب مر جائیں گے ہم بہت جلد تو سب ٹھیک ہو جائے گا' عجیب سا لہجہ اسکا ایسا لگ رہا تھا وہ اپنی موت سے واقف ہے

'تم نہیں مرتیں اتنی جلدی ورنہ جیل میں ہی مر جاتیں کیوں ہو تم اتنی مضبوط کیوں؟' وہ ہوش و حواس میں نہیں تھی ہوش میں تو مالا بھی نہیں تھی لیکن وہ یہ جانتی تھی کہ اسے مضبوط بننا ہے بھلے سے اندر سب ختم ہو گیا ہو آج

کے اخبار میں اپنے لئے چھپنے والی برائیاں بھی پڑھ کر آئی تھی اسکے کردار کی دھجیاں اڑائی گئی تھیں غازی کیلئے لوگوں کے دلوں میں عزت اور بڑھ گئی تھی

عائشہ اور اٹیل کو اپنے ساتھ لگائے زاعشہ کے روم میں داخل ہوئی جہاں وہ آنکھیں بند کئے لیٹی تھی درد کا انجیکشن لگایا تھا اسے ورنہ اسکی چیخیں پورا ہو سپٹل سنتا تھا

عائشہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکے پاس بیٹھ گئی جبکہ مالا سامنے بیٹھ گئی زاعشہ نے آنکھیں کھولیں تو سامنے وہ بیٹھی تھی 'میں نے سونیا کو بچانے کی بہت کوشش کی لیکن نہیں بچا پائی' اسکی بھیگی آواز میں کہا گیا جملہ مالا کے دل پر لگا تھا 'کوئی بات نہیں زاشی شہید لوگ ہمیشہ زندہ ہوتے ہیں اور وہ تو شہید ہوئی ہے' عائشہ نے اسکا ہاتھ آرام سے دبا کر کہا تو وہ سر ہلا گئی مالا کے ہاتھ پر کفن کا ٹکڑا تھا جسے وہ دو انگلیوں سے مسل رہی تھی اسے عجیب لگ رہا تھا یہاں بیٹھنا وہ نروس تھی بری طرح ہاتھوں میں لرزش بتا رہی تھی وہ کس قدر الجھن میں ہے وہ دونوں اب باتیں کر رہی تھیں مالا نے محسوس کیا تھا زاعشہ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا بلکہ اس نے اسکا خود پر سے نظریں پھیرنا بھی دیکھا تھا وہ خاموشی سے چنکو کو اٹھائے باہر نکلی

Novel Galaxy



سامنے اور نگزیب صاحب کا جنازہ رکھا گیا تھا کتنی ساری صفیں بنی تھیں نمازے جنازہ کیلئے آرمی بھی شامل تھی غازی پیچھے کھڑا نماز جنازہ پڑھا رہا تھا اس نے خود پڑھایا اپنے باپ کا جنازہ اپنے باپ کو لحد میں اتارتے ہوئے وہ رورور ہاتھ لیکن از حنف نے اسے بے تحاشہ سنبھالا

وہ ہاتھ میں ایک کاغذ تھا مے بیٹھا تھا جس پر کسی کے سوکھے آنسوؤں کے نشان تھے جس پر کسی سوکھے قلم سے لکھا گیا تھا وہ سیاہ کاغذ تھا یا پھر کیا گیا تھا تا کہ اس پر موجود تحریر پڑھی جاسکے

غازی نے اس کاغذ کو بہت سنبھال کر رکھا تھا لکھنے والے نے جیسے سارے احساسات لکھ دئے تھے جتنے تھے سارے الفاظ جس میں اس کی محبت کی حد ظاہر ہو رہی تھی سب لکھ دئے تھے لکھائی ایسی تھی جیسے ہاتھ کانپ رہا ہو وہ چند جملے ان سب کی زندگیاں بچا گئے تھے یا ساتھ لے گئے تھے کوئی سمجھ نہیں پایا

"محبت عشق جیسی باتوں پر ہمیں بڑا یقین تھا ہوتا بھی کیوں نہیں آخر ہم محبت اور محبتوں میں پلے بڑے ہیں لیکن پھر جب بڑے ہوئے تو میر گیلانی سے واسطہ پڑا تب لگا جیسے سب جھوٹ ہے پھر ہمیں تم سب ملے ہم پھر سے سنبھل گئے لیکن محبت وغیرہ پر بھروسہ نہیں رہا کیونکہ ہمارے باپ نے ہم سے ہمارا یقین چھین لیا اور اس دن تو سب واقعی ختم ہو گیا تھا جب ہمارے باپ نے خونی کھیل کھیلا سب چھین لیا سب سے ہم اپنے باپ سے نہیں ڈرتے لیکن تم لوگوں کو کھونے سے ڈرتے ہیں اپنی زندگی کی ڈور تم سب کے ہاتھوں میں تھا کر جا رہے ہیں ہو سکے تو ہمیں معاف کر دینا چنکو ہمارے ساتھ ہی ہے

تم سب کی خوشیوں کی گناہگار لالہ رخ "

غازی نے وہ کاغذ ایک بار نہیں سو بار پڑھا تھا آج اسے گئے تین سال ہو گئے تھے اس نے واپس پلٹ کر نہیں دیکھا تھا وہ روٹھی نہیں تھی ڈر گئی تھی وہ مضبوط ہوتے ہوتے تھک گئی تھی شاید اسلئے چلی گئی وہ راتیں اور وہ دن واقعی

بہت مشکل تھے لیکن وہ سب سنبھال کر گئی تھی پولیس والوں سے آرمی والوں سے حتیٰ کہ جو جو لوگ بچ گئے تھے انہیں نئے گھر دلوا کر زخمیوں کو صحت یابی تک لا کر وہ تو انہی دنوں میں سب سے دور ہو گئی تھی اپنی بہنوں کا علاج کروایا جس دن زاعشہ کا آپریشن ہوا ٹریمنٹ مکمل ہوا وہ دن اسکا وہاں آخری دن تھا یہ کاغذ چھوڑ کر وہ سب سے بنا کچھ کہے چلی گئی تھی

غازی نے کتنی کوشش کی تھی اس سے ملنے کی لیکن وہ اسکے سامنے ہی نہیں آئی وہ کبھی سامنے آتا تو مسکرا کر رسمی حال احوال پوچھ کر چلی جاتی غازی کو اس حادثے کا علم اور نگزیب صاحب نے سویم والے دن ہوا تھا اس سے جتنا ہوا اس نے سب کیلئے اس سے بڑھ کر کیا اس نے زاعشہ عائشہ اشعر سب سے بات کی تھی لیکن اشعر کے علاوہ کسی نے بھی لالی کیلئے کچھ نہیں کہا اس سے پہلے وہ اس سے ٹھیک سے بات کرتا وہ خاموشی کا لبادہ اوڑھے چنکو کو ساتھ لئے ایسی غائب ہوئی کہ کبھی ملی ہی نہیں



میر گیلانی ہوش میں آچکا تھا وہ تو ایک سال پہلے ہی ہوش میں آگیا تھا لیکن اسکی ٹانگیں پیرالائزڈ ہو گئیں تھیں لیکن اب وہ چل پھر سکتا تھا لیکن زیادہ نہیں رابیعہ خان کو تو یاد کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی تھی ہاں پوچھا ضرور تھا اس کے بارے میں

اب بھی وہ بیڈ پر بیٹھا سنجیدہ سا تین سال پہلے ہونے والے واقعے کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کے بارے میں اس نے آج سنا تھا انٹرنیٹ پر اس دن آنے والی ساری نیوز دیکھی تھی اس میں صرف ایک چہرہ تھا جو بہت واضح تھا جس کو لوگ مالا کہہ رہے تھے مگر وہ تو جانتا تھا اسے وہ شیرنی تھی لالہ رخ تھی وہ لیکن غازی اور نگزیب کے ساتھ اسکا افیئر کبھی اسابیل عثمانی کے ساتھ وہ کچھ پل تو بری طرح کنفیوژ ہوا تھا پھر جب مالانے اپنے منہ سے جو باتیں بتائی تھیں وہ ناقابل یقین تھیں اسکا خود کا ناجائز اولاد کہنا میرا سکی ہمت کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکا پھر اسی رات لاہور کے ایک علاقے میں اتنا بڑا بمب بلاسٹ جس میں اسے بھی دکھایا گیا تھا مگر وہ لوگوں کو بچاتی ہوئی نظر آئی تھی

'مجھ اچھے سے یاد ہے لالی تم نے مجھ سے چند باتیں کہی تھیں اور شاید تب جب میں کومہ میں تھا' وہ خود سے کہہ رہا تھا اس کے دماغ میں لالی کی چند باتیں تھیں

(وہ رات کی تاریکی میں میر گیلانی کو کچھ کہنے آئی تھی وہ جانتی تھی وہ کومہ میں ہے لیکن اسکی ساری باتیں ضرور سننے کا اور پھر مالانے اسے اسابیل عثمانی کے بارے میں سب بتایا تھا اسے یہ بھی بتایا تھا کہ طارق خان بے قصور تھا ثبوت میں اس نے ایک پین ڈرائیو دی تھی جو اسکی توقع کے عین مطابق سائیڈ ڈرامیں موجود تھی)

'اس طرح تو گناہگار میں بھی ہوں اور پتا ہے لالی مجھے کیا سزا ملی میں بی جان کا آخری دیدار نہیں کر پایا' کہتے ہوئے اسکی آنکھیں بھیک گئی تھیں بی جان کے انتقال جو دو سال ہو گئے تھے

وہ اٹھا اور ایک سوٹ کیس میں اپنے کپڑے رکھنے لگا علی کے علاوہ اس گھر میں اس سے کوئی بات نہیں کرتا تھا اسکی بہن تک نے اس سے منہ موڑ لیا تھا فری کا پیار اسابیٹا تھا جو اکثر اسکے ساتھ پایا جاتا کیونکہ وہ میر کی طرح بننا چاہتا تھا پولیس والا ابھی صرف دو سال کا تھا لیکن سب کا لاڈلاتا تھا کل صبح وہ کراچی جا رہا تھا اس نے اب بزنس لائن چوز کی تھی اسلئے اپنے بزنس کی برانچ کھولنے کراچی کا رخ کر رہا تھا



رابعہ خان آج بھی پردے کی پابند تھی ہاں اب وہ ہو سٹل میں نہیں اپنے مکان میں رہتی تھی پچھلے تین سالوں سے اس کے اکاؤنٹ میں کوئی پیسے جمع کروا رہا تھا معلوم کرنے کی اس نے بہت کوشش کی مگر ہر بار ایک ہی جواب سننے کو ملتا کہ

'جو کوئی آپ کو پیسے بھیج رہا ہے اس نے کہا ہے یہ پیسے آپ کے اپنے ہیں آپ کا حق ہے' وہ نہیں جانتی تھی کون ہے یہ شخص کئی بار تو اس کا شک میر گیلانی ہر بھی گیا تھا لیکن میر ایسا کیوں کریگا وہ تو کومہ میں ہے اور اگر کومہ سے باہر آ بھی گیا ہے تو کیوں کر اپنے دوست کے قاتل کو پیسے بھیجے گا

اس نے بھی تین سال پہلے کی اسائیل عثمانی کی نیوز سنی تھی جس میں وہ اپنی ہی بیٹی کے کردار کو داغدار کر رہا تھا جس میں مالا خود کی سچائی پوری دنیا کے سامنے لائی تھی یہ بھی پتا چلا تھا کہ اسے وہاں کے وزیر اعلیٰ نے شادی کی پیش کش بھی کی تھی لیکن اب اس سچائی کے بعد کون اس سے شادی کرے گا وہ یہ سوچ کر دل مسوس کر رہ گئی کہ اسکا باپ اتنا گھٹیا ہے

دانیال اور فصیحہ کی ایک بیٹی تھی دانیل جس کے چہرے پر بالکل دانیال کی طرح ڈمپل پڑتے تھے ہنستے ہوئے باقی وہ ہو بہو فصیحہ کی کاربن کاپی تھی اسی کی طرح بولتی تھی بے تحاشہ

پری اب بھی ارشن سے باتیں کرتی تھی گھر میں سب کو پتا تھا کہ پری ارشن کو سے محبت کرتی ہے دراصل ارشن نے خود کو ظاہر نا کرنے کی حد کر دی تھی اس نے انصار صاحب کو اپنے ابا جان بنا کر اس سے رشتہ پکا کر لیا تھا اب انتظار تھا تو اس چیز کا کہ کب وہ خود آئے گا اور پری کو اپنی دلہن بنا کر لے جائے گا دانیال نے بہت بار کہا کہ وہ ملے اس سے لیکن اس نے فرصت سے انکار کر دیا

علی کی آنکھوں پر کھوکھے ہمارا مطلب ہے چشمہ لگ گیا تھا وہ جس ہو اسپتال میں کام کرتا تھا وہاں کالیڈیز اسٹاف اسے ہاٹ کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر علی کہتے تھے زیادہ تر وہ میر کے ساتھ ہوتا تھا وہ دونوں ہی کراچی جا رہے تھے علی میر کی ہیلپ کرنے کیلئے جا رہا تھا تا کہ اسکے ساتھ مل کر اسکا بزنس سیٹ کر سکے



وقت کو گزرنے میں بھی وقت لگتا ہے لیکن گزر رہی جاتا ہے جیسے یہ تین سال کا لمبا عرصہ گزر گیا تھا اس کے بغیر عائشہ اور اشعر کی دو سال پہلے شادی کر دی گئی تھی ان دونوں کی چند مہینوں کی بیٹی تھی جہان آرا کنجی آنکھوں والی اسکا نام زاعشہ نے رکھا تھا جسکا مطلب دنیا پر حکومت کرنے والی تھا

زاعشہ کی کمر اس حادثے میں بری طرح جھلس گئی تھی اسلئے وہ زیادہ دیر کھڑی نہیں رہ سکتی تھی درد بھی ہوتا تھا جبکہ اس واقعہ کو کافی عرصہ گزر چکا تھا لیکن جلنے کا درد بہت برا ہوتا ہے زیادہ چلنے پھرنے سے وہ گریز ہی کرتی تھی وہ سب لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے ملائکہ اشعر زاعشہ اور عائشہ سامنے ہی آرائیبل پر لیٹی ہوئی تھی اور اپنے ہاتھ پیر ہلا رہی تھی

'ٹھنڈ بڑھنے لگی ہے اب سردیوں کے کپڑے لینے ہیں' عائشہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا
'ہم اشعر بھائی میں بھی جا کر کچھ سامان لے لوں گی عائشہ کے ساتھ' ملائکہ نے اشعر کو دیکھتے ہوئے کہا
'جسے جو لینا ہے چلنا میرے ساتھ کل' اشعر نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا
'میں کیا کہہ رہی تھی کہ پکنک کا پلین بناتے ہیں' زاشی نے چائے کے چسکے لیتے ہوئے کہا
'ہم گڈ آئیڈیا اچھا ہے سب کا ماسنڈ فریش ہو جائے گا' اشعر نے دلچسپی لی اسکی بات میں
'لیکن جائیں گے کہاں' عاشی نے چائے کا کپ میز پر رکھ کر آرا کو اٹھایا

'پشاور چلتے ہیں اسی بہانے ہم اپنے رشتہ داروں سے بھی مل لیں گے' ملائکہ کافی ٹائم سے پشاور جانا چاہ رہی تھی

'وہ تو ٹھیک ہے لیکن ملائکہ تم نے اپنے بارے میں کیا سوچا ہے' اشعر سنجیدہ ہوا

'کچھ نہیں' اب کی بار اسکا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا

'دیکھو از حف ایک اچھا انسان ہے عورتوں کی عزت کرتا ہے سب سے بڑی بات وہ ایک مضبوط انسان ہے' کچھ

ٹائم پہلے ملائکہ کیلئے از حف نے رشتہ بھیجا تھا سب کو بہت پسند آیا از حف لیکن ملائکہ راجا کو نہیں بھلا پارہی تھی

اسلئے اس نے منع کر دیا تھا

'میں اب اس معاملے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی میرا فیصلہ نہیں بدلے گا' وہ اسپاٹ انداز میں کہتی اندر جا چکی

تھی پیچھے ان تینوں نے تاصف سے اسے دیکھا

عائشہ اس کے پیچھے جانے کیلئے اٹھی لیکن زاشی نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اشعر بھی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا

'لالہ رخ کو تو تم جانتی ہی ہو گی' اس نے عائشہ پر تنزکا تیر چلایا جو اس کے اندر پیوند ہوا وہ آنکھیں پھیر گئی

'کبھی سوچا بھی ہے کہ جو بکو اس تم نے کی تھی اسکا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے' اشعر نے غصہ سے کہا تو اسکی آنکھیں جھک

گئیں

'کوئی غلط بات بھی نہیں کی تھی میں نے اس کی وجہ سے سب ہوا تھا اس سب کی ذمہ دار وہی ہے' اس کی آواز لرز

رہی تھی کیونکہ اسکا لہجہ بھیک گیا تھا آنسوؤں سے

'تم دکھ میں تھیں مانا میں نے لیکن کیا ایسا بھی کونسا دکھ ہو گیا تھا کہ اسے مرنے کا بول بیٹھیں مجھے ایک بات بتاؤ سو نیا

کے بھائی نے اسے کچھ نہیں کہا ملائکہ نے اسے کچھ نہیں کہا تو تم کیسے کچھ کہہ سکتی ہو تمہارے ساتھ کونسی انہونی

ہو گئی 'وہ چیختے ہوئے اسکا ہاتھ جھٹک گئی آج کا دن کوئی کیسے بھول سکتا تھا آج اس شیرنی کی سا لگرہ تھی ایک بار پھر سے زخم تازہ ہوئے تھے

'ہاں میں مانتی ہوں اس نے کچھ نہیں کیا لیکن یہ بھی تو دیکھو جب سے وہ گئی ہے کچھ مسئلے نہیں ہوئے سب ٹھیک ہو گیا ہے بہت جلد ملا نکہ اور تمہاری شادی کر دیں گے سب ٹھیک ہو جائے گا' عائشہ آنسو صاف کرتی آرا کو اٹھاتی اندر چلی گئی

'یہ دیکھو زاشی' اشعر نے اس کے سامنے اپنا موبائل رکھا جس پر ایک انسان کی تصویر شوہر ہی تھی جو دکھنے میں پٹھان کے رہا تھا

'کیا کروں اسکا' اس نے نا سمجھی سے پوچھا

'یار یہ بندہ کہہ رہا ہے کہ اس نے مالا کو دیکھا ہے' اس نے بات صاف کی

'اسے کیسے پتا کہ ہم لالی کو ڈھونڈ رہے ہیں' اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا

'یار یہ بندہ میرا دوست ہے یہ بھی ہیکر ہے اس میں نے مالا کی تصویر دکھائی تھی' مکمل وضاحت دی تو وہ سر ہلا گئی 'لیکن کہاں' زاعشہ نے سوال کیا

'پشاور' ایک آنکھ ونگ کرتے کہا تو دونوں مسکرا دیے

'اب تو جانا پڑے گا' وہ بھی ہنستے ہوئے اندر چلی گئی پیچھے وہ اپنے کام میں مگن ہو گیا

اشعر ایک کمپنی کیلئے ہیکنگ کا کام کرتا تھا زاعشہ بھی ایک کمپنی کیلئے ایڈٹینگ کا کام کرتی تھی آن لائن



میر کرچی میں موجود تھا علی کے ساتھ دونوں پہلے جنید کی قبر پر گئے فاتحہ پڑھیں اور دعا کر کے علی کے پرانے گھر چکے گئے وہ وہیں رکنے والے تھے

جنید کی کمپنی جو اسکا کزن فیاز چلا رہا تھا میر نے اس کمپنی میں سے شیئرز خریدے تھے اور پھر اسی کے ساتھ مل کر وہاں اپنی کمپنی سیٹل کرنے کا ارادہ رکھ رہا تھا علی بھی اسکے ساتھ تھا ہر معاملے میں

ابھی وہ دونوں کیمین میں کھڑے کھانا بنا رہے تھے علی سلپ سے ٹیک لگائے کھڑا میر کو دیکھ رہا تھا سنجیدہ چہرہ گہری آنکھیں عنابی ہونٹ جنھوں نے اب سگریٹ پینا سیکھ لی تھی چہرہ ویسا ہی تھا دلکش شاید لمبی نیند نے مزید نکھار دیا تھا

'ویسے تو آج بھی ہزاروں لڑکیوں کا کرش ہے' علی نے مسکرا کر کہہ اتوا اسکے چہرے پر مسکراہٹ آ کر غائب ہوئی 'تو بتا کس پری کے چکر میں ہے آج کل' اس نے باؤل میں انڈا پھینٹتے ہوئے کہا

'ایک ہی تو پری ہے بس اسے ہی چاہتا ہوں' وہ اب بھی مسکرا رہا تھا

'میرے ابا کو اپنا ابا بنانے کی کیا ضرورت تھی' وہ شوخ ہوا تھا لیکن سنجیدہ لگ رہا تھا

'کیوں تمہارے ابا میرے ابا نہیں ہو سکتے' علی نے آئیر واچ کا کر کہا

'کیوں تم میری بیوی ہو جو میرے ابا تمہارے ابا ہوں گے' اسکی بات پر علی کا قہقہہ گونجا
'کیوں میں تمہاری بیوی نہیں ہو سکتا' علی نے اسکے پاس آکر کہا تو میر نے غور سے اسے دیکھا اور سلپ پر رکھا ثابت
اندھا اسکے سر پر پھوڑا

'بلکل نہیں ایسی بیوی سے اچھا ہے میں خود کشی کر لوں' تنزیہ انداز میں کہتا وہ سنگ میں ہاتھ دھونے لگا پیچھے کھڑے
علی کو خود پر سے بدبو آنا شروع ہو گئی تھی وہ ابکائیاں کرتا ہوا کمرے میں چلا گیا

ٹیلی فون رنگ ہوا کوئی سیڑھیاں اتر کر بھاگتا ہوا آیا اور جھٹ سے فون اٹھایا
'ہیلو' بے صبری سے کہا

'آرہی ہو تم کب' خوشی اسکی آواز سے جھلک رہی تھی سامنے والے نے بات کہتے ہی فون کا ٹاؤہ چمکتی ہوئی اٹھی
'ہانم وہ آرہی ہے' گل نے چیختے ہوئے کہا تبھی کوئی سامنے والے کمرے سے نکل کر آیا سفید لباس سر پر اچھے سے
دوپٹہ پن تھانورانی چہرہ جو خوشی سے چمک رہا تھا اپنے ارد گرد شال لپیٹے وہ باوقار سی چلتی ہوئی آئیں
'جاؤ گل تیاریاں کرو! پوری حویلی چمکا دو آج عرصے بعد وہ آرہی ہے' ہانم نے رعب دار آواز میں کہا تو گل سر کو خم
کرتی ملازموں کے سر پر جا پہنچی پیچھے ان کی زبان سے بے ساختہ دو جملے نکلے تھے

شب انتظار کی کشمکش میں نہ پوچھ کیسے سحر ہوئی

کبھی ایک چراغ جلا دیا کبھی ایک چراغ بجھا دیا



تبھی اوپر سے کوئی خوب رو سا پٹھان اترتا ہوا آیا کنجی آنکھیں سفید رنگ جس میں سرخ رنگ کی آمیزش تھی یہ تھا
زاویار حیات خان اس گھر کا چشم و چراغ جس کی کچھ مہینوں پہلے گلزار عرف گل سے شادی ہوئی تھی ہانم اور مرحوم
حیات کا اکلوتا بیٹا

'سلام ہانم' وہ لوگ ہانم کو نام سے ہی پکارتے تھے

'و سلام زاویار آؤ ناشتہ کرو' انہوں نے ڈائمنگ ٹیبل کی طرف اشارہ کیا تو وہ مسکراتا ہوا بیٹھ گیا پھر ایک نظر گل اور
ہانم کو خوشی تو دونوں کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی

'مہ خبرہ دہ (کیا چل رہا ہے)' اس نے آنکھوں کو چھوٹا کرتے ہوئے پوچھا اسکی بات پر گل نے اسکی طرف دیکھا
لیکن اسکی تھوڑی دیر پہلے والی حرکت پر سرخ ہوتی رخ پھیر گئی اسکے رخ پھیرنے ہر زاویار نے مسکراہٹ دبائی
'یووک راہی (کوئی آنے والا ہے)' ہانم نے سربراہی کر سی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو زاویار نے حیرت سے پہلے ہانم کو
دیکھا اور پھر سوالیہ نظروں سے گل کو دیکھا تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی دیکھتے ہی دیکھتے زاویار کی بے یقینی خوشگوار حیرت
میں بدل گئی

'اسکا مطلب میں باپ بننے والا ہوں' وہ خوشی سے چیخ اٹھا اسکی بات پر گھر کے ملازموں اور ہانم نے مسکراہٹ دبائی
جبکہ گل نے گھور کر اسے دیکھا

'صبر بچہ صبر ابھی تو کوئی اور آرہا ہے' انہوں نے ہنس کر کہا
'کون آرہا ہے' وہ واقعی نہیں سمجھا تھا تو ہانم نے اسکے منہ میں سیب کی پھانک رکھتے ہوئے کہا
"لالہ رخ آرہی ہے"



میر آج جنید کے آفس جارہا تھا اس کے ساتھ علی بھی تھا وہ ریڈ شرٹ پر بلیک کورٹ اور بلیک پینٹ پہنے خوب رو لگ
رہا تھا علی نے وائٹ شرٹ کے ساتھ بلو جینز پہنی تھی آنکھوں پر دبنگ والے گوگلز کی طرح کا نظر کا چشمہ لگا تھا
'فائلز لے لیں ساری' علی نے میر سے پوچھا

'ہاں لے لی ہیں اب چلو' میر کے کہنے پر دونوں گاڑی میں آ بیٹھے علی ڈرائیونگ کر رہا تھا جبکہ وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا
آتے جاتی گاڑیوں سڑکوں اور لوگوں کو دیکھ رہا تھا کتنے عرصے بعد آیا تھا وہ یہاں کچھ بدل گیا تھا کچھ ویسا ہی تھا اور
پھر دماغ یا پھر دل نے کسی کی دھندلی سی تصویر بھی دکھائی تھی اسکی باتیں بھی یاد آئیں تھیں اور اتنی شدت سے یاد
آئیں تھیں کہ وہ بے چین ہو گیا تھا ماتھے پر بل پڑے تھے وہ اسے یاد نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن یہ کمبخت دل کب کسی

کی سنتا تھا اس نے ڈیش بورڈ سے پانی کی بوتل اٹھائی اور دو گھونٹ بھرے اب کچھ سکون ہوا تو ہونٹ مسکرا اٹھے
اتنی بری یاد بھی نہیں تھی بلکہ حسین یاد تھی

'کیا سوچا جا رہا ہے' علی نے یوٹرن لیتے ہوئے جب میر کو کھوئے کھوئے دیکھا تو پوچھے بغیر نہیں رہ سکا
'راہی' بے ساختہ اسکے ہونٹوں نے اس کا نام لیا تھا علی چونک گیا میر بھی اپنی بے اختیاری ہر شرمندہ ہوا
'بیوی کو ہی سوچ رہا ہے' ناکسی غیر کو تو نہیں' علی نے اسکی شرمندگی کو ہوا کیا

'پہلے جیسی بات نہیں رہی' ناب' تنز کرتے ہوئے اس نے دوبارہ اپنی نظریں باہر کی طرف موڑیں تبھی گاڑی جنید
ملٹی نیشنل کمپنی کے سامنے رکی تھی علی نے گاڑی پارک کی اور دونوں ہنستے ہوئے باہر نکلے آنے جانے والے لوگوں
نے رک کر انہیں دیکھا تھا کئی لڑکیاں مسکرا اٹھی تھیں لیکن بھی دونوں ہی کمیڈ ہیں بلکہ ایک تو میر ڈھے اور
دوسرا گرا پڑا مجنو

دونوں ایک دوسرے کی ہمراہی میں چلتے ہوئے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی جنید کا کزن فیاز کھڑا تھا وہ شاید ان
دونوں کا ہی انتظار کر رہا تھا رسمی سلام دعا کے بعد وہ لوگ میٹنگ روم کی طرف بڑھے تھے یہ میٹنگ روم سارے
اسٹاف ممبرز کے کیمین سے ہوتا ہوا آتا تھا تبھی وہاں کھڑے ایک نفوس بری طرح ٹھٹھک گیا تھا
رابعہ جو اپنے آفس میں بیٹھی کام کر رہی تھی کہ اچانک اس کے دل کی دھڑکن بڑھی تھی اس کے ماتھے پر پسینے کی
بوندیں نمایاں ہوئی تھیں تبھی نظر بھٹک کر گلاس وال پر گئی جہاں علی کے پیچھے وہ آرہا تھا وہ بے یقینی سی دیکھتی ہوئی
اٹھ کھڑی ہوئی اور قدم قدم چلتی گلاس وال کے سامنے آئی ہاں وہی تھا وہ ٹھیک ہو گیا آنکھوں سے ایک کے بعد

ایک آنسو گرا تھا کہ اس کا نقاب گیلیا ہو گیا اور خوشی کی انتہا پتا ہے کسے کہتے ہیں کہ رابیچہ کھڑے کھڑے سجدے میں گری تھی اور پھوٹ پھوٹ کر روئی یہ اس کا صبر تھا اور اب الحمد للہ میں بدلہ تھا
میر کی نظروں نے بھی یہ منظر دیکھا تھا لیکن وہ پہچان نہیں پایا لیکن اس کا اس طرح سجدے میں گرنا وہ سانس روک گیا تھا وہ سمجھ نہیں پایا کہ وہ ادا اس ہے یا خوش ہے اسلئے رخ پھیر کر اندر کی طرف بڑھ گیا لیکن یہ صرف وہی جانتا تھا کہ رخ پھیرنا کتنا مشکل تھا

'وہ آگیا مجھے پتا تھا وہ آئے گا شکریہ اللہ آپ کا بہت بہت شکریہ' وہ سجدے میں گری خدا سے مخاطب تھی ہائے یہ انصاف اور یہ گناہ



کسی گھر کے باہر پانی کا نلکا لگا تھا جس پر فی سبیل اللہ لکھا تھا اس نے وہاں بیٹھ کر آنکھوں پر سے چشمہ ہٹایا پھر نلکا کھولا اور ہاتھوں پر لگی مٹی صاف کی پھر چہرے پر موجود ننھی خراشوں سے نکلتا خون اور جگہ جگہ لگی مٹی صاف کی اب چہرہ واضح ہوا تھا وہاں سے گزرتے آدمیوں اور عورتوں نے اسے دیکھا تھا مرد تو مرد عورتیں بھی ہنس کر گزر جاتیں کچھ مردوں نے تو سبحان اللہ تک کہہ دیا تھا اس نے ہونٹوں کو گول کیا اور مدھم سی سیٹی بجائی وہ گاتی اچھا

نہیں تھی بس لیکن اسکی گنگناہٹ اور بانسری کو سیٹی کے طرز میں بجانا بہترین جانتی تھی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تو کسی کی آواز کانوں سے ٹکرائی

'لالا' یہ چار سالہ بچہ اٹیل عرف چنکو تھا چنکو نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا 'ریش (ریس) جیت گئی لالا' وہ خوش تھا کیونکہ اسی کی خواہش کی وجہ سے اس نے پشاور میں ہونے والی گھوڑ سواری میں حصہ لیا تھا کتنی بار گری تھی وہ لیکن اس سے کوئی جیت جائے ایسا تو وہ ہونے نہیں دے سکتی تھی

وہ بدلی تو اب بھی نہیں تھی بات بات پر مسکراتا بے تحاشہ بولنا کرکٹ کھیلنا اپنے بھائی پر اس نے دنیا ختم کر دی تھی عجیب بات تو یہ تھی کہ وہ دن بادن خوبصورت سے خوبصورت ہوتی جا رہی تھی وہ اب پوری کوثر نواب بن گئی تھی اسکے چہرے کی معصومیت بڑھ گئی تھی وہ اب بھی چھوٹی سی بچی لگتی تھی پچیس سال کی ہو گئی تھی وہ لوگوں کے نزدیک اسکا ایک بیٹا بھی تھا پھر بھی کوئی اتنا فٹ کیسے ہو سکتا تھا اب انہیں کیا پتا کہ وہ ایک فاسٹر ہے

'اب ہمارا انعام' اس نے ایک آبرو اچکا کر پوچھا
'وہ گھر پر ہے' معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا ڈرامے باز بہت تھا وہ ہر بات پر ڈرامے لالی اسکی ہر حرکت اچھے سے سمجھ رہی تھی

'دو قدم چلنے میں بھی مسئلے ہو رہے ہیں' اس نے مصنوعی غصے سے کہا تو اس نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا 'اسلئے تمہیں چلنا سکھایا تھا تا کہ تم بڑے ہو کر ہمیں یہ دن دکھاؤ' اس نے آنکھیں دکھائیں تو وہ برا ماننا ہوا زمین پر بیٹھ گیا اور زور سے چیخا

'شیر خان' ابھی وہ چیخا ہی تھا کہ وہ دس سالہ لڑکا دوڑا چلا آیا لالی نے گھور کر اس آفت کو دیکھا
'کیا ہوئی ہے چھوٹے خان کو ایسے زمین پر کیوں بیٹھی ہے' پٹھانی لب و لہجے میں بولتا وہ لالی سے اقتسار کرنے لگا چنکو
کو وہاں سب چھوٹے خان کہتے تھے کیونکہ اسکا حسن سب سے انوکھا تھا اس قدر خوبصورت تھا وہ کہ لالی کو اسکا
بوڈی گارڈ بن کر گھومنا پڑتا تھا

'کچھ نہیں شیر خان ڈرامے کر رہا ہے یہ تم جاؤ' دانت پیستے ہوئے اس نے اسے بھگانا چاہا کیونکہ وہ واقعی شیر تھا
'تم امارے چھوٹے خان کو پریشان کرتا ہے نا سلئے وہ ایسے رورہی ہے' مذکر کو مومنٹ کرنا اور مومنٹ کا مذکر کرنا یہ تو
یہاں کے لوگوں کا کام تھا اٹیل مزے سے دونوں کو دیکھ رہا تھا

'لے ہماری باپ معاف کر دے ہمیں اب آؤ' اس نے ہاتھ جوڑ کر اسی کے انداز میں شیر خان سے معافی مانگی اور
پھر چنکو کے آگے ہاتھ پھیلائے تو وہ اچھل کر اسکی گود میں چڑھا لالی نے ایک ہاتھ اسکی کمر پر اور دوسرا ہاتھ اسکی
ٹانگوں پر باندھا اور اسے گود میں اٹھایا اور قدم گھر کی طرف بڑھانے لگی چنکو نے اسکے کندھے پر اپنا سر رکھا
'تھک گئے آج' اسکو اتنی جلدی خاموش ہوتا دیکھ اس نے پوچھا

'بہت شارا' کہتے کے ساتھ دونوں ہاتھ اسکی گردن کے گرد باندھے

'لیکن گھوڑ سواری تو ہم نے کی تھی آپ کیسے تھک گئے' لالی نے اسے چھیڑا تو اس نے سر اٹھا کر اسے گھورا
'میں لالا لا چنچ رہا تھا' اس نے منہ بنا کر اپنا کارنامہ بتایا جس کی وجہ سے وہ تھک گیا تھا لالی نے ہونٹوں کو گول کیا وہ
'اچھا ہمارے باپ سوری' وہ جب تھک جاتا تھا تو بہت زیادہ چڑ جاتا تھا

'میں باپ نہیں ہوں تمہارا' اسکی بات پر لالی نے اسے دیکھا

تو پھر کون ہو' اب وہ اسے چھیڑ رہی تھی

'میں تو شوہر ہوں' اس نے مزے سے کہا جب کہ اسکی بات کر لالی کا قہقہہ گونجتا تھا

'کون ہو پھر سے کہنا' اس نے ہنستے ہوئے ہی کہا

'میں تمہارا شوہر' چٹکونے ایک ہاتھ سر پر مار کر کہا تو لالی کا ایک دفعہ پھر قہقہہ گونجا

'بابا بابا شوہر' رر رر اب اپنی ہائیٹ تو دیکھ شوہر' وہ مسلسل ہنس رہی تھی اور چٹکوا سے ہنستا دیکھ کھکھلا رہا تھا دونوں ایک

جیسے تھے پاگل



میٹنگ روم میں سب موجود تھے میرا ایک ہاتھ ٹیبل پر رکھے کرسی پر بیٹھا کرسی کو ہلکا ہلکا گھوما رہا تھا اسکی ساری توجہ

تھوڑی دیر پہلے والی لڑکی پر تھی علی بھی اس کے برابر میں بیٹھا تھا سامنے فیاز بیٹھا تھا اور دو چار آفس ورکرز تھے

تبھی کوئی دروازہ دھکیل کر اندر آیا میر کی نظر زرا سی اوپر اٹھی وہ وہی لڑکی تھی

رابعہ خود کو اچھے سے پریزینٹیشن کیلئے تیار کر رہی تھی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے لیکن آج کی میٹنگ ضروری

تھی ورنہ وہ منع کرنے والی تھی

'میریہ ہمارے آفس کی سب سے اچھی ورکر ہیں مس رابعہ خان' اس نام پر علی اور میر نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا

'ایک نام کے بہت سے لوگ ہوتے ہیں' علی نے اسے اور خود کو تسلی دی تو میر سر ہلا گیا تھوڑی دیر بعد رابعہ نے پریزنٹیشن دینا اسٹارٹ کی اسکے ہاتھ اور آواز کانپ رہی تھی میر بہت غور سے اسکی ایک ایک حرکت دیکھ رہا تھا جب اسکی پریزنٹیشن اینڈ ہوئی تو فیاز نے سوال کیا

'مس رابعہ کیا آپ ٹھیک ہیں اگر آپ ٹھیک نہیں ہیں تو میرا ڈرائیور آپ کو گھر چھوڑ دے گا' اس نے سخی دل سے کہا تو میر مٹھیاں بھینچ گیا جان جو گیا تھا کہ وہ رابعہ خان نہیں رابعہ گیلانی ہے اسکی بیوی اور وہ فیاز کی آنکھوں میں رابعہ کیلئے پسندیدگی بھی دیکھ رہا تھا (پاکستانی پریسیو مرد نفرت ہے اس سے لیکن پسند بھی وہی ہے)

'نہیں تھینک یوسر میں خود چلی جانوں گی' وہ کہتے ہوئے فائل اٹھاتی باہر نکل گئی میر ایکسیوز کرتا اس کے پیچھے آیا وہ روم سے باہر نکلی ہی تھی کہ اسکے پیچھے آتے میر نے اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے پلر سے لگا یا رابی کی آنکھوں میں اچانک سے خوف اتر اٹھا اسے دیکھ کر

میر نے ایک ہاتھ پلر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلی اسکے نقاب میں ڈال کر اسکا نقاب ہٹایا تو رابعہ بوکھلائی چہرہ جھکانا چاہا لیکن اس نے اسکی چن ہر ہاتھ رکھ کر چہرہ اوپر کیا تو آنکھوں سے آنسو بہہ گئے

'کیا کر رہی ہو یہاں' اسکا لہجہ سرسرا تا ہوا لیکن چبھتا ہوا تھا

'جواب کرتی ہوں یہاں' بھیگے لہجے میں کہا لیکن آنکھیں اسکی آنکھوں سے ہٹنے سے انکاری تھیں وہ بناپلک جھپکائے
اسے دیکھ رہی تھی

'سنا ہے خدا نے تم سے جنت چھین لی' وہ اپنے بچے کے بارے میں کہہ رہا تھا اسکو دکھ تھا لیکن سامنے کھڑی لڑکی کو
اذیت دینے کا اپنا ہی مزا تھا اسکی بات پر رابعہ کی محویت ٹوٹی تھی بری طرح تڑپ گئی تھی وہ اس بات پر سسکی کو
حلق میں ہی روکا اور دل میں سامنے کھڑے انسان کو سفاک کہا تھا

'ہٹیں مجھے گھر جانا ہے' اس نے نکلنا چاہا لیکن میر نے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھ کر راستے بند کئے
'درد ہوا تمہیں دل پر لگی میری بات' تمسخر اڑا رہا تھا وہ اسکا

'ہاں ہو رہا ہے درد ابھی سے نہیں پانچ سالوں سے جب تم نے میرے باپ کو مارا تھا بنا کسی قصور کے' وہ غرراتی ہوئی
اسے دھکا دینے لگی تو اس نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے

'مجھ سے جیتنا آسان نہیں ہے نا کیا کرو فالتو کوششیں' اس نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ زور سے جھٹکے
'واقعی تم سے جیتنا آسان نہیں ہے تم نے تو لالہ رخ کو نہیں چھوڑا مجھے کیا چھوڑو گے' اس بار وہ اسکا تمسخر اڑاتی اپنا
نقاب ٹھیک کر کے اس کے برابر سے نکلتی جا چکی تھی پیچھے اس نے ایک ہاتھ زور سے اس پلر کر مارا



ازحف نوک کر کے اس نے آفس میں داخل ہوا جہاں وہ کھڑکی سے باہر کے نظارے دیکھ رہا تھا ٹھنڈی ہوا اس کے جسم سے ٹکرا رہی تھی لیکن احساس کسے تھا

'سر' ازحف نے اسے بلایا تو وہ چونک کر پلٹا

'ہاں کہو' سنجیدگی سے وہ آکر ٹیبل پر بیٹھ گیا ازحف اس کے سامنے کھڑا تھا

'سر آپ نے صحیح کہا تھا اشعر کے موبائل سے کچھ انفارمیشن ملی ہے' اس نے کہتے کے ساتھ ٹیبلیٹ اس کے سامنے کیا جہاں کسی آدمی کی تصویر تھی

'سر یہ اشعر کے ساتھ کام کرتا ہے بلکہ اس کا دوست ہے اس کے کہنے کے مطابق میم پشاور میں ہیں انہیں وہاں دیکھا گیا ہے' اشعر نے ساری تفصیلات اس کے سامنے رکھیں تبھی کھڑکی سے اڑتا ہوا روش اندر آیا اور اس کے کندھے پر بیٹھ گیا لالی جانے سے پہلے اسے لوٹا کر گئی تھی ایک پنجرے میں بند کر کے اسے غازی کو واپس بھیج دیا تھا

غازی نے اپنے کندھے پر بیٹھے روش کو دیکھا تو اس نے پر ہلائے

'ٹھیک ہے ازحف ڈھونڈو اسے پلزز مجھ ہر رحم کرو بہت مشکل ہو گیا ہے اکیلے زندگی گزارنا ہر حال میں چاہیے مجھے وہ آخر میں اس کے لہجہ میں جنونیت آگئی تھی وہ سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا غازی نے کندھے کو ہلایا تو روش اڑتا ہوا اس کی کرسی کی بیک پر جا بیٹھا

'اگر مجھے پتا ہو تا کہ اس دن میرا چانک پینک کر جانا اسے بدگمان کر دے گا تو میں اسے سب کچھ بتا دیتا لیکن مجھے تب کچھ سمجھ ہی نہیں آیا' اس کی بات پر روش بھی سر جھکا گیا جیسے وہ بھی ادا اس تھا

'ایک دفعہ اسے آ لینے دو واپس اس بار تو اس شیرنی کیلئے ایک پنجرہ بنوائوں گا پھر نکل کر دکھائے ایسا قید کروں گا کہ پناہ مانگے گی مجھ سے' وہ بے تحاشہ غصہ تھا اس پر سامنے بیٹھا روش بھی اسکی حالت پر افسوس کر رہا تھا

وہ چنکو کو اٹھائے حویلی میں داخل ہوئی تھی حویلی کو دیکھ کر اس کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے کیونکہ حویلی چمک رہی تھی تبھی ہانم باہر آئیں

'اسلام و علیکم ہانم کیسی ہیں آپ' لالی نے انہیں گلے لگاتے ہوئے پوچھا تو انہوں نے اس کے سر پر بوسہ دیا 'ام تم کو دیک کر ہی ٹھیک ہو جاتی ہے' انکی بات پر چنکو نے اس کے کندھے پر سے سراٹھا کر انہیں دیکھا 'لالا کہتی ہے میں دوفت (فٹ) کا اوں پھر نظر کوں نی آتا' خفگی سے کہتا ہوا وہ واپس اس کے کندھے پر سر رکھ گیا تھا اسکی بات پر لالی نے ہانم کو دیکھ کر کندھے اچکائے

'اب دوفٹ کا بندر لالا کی گردن میں چہرہ چھپائے گا تو نظر کیسے آئے گا' پیچھے سے آتے زاویار نے اسکا آخری جملہ سنا تھا

'میں بندر نی لالا کا شور (شوہر) اوں' اسکی بات پر لالانے بے شرمی سے دانت نکالے جبکہ زاویار کا قہقہہ گونجا اور ہانم نے لالی کو گھورا

'یہ سب سکھا رہا ہے تم بچے کو' اسے ڈانٹا تو وہ ہنس دی

'اب جس کی صحبت میں رہے گا تو یہی ہو گا کیسی ہولالہ رخ' اندر سے آتی گل نے اسے پکڑ کر زور سے گلے لگایا

'ہم ٹھیک ہیں گل جان آپ سب بتائیں' وہ سب باتیں کرتے کرتے اندر داخل ہوئے تو چنکو اچھل کر اسکی گود سے اتر اور بھاگتا ہوا ڈائینگ ٹیبل پر جا بیٹھا

'چلو چلو کھانا دو جلدی' آنکھوں میں چمک لئے وہ ٹیبل پر سچی ڈیشنر دیکھ رہا تھا ان ڈیشنر کو دیکھ کر تولالی کی آنکھیں بھی چمک اٹھیں جلدی سے آکر چنکو کی برابر والی چئیر کھینچ کر بیٹھی

'بسم اللہ... آگے کا آتا ہے' وہ دعا بھول گیا تھا اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے لالی کی طرف دیکھا

'بسم اللہ الرحمن الرحیم' لالی سے پہلے ہانم بولیں پھر چنکو نے دہرایا سب اپنی جگہوں پر بیٹھ چکے تھے لالی سیدھا مقابلے سے یہیں آرہی تھی اسکے چہرے اور ہاتھوں پر لگیں خراشیں وہ سب دیکھ رہے تھے

'نانو لالاریش جیت گئی' چنکو کی چہکتی آواز اور بات پر سب نے ٹھٹک کر لالی کو دیکھا جو چنکو کو گھور رہی تھی 'کونسا ریس لالا' گل نے حیرت سے نکلنے کے بعد پوچھا

'گھوڑے والی ریش مامی' اس نے ایک دفعہ پھر کہا جبکہ لالی بے بسی سے سب کو دیکھ رہی تھی 'تبھی یہ منہ سو جی پڑی اے' ہانم نے افسوس سے کہا

'لالہ رخ گھوڑا ہو کر گھوڑی پر بیٹھتا اے تم' گل نے بھی اپنا افسوس ظاہر کیا

'محترمہ ہم گھوڑا نہیں گھوڑی ہے اور وہ گھوڑی نہیں گھوڑا ہے' لالی نے بے بسی سے ہی اسکی اردو ٹھیک کرائی

'یار مجھے بھوک لگ رہی اے' چنکو نے سب کا دھیان اپنی طرف کروایا تو لالی نے اپنی چٹیر اسکی طرف کھسکائی اور اس کی پلیٹ میں پلاؤ ڈالا اور پھر ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر اسے کھلائے اور پھر خود کھائے وہ ہاتھ سے کھانے کا شوقین تھانوا سپون

اشیل لالی کو اپنی ماں مانتا تھا اور کچھ وجہ یہ بھی تھی کہ اس نے اسے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا وہ اپنے بابا کا بھی پوچھتا تھا جس کے بارے میں لالی نے اسے یہ کہا تھا کہ اسکے بابا ہم سے ناراض ہو گئے ہیں اور وہ انہیں منارہی ہے لیکن وہ مانتے نہیں ہیں بابا کا نام بھی بتایا تھا لالی نے اور پتا ہے کون تھے اسکے بابا غازی اور نگزیب،، باقی ہانم اسکی نانو زاویار ماموں اور گل مامی



زاعشہ خاموش بیٹھی تھی آج اسے سونیا بہت یاد آرہی تھی اسکی باتیں اسکا خود کو بے حد حسین کہنا اسکا کام چور ہونا سب یاد آرہا تھا کتنے سال ہو گئے تھے مناسب کو بچھڑے ہوئے تین سال پہلے امی بچھڑ گئیں پھر سونیا اور پھر لالہ رخ اور اسکے ساتھ ہی گھر بھر کی رونق چنکو بھی چلا گیا

یقیناً اسکی نظر آسمان کی طرف اٹھی تو کانوں میں کسی کی باتیں اور اسکا عکس لہرایا
'کیا ہوا زاشی' لالی نے فکر مندی سے پوچھا تو اس نے جھٹ سے اپنے آنسو صاف کیے

'بس یار امی بہت یاد آرہی ہیں' غمگین لہجے میں کہتی وہ اسے تڑپا گئی تھی

'اچھا! اچلو تمہیں ایک بات بتاتے ہیں' لالی نے جوش سے کہا تو اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

'وہ دیکھو' اسکے آسمان کی طرف اشارہ کرنے سے اس نے اوپر دیکھا 'جو تار سب سے زیادہ چمک رہا ہے وہ تمہاری

امی ہیں' اس نے مسکرا کر گویا بات ہی ختم کر دی زاشی کی اداسی کی جگہ اب حیرت نے لے لی وہ یہ سب بھی سوچتی

ہے وہ اندر سے کتنی معصوم تھی)

وہ اسکی باتیں یاد کر کے مسکرا اٹھی اور پھر آسمان پر سب سے زیادہ چمکنے والے دو ستارے ڈھونڈے اور پھر ایک

آئمہ کا اور دوسرا سونیا کو دیا اور اب اسکا دل ہلکا ہو گیا تھا کیونکہ اب اسے لگا کہ واقعی وہ دونوں اسکے سامنے ہیں لیکن

بس زرا سے دور ہیں تبھی نظر پورے آب و تاب سے چمکتے ہوئے چاند پر گئی تو اب کی بار وہ گہری مسکرائی تھی یہ

ہے میری لالی

Novel Galaxy



انعم رئیس: آؤ تمہیں تین سال پہلے ہونے والا ایک واقعہ سنائیں

جب ہر طرف آگ ہی آگ تھی ہر طرف موت ہی موت تھی ایسے میں کوئی تھا جس کے اندر یہ آگ طوفان بن رہی تھی اور وہ اسفندیار تھا وہ جان گیا تھا کہ یہ آگ اسابیل عثمانی نے لگوائی ہے

اسبیل اور اسفندیار نے پلین بنایا تھا لالی سے سب کچھ چھیننے کا اور پھر اسے بے بس کر کے اسفند اسے حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن ان دونوں کے پلین میں آگ لگانا شامل ہی نہیں تھا تو پھر آگ لگائی کس نے اتنی بڑی پلیننگ کوئی عام انسان تو ہر گز نہیں کر سکتا ویسے بھی اسفندیار حسن کو اس کام کا بھاری ہر جانا ادا کرنا پڑتا اگر وہ یہ کام کرتا کیونکہ پولیس والوں کے ساتھ ساتھ اس صوبے کا وزیر اعلیٰ بھی اسکے پیچھے تھا اسلئے آگ لگتے ہی سارا الزام اس پر آیا وہ چھپتا چھپاتا دھر پہنچا تھا وہ سب جانتا تھا کہ آگ کس نے لگائی ہے اس سے پہلے کسی کو کچھ بتاتا کسی نے اسے جلتی ہوئی آگ میں دھکیل دیا تھا اور پتا ہے کس نے اسابیل کے خاص ملازم رجب عرف راجا نے

ہاں بالکل ٹھیک دراصل راجا اسابیل کے ساتھ نہیں لالی کے ساتھ فراڈ کر رہا تھا جب اس نے اسفند کو آگ میں دھکیلا تو اسفندیار نے اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا تھا وہ دونوں لالی کے گھر ہی کھڑے تھے راجا نے ان سب کو بچایا بھی ایک مقصد کے تحت تھا تاکہ اس پر کسی چیز کا الزام نہ آئے وہ سونیا کو بچاتا کہ اس پر فائوس آگرا اور دوسری وجہ ان لوگوں کو بچانے کی یہ بھی تھی کہ اسابیل اس سب کا الزام لالی پر لگوانا چاہتا تھا کہ اسکی فیملی کو کچھ کیوں نہیں ہوا اور باقی سب مر گئے اسے کہتے ہیں پری پلینڈ گیم سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی ناٹوٹے

لالہ رخ اس واقعے سے تین دن پہلے جان گئی تھی کہ راجادھو کا دے رہا ہے کیونکہ اس نے بہت ہی چھپکے سے اسائیل اور راجا کی باتیں سن لی تھیں وہ کیوں یہ نہیں جان سکی کہ جو اپنے مالک کا ناہوا وہ کسی اور کا کیا ہوگا اسلئے اسکی موت پر اسے زرہ برابر دکھ نہیں ہوا تھا بھلا دھوکے بازوں کیلئے دکھ کیسا

اور پھر اس کے بعد لالی نے کھیلا تھا آگ کا کھیل اس نے کیا تھا انصاف اپنی ماں کا آئمہ کا اپنی بہنوں کا اور اس ہر انسان کا جس نے اسائیل کی وجہ سے بھاری نقصان اٹھایا تھا

یہ واقعہ تھا 30 نومبر کا وہ اپنے باپ کے آفس کی سامنے والی بلڈنگ کے روم نمبر 313 میں موجود تھی کہنے کو تو ساری پر اپرٹی اسکی تھی وہ چاہتی تو چھین سکتی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے پر اپرٹی چھینی تو اسائیل پھر سے کچھ بھی کر کے پر اپرٹی ہتیا لے گا اسلئے اس نے شطرنج کے اصولوں کی طرح چال چلی تھی اسائیل نے اپنی دفعہ پھر تاش کھیلا تھا یہ جانے بغیر کے لالی شطرنج کی طرح ہے الجھی ہوئی

لالہ رخ کی نظریں سامنے بلڈنگ پر تھیں تبھی فون اٹھایا اور ایک نمبر ملایا 'اس بلڈنگ میں بومب ہے اگر دس منٹ کے اندر اندر بلڈنگ خالی نہ کرائی تو نقصان کے ذمہ دار تم خود ہو گے' وہ کہہ کر رکی تبھی سامنے سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہے

'مافیہ' کہتے کے ساتھ فون کا ٹا نظریں اب بھی سامنے بلڈنگ پر تھیں تبھی وہاں ہل چل ہوئی تھی ایک کے بعد ایک شخص بلڈنگ سے نکلتا ہوا نظر آیا اور صرف نو منٹ میں ہی بلڈنگ خالی ہو گئی تھی

تبھی لالی نے دس سے الٹی گنتی گنی تھی اور اسکے ایک کہتے ہی سامنے کھڑی بلڈنگ زمین بوس ہوئی اتنا بڑا بومب بلاسٹ تھا کہ آس پاس کا علاقہ بھی ہل گیا تھا یہاں تک کہ وہ جس بلڈنگ میں کھڑی تھی وہ بھی ہل گئی تھی لیکن جن آنکھوں نے چھوٹی سی عمر میں دنیا دیکھی ہو انہیں ڈر کس بات کا فون اٹھایا اور نمبر ڈائل کیا تبھی کان میں لگے آ لے میں آواز سنائی دی

'ہیلو' یہ اسائیل تھا لالی کے ہونٹ مسکرائے

'کیسے ہیں ابا حضور؟' دوسری طرف اسائیل نے چونک کر فون کر طرف دیکھا لالی نے اسکی آنکھوں پر وار کیا تھا بد قسمتی سے اسکی آنکھوں میں انگلی گئی ضرور تھی لیکن آنکھوں کو نقصان نہیں ہوا تھا

'لالہ رخ' اس نے شاید تصدیق چاہی تھی

'یادداشت اچھی ہے آپکی خیر ہیں کہاں آج کل' وہ وہیں کھڑی اس بلڈنگ کی تباہی دیکھ رہی تھی

'میرا کیسے خیال آگیا' اس نے تنز کیا

'دشمنوں کی خیر خبر رکھنی پڑتی ہے' اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا 'خیر آفس کی دوسری بلڈنگ میں بیٹھے ہونا تم'

اسکے اندازے پر وہ چونکا

'ہاں' اس نے احتیاط سے جواب دیا

تو نکل جاؤ وہاں سے کیونکہ تمہاری بلڈنگ کے پارکنگ ایریا جو کہ بلڈنگ کے بیسمنٹ میں ہے وہاں اتنا بارود جمع ہے کہ ہلکی سی چنگاری ملتے ہی کباڑہ ہو جائے گا تمہاری بلڈنگ کا 'وہ عام سے لہجے میں کہہ رہی تھی لیکن دوسری طرف اسائیل کے اوسان خطا ہوئے تھے

'اور ہاں اپنی جان بچانے سے پہلے بلڈنگ کے لوگوں کو بھی بچالیں نا وہ کیا ہے نا زمانہ بڑا خراب ہے وہ اس لیے کہ اگر ایک بھی بندے کی جان گئی یا اسے کچھ بھی ہوا تو قسم ہماری رگوں میں دوڑتے خون کی زندہ دفن کر دیں گے تمہیں 'اس نے فون کاٹ دیا تھا جبکہ اسائیل کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں یہ اس بات کی گواہی تھی کہ وہ سچ بول رہی تھی اس نے آفس کے سب بندوں کو باہر نکالا ابھی صرف دس منٹ ہی گزرے ہوں گے سب کو باہر گئے کہ وہ بلڈنگ بری طرح بلاسٹ ہوئی اور اس بلاسٹ کی آواز پر لالہ رخ نے قہقہہ لگایا تھا

اسائیل نے جلتی ہوئی بلڈنگ کو دیکھ کر بے ساختہ خود کو سنبھالا تبھی اسکا فون رنگ ہوا اور بتایا گیا کہ اسکی دوسری طرف والی بلڈنگ کا بھی یہی حال ہوا ہے

جان نکل گئی تھی اسکی اسے لگا کسی نے روح کھینچ لی ہو اسکی تبھی ایک دفعہ پھر فون رنگ ہوا اس نے زمین پر مار کر فون توڑا مزید سننے کی ہمت جو نہیں رہی تھی اسکی جمع پونجی کو آگ لگائی گئی تھی یہ ہوتی ہے محنت کی کمائی جولالی نے چٹکیوں میں اڑائی تھی وہ ابھی کچھ کرتا کہ پیچھے سے آتی گاڑی میں سے کوئی نکلا اور اس کے سر پر لوہے کی راڈ دے ماری وہ چکرا کر گرا

بس اس کے بعد وہ کہاں گیا کدھر گیا اس بات کا کسی کو بھی اندازہ نہیں ہوا یہاں تک کہ لالی بھی اس بات سے
انجان تھی کیونکہ اس نے صرف رانا اور اسکے کاریگر بندوں کے ساتھ مل کر بلڈنگ کو اڑانے کا پلین بنایا تھا



یہ تو مچل مچل کے گارہا ہے سن نئی سی دھن

بد معاش دل تو ٹھگ ہے بڑا

بد معاش دل یہ تجھ سے جڑا

بد معاش دل میری سنے نہ ضد پہ اڑا

وہ گاتی ہوئی کپڑے سکھا رہی تھی کبھی گول گھومتی کبھی دوپٹہ اڑا اڑا کر ڈانس کرتی کتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ پیچھے
کھڑے اشعر نے مسکراہٹ روکی اور بنا آہٹ پیدا کئے اس کو پیچھے سے اپنی گرفت میں لیا کہ وہ چونک گئی اور پھر
ہنسی

یہ جو ہے دل میرا یہ دل سنونا کہہ رہا یہی

وہ بھی کیا زندگی ہو زندگی کہ جس میں تو نہیں

بد معاش دل تو ٹھگ ہے بڑا

بد معاش دل یہ تجھ سے جڑا

بد معاش دل میری سنے نہ ضد یہ اڑا

'کیا بات ہے آج تو مسز اشعر بڑی چمک رہی ہیں' اس نے اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا

'وہ نا اندر سے فیلینگ آرہی ہے کہ بہت جلد سب ٹھیک ہونے والا ہے' اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا

'اور ایسا کیوں لگتا ہے' اس نے مزید پوچھا

'کیونکہ تین سال کم نہیں ہوتے اب اسے واپس آنا ہی پڑے گا' وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی جوش سے کہہ رہی تھی تبھی وہ سنجیدہ ہوا

'کل تک تو اس سے دشمنی چل رہی تھی اب کیا ہو گیا' اس نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا

'یہ دشمنی نہیں تھی پیار تھا اس کیلئے' اس کی آنکھوں سے جھلکتی محبت وہ سمجھ نہیں پارہا تھا تبھی اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے لگایا

'وضاحت دو' اس نے بھاری آواز میں کہا

25 'نومبر کو آگ لگنے سے پہلے لالی کے باپ کا فون آیا تھا اس نے دھمکا یا تھا مجھے کہ اگر لالی کو خود سے یا سب سے دستبردار نہ کیا تو اسے مار دے گا اور اس نے نمونے میں پورے محلے میں آگ لگوائی تھی اسلئے میں ڈر گئی تھی ورنہ کون پاگل ہو گا جو جان دینے والی بہن کو خود سے دور کرے گا' آخر میں سکی آنکھوں کے ساتھ آواز بھی بھیک گئی تھی کہ اشعر نے اسے خود میں بھینچا

'میں جانتا تھا کہ میری پسند نفرت کرنا جانتی ہی نہیں ہے' اس کی بات پر وہ کھکھلا اٹھی تھی



غازی صاحب اپنے لمبے چوڑے بیڈ پر جو توں سمیت لیٹے ابھی موصول ہونے والا میسج دیکھ رہے تھے چہرے پر جو مسکراہٹ تھی اس سے لگ رہا تھا کہ جیسے کسی دوشیزہ کا میسج ہے لیکن وزیر اعلیٰ تو بہت ہی شریف انسان ثابت ہوئے تھے تو پھر کون چڑیل تھی وہ ارے ارے اسکرین پر تو اپنی لالی ہے

اس نے آخر ڈھونڈ نکالا تھا لالہ رخ کو اور ابھی وہاں پر موجود اس کے آدمی نے اسے اسکی تصویر بھیجی تھی جس میں وہ گھوڑے ہر سوار ہو رہی تھی لیکن چہرے پر نقاب تھا صرف دو آنکھیں جھاک رہیں تھیں بالوں کو دوپٹے کی پکڑی بنا کر چھپایا گیا تھا یقیناً وہ مرد کی طرح لگانا چاہ رہی ہوگی تبھی اسکی ایک اور تصویر آئی جس میں وہ اپنے منہ اور

ہاتھوں پر لگی مٹی صاف کر رہی تھی چہرے پر خراشیں بھی تھیں لیکن اسکا حسن ایسا تھا کہ وہ کچھ پل مبہوت ہو گیا تھا دل سبحان اللہ کہہ رہا تھا جبکہ دماغ ماشاء اللہ

وہ سیدھا ہو بیٹھا تھا اس تصویر کو دیکھتے دیکھتے تبھی نظر اس پورٹریٹ پر اٹکی جو اسکے کمرے میں لگا تھا لیکن اس تصویر اور اب کی تصویر میں بہت فرق تھا کتنی بدل گئی تھی وہ کچھ اس کے بال بھی بڑے ہو گئے تھے کچھ اسکی آنکھیں اور گہری ہو گئیں تھیں کچھ اسکا حسن مزید سے مزید نکھر گیا تھا

تبھی ایک اور تصویر ملی اور اس میں اس کے ساتھ کوئی بچہ بھی تھا اس بچے کے ساتھ اسکے نام لکھا تھا جسے پڑھ کر وہ اپنی جگہ سے کھڑ ہو گیا تھا اٹیل غازی اور نگزیب اللہ خیر یہ کب ہو گیا تبھی اسکے دماغ میں چند مہینے کے چنکو کا عکس لہرا گیا اسکا مطلب وہ اسکا ہونے والا سال تھا جسے لالی محترمہ نے اسکا بیٹا بنا دیا تھا

'یہاں ابھی تک شادی نہیں ہوئی ہے اور محترمہ ریڈ میڈ بچہ لے آئی ہیں اتنی جلدی ہو رہی تھی تو شادی کر کے چلیں جاتیں مجھ سے' اس نے اسکی تصویر کو گھورتے ہوئے کہا جبکہ حقیقت تو اس میں تھی کہ اسے چھا لگا تھا لالہ رخ اور اٹیل کے ساتھ اپنا نام لگا دیکھ کر (لالی نے وہاں جا کر دوبارہ اپنی پہچان بدل لی تھی)

'ایک میری فیملی بھی ہے جو میرے بغیر رہ رہی ہے کتنی غلط بات ہے وزیر صاحب جلد سے جلد اٹھالائیں اپنے بیٹے اور اسکی ماما کو' اس نے خود سے باتیں کرتے ہوئے ایک چھوٹا سا بیگ نکالا اور اس میں دو چار سوٹ رکھے لیکن اس میں اپنی ہوڈی رکھنا نہیں بھولا (یاد ہے پہلی ملاقات والی ہوڈی)



لالی اور چنکو بیٹھے مووی دیکھ رہے تھے دنوں کی فیورٹ ایکشن مووی

'اب کا ہو گا' چنکو نے ہیر کو پٹے ہوئے دیکھ کر پوچھا

'یہ تو ہم بھی سوچ رہے ہیں کیسا ہیر وہ یہ مار کھائے جا رہا ہے شرم نام کی زرا جو چیز ہو اب اسے کوئی بتائے کہ اسے

اتنی حسین لڑکی پٹے ہوئے دیکھ رہی ہے تو شرم سے ڈوب مرے گا' وہ نون اسٹاپ بولی

'اسکی جگہ تم ہوتی تو چٹنی بنا کر آتیں اسکی' اسنے مکا ہاتھ پر مارتے ہوئے بولا

'بہت ہی بے کار مووی ہے خانہ خراب ہو اسکا کب سے پٹا جا رہا ہے' پٹھانوں میں رہ کر اتنی تو وہ بھی بول لیتی تھی

'مڑالا بھوک لگی ہے' چنکو نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہا

'بھوک تو ہمیں بھی لگی ہے' اس نے منہ بنا کر کہا

'تو کھانا دوووو' وہ چیخ کر بولا

'اسی کام کیلئے تو رہ گئے ہیں ہم ہیں نا' اس نے آنکھیں دکھائیں تو چنکو نے اسکا فون اٹھا کر اسکے ہاتھ پر رکھا

'میں زندر (زنگر) کھاؤں گا' فوراً فرمائش آئی تو لالی نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر فون پر آن لائن آرڈر دے کر دو

زنگر اور ڈیو منگائی

آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ ان سب کو گھور رہی تھی جو اسکے سامنے کھڑے تھے

'رات تین بجے کہاں تھے' وہ ان میں سے ایک کے سامنے جا کر اس کے سامنے چار لڑکے کھڑے تھے اور وہ اس وقت شاہ زر کے سامنے کھڑی تھی یہ سب ہم عمر تھے

'وہ وہ مم میں... ہاں میں تو سسوس سو گیا تھا' اٹک اٹک کر وہ بولتا اپنی جان بخشی کر رہا تھا کیا پتا کب اس لیڈی ڈیول کا ہاتھ اٹھ جائے

'سور ہے تھے آئی سی تو پھر تمہارا لاسٹ سین رات کے چار بجے کیا گھوڑے بیچنے گیا تھا' آخری بات پر اسکا لہجہ تیز ہو گیا تھا جبکہ اسکی بات پر ان سب کے ماتھے پر پسینا چمکا ان سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ہم آواز ہو کر بولے

'ہم سب بارگئے تھے' ان کے کہنے ہر لالی نے لمبی سانس کھینچی

'اچھا پھر لیٹ کیوں آئے' اب کی بار اس نے سنجیدگی سے پوچھا

'وہ زیادہ چڑھ گ... ' ابھی وہ کچھ بولتا کہ لالی نے کھینچ کر ایک لگایا اسے یہ تھا التمش (یاد آیا کچھ ٹھہر کی انسان)

"چٹاخ" تھپڑ کی گونج پورے کمرے میں گونجی تھی پیچھے کھڑے تین لڑکے بے ساختہ پیچھے ہوئے

'التمش صاحب بھولیں مت کہ آپ یہاں کے انچارج کے سامنے کھڑے ہیں' لالی جیسی بھی تھی لیکن اس کے نزدیک نشہ کرنے والا ایک بیچ انسان تھا

ان سب کی عمریں کم تھیں سارے 25 سال کے تھے اور اگر اس عمر میں نشے کی لت لگ جاتی تو زندگی برباد ہو جاتی تھی ان سب کی یہ ایک بوائز ہاسٹل تھا جہاں بے سہارا لڑکے بھی رہتے تھے اور وہ لڑکے بھی رہتے تھے جو گھومنے یا پڑھنے آئے ہوں یہاں کی انچارج لالہ رخ تھی التمش صاحب اپنے ان پانچ دوستوں کے ساتھ پشاور گھومنے پھرنے آئے تھے

'شام ہونے سے پہلے آفس میں فائن جمع کرواؤ' التمش منہ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا کون نہیں ڈرتا تھا اس سے پتا نہیں کیسے سب کی خبر رکھتی تھی

'کتنا فائن ہے' شاہ زر تھوڑا ڈرتا اور جھجھکتا سامنے آیا تو پاس سے گزرتے پیون نے زور سے کہا

'بیٹا پندرہ ہزار فائن بھرنا پڑے گا آپ کو' وہ مزے سے بولتا دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا تھا

'پندرہ ہزار' سب نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا ان کے تو گلے میں ہی اٹک گیا تھا

'کل رات جس امپورٹڈ بئیر کے نشے میں جھول رہے تھے اس سے تو کم ہی ہے' لالی کا تو بس نہیں چل رہا تھا جان سے مار دے ان چاروں کو اسکے ہو سٹل میں اتنی غیر اخلاقی حرکت

'دیکھیں اس جسٹ او رنک ناٹ آ... تیسرے نمبر پر بہرام بولتا ہوا آگے آیا لیکن بچارے کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ لالی نے اسکا گال بھی رنگ دیا تھا اپنے تھپڑ سے

"چٹاخ" پیون پیچھے کھڑا بڑے مزے سے لائیو اکشن سین دیکھ رہا تھا

'پھر سے کہنا کیا کہہ رہے تھے' لالی نے اپنے ہاتھ کی کلائی کو دوسرے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے اسکی طرف دیکھا

'میں کہہ رہا تھا کہ کب بھرنا ہے فائن' وہ لائن پر آیا تو وہ مسکرائی

'شام سے پہلے پہلے اور فائن دینے سے پہلے ناباہر جاسکتے ہونا آسکتے ہو چلو اپنے کمرے میں سب چاچا نظر رکھنا ان چاروں پر' وہ پیچھے کھڑے پیون کو بولتی ہوئی دوسری طرف کھڑے لڑکوں کو آفس میں آنے کا اشارہ کرتی ہوئی
یے جا اور وہ جاہوئی

'افف جلا د کہیں کی' التمش نے اپنا گال سہلاتے ہوئے کہا

'جلادنی بول جلا دنی' بہرام نے جل کر کہا

'چلیے بیٹا جی ورنہ جلا دنی میرا مطلب ہے میڈم پھر آجائیں گی' پیون نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب جلتے کرتے اندر کی طرف بڑھ گئے

التمش اور لالی نے ایک دوسرے کو نہیں پہچانا تھا لالی کو یاد نہیں رہتا تھا اور لالی بدل بھی بہت گئی تھی اسلئے وہ پہچان نہیں پایا تھا



اس کی پشاور کی فلائٹ دوپہر کے تین بجے تھی ابھی گیارہ بج رہے تھے از حف بھی اسکے ساتھ کی جانے والا تھا لیکن
آج کل وہ زرا پریشان تھا کیونکہ ملائکہ شادی کرنے کیلئے ہی تیار ہی نہیں تھی

'کیا بات ہے ازحف آج کل چہرے پر سنجیدگی کے بجائے پریشانی رہنے لگی ہے سب ٹھیک ہے' غازی نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا وہ دونوں اس وقت آفس میں تھے

'سر پریشانیاں تو آج کل ہر کسی کی زندگی میں ہیں' اس نے سر جھٹک کر گویا پریشانی کو بھی جھٹک دیا تھا
'کوئی نہیں اشعر ملائکہ مان جائے گی شادی کیلئے' اس نے اسے تسلی دی تو وہ مسکرایا

'سر میں انکی وجہ سے ہی پریشان ہوں کیونکہ سر آخر کب تک وہ اکیلے زندگی گزاریں گی' اس نے اپنی پرابلم شنیر کی

'تم فکر مت کرو میں ہوں نا اگر وہ نہیں مانی تو اٹھالیں گے اسے' اس نے آنکھ مارتے ہوئے ہنس کر کہا تو وہ بھی ہنسا
'سر دیکھ رہا ہوں میں آج کل جب سے میم ملی ہیں آپ تو ہم سب کو بھول ہی گئے ہیں' ازحف نے شرارت سے کہا
'یہ بات تو بالکل ٹھیک ہے کہ مجھے اس کے آگے کچھ دکھائی نہیں دیتا' اس نے اعتراف کیا تھا
'ابھی وہ ہیں نہیں تو یہ حال ہے جب وہ ہوں گی تو سر شاید ہم سے ناطہ ہی توڑ لیں گے' اس نے مسنوعی اداس ہوتے ہوئے کہا

'خیر یہ شکوے شکایتیں بعد میں مجھے آج کی اپڈیٹ دو' وہ کہتا ہوا اپنی کرسی پر جا بیٹھا
'سر آج دو جگہ وزٹ کرنا ہے ایک وہی پرانے میم کے محلے کی طرف اور دوسرا لاہور کے میئر سے ملنا ہے اور ایک بات اور سر' وہ آخر میں کہہ کر رکا اور سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا تو وہ آنکھیں موندے بیٹھا تھا
'خاموش نا ہوا کرو ازحف یہ حق صرف کوئین ٹوبی کیلئے ہے' اس نے ویسے ہی کہا

"سر اسانیل عثمانی کا کیا کرنا ہے؟" اس کی بات پر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں

تین سال پہلے اسانیل کو غازی نے ہی اٹھوایا تھا اسکو پتا چل گیا تھا کہ اسکے باپ کو اسانیل نے مارا ہے وجہ صرف غازی کو راستے سے ہٹانا تھا اگر وہ راستے میں آتا تو لالی بچ جاتی

غازی نے اسے اٹھوایا تھا پھر ایک ایک کر کے اسکے سامنے ایسی ایسی باتیں آئیں جو ناقابل یقین تھیں جیسے لالی ایک ناجائز اولاد تھی جیسے لالی کا باپ اسانیل تھا جیسے میر نے لالی سے جھوٹا نکاح کیا تھا جیسے لالی کو جیل میں مارنے کی کوشش کی گئی تھی جیسے اسکی کونٹوں نے خودکشی کرنے کی کوششیں کی تھیں

'کیوں کیا ہوا اسے' اس نے سوال کیا

'سر وہ مرچکا ہے' از حف نے دھڑکتے دل سے کہا اسکی بات پر غازی نے اسے دیکھا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا 'پھر؟' ایک لفظی سوال کرنے خود کو قطعہ تعلق دکھایا اس معاملے سے

'سر اسکی دیتھ باڈی دفنادیں... اسکا جملہ پورا نہیں ہوا تھا

'خبردار از حف' وہ دھاڑا 'جلا کر رکھ کر دو اسے لیکن دفنانا نہیں کیا پتا زندہ ہو تو پھر بچ جائے گا' اس کی دھاڑ ایسی تھی کہ سب کو فنا کر دے لیکن سامنے از حف تھا اس نے پانی کا گلاس اسکے سامنے رکھا جسے ایک جھٹکے سے ہونٹوں سے لگایا اور ختم کیا

'او کے سر جیسا آپ کہیں' از حف کہتا ہوا باہر نکل گیا پیچھے اس نے اپنی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولے اور کھڑکی کے سامنے آکھڑا ہوا اٹھنڈی ہوا جب اعصابوں سے ٹکرائی تو سکون ملا

کیا لگتا ہے غازی نے اسائیل کو ٹور چر کیا ہو گا اسے مارا ہو گا پیٹا ہو گا جی نہیں غازی نے خدا کو حاضر ناظر جان کر حلف اٹھایا تھا تو کیسے وہ مکر سکتا تھا یہ تو سراسر گناہ ہوتا اسلئے اس نے اس پر دہشت گردی کے چارج لگو کر آرمی کے حوالے کر دیا تھا اور آرمی بندے کو ایسا غائب کرتی ہے کہ پتا ہی نہیں چلتا کہ آسمان کھا گیا یا زمین نکل گئی لالی کا پورا محلہ جل گیا تھا اب وہاں ایک سوسائٹی بنائی جا رہی تھی



میر اور علی اس وقت اپنے نیو آفس کیلئے بلڈنگ فائنل کرنے آئے تھے جو وہ کر چکے تھے اب پیپر ورک تھا جو دو سے تین دن تک ہو جانا تھا اس لئے مسئلہ نہیں تھا وہ دونوں واپس جانے کیلئے گاڑی میں آ بیٹھے تھے میر خاموشی سے علی کو دیکھ رہا تھا علی نے اس کا خود کو دیکھنا نوٹ کیا تھا تو اسکی طرف دیکھا

'علی کیا کرنے کا سوچ رہے ہو تم' میر نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا
'میں کیا کرنے کا سوچوں گا' اس نے اپنا دھیان ڈرائیونگ کی طرف پی رکھا
'تم یقیناً کچھ سوچ رہے ہو پری کے بارے میں' میر نے سخت لہجے میں کہا
'ہاں میں سوچ رہا ہوں کیوں' وہ لاپرواہ ہوا

'یہی میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا سوچ رہے ہو' وہ اب کی بار دھاڑا تو علی کا چہرہ بالکل اسپاٹ ہوا
'میں جو بھی سوچ رہا ہوں مجھے سوچنے دو' علی بھی غصہ میں آیا تھا
'تم غلط سوچو اور میں تمہیں سوچنے دوں شرم کرو کچھ' میر نے جب سے اسکی باتیں سنی تھیں غصے سے بھرا بیٹھا تھا

وہ

'کیا کیا غلط ہے میں نے نہیں بتاؤ کیا' اس نے ایک جگہ گاڑی روکی اور اسکی طرف گھوما
'کیوں یہ غلط نہیں ہے کہ تم اس سے زبردستی نکاح کرنے کی ترکیبیں بنا رہے ہو' اب کی بار میر نے قدرے اونچی
آواز میں کہا

'محبت اور جنگ میں سب جائز ہے' اس نے تنزیہ کہا

'اگر چلو یا تمہارا تو دماغ خراب ہو گیا ہے' میر نے غصے سے بولتا ہوئے ہنارخ کھڑکی کی طرف کیا
(نہیں میر گیلانی اب میر ادماع صحیح جگہ آیا ہے دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے) اس نے سوچتے ہوئے گاڑی
اسٹارٹ کی اور گھر کی طرف لی لیکن اپنے نہیں پری کے گھر کی طرف میر تو راستے تقریباً بھول چکا تھا
دوسری طرف رابعہ خان تھی میر کو دیکھنے کے بعد ایسی بستر سے لگی کہ اٹھ ہی ناسکی تین دن ہو گئے تھے اسے بخار
میں تڑپتے ہوئے نا کوئی دیکھ بھال کیلئے تھا نا کوئی کھانا دینے کیلئے اٹھنے کی کوشش کرتی تو سر پکڑ کر بیٹھ جاتی دوائیاں
تک نہیں تھی بستر سے اٹھنے کی ہمت نہیں تھی باہر کیا جاتی



وہ افسردہ سی آفس میں بیٹھی موبائل کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی آنکھوں میں نمی چمکی تھی کتنے ہی منظر اسکی آنکھوں کے سامنے سے گزرے تھے (اسکرین پر اور نگزیب صاحب کی مرنے کی خبر دکھائی جا رہی تھی) 'مطلب اس بار کسی اور نے نہیں ہم دغا کر گئے سوری غازی سر ہمیں لگا آپ ہماری سچائی جاننے کے بعد ڈر گئے ہیں اسلئے چلے گئے آئی ایم سو سوری سر کتنی ضرورت رہی ہو گی نا آپ کو ہماری' وہ اداس ہو گئی تھی بہت زیادہ اداس یہ سوچ کر کے غازی اس سے ناراض ہو گیا ہو گا مل کر بھی نہیں آئی تھی اس سے

'اب تو بالکل نہیں چھوڑیں گے سر ہمیں' وہ حیران پریشان اپنے ہونٹ چبانے لگی تبھی دماغ کی بتی جلی 'کیوں نا ہم سر کو لو لیٹر لکھیں' آنکھیں چمکیں تو جلدی سے کاپی نکالی اور پہن اٹھایا اور ٹیبل پر چڑھ کر آلتی پالتی مار کر بیٹھی اور لکھا ڈیئر غازی

'ہیں نہیں نہیں وہ تو سر ہیں ہمارے ایک کام کرتے ہیں ڈیئر غازی سر لکھتے ہیں ہاں یہ ٹھیک ہیں' پھر اس نے غازی کے ساتھ سر لکھا

'یار لو لیٹر میں غازی سر کون لکھتا ہے کچھ رو مینٹک سا لکھنا چاہیے لیکن کیا' اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر سوچا وہ اس وقت لائٹ اور ڈارک گرین کو مینیشن کی کرتی میں تھی اور ساتھ میں وائٹ ٹراؤزر اور گلے میں سفید دوپٹہ

گول گھما کر ڈالا ہوا تھا جبکہ بالوں کی فرنیچ بنائی ہوئی تھی اور عادت کے مطابق تھوڑا سا کاجل اور لپ گلوں جو وہ کھا چکی تو کیونکہ وہ میٹھی لگتی تھی اسے

'غازی ڈار لنگ کیسا رہے گا' اس نے کہتے ہوئے سوچا 'استغفر اللہ کتنا واحیات لگ رہا ہے' اس نے اپنی سوچ پر لعنت ملانت کی تبھی دروازہ نوک ہوا 'آ جاؤ' اس نے مصروف سے لہجے میں کہا تبھی صبح والے چاروں لڑکے اندر داخل ہوئے اور اسکو اس طرح ٹیبل پر بیٹھا دیکھ کر حیرت کا شکار ہوئے لیکن وہ اس طرح کاپی پر جھکی ہوئی بہت کیوٹ لگ رہی تھی کہ التمش ٹھٹھک گیا تھا کوئی عام حسن نہیں تھا اس کے پاس لالی نے سر اٹھا کر ان چاروں کو دیکھا جو اسے دیکھ رہے تھے

'پیسے کہاں ہیں' وہ ٹیبل پر ویسے ہی بیٹھ پیسے مانگ رہی تھی تبھی حماد (انکا چوتھا دوست) نے پیسے اسکے آگے کیا تو اس نے ٹیبل پر اشارہ کیا تو اس نے خاموشی سے وہاں رکھ کر خاموشی سے ہی وہاں سے نکل گئے لیکن التمش وہیں کھڑا تھا لالی نے نظروں کا زاویہ اسکی طرف کیا تبھی کوئی دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا وہ چنکو تھا جو غصے سے التمش کو نا صرف دیکھ رہا تھا بلکہ اپنا گلیل نکال کر اس میں پتھر رکھا اور اسکا نشانہ باندھا اور کھینچ کر مارا جو اسکے سر پر لگا سینڈوں میں کیا تھا اس نے

'آہ ہمت کیسے ہوئی تیری... التمش دھاڑتا ہوا اس کے قریب جاتا کہ لالی نے جھٹکے سے اسکا گریبان تھاما

'یہاں سے ایک قدم آگے نہیں ورنہ ایسی پرائیویٹ جگہ پر ماریں گے کہ کھڑے رہنے کے قابل نہیں رہو گے'
اس نے دھاڑتے ہوئے اسکا گریبان جھٹکالالی اس انسان کی گھٹیا نظریں کب سے دیکھ رہی تھی اب اسکا اپنے بھائی
کی طرف بڑھتا ہوا قدم دیکھا تو جیسے آگ لگی تھی جسم میں

وہ ان دونوں کو گھورتا ہوا غصے سے دروازے کولات مارتا وہاں سے نکلا جبکہ لالی نے مڑ کر اسے دیکھا تو غصہ ہوا ہوا
اور اسے اٹھا کر ٹیبل پر بٹھایا اور خود اسکے سامنے کرسی پر بیٹھ کر اسے غور سے دیکھا جس کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا
تھا

'چنکو دو کیا ہوا' اس نے پوچھا تو چنکو نے منہ پھلا کر اسکی طرف دیکھا
'گاڑی توڑ دی اس نے میری' اس نے اپنی جیب سے اپنی ٹوٹی ہوئی فیورٹ گاڑی کے ٹکڑے اس کے سامنے کئے
'کیسے' لالی نے افسوس سے کہا کیونکہ وہ فیورٹ گاڑی تھی چنکو کی
'انڈا (اندھا) کہیں کا' اس نے دوبارہ منہ پھلا کر کہا جبکہ نچلا ہونٹ آہستہ آہستہ باہر آرہا تھا جو اسکے رونے کی نشانی
تھا اور ایک دم سے اس کے آنسو نکلے کہ وہ شیرنی بری طرح بوکھلائی 'میری۔۔۔ گگ گاڑی لالا' وہ ہچکیوں سے
رویائے سرخ گال مزید سرخ ہوئے تھے

'ہم ایسی اور گاڑیاں لادیں گے رو تو مت لڑ کے روتے نہیں ہیں' اس نے اسے بہلانے کیلئے کہا جبکہ اسکی بات پر وہ
آنکھوں پر ہاتھ کی پشت رکھ کر رویا لالی نے حیرت سے اسے دیکھا
'یہ کیا کر رہے ہو' اس نے پریشانی سے پوچھا

'چھپ کے رو رہوں' اس نے سوس سوس کرتے کہا

'لیکن کیوں' اسے اسکی بات زرا سمجھ نہیں آئی

'کوں کہ میں لرتا (لڑکا) اوں اور لرتے (لڑکے) نی روتے' اسکی بات پر لالی کو سمجھ نا آیا کہ وہ ہنسے یا اسے پیار کرے

'اچھا یہ تو بتایا ہی نہیں کہ گاڑی کیسے ٹوٹی' وہ اٹھ کر اسکے برابر میں بیٹھی تو وہ آہستہ سے اچھل کر اسکی گود میں آیا
دونوں ایک دوسرے کے لاڈلے تھے

'مم میں یہاں آرہا تھا گاڑی لے کر وہ گر گئی پھر اس انڈے (اندھے) نے پاؤں رک کر توڑ دی انڈا کہیں کا' وہ پھر سے رویا لیکن اس کے کندھے پر سر رکھ کر

لالی کا گھر ہو سٹل کے سامنے تھا چنکو کا جب دل چاہتا آجاتا تھا کیونکہ یہاں اسے اپنے مطلب کے لوگ ملتے تھے
تبھی پیون اور ہو سٹل کے چارپانچ لڑکے اندر آئے سب نے چنکو کے رونے کی آوازیں سنی تھیں
'کیا ہوا ہے چھوٹے خان کو' سب نے آکر پوچھا

'اسکی گاڑی ٹوٹ گئی ہے' لالی کے لہجے سے افسوس جھلک رہا تھا

'اوہ تو کیا ہو گیا چلو چنکو ہمارے ساتھ ہم نئی گاڑی کے ساتھ اور بھی کھلونے لے کر آئیں گے' وہ سارے اٹھارہ انیس سال کے لڑکے تھے جبکہ پیون کی عمر کا تھا اکثر چنکو ان لوگوں کے ساتھ چلا جاتا تھا

چنکو کیلئے یہ گاڑی اسلئے ضروری تھی کیونکہ یہ اسے سب سارے کھلونوں میں سب سے پہلے دی تھی اور اسکی لالا نے دی تھی

'تھوڑی دیر میں چنکو آجائے گا پھر تم لوگ چلے جانا ٹھیک ہے ابھی ہم اور چنکو کھانا کھائیں گے' اس کے کہنے پر سب لوگ چنکو کو بائے کر کے چلے گئے

'جی کھانا کھانا ہے یا نہیں' اس نے اپنے بائیں کندھے کی طرف دیکھا جہاں اسکا سر تھا
'کھانا ہے' روئی روئی سی آواز سنائی دی تو لالی نے ہنستے ہوئے فون اٹھایا اور کھانا لانے کو کہا بظاہر تو وہ پرسکون تھی لیکن اندر اسکے طوفان اٹھ رہا تھا اب تو اللہ ہی حافظ ہے التمش کا



Novel Galaxy

مجھ کو خیال ہے کہ تو میرا خیال ہے
اے مرکز خیال تیرا کیا خیال ہے
آتا ہے تو خیال میں کتنے خیال سے
تجھ کو میرے خیال کا کتنا خیال ہے

گاڑی کسی گھر کے سامنے رکی تو میر نے حیرت سے اس گھر کو دیکھا
'یہ کس کا گھر ہے کہاں آئے ہیں ہم' اس نے چونک کر علی کی طرف دیکھا
'یہ پری کا گھر ہے' وہ کہتا ہوا ایک جھٹکے سے باہر نکلا گھر کے باہر مولوی اور اس کے ساتھ کوئی اور کھڑا تھا ہاں وہ
حارث تھا وہ چلتا ہوا حارث کے پاس آیا 'تھینک یو حارث' اس نے مسرور ہو کر کہا
جبکہ میر گاڑی سے باہر نکل کر اس کے پاس آیا حارث نے میر کو دیکھا تو سیلیوٹ کیا سینئر کی رسپیٹ کرنی چاہیے
ہمیشہ

'کیا کر رہے ہو تم یہ سب علی' وہ غررایا جسے علی نے سرے سے نظر انداز کیا
'اچھا آپ لوگ باہر رہئے گا میں آپ کو اندر فون کر کے بلاؤں گا' علی کہتا ہوا اندر کی طرف بڑھا
'علی میں کہتا ہوں رک جا' اس نے علی کا گریبان تھامتا تو اسے رکنا پڑا 'علی اس سب کا انجام بہت برا ہو گا یا ر سمجھ
میری بات کو' وہ بے بسی سے بول رہا تھا لیکن سامنے کھڑا وجود اوپر موجود کھڑکی کو دیکھ رہا تھا کیونکہ وہاں پری
کھڑی اور ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر اندر ہوئی
'نہیں میر تم لوگوں نے جو کرنا تھا کیا لالی کو دھوکا دیا میں نے کہا تھا یہ سب کرو؟ نہیں نا لیکن پھر بھی میں سزا کاٹ
رہا ہوں میں اب برداشت نہیں کر سکتا' اس نے زور سے میر کو دھکا دی اور قدم اندر کی طرف بڑھائے
دروازے ہر کھڑے ہو کر نیل دی تو دو تین منٹ بعد دروازہ کھول دیا گیا میر دوبارہ اٹھ کر اس کے پیچھے آیا دروازہ
فصیحہ نے کھولا تھا علی کو دیکھ کر وہ بے تحاشہ چونکی

علی اسکو دھکیل کر اندر داخل ہوا پیچھے میر بھی تھا

'علی ابھی بھی وقت ہے رک جا' اس نے جیسے آخری کوشش کی تھی تبھی شور شرابہ سن کر سب باہر آئے تھے

'کیا کر رہے ہو تم یہاں' دانیال میر کو دیکھ کر اس کے سر پر پہنچا

'رک جاؤ دانیال یہ میرے ساتھ آیا ہے' علی ان دونوں کے بیچ میں آیا زمان صاحب بھی موجود تھے اور ان تینوں کو دیکھ رہے تھے

'کیوں لائے ہو اسے یہاں' دانیال نے اب کی بار علی کی طرف گھوما تھا 'بلکہ تم دونوں ہی یہاں کیوں آئے ہو' اس کا غصہ سے برا حال ہو رہا تھا فصیحہ نے آگے آکر دانیال کے کندھے پر ہاتھ رکھا

'میں اسلئے آیا ہوں تاکہ آپ لوگ سیدھے طریقے سے پری کو میرے حوالے کر دیں' اسکی بات پر پیچھے کھڑی

پری کا چہرہ سفید پڑا تھا وہ ڈر رہی تھی اسکی لال سرخ آنکھوں سے جوشدت پکڑ رہی تھیں

'میں نہیں جاؤں گی کہیں بابا' وہ بھاگ کر زمان صاحب کے پیچھے چھپی

'تمہاری تو اچھے بھی جائیں گے' علی ایک ہی جست میں اسکے پاس پہنچا اور اسے کھینچ کر اپنے روبرو کیا پری بری طرح ڈری ہوئی تھی

'چھوڑو اسے میں کہتا ہوں چھوڑو اسے' دانیال کی دھاڑ ہر اسکی بیٹی دانیل رونے لگی تبھی علی نے اچانک سے گن نکالی

(جو وہ حادثہ سے لایا تھا) اور اپنے سر پر رکھی

'علی. ی. ی. میر اسکی حرکت پر گھبرا یا وہیں پری بری طرح لرزا اٹھی

'میں خود کو مار دوں گا آج لیکن تمہیں کسی کا ہونے بھی نہیں دوں گا' علی نے وہی گن پری کے سر پر رکھی
'بابا' اسکی آنکھوں سے بہتا پانی علی کو نہیں دکھ رہا تھا م
زمان صاحب اور دانیال بری طرح تڑپ اٹھے
'چھوڑو علی چھوڑو اسے چاہتے کیا ہو تم' زمان صاحب نے بے بسی سے کہا
'ابھی اور اسی وقت پری سے نکاح کرنا چاہتا ہوں' اسکی بات پر وہاں کھڑے کر انسان کو سانپ سونگھ گیا

پروں کو کھول زمانہ اڑان دیکھتا ہے
زمین پر بیٹھ کہ کیا آسمان دیکھتا ہے ؟
ملا ہے حسن تو اس کی حفاظت کرنا
سنجھل کے چل تجھے سارا جہاں دیکھتا ہے

اپنے بھائی کے ساتھ کھانا کھایا تو چنکو نے گھوم کر اسکی طرف دیکھا لالی نے بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا
'اوپر کون بیٹھی تھیں؟' سینے پر ہاتھ باندھ کر پوچھا اس نے تولالی تھوڑی خجل ہوئی
'وہ ہم لوو لیٹر لکھ رہے تھے' اس نے اعتراف کیا تو چنکو نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا

'بابا کو لکری (لکھ رہی) تھیں؟' اس کے پوچھنے پر لالہ رخ نے اثبات میں سر ہلایا 'تو لکا (لکھا)' اس نے پھر پوچھا تو

لالی نے نامیں سر ہلایا

'کوں' پھر پوچھا

'کیونکہ ہم نے کبھی لو ویٹر نہیں لکھا اور نا ہی ہمیں لکھنا آتا ہے' اس نے اعترافِ جرم کیا

'اوہو تمہیں آتا کا ہے' اس نے سر پر ہاتھ مار کر کہا تو لالی نے اسے گھورا

'سن بے چلغوزے ابھی بتائیں کہ ہمیں کیا آتا ہے' لالی نے اسکا چھوٹا سا کان پکڑا اور ہلکا سا گھوما یا تو اس نے چیختے

ہوئے لالی کے دونوں کان پکڑ لیے 'اوئے چھوڑ ہمارے کان' لالی نے مصنوعی غصے سے کہا

'پہلے تم چوڑو' سامنے جیسے چھوٹی لالہ رخ میل فورم میں بیٹھی تھی اسکی بات پر لالی نے اسکا کان چھوڑا تو اس نے بھی

چھوڑ دیا

'ہنہ چلغوزا' اس نے منہ بنا کر کہا

'ہنہ چویا (چوینا)' اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا تو لالی نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا

'تم ہو گے چوہے اور چوینا' سخت زہر لگتا تھا اسے اپنے لئے یہ الفاظ

'لالی از آچویا لالی از آچویا' اس نے زبان نکال نکال کر اسے اور چڑایا

'چنکو از آ...' وہ ابھی کچھ کہتی کہ چنکو نے اسے منہ پر ہاتھ رکھا

'چھوٹا خان' اسکی بات چنکو نے پوری کری تو لالی نے اسے ہاتھ اپنے منہ سے ہٹائے

'کچھ شرم ہوتی ہے کچھ حیا ہوتی ہے...' وہ ابھی کچھ بولتی کہ ایک بار پھر اسکی بات خان جی نے کاٹی
'مگر تمہیں کا پتا وہ کا ہوتی ہے' مزے سے اسکی ہر دفعہ بولنے والی لائن دہرائی
'نکلو یہاں سے ابھی اور اسی وقت نکل جاؤ یہاں سے' لالی نے اسے پانی گود سے نیچے اتارتے ہوئے کہا
'ماما' اسکے ماما کہنے پر لالی کے اندر سکون کی لہر دوڑی تھی وہ جب بھی اس سے ناراض ہو جاتی تو وہ صرف ایک لفظ بولتا
تھا ماما بس ابھی بھی اس نے اسے دوبارہ گود میں بٹھایا
'لو ولیٹر لکھیں' اس نے کاپی اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا وہ دونوں اس وقت تمیز سے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے
اور ٹیبل پر کاپی رکھی ہوئی تھی
لالی نے پین اٹھایا اور کاپی سامنے کی اور اسکی طرف دیکھا
'لکھو ہیلو بابا' اس نے پہلے سوچا اور پھر چہک کر کہا تو لالی نے خوش ہو کر لکھا لیکن پھر رکی اور اسکی طرف دیکھا
'بابا کیوں لکھیں' اس نے حیرانگی سے پوچھا
'کوں کہ وہ میرے بابا ہیں' اس نے بھی معصومیت کی حد کری تو اس نے پین رکھا اور اسکی طرف مڑی
'لو ولیٹر چھوڑو ہم کیا سوچ رہے ہیں تمہیں ہی تمہارے بابا کے سامنے کھڑا کر دیں گے ہمیں پورا یقین ہے وہ مان
جائیں گے' وہ مسرور سی ہو کر بولی چنکو کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا
'تم نا اپنے بابا سے کہنا کہ لالا بہت سوری ہے اسے سوری کر دیں اوکے' لالی نے جیسے غازی کو منانے کا پلین بنایا
'مجھے کا ملے گا' اس نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا

'ہمارا سب کچھ تمہارا ہی ہے چھوٹے خان اور ہم بھی تمہارے ہیں' اس نے چنکو کو خود میں بھینچ کر کہا تبھی وہاں

موجود ٹیلی فون رنگ ہوالالی نے ایک ہاتھ سے فون اٹھایا

'لالہ رخ اسپیکنگ' اس نے عام سے لہجے میں کہا

'تیری ہمت کیسے ہوئی التمش کے گریبان میں ہاتھ ڈالنے کی جانتی بھی ہے وہ کس کا بندہ ہے' اسکی بات پر لالی کو پہلے

حیرت ہوئی پھر اپنی اچانک سے اٹھ آنے والی ہنسی روکی اس بندے کی آواز تیز تھی اسلئے چنکو نے بھی سنی اب وہ

حیرت سے فون کو دیکھ رہا تھا

'نا بھایا ہمیں نہیں پتا وہ کس کا بندہ ہے' اس نے چنکو کو ایک آنکھ مار کر صاف صاف منع کیا

'وہ میرا بندہ ہے' اسکی بات پر لالی کو ہنسی روکنا مشکل لگا ابے تجھے کونسا وہ جانتی ہے

'اچھا! آپ وہی ہیں نا وہی' لالی نے ایکسائٹمنٹ سے کہا جیسے نا جانے وہ کون سے شارخ خان سے بات کر رہی ہے

'دیکھ لڑکی میرے ساتھ پنگانالے مہنگا پڑے گا ایسی جگہ غائب کرواؤں گا کہ پتا بھی نہیں چلے گا کہاں گئی' اس نے

دھمکی دی تو اسکے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی ہائے دھمکی

'ارے آپ کو غائب کروانے کی ضرورت نہیں ہے آپ ہمیں تاریخ وقت اور پتا بتادیں ہم خود ہی اسی تاریخ کو

مقررہ وقت اور جگہ پر پہنچ جائیں گے' اس نے کہتے کے ساتھ فون ریسورپر دے مارا

'کیا یار چنکو کب آئیں گے تمہارے بابا ہمیں تو لگتا ہے کسی چڑیل نے انہیں اپنے جھوٹے جال میں پھنسا لیا ہے اور اب وہ سر کو اپنی انگلیوں پر نچا رہی ہوگی' اس نے بے بسی سے کیا غلطی تو اسکی اپنی تھی کیوں چھوڑ کر آئی تھی وہ اسے

'میں اوں نابا کو مناؤں گا' چنکو نے بڑے پیار سے اسے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر کہا تو اس نے سر ہاں میں ہلادیا



میر اپنا رخ پھیرے کھڑا تھا جیسے خود کو اس سب سے لا تعلق دکھا رہا تھا ایسے میں علی کے سر پر خون سوار تھا آج یا تو آریا پار ہاتھوں میں گن ایسے گھوما آ رہا تھا جیسے نا جانے کتنی بار چلائی ہو حالانکہ اٹھائی ہی پہلی بار تھی 'اس سب کا کوئی اور بھی تو حل ہو سکتا ہے ایک بیٹی دے کر بچھتا رہا ہوں دوسری نہیں دینا چاہتا' زمان صاحب نے بے بسی سے کہا

'دفعہ ہو جاؤ میرے گھر سے لالی نے تمہارے اوپر بھروسہ کیا تھا اور آج اسی کے گھر کی عزت کو بے عزت کرنا چاہتے ہو' شبانہ بیگم دھاڑتی ہوئی آگے آئیں تھیں

'میں نے کسی کی عزت داغدار نہیں کی عزت سے رشتہ بھیجا تھا اور عزت سے سہی شادی کرنا چاہتا تھا لیکن آپ لوگوں نے عزت کی ہی نہیں تو میری کیا غلطی ہے' آخر میں وہ بھی دھاڑا تھا تبھی دانیال نے اسکا گریبان تھاما

'میرے گھر میں کھڑے ہو تو آواز نیچی رکھو یہ منہ زور جڑبوں کو میں منہ پر ہی مار دیتا ہوں' دانیال کا دماغ میر کی وجہ سے گھوم گیا تھا جو اس وقت کسی کو فون کر رہا تھا

'ڈیم اٹ فون اٹھاؤ' میر جو کسی کو فون ملا رہا تھا اس کے نا اٹھانے پر غصے کی لہر دوڑ گئی جسم میں

'دانیال لڑکی والے ہو تم عزت تو تمہیں کرنی چاہیے میری' اس نے پری کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا اور پھر بڑے آرام سے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹائے ڈاکٹر ضرور ہوں لیکن اگر غصہ آجائے تو کسی کو نہیں چھوڑتا وہ پری سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑا ہوا اور جیب سے فون نکالا اور حارث کو کال کر کے اندر بلا یا پانچ منٹ بعد ہی وہ مولوی صاحب کے ساتھ اندر داخل ہوا تو پری کی جیسے روح کھینچ لی ہو اس سے پہلے وہ گرتی علی نے اسے تھاما

'مم میں شش شادی نن نہیں کروں گے' پری نے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے کہا تو علی کا چہرہ اسپاٹ ہوا تھا

'اگر ایک بات اور مزید منہ سے نکالی نا تو تمہاری جان لینے سے پہلے تمہارے اس خونخوار بھائی کو ماروں گا' وہ صرف ڈرا رہا تھا لیکن وہ لوگ کیا کرتے جو ڈر رہے تھے پری نے اسکی بات پر افیت سے آنکھیں مینچی

'بتاؤ کرو گی نکاح' اس نے اسکی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر چہرہ اوپر کیا تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی جسے دیکھ کر علی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی گہری مسکراہٹ

'اب خاموشی سے مولوی صاحب کو نکاح پڑھانے دیں ورنہ یاد رکھئے گا یہاں کوئی لالہ رخ نہیں ہے جو پری کو بچائے گی مجھ سے' اس نے تنزیہ انداز میں کہا تو سب نے بری طرح پہلو بدلا دانیال نے پھر سے مزاحمت کرنا چاہی لیکن زمان صاحب نے روک دیا

'پریشہ شاہ بنتِ زمان شاہ آپکا نکاح علی اسماعیل آفریدی ولد اسماعیل آفریدی سے حق مہر تیس لاکھ سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے' تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب کی آواز کمرے میں گونجی تھی پری نے مضبوطی سے فصیحہ کا ہاتھ تھامیر بھی اب علی کے برابر میں بیٹھا تھا

'جلدی پری' علی نے اپنی بات پر زور دیا

'تق قبول ہے' اس کو اس وقت ارش ن بے تحاشہ یاد آیا

اور پھر علی سے اسکی مرضی پوچھی گئی اور پھر نکاح ہو ہی گیا فانیلی (شکر)

میر نے ناتوا سے مبارک باد دی اور نا ہی کسی اور سے ملا خاموشی سے نکلا اور نکلتا ہی چلا گیا پیچھے علی نے زبردستی دانیال کے گلے لگ کر مبارک باد لی

'میں ایک مہینے بعد پری کی رخصتی لینے آؤں گا سنبھلنے کیلئے اتنا وقت کافی ہو گا ہاں میں یہ ضرور چاہتا تھا کہ نکاح ہو جائے لیکن میں پری کو زبردستی حاصل نہیں کرنا چاہتا نکاح بھی اسلئے کیا تاکہ آپ سب کو بھی اور اسے بھی یاد رہے کہ اب یہ کسی کی امانت ہے' آخر میں پری کو دیکھ کر بلکہ اچھے سے گھور کر کہا اور پھر حارث اور مولوی صاحب کے ساتھ باہر نکل گیا

پیچھے دانیال پری کے پاس بیٹھ کر اسے سینے سے لگا گیا زمان صاحب اور شبانہ بیگم بھی انکے پاس ہی بیٹھ گئیں فصیحہ داین کو لے کر کمرے میں چلی گئی



لالی گھر آئی اور فریش ہونے کے بعد اپنا فون اٹھایا جس پر لاتعداد مسڈ کالز تھیں اور جو نمبر تھا اسے دیکھ کر اسے دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل آئے میر گیلانی تبھی ہفتے پرانا منظر زہن ہر لہر اگیا رات کا وقت تھا جب وہ کچھ سامان لے کر گھر کی طرف چل رہی تھی چنکو ہو سٹل میں لڑکوں کے ساتھ تھا اس لئے وہ بے فکر تھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ وہاں سے گزرتے لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہی تھی تبھی وہ کسی سے بری طرح ٹکرائی بھرا بازار تھا پورا پلوں کی جھالریں اٹھا کر اوپر دیکھا تو جیسے سکتے میں آئی تھی سانس تو سانس رگوں میں دوڑتے خون کی روانگی بھی بند ہو گئی تھی وہ مکمل ساکت ہوئی تھی وہ ساکت ہونے کے باوجود سامنے کھڑے انسان کے رونگٹے کھڑے کر گئی تھی اتنی جلدی اس کا مل جانا وہ نہیں جانتا تھا ابھی تو وہ ٹھیک سے تیار نہیں ہوا تھا اس کے روبرو آنے کیلئے بے ساختہ لمبی سانس کھینچی لیکن تبھی وہ اپنی جگہ سے ہل کر رہ گیا جب لالہ رخ کا تھپڑ پورے آب و تاب سے اس کے منہ پر آکر بجا تھا

"چٹاخ" اس آواز پر آس پاس گزرتے لوگ رکے تھے یہاں تک کہ وہ بھی رک گیا تھا وہ کوئی اور نہیں میر گیلانی تھا وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جو نفرت سے اسے دیکھ رہی تھی

'دازما شخصی مسئلہ دہ تاسو خلک ہی' (یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے آپ لوگ جاسکتے ہیں) لالی کی دو ٹوک آواز نے آس پاس جمع لوگوں کو ادھر ادھر کیا تھا

'لالہ رخ میری بات... وہ آگے بڑھنے لگی تھی جب میر گیلانی نے اسے دوبارہ روکنا چاہا

'خبردار میر گیلانی اگر اپنی زبان سے ہمارا نام لیا تو بھرے بازار میں بے عزت کریں گے' اسکی غرراہٹ پر وہ یہ جان گیا تھا کہ سامنے لالہ رخ ضرور کھڑی ہے لیکن یہ وہ نہیں تھی جسے وہ جانتا تھا

'اینڈ بائے داوے یقین نہیں آرہا کہ تم صحیح سلامت سامنے کھڑے ہو' اس نے تنز کرتے ہوئے چلنے لگی تو وہ سر جھٹک گیا اور پھر اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا اور اسکے پیچھے چلنے لگا

'میں نے جان بوجھ کر... اسنے پھر بولنا چاہا

'کیا جان بوجھ کرہاں ہمیں دھوکا جان بوجھ کر نہیں دیا شاید مجبوری رہی ہوگی واؤ کو نسی مجبوری تھی ایسی کہ تم تینوں دوستوں نے مل کر ہماری زندگی جہنم بنادی' وہ اچانک پلٹ کر چیخی کہ وہ رک گیا تھا پھر خود کو کمپوز کیا یہ وہ شخص تھا

جس کے رعب و دبدبے سے لوگ ڈرتے تھے بھئی کراچی جیسے شہر میں آج بھی اسکی دہشت تھی اور کہاں یہ شخص ایک لڑکی سے ڈر رہا تھا (ساؤنڈ فنی)

'اچھا معافی کا کوئی سین ہے کیا' اس کے لہجے سے شرمندگی جھلک رہی تھی

'رائٹ سین ڈرامہ چل رہا ہے یا کوئی فلم بن رہی ہے ہماری زندگی پر' اس کی بات پر وہ غصہ کنٹرول کر کے رہ گئی تھی

'اچھا اچھا معافی مانگنے کیلئے کیا کرنا پڑے گا' اب وہ لائن پر آیا تھا

'چترال کے سب سے بڑے پہاڑ سے کود جاؤ اور اگر زندہ بچ گئے تو معافی دینے کی ضرورت نہیں ہوگی باقی تم بہتر سمجھتے ہو' وہ تنز کرتی پھر سے چلنے لگی تھی

'اتنے سالوں بعد بھی زبان چلنا بند نہیں کوئی تمہاری' میر نے بھی اب کی بار جل کر کہا

'یقین کرو یہ زبان ہماری ہے اسلئے مرضی ہماری' آخر میں کٹھ مار انداز میں کہتی وہ بائیں طرف مڑ گئی تھی جب کہ وہ وہیں رہ گیا تھا جو کام کرنے آیا تھا وہ تو وہ کرچکا تھا غازی اور نگزیب کو اس کی ساری انفارمیشن بھیج چکا تھا وہ

Novel Galaxy

پروں کو کھول زمانہ اڑان دیکھتا ہے

زمین پر بیٹھ کہ کیا آسمان دیکھتا ہے ؟

ملا ہے حسن تو اس کی حفاظت کرنا

سنبھل کے چل تجھے سارا جہاں دیکھتا ہے

اپنے بھائی کے ساتھ کھانا کھایا تو چنکو نے گھوم کر اسکی طرف دیکھا لالی نے بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا
'اوپر کوں بیٹھی تھیں؟' سینے پر ہاتھ باندھ کر پوچھا اس نے تولالی تھوڑی نجل ہوئی
'وہ ہم لو ولیٹر لکھ رہے تھے' اس نے اعتراف کیا تو چنکو نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا
'بابا کو لکری (لکھ رہی) تھیں؟' اس کے پوچھنے پر لالہ رخ نے اثبات میں سر ہلایا 'تو لکا (لکھا)' اس نے پھر پوچھا تو
لالی نے نامیں سر ہلایا

ا'کوں' پھر پوچھا
'کیونکہ ہم نے کبھی لو ولیٹر نہیں لکھا اور نا ہی ہمیں لکھنا آتا ہے' اس نے اعتراف جرم کیا
'اوہو تمہیں آتا کا ہے' اس نے سر پر ہاتھ مار کر کہا تو لالی نے اسے گھورا
'سن بے چلغوزے ابھی بتائیں کہ ہمیں کیا آتا ہے' لالی نے اسکا چھوٹا سا کان پکڑا اور ہلکا سا گھوما یا تو اس نے چیختے
ہوئے لالی کے دونوں کان پکڑ لیے 'اوئے چھوڑ ہمارے کان' لالی نے مصنوعی غصے سے کہا
'پہلے تم چوڑو' سامنے جیسے چھوٹی لالہ رخ میل فورم میں بیٹھی تھی اسکی بات پر لالی نے اسکا کان چھوڑا تو اس نے بھی
چھوڑ دیا

'ہنہ چلغوزا' اس نے منہ بنا کر کہا
'ہنہ چویا (چویا)' اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا تو لالی نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا
'تم ہو گے چوہے اور چویا' سخت زہر لگتا تھا اسے اپنے لئے یہ الفاظ

'لالی از آچویا لالی از آچویا' اس نے زبان نکال نکال کر اسے اور چڑایا

'چنکو از آ... 'وہ ابھی کچھ کہتی کہ چنکو نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا

'چھوٹا خان' اسکی بات چنکو نے پوری کری تو لالی نے اسکے ہاتھ اپنے منہ سے ہٹائے

'کچھ شرم ہوتی ہے کچھ حیا ہوتی ہے... 'وہ ابھی کچھ بولتی کہ ایک بار پھر اسکی بات خان جی نے کاٹی

'مگر تمہیں کا پتا وہ کا ہوتی ہے' مزے سے اسکی ہر دفعہ بولنے والی لائن دہرائی

'نکو یہاں سے ابھی اور اسی وقت نکل جاؤ یہاں سے' لالی نے اسے پانی گود سے نیچے اتارتے ہوئے کہا

'ماما' اسکے ماما کہنے پر لالی کے اندر سکون کی لہر دوڑی تھی وہ جب بھی اس سے ناراض ہو جاتی تو وہ صرف ایک لفظ بولتا

تھا ماما بس ابھی بھی اس نے اسے دوبارہ گود میں بٹھایا

'لو ولیر لکھیں' اس نے کاپی اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا وہ دونوں اس وقت تمیز سے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے

اور ٹیبل پر کاپی رکھی ہوئی تھی

لالی نے پین اٹھایا اور کاپی سامنے کی اور اسکی طرف دیکھا

'لکھو ہیلو بابا' اس نے پہلے سوچا اور پھر چمک کر کہا تو لالی نے خوش ہو کر لکھا لیکن پھر رکی اور اسکی طرف دیکھا

'بابا کیوں لکھیں' اس نے حیرانگی سے پوچھا

'کوں کہ وہ میرے بابا ہیں' اس نے بھی معصومیت کی حد کری تو اس نے پین رکھا اور اسکی طرف مڑی

'لو ولیٹر چھوڑو ہم کیا سوچ رہے ہیں تمہیں ہی تمہارے بابا کے سامنے کھڑا کر دیں گے ہمیں پورا یقین ہے وہ مان جائیں گے' وہ مسرور سی ہو کر بولی چنکو کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا

'تم نا اپنے بابا سے کہنا کہ لالا بہت سوری ہے اسے سوری کر دیں اوکے' لالی نے جیسے غازی کو منانے کا پلین بنایا

'مجھے کا ملے گا' اس نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا

'ہمارا سب کچھ تمہارا ہی ہے چھوٹے خان اور ہم بھی تمہارے ہیں' اس نے چنکو کو خود میں بھینچ کر کہا تبھی وہاں موجود ٹیلی فون رنگ ہو لالی نے ایک ہاتھ سے فون اٹھایا

'لالہ رخ اسپیکنگ' اس نے عام سے لہجے میں کہا

'تیری ہمت کیسے ہوئی التمش کے گریبان میں ہاتھ ڈالنے کی جانتی بھی ہے وہ کس کا بندہ ہے' اسکی بات پر لالی کو پہلے حیرت ہوئی پھر اپنی اچانک سے اٹھ آنے والی ہنسی روکی اس بندے کی آواز تیز تھی اسلئے چنکو نے بھی سنی اب وہ حیرت سے فون کو دیکھ رہا تھا

'نا بھایا ہمیں نہیں پتا وہ کس کا بندہ ہے' اس نے چنکو کو ایک آنکھ مار کر صاف صاف منع کیا

'وہ میرا بندہ ہے' اسکی بات پر لالی کو ہنسی روکنا مشکل لگا ابے تجھے کونسا وہ جانتی ہے

'اچھا! آپ وہی ہیں نا وہی' لالی نے ایکسائمنٹ سے کہا جیسے نا جانے وہ کون سے شارخ خان سے بات کر رہی ہے

'دیکھ لڑکی میرے ساتھ پنگانالے مہنگا پڑے گا ایسی جگہ غائب کرواؤں گا کہ پتا بھی نہیں چلے گا کہاں گئی' اس نے دھمکی دی تو اسکے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی ہائے دھمکی

'ارے آپ کو غائب کروانے کی ضرورت نہیں ہے آپ ہمیں تاریخ وقت اور پتا بتادیں ہم خود ہی اسی تاریخ کو

مقررہ وقت اور جگہ پر پہنچ جائیں گے' اس نے کہتے کے ساتھ فون ریسور پر دے مارا

'کیا یار چنکو کب آئیں گے تمہارے بابا ہمیں تو لگتا ہے کسی چڑیل نے انہیں اپنے جھوٹے جال میں پھنسا لیا ہے اور

اب وہ سر کو اپنی انگلیوں پر نچا رہی ہوگی' اس نے بے بسی سے کیا غلطی تو اسکی اپنی تھی کیوں چھوڑ کر آئی تھی وہ

اسے

'میں اوں نا بابا کو مناؤں گا' چنکو نے بڑے پیار سے اسے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر کہا تو اس نے سر ہاں میں ہلا دیا



میر اپنا رخ پھیرے کھڑا تھا جیسے خود کو اس سب سے لا تعلق دکھا رہا تھا ایسے میں علی کے سر پر خون سوار تھا آج یا تو

آریا پار ہاتھوں میں گن ایسے گھوما آ رہا تھا جیسے نا جانے کتنی بار چلائی ہو حالانکہ اٹھائی ہی پہلی بار تھی

'اس سب کا کوئی اور بھی تو حل ہو سکتا ہے ایک بیٹی دے کر پچھتارہا ہوں دوسری نہیں دینا چاہتا' زمان صاحب نے

بے بسی سے کہا

'دفعہ ہو جاؤ میرے گھر سے لالی نے تمہارے اوپر بھروسہ کیا تھا اور آج اسی کے گھر کی عزت کو بے عزت کرنا

چاہتے ہو' شبانہ بیگم دھاڑتی ہوئی آگے آئیں تھیں

'میں نے کسی کی عزت داغدار نہیں کی عزت سے رشتہ بھیجا تھا اور عزت سے سہی شادی کرنا چاہتا تھا لیکن آپ لوگوں نے عزت کی ہی نہیں تو میری کیا غلطی ہے' آخر میں وہ بھی دھاڑا تھا تبھی دانیال نے اسکا گریبان تھاما 'میرے گھر میں کھڑے ہو تو آواز نیچی رکھو یہ منہ زور جربوں کو میں منہ پر ہی مار دیتا ہوں' دانیال کا دماغ میر کی وجہ سے گھوم گیا تھا جو اس وقت کسی کو فون کر رہا تھا

'ڈیم اٹ فون اٹھاؤ' میر جو کسی کو فون ملا رہا تھا اس کے نا اٹھانے پر غصے کی لہر دوڑ گئی جسم میں 'دانیال لڑکی والے ہو تم عزت تو تمہیں کرنی چاہیے میری' اس نے پری کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا اور پھر بڑے آرام سے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹائے 'ڈاکٹر ضرور ہوں لیکن اگر غصہ آجائے تو کسی کو نہیں چھوڑتا' وہ پری سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑا ہوا اور جیب سے فون نکالا اور حارث کو کال کر کے اندر بلایا پانچ منٹ بعد ہی وہ مولوی صاحب کے ساتھ اندر داخل ہوا تو پری کی جیسے روح کھینچ لی ہو اس سے پہلے وہ گرتی علی نے اسے تھاما

'مم میں شش شادی نن نہیں کروں گک گی' پری نے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے کہا تو علی کا چہرہ اسپاٹ ہوا تھا

'اگر ایک بات اور مزید منہ سے نکالی نا تو تمہاری جان لینے سے پہلے تمہارے اس خونخوار بھائی کو ماروں گا' وہ صرف ڈرا رہا تھا لیکن وہ لوگ کیا کرتے جو ڈر رہے تھے پری نے اسکی بات پر اذیت سے آنکھیں مینچی

'بتاؤ کرو گی نکاح' اس نے اسکی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر چہرہ اوپر کیا تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی جسے دیکھ کر علی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی گہری مسکراہٹ

'اب خاموشی سے مولوی صاحب کو نکاح پڑھانے دیں ورنہ یاد رکھئے گا یہاں کوئی لالہ رخ نہیں ہے جو پری کو بچائے گی مجھ سے' اس نے تنزیہ انداز میں کہا تو سب نے بری طرح پہلو بدلا دانیال نے پھر سے مزاحمت کرنا چاہی لیکن زمان صاحب نے روک دیا

'پریشہ شاہ بنتِ زمان شاہ آپ کا نکاح علی اسماعیل آفریدی ولد اسماعیل آفریدی سے حق مہر تیس لاکھ سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے' تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب کی آواز کمرے میں گونجی تھی پری نے مضبوطی سے فصیحہ کا ہاتھ تھامامیر بھی اب علی کے برابر میں بیٹھا تھا

'جلدی پری' علی نے اپنی بات پر زور دیا

'وقت قبول ہے' اس کو اس وقت ارشن بے تحاشہ یاد آیا

اور پھر علی سے اسکی مرضی پوچھی گئی اور پھر نکاح ہو ہی گیا فائنلی (شکر)

میر نے ناتوا سے مبارک باد دی اور نا ہی کسی اور سے ملا خاموشی سے نکلا اور نکلتا ہی چلا گیا پیچھے علی نے زبردستی دانیال کے گلے لگ کر مبارک باد دی

'میں ایک مہینے بعد پری کی رخصتی لینے آؤں گا سنبھلنے کیلئے اتنا وقت کافی ہو گا ہاں میں یہ ضرور چاہتا تھا کہ نکاح ہو جائے لیکن میں پری کو زبردستی حاصل نہیں کرنا چاہتا نکاح بھی اسلئے کیا تاکہ آپ سب کو بھی اور اسے بھی یاد

رہے کہ اب یہ کسی کی امانت ہے 'آخر میں پری کو دیکھ کر بلکہ اچھے سے گھور کر کہا اور پھر حارث اور مولوی صاحب کے ساتھ باہر نکل گیا

پیچھے دانیال پری کے پاس بیٹھ کر اسے سینے سے لگا گیا زمان صاحب اور شبانہ بیگم بھی انکے پاس ہی بیٹھ گئیں فصیحہ دانیال کو لے کر کمرے میں چلی گئی



لالی گھر آئی اور فریش ہونے کے بعد اپنا فون اٹھایا جس پر لاتعداد مسڈ کالز تھیں اور جو نمبر تھا اسے دیکھ کر اسے دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل آئے میر گیلانی تبھی ہفتے پرانا منظر زہن ہر لہرا گیا رات کا وقت تھا جب وہ کچھ سامان لے کر گھر کی طرف چل رہی تھی چنکو ہو سٹل میں لڑکوں کے ساتھ تھا اس لئے وہ بے فکر تھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ وہاں سے گزرتے لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہی تھی تبھی وہ کسی سے بری طرح ٹکرائی بھر بازار تھا پورا پلوں کی جھالریں اٹھا کر اوپر دیکھا تو جیسے سکتے میں آئی تھی سانس تو سانس رگوں میں دوڑتے خون کی روانگی بھی بند ہو گئی تھی وہ مکمل ساکت ہوئی تھی

وہ ساکت ہونے کے باوجود سامنے کھڑے انسان کے رونگٹے کھڑے کر گئی تھی اتنی جلدی اس کا مل جانا وہ نہیں جانتا تھا ابھی تو وہ ٹھیک سے تیار نہیں ہوا تھا اس کے روبرو آنے کیلئے بے ساختہ لمبی سانس کھینچی لیکن تبھی وہ اپنی جگہ سے ہل کر رہ گیا جب لالہ رخ کا تھپڑ پورے آب و تاب سے اس کے منہ پر آ کر بجاتھا

"چٹاخ" اس آواز پر اس پاس گزرتے لوگ رکے تھے یہاں تک کہ وہ بھی رک گیا تھا وہ کوئی اور نہیں میر گیلانی تھا وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جو نفرت سے اسے دیکھ رہی تھی

'دازما شخصی مسئلہ دہ تاسو خلک ۛ' (یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے آپ لوگ جاسکتے ہیں) لالی کی دو ٹوک آواز نے اس پاس جمع لوگوں کو ادھر ادھر کیا تھا

'لالہ رخ میری بات... وہ آگے بڑھنے لگی تھی جب میر گیلانی نے اسے دوبارہ روکنا چاہا
'خبردار میر گیلانی اگر اپنی زبان سے ہمارا نام لیا تو بھرے بازار میں بے عزت کریں گے' اسکی غرراہٹ پر وہ یہ جان گیا تھا کہ سامنے لالہ رخ ضرور کھڑی ہے لیکن یہ وہ نہیں تھی جسے وہ جانتا تھا
'اینڈ بائے داوے یقین نہیں آرہا کہ تم صحیح سلامت سامنے کھڑے ہو' اس نے تتر کرتے ہوئے چلنے لگی تو وہ سر جھٹک گیا اور پھر اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا اور اسکے پیچھے چلنے لگا

'میں نے جان بوجھ کر... اسنے پھر بولنا چاہا

'کیا جان بوجھ کرہاں ہمیں دھوکا جان بوجھ کر نہیں دیا شاید مجبوری رہی ہوگی واؤ کونسی مجبوری تھی ایسی کہ تم تینوں دوستوں نے مل کر ہماری زندگی جہنم بنادی' وہ اچانک پلٹ کر چیخی کہ وہ رک گیا تھا پھر خود کو کمپوز کیا یہ وہ شخص تھا

جس کے رعب و دبدبے سے لوگ ڈرتے تھے بھی کراچی جیسے شہر میں آج بھی اسکی دہشت تھی اور کہاں یہ شخص ایک لڑکی سے ڈر رہا تھا (ساؤنڈ فنی)

'اچھا معافی کا کوئی سین ہے کیا' اس کے لہجے سے شرمندگی جھلک رہی تھی
'رائٹ سین ڈرامہ چل رہا ہے یا کوئی فلم بن رہی ہے ہماری زندگی پر' اس کی بات پر وہ غصہ کنٹرول کر کے رہ گئی تھی

'اچھا اچھا معافی مانگنے کیلئے کیا کرنا پڑے گا' اب وہ لائن پر آیا تھا
'چترال کے سب سے بڑے پہاڑ سے کود جاؤ اور اگر زندہ بچ گئے تو معافی دینے کی ضرورت نہیں ہوگی باقی تم بہتر سمجھتے ہو' وہ تنز کرتی پھر سے چلنے لگی تھی

'اتنے سالوں بعد بھی زبان چلنا بند نہیں کوئی تمہاری' میر نے بھی اب کی بار جل کر کہا
'یقین کرو یہ زبان ہماری ہے اسلئے مرضی ہماری' آخر میں کٹھ مار انداز میں کہتی وہ بائیں طرف مڑ گئی تھی جب کہ وہ وہیں رہ گیا تھا جو کام کرنے آیا تھا وہ تو وہ کرچکا تھا غازی اور نگزیب کو اس کی ساری انفارمیشن بھیج چکا تھا وہ

وہ میر گیلانی کو سوچ رہی تھی تبھی اسکا فون رنگ ہوا تو اس نے چونک کر فون کو دیکھا سکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر اس نے گیس کیا کہ شاید اسکا کام ہو گیا ہے اس نے مسکرا کر فون اٹھایا

'کام ہو گیا لالہ رخ' سامنے سے جسکی آواز سنائی دی وہ حارث کی تھی اسکی بات پر اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی
'ویل شکریہ حارث' اس نے دل سے کہا تھا

'ویسے تمہیں پتا کیسے چل جاتا ہے کہ کہاں کیا ہو رہا ہے' حارث نے تجسس سے پوچھا
'ہم اپنے سے جڑے لوگوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتے حارث' اس نے عام سے لہجے میں کہا
'میں نے اپنی پوری لائف میں تم جیسی لڑکی نہیں دیکھی مضبوط سے مضبوط لڑکی تم جتنی مضبوط نہیں ہو سکتی' اس
نے پر یقین لہجے میں کہا

'شکریہ ایس پی حارث چلیں یہ بتائیں کہ سب کیسے کیا' اس نے بات پلٹی تھی شاید
'ڈاکٹر صاحب کو سر سے پہلے مجھ پر بھروسہ ہے اسلئے انہوں نے اپنے نکاح کا مجھے بتایا اور پھر اسی وقت میرے پاس
تمہارا فون آیا پھر تم نے پورا پلین بنایا لیکن ایک بات بتاؤ تم نے یہ جھوٹا نکاح کیوں کروایا' حارث نے کچھ سوچ کر
پوچھا

'کچھ نہیں حارث شب بخیر' کہتے کے ساتھ ہی فون کا ٹاڈو سری طرف حارث منہ بنا کر رہ گیا
لالی چنکو کے کمرے میں آئی جہاں وہ خواب و خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا اس کا روم عجیب سا تھا چنکو کی اپنی
مرضی کا وہاں بیڈ نہی تھا ایک بڑا سا جھولا جسے دو نقلی درختوں کے بیچ باندھا گیا تھا بہت مضبوط جھولا تھا جس پر وہ سو
رہا تھا اس کے روم میں گراس کارپیٹ بچھا تھا دیواروں پر پتوں کی بلیں لگی تھیں ایک جگہ پلے اسٹیشن تھا اور اسکے
ساتھ ہی سینیماسکرین لگی تھی دائیں سائیڈ پر نکلی پتوں سے ڈھکی ایک الماری تھی جس پر صرف پتے تھے اسکو بند

کرنے کیلئے کوئی دروازہ نہیں تھا اور بائیں طرف واشر روم تھا جبکہ بائیں سائڈ پر الماری کے ساتھ ہی ایک بڑی سی کھڑی تھی جہاں سے لالی کے کمرے کا منظر دکھتا تھا جنگل کے تھیم کا روم تھا وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اس درخت سے بندھے جھولے کی طرف آئی جہاں ایک معصوم سا بندر سوراہا تھا وہ ایک کرسی رکھ کر اس کے پاس بیٹھ گئی اور اسکے بالوں میں انگلیاں چلائی

دیکھو راتوں کے سینے پہ یہ تو
جھلمل کسی لوح سے اڑے ہیں
یہ تو اندیا کی خوشبو ہے باغوں سے بہہ چلے
جیسے کانچ میں چوڑی کے ٹکڑے
جیسے کھلے کھلے پھولوں کے مکھڑے
جیسے بنسی کوئی بجائے پیڑوں کے تلے

یہ گانا جب بھی وہ یاد کرتی اسکو چنکو کے ننھے سے ہونے کے اب تک سارے واقعات یاد آجاتے اسکا پہلی دفعہ بنا کسی کے سہارے کے چلنا اسکا پہلی دفعہ لالی کو ماما کہنا اسکا پٹر پٹر بولنا اسکا گلیل چلانا اسکا لالی کو چوٹیا بولنا کبھی لالا بولنا لاہور سے چترال آنے تک لالی نے مالا کو چھوڑ دیا تھا اسکا وجود وہیں دفن کر کے آئی تھی اپنے چنکو کے لیے

کافی دیر اسے دیکھنے کے بعد وہ اسکے ایک ایک نقش کو چومنے کے بعد وہ آہستہ سے وہاں سے نکل کر اپنے روم میں آئی اور وہاں کی سٹری ٹیبل کالیمپ جلایا اور کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی دراز کھولی اور اس میں سے چنکو کی ٹوٹی ہوئی گاڑی کے ٹکڑے نکالے اور ساتھ میں اسے جوڑنے کیلئے کچھ اوزار ایلفی وغیرہ آنکھوں پر چشمہ ٹھیک کیا اور ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو غور سے دیکھا اور پھر آہستہ آہستہ پہلے انہیں جوڑ کر دیکھا پھر سمجھ آنے پر آہستہ آہستہ جوڑنے لگی لیکن دماغ اسکا کہیں اور تھا شاید حارث کی بات پر کہ اس نے ایسا کیوں کیا

علی نے اس کے جذباتوں کو اتنی بری طرح ٹھیس پہنچائی تھی کہ اس نے لوگوں پر یقین کرنا چھوڑ دیا تھا وہ اس وقت آخری بار دنیا سے ڈری تھی سوچ تو اسی وقت لیا تھا چھوڑے گی تو کسی کو بھی نہیں سب کو موت کا مزہ نہیں چکھایا تو نام لالہ رخ نہیں اسلئے اپنا نام مالار کھا اور خود کو مضبوط سے مضبوط بنایا

چار دن پہلے اسے علی کے دماغ میں پکنے میں والی کچھڑی سے آگاہ کیا گیا تھا تبھی اس نے حارث کو ساتھ ملایا اور کسی نگلی مولوی کو اس کے حوالے کیا اور اسے سختی سے کسی کو بھی بتانے سے منع کیا اور پھر لالی نے وقت کو دہرایا تھا اور جھوٹا نکاح کروایا اس کے ہوتے ہوئے اس کے اپنوں کو کوئی ہلکی سی بھی خروش تک نہیں پہنچا سکتا تھا

وہ پکی کھلاڑی تھی کب کہانی کو کیسے گھمانا ہے وہ بہترین جانتی تھی اسلئے خاموش رہو کیونکہ وہ پاگل نہیں ہے جو خاموشی سے سب دیکھ رہی ہے وہ تماشائی نہیں ہے وہ تو ڈگڈگی بجانے والی تھی سب کو اپنی طرف راغب کرنے والی وہ لالہ رخ تھی آوارہ دل کی مالک

اور یہی سوچتے سوچتے وہ چنکو کی گاڑی کو جوڑ چکی تھی پہلی جیسی نہیں لیکن وہ دیکھ کر خوش ہو جاتا اس قابل ضرور ہو گئی تھی اس کی زندگی میں چند روشنیاں تھیں صرف جو اسے بہت عزیز تھیں اور ان کیلئے وہ سب کچھ کر گزرنے کی ہمت رکھتی تھی گاڑی کو چنکو کی نظروں کے سامنے رکھا پھر اپنے بیڈ پر آ بیٹھی اپنی سینے میں اٹھنے والے درد کی دوائی کھائی چشمہ ہٹایا اور لیٹ کر آنکھیں موند گئی

مجنوں نہیں ہوں جو کاسہ لئے پھروں
جان نکال لوں گا میں اپنے رقیب کی



وہ تو کب کا پہنچ گیا تھا پشاور بس انتظار تھا تو صبح کا تھا کیونکہ وہ خاموشی سے آیا تھا یہاں ورنہ پورے پاکستان کو پتا چل جاتا کہ وہ چترال آیا ہے از حف نے اس کیلئے یہاں بھی رہنے کا بند دوست کروایا تھا ویسے امیروں کے بھی مزے ہوتے ہیں

ابھی وہ دونوں رات کو بیٹھے کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے

'سر آپ کو پتا ہے آپ کا ایک بیٹا بھی ہے' ازحف نے سنجیدگی سے کہا لیکن اس کی آنکھوں میں شرارت دکھ رہی تھی

'ازحف' اس نے بھی سنجیدگی سے اسے ٹوکا تو وہ ہنسا

'وہ جہاں رہتی ہیں وہاں کے آس پاس کے علاقے کے بارے میں پوچھا تو سران سے زیادہ تو اس چھوٹے خان کے بارے میں سننے کو ملا ہے' اسکی بات پر غازی نے چونک کی اسکی طرف دیکھا

'چھوٹا خان؟' اس نے سوال کیا

'آپ نہیں جانتے اسے' اس نے حیرانگی سے پوچھا 'آپکا بیٹا سر' اس نے پھر شرارت سے کہا تو وہ سر جھٹک گیا

'اور سر مزے کی بات میم بوائز ہاسٹل کی انچارج ہیں' اسکی بات پر غازی ہنسا

'کسی سیدھا کام کرنے سے جیسے اسکی تو حین ہوتی ہے پہلے مزدور بن کر پروفیشنل کام کیا اور اب انچارج اور وہ بھی

بوائز ہاسٹل کی' اس نے تنز کیا تو ازحف ہنسا

'سر میم پر یہ سب جچتا ہے' اس نے طرف داری کی

'اور میرا بیٹا وہ کیسا ہے' اس نے اب کی بار مضبوطی سے پوچھا جیسے وہ سچ میں اسکا باپ ہو

'سر آپکا بیٹا میم کا میل ورجن ہے سب سے انوکھا کوئی اسے کچھ کہہ کر دکھائے پھر محلے والے اسے چھوڑتے نہیں

ہیں یا پھر وہ خود ہی اپنی گلیل کے ساتھ سامنے والے کا مقابلہ کرتا ہے حسن تو کچھ ایکسٹرہی ہے' ازحف نے ملنے

والی ساری انفارمیشن اس کے حوالے کی

'اسکی ماں نے تو ناجانے کہاں سے حسن چرا لیا ہے اوپر سے تیکھے تیور پوری رضیہ سلطانہ ہے' اس نے مسرور ہو کر کہا
تو ازحف اسے دیکھ کر رہ گیا

پچھلے تین سال وہ کس قدر اذیت میں تھا اسکا علم تو صرف اسے ہی تھا پل پل اسکے ساتھ جو تھا اب جو وہ خوش ہوا تھا
تو سوچ لیا تھا اس نے بھی میم کو تو اب۔ غازی سر کے پاس آنا ہی پڑے گا



پری کمرے میں بیٹھی آج دوپہر کو ہونے والی واقعے کو سوچ رہی تھی تبھی اسکا فون رنگ ہوا جس ہر ارشن لکھا ہوا
تھا اس نے جھٹ سے فون اٹھایا اور کان سے لگایا

'ارشن' اس نے بے تابی سے کہا دوسری طرف علی گہرا مسکرایا
'جی میری پری' اسکے بہکے ہوئے لہجے پر اس نے دھیان نادیا

'تم جانتے ہونا میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں' اسکے اظہارِ محبت پر اسکا رواں رواں دہک اٹھتا تھا
'ہمم میں جانتا ہوں' اس نے بھی اسے خوش کیا پھر پری نے اسے آج دوپہر ہونے والا پورا واقعہ بتایا جسے جان کر علی
کو خوشگوار ہوئی

'مجھے نہیں پتا تھا کہ تم میرے ساتھ اتنی مخلص ہو' اسے لگا تھا جیسے وہ اسے کچھ نہیں بتائے گی لیکن اس نے سب بتایا

اسے اسلئے وہ مسروریت میں بول گیا پری چونکی

'کیا مطلب' پری نے حیرت سے پوچھا

'دیکھو پری جب تم نے مجھے ٹھکرا دیا تھا تو مجھے اسکے علاوہ کوئی اور صحیح راستہ نہیں لگا' علی نے اسے آہستہ آہستہ سب

سچ بتانا شروع کیا

دوسری طرف پری کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی کیا ہوا تھا یہ اس کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا اسکی بہن کا دشمن اسکی

محبت نکلا اسکا دل کیا ڈوب مرے لیکن نہیں پہلے زرا لالی کی بہن ہونے کا ثبوت تو دے دے

'لگتا ہے دھوکا دینا تمہاری فطرت میں ہے' اس کے الفاظ علی کو سلگ گئے

'کیا بکو اس ہے یہ میں نے کوئی دھوکا نہیں دیا اپنی محبت حاصل کی ہے بس' وہ غررایا

'افسوس ڈاکٹر صاحب آپ اپنی محبت حاصل کر چکے ہیں' اسکی بات پر وہ ٹھٹھکا

'افسوس کیوں' سنجیدہ لہجہ

'وجود کو تو کوئی ہوس پرست انسان بھی حاصل کر لیتا ہے اصل انسان تو وہ ہے جو دلوں پر حکومت کرنا جانتا ہو

افسوس ایسا انسان میری بہن کے علاوہ کوئی آیا ہی نہیں' اس کے الفاظ علی کے انڈر پیوست ہوئے تھے وہ اسکی محبت کو

ہوس کا نام دے رہی تھی 'ایک بات اور جس دن لالی آگئی ناتم بچ نہیں پاؤ گے اور خدا کرے ہم تم سے اتنی دور

چلے جائیں گے تم پل پل مر و کہتے کے ساتھ پری نے فون کا ٹاٹھا دوسری طرف موجود علی کی محبت کو تار تار کر کے

'اتنا آسان نہیں ہوتا ڈاکٹر صاحب محبت حاصل کر لینا اب پتا چلے گا آپ دونوں دوستوں کی قسمت کو کہ کس کی سفاک (لالی) قسمت سے تعلق پڑا ہے' وہ سلگتے ہوئے لہجے میں کہتی سب بھول گئی یاد تھا تو صرف اتنا کہ اسکی ایک بہن ہے جو ابھی زندہ ہے

جب میلوں دور کہیں نا انصافی ہوتی ہے نا تو ماں اپنے بچوں کو یہ کہہ کر سلاتی ہے کہ سو جاؤ لالی آتی ہی ہوگی



آج وہ سب پشاور جا رہے تھے کتنی روشن صبح تھی آج کی سب وقت پر اٹھ گئے تھے ٹرین کی ٹکٹس کرائیں تھیں اشعر نے کچھ وہ لالی کی وجہ سے جا رہا تھا اور کچھ وہ اپنی بہن کی وجہ سے کل ہی تو ازحف نے بتایا تھا اسے کہ وہ لوگ بھی پشاور میں ہیں اسلئے وہ ملائکہ کو لے جانے کیلئے زیادہ ایکسپنڈ تھا

'چلیں کیا میں بہت ایکسپنڈ ہوں' زاعشہ تو پوری پاگل ہو گئی تھی ایک تو دو چار دن بعد دسمبر شروع ہو رہا تھا آئے وہاں کی ٹھنڈ اور برف باری دیکھنے کا مزہ ہی الگ تھا

'جی جی بلکل چلیں' اشعر نے بیگز گاڑی میں رکھتے ہوئے کہا کیب بک کروائی تھی اس نے اسٹیشن جانے کیلئے

'اشعر آرا کو پکڑو میں اپنی شوپنگ تو دیکھ لوں' عائشہ کو اپنی کی ہوئی شاپنگ عزیز تھی اشعر نے آگے بڑھ کر ننھی سی آرا کو گود میں لیا

'اشعر بھائی ہوں بہت سردی ہوگی تو آپ نے آرا کے گرم کپڑے رکھے ہیں نا' ملائکہ نے فکر مندی سے پوچھا
'ہاں آرا کی ساری پیکنگ اسکی پھوپھونے کی تھی تو کیسے کوئی غلطی ہو سکتی ہے' عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملائکہ بھی مسکرا اٹھی

ان سب کو نہیں پتا تھا کہ راجا دھوکا دے رہا تھا لالی نے چھپا کر رکھا تھا سب سے
'چکو بھئی چلیں' اشعر نے زور سے کہا تو سب ایک ایک کر کے گاڑی میں آ بیٹھے اور آدھے گھنٹے بعد اسٹیشن پر اترے
جہاں ہر طریقے کے لوگ تھے انکی عجیب سی بولیاں تو الگ سا کلچر کچھ سیاح تھے تو کچھ مسافر تھے اشعر نے ٹکٹ تو پہلے ہی لے لیے تھے وہ لوگ خوشی سے اپنے ٹرین کے ڈبے کی طرف بڑھے جو زیدہ رش کی وجہ سے مشکل ہو گیا تھا ڈھونڈنا لیکن پھر مل ہی گیا اپنی سیٹ نمبر دیکھ کر وہ لوگ وہاں بیٹھ گئے اور کچھ ہی دیر بعد ٹرین چکنا شروع ہوئی تھی زاعشہ اور عائشہ تو حیرت سے سب دیکھ رہی تھیں انہوں نے بسوں سے یا پھر بائے ایئر سفر کیا تھا لیکن ٹرین کا سفر پہلی بار تھا البتہ اشعر اور ملائکہ تو ایسے ہی جاتے تھے پشاور یا پھر چترال



چنکو صبح اٹھا تھا تو اسکی نظر سیدھا ٹیبل پر پڑی جو اسکے بلکل سامنے تھی پہلے تو وہ کچھ سمجھ نہیں سکا کیونکہ نیند میں تھا پھر نظر انداز کر کے چھوٹی سی انگڑائی لی اور پھر اچھل کر بستر سے اتر اور واشروم میں گھس گیا اور پھر وہیں سے ہی

چینا

'لالا' اور دوسری طرف لالی جانتی تھی تھوڑی دیر میں آواز آنے والی ہے اسلئے وہ نامیں سر ہلاتی ہوئی اسکے روم میں داخل ہوئی جہاں ہو چھوٹے سے نیکر میں گھوم رہا تھا اتنی ٹھنڈ میں وہ ایک کھاتا پیتا بچہ تھا اسلئے اسکی توند بھی نکلی ہوئی تھی موٹا سا تھا وہ جسے لالی کے علاوہ کوئی لڑکی اٹھاتی تو اپنی کمر پکڑتی ہوئی سائیڈ پر ہو جاتی

'چھوٹے موٹے شیم کرو تھوڑی' لالی اسے لتاڑتے ہوئے اسکے پاس آئی اور اسے اپنی کمر پر اٹھایا اور پھر اسکی وارڈروب کی طرف بڑھی

'جی کیا پہنیں گے آپ' اس نے بائیں کندھے کی طرف دیکھ کر پوچھا جہاں وہ بھی اپنے لئے ڈریس دیکھ رہا تھا

'بلو والا' اس نے ایک ڈریس کی طرف اشارہ کیا تو اس نے وہ نکالا ساتھ میں ہائی نیک اور سوکس اور پھر استری اسٹیڈ پر جا کر ان لارڈ صاحب کے کپڑے پر ڈریس کرنے کیلئے استری کا پلک آن کیا یہ روز کا تھا وہ اسی طرح اس کی کمر پر بیٹھ کر اپنے سارے کام کرواتا تھا اس سے

'یہاں سے نی ہوئی' اس نے ایک جگہ اشارہ کیا تو لالی نے وہاں سے اور اچھے سے پر ڈریس کی

'اب؟' اس نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا

'اب نہائے نہائے' اسکی چہکتی ہوئی آواز اسکے کانوں میں پڑی تو نامیں سر ہلاتی ہوئی وہ اسے ہاتھ ایریا میں لے گئی جہاں اسکی تھوڑی دیر میں ہنسی گونج رہی تھی جسکا ساتھ لالی بھی دے رہی تھی اور تھوڑی دیر میں اسے تولیہ میں لپیٹ کر اپنے بازوؤں میں دبوج کر باہر لائی اور پھر اسکو چینج کر دیا پھر اسکے ہنیر ڈرائے کئے تو اس نے موبائل اس کے سامنے کیا جہاں ایک عجیب سا ہنیر اسٹائل کی پک دکھ رہی تھی

'ہم تمہیں شکل سے نائی لگتے ہیں' اس نے ائیر و آچکا کر پوچھا

'بناؤ نا مجھے جانا ہے' اس نے منہ بناتے ہوئے کہا

'کہاں جانا ہے' اس نے ویسے کی پوچھا

'میری نیو فرینڈ بنی ہے اسکے پاس' چنکو نے اسکے کان میں کہا

'دوست لڑکی ہے' اس نے بھی حیرانگی سے پوچھا تو چنکو نے ہاں میں سر ہلایا

'تمہاری عمر میں ہم مٹی کھاتے تھے اور تم لڑکیاں پٹارہے ہو' اس نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اس سے باتیں کرتے ہوئے چنکو کی نظر اپنی گاڑی پر گئی تو پہلے تو وہ شاک ہوا پھر اپنی غور سے دیکھا وہ اسکی گاڑی تھی

'میری گاڑی' وہ چیختا ہوا گیا اور اپنی گاڑی اٹھائی اور پھر لالی کے پاس آکر اسکے گالوں کو زور سے چوما

'لالی از بیشٹ' اسکی خوشی اسکی آواز سے جھلک رہی تھی تبھی وہ خوشی خوشی ناشتہ کرنے کیلئے باہر چلا گیا لاؤنج میں لالی کی توجہ بجاتے ہوئے فون نے کھینچی اس نے نمبر دیکھا اور پھر فون اٹھایا کراچی سے تھا فون

'جی کہیں' لالی نے پہلے لمبی سانس کھینچی اسکے بعد کہا

'مجھے رابعہ خان کے بارے میں ضروری بات بتانی ہے' دوسری طرف والے کی آواز میں ہڑبڑاہٹ تھی لالی ٹھٹھکی

'ہوا کیا ہے بنا وقت ضائع کئے بتاؤ' اس نے سختی سے کہا

’میم رابعہ خان کچھ دنوں سے گھر سے باہر نہیں نکلی تھی میں نے پہلے نظر انداز کیا لیکن اب عجیب لگا تو گھر کی طرف گیا دروازہ بجایا کسی نے نہیں کھولا پھر میں نے کسی کی نظروں میں آئے بنا دروازہ توڑا ’ وہ رکاتو جیسے لالی کی سانسیں بھی رک گئی تھیں

'''آآآ گے کہو' اسکا لہجہ لڑکھڑایا

'ہم لوگوں نے دیر کردی میم رابعہ خان مرچکی تھی' اسکی بات پر وہ آنکھیں میچ گئی 'میں نے دفنانے کے انتظام کروائیے ہیں کیا کسی کو بلوانا ہے' اس نے پھر پوچھا تو اس نے آنکھیں کھولیں

”ہممم کسی کو کہو یا نا کہو میر گیلانی کو ضرور بتا دینا“ اس نے بالکل اسپاٹ لہجے میں جواب دیا

وہ خوبصورت چڑیل آج ختم ہو گئی تھی محبت کھا گئی اسے یا پھر انصاف دونوں ہی صورت میں وہ لڑکی جان کی بازی ہار گئی

ہائے انصاف،،،،،

فون ابھی بھی اسکے ہاتھ میں تھا جو اس نے سنا تھا اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ ہنسے یا روئے جہاں لوگ انصاف کے پیچھے روتے تھے وہیں اسے چار سال بعد لیکن انصاف مل گیا بہت تھا اس کا دل جیسے ہر چیز سے اچاٹ ہوا تھا پتا نہیں کیوں لیکن برا لگا تھا

ہاں اس نے کافی بار رابعہ کہ مدد کی تھی کبھی پیسوں کے معاملوں میں کبھی اسے لوگوں سے بچانا کیونکہ اس نے اس کے بھائی کو اس تک پہنچانے کی کوشش کی تھی یہ بھی احسان تھا لالی کیلئے جو اس نے سود سمیت لوٹایا اس نے ایک لمبی سانس کھینچی اور پھر فون اٹھایا اور ایک نمبر ملا یا اور فون کان سے لگایا تھوڑی ہی دیر بعد فون اٹھالیا گیا

'ہیلو' علی کی آواز گونجی تو وہ استہزائیہ سا ہنسی

'کیسے ہیں ڈاکٹر صاحب' اسکی آواز پر وہ بے تحاشہ چونکا

علی اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھا اپنا نکاح نامہ دیکھ رہا تھا جب اس کا فون بجایا تو وہ اٹھانا نہیں چاہ رہا تھا لیکن ناجانے کیا سوجی کے اٹھائے

'ال لالہ رخ' اسکی آواز لڑکھڑائی

'کیا بات ہے ڈاکٹر صاحب آواز سنتے ہی پہچان گئے' لالی کا اس کیلئے ڈاکٹر صاحب بولنا اسے تکلیف میں مبتلا کر گیا تھا کتنی چہکتی تھی وہ جب اسے علی بھائی کہتی تھی

'کیسی ہو' اس کا لہجہ دھیمہ اور نرم تھا

'ویسے بالکل نہیں ہیں جیسے آپ چھوڑ کر گئے تھے' ناچاہتے ہوئے بھی شکوے کی آمیزش ہوئی تھی اسکے لہجے میں اسکی بات پر وہ شرمندگی میں ڈوبا تھا بری طرح

'معاف کرنے سے تو خدا خوش ہوتا ہے معاف نہیں کر سکتیں مجھے' بڑی مشکل سے ادا کئے اس نے یہ الفاظ لالی نے زور سے آنکھیں میچھی آنسو تھے کے نکلنے کیلئے بے تاب

'سوچا تھا کر دیں گے لیکن جو آپ نے کیا وہ کم نہیں تھا پھر سونے پر سہاگا آپ نے ہماری بہن کو ڈرایا دھمکایا نکاح کیلئے' آخر میں اس کا لہجہ سلگا ہوا تھا کہ دوسری طرف بیٹھا علی کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں

'تمہیں کیسے' وہ حیرت کے مارے بول بھی نہیں سکا

'ڈاکٹر صاحب ہم دور ضرور ہیں لیکن سب کی خبر رکھتے ہیں' اس نے جتلیا تو وہ ساختہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا

'میں اسے خوش رکھوں گا اور سب سے معافی مانگوں گا اپنے کیے کی ویسے بھی اب تو نکاح ہو چکا ہے' اس نے اسے قائل کرنا چاہا تو وہ ہنسی

'نکاح نامہ کہاں ہے آپ کا' اس نے اچانک سے پوچھا

'مم میرے ہاتھ میں ہے' اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

'تو اسے غور سے دیکھیں بلکہ پری کا جہاں نام لکھا ہے اسے زرا زور سے پڑھئے گا' اس نے اسے جیسے آرڈر دیا تھا علی نے نا سمجھی سے نکاح نامے کو کھولا

'دلہن کا نام پر بیہا خان... بس وہ یہیں رکھا تھا یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ نام نہیں تھا

'جی ہماری بہن کا نام پریشہ زمان شاہ ہے' اس کے الفاظ جیسے گونجے تھے اسکے کانوں میں 'مبارک ہو ڈاکٹر صاحب پہلا جھوٹا نکاح ہمارا کروایا تھا دوسرا آپکا خود کا ہو گیا' وہ آخر میں زور سے ہنسی یہ ہنسی بالکل ویسی ہی ہنسی تھی کہ جب لالی کو اسکے جھوٹے نکاح کا بتایا جا رہا تھا تو علی جس طرح ہنسا تھا بالکل اسی طریقے سے وہ بھی ہنسی لہجے تو وہ ہمیشہ یاد رکھتی تھی

علی بے یقین ہو ا تھا فون چھوٹ کر ہاتھ سے گرا تھا آنکھوں کے سامنے دھند چھائی تھی نکاح نامہ غور سے پڑھا تو لگا شاید کسی نے مزاق کیا ہے اتنا بھدا مزاق یہ کیا ہوا تھا اس کے ساتھ جو زندگی اس نے کل بسائی تھی وہ آج اجڑ گئی تھی

آنکھوں سے گرنے والے آنسو نہیں تھے اسکے ارمان تھے اسکی امیدیں تھیں اور جب سب ٹوٹ گیا تو وہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا تھا

زمین پر بیٹھا وہ بچوں کی طرح بلک رہا تھا اسے کیا پتا تھا جو وہ کر رہا ہے کل اس کو وہی لوٹایا جائے گا وہ زمیں پر بیٹھ کر کبھی اللہ سے گناہوں کی معافی مانگتا کبھی پری کو پکارتا اسکی حالت پر رحم آ جاتا اگر کوئی اسے دیکھتا تو میر تو غائب تھا کیونکہ اسے رابعہ کی موت کا بتا دیا گیا تھا



میر نے جب سنا تو اسے لگا شاید کسی نے مزاق کیا ہے لیکن وہ بڑی مشکل سے خود کو سنبھال کر سرد خانے گیا تھا اسکا دل بری طرح دھڑک دھک کر رہا تھا بس کسی طرح جھوٹ ہو یہ

وہ سرد خانے پہنچا تو اس کی گاڑی کے ساتھ ایک اور گاڑی نکلی اس میں سے ماہین اور عارف نکلے تھے ان دونوں میر کو تو جیسے دیکھا ہی نہیں تھا وہ دونوں اندھا دھند اندر بھاگے میر آہستہ آہستہ چلتے اس کمرے کے سامنے رکا تھا جہاں سے اسے شاید اسکی دوست کی رونے کی آوازیں آرہی تھیں اس کے قدم بر طرح لڑکھڑائے کہ وہ زمین پر گرا 'نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ بالکل ٹھیک ہے' وہ خود کو دلا سے دلاتا اندر بڑھا تھا لیکن جیسے ہی نظر اسٹرپچر پر گئی تو آنکھیں پتھر ہوئیں

'ررر رابی' لرزتے ہونٹوں سے بامشکل ادا ہوا اسکے دل نے بے ساختہ دعا کی تھی یا اللہ مجھے موت دے دے تبھی روتی ہوئی ماہین کی نظر میر پر پڑی تھی وہ اٹھی اور چلتی ہوئی اس تک آئی اور اسکا گریبان تھام گئی 'تم ہونا میر گیلانی' اس نے اسکو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا تو وہ رابیچہ کو دیکھتے ہوئے ہی ہاں میں سر ہلا گیا 'تمہیں پتا ہے تم کتنے ذلیل انسان ہو تمہاری وجہ سے میری دوست مر گئی' وہ آخر میں سسک اٹھی 'صحیح کہتی تھی وہ ایک دن اسے محبت کھا جائے گی دیکھو کھا گئی اسے محبت' اس نے روتے ہوئے ہی کہا اب کی بار تو میر بھی سسک اٹھا وہ جو دروازے ہر کھڑا تھا دروازہ سے لگتے زمیں پر بیٹھتا چلا گیا

دیکھ رہے ہو خدا نے تینوں دوستوں کی قسمت محبت سے خالی لکھی تھی ایک وہاں تڑپ رہا تھا ایک یہاں تڑپ رہا ہے ایک تڑپ تڑپ کر مر گیا

ماہینہ رابعیہ کے اسٹریچر کے پاس ہی گر کر رونے لگی تھی یہ کیا ہوا تھا کیوں ہوا تھا ہاں وہ مانتی تھی کہ اس نے بہت گناہ کیے ہیں لیکن وہ سدھر تو گئی تھی

ہاں اس نے جتنا غلط لالی کے ساتھ کیا تھا چلو وہ کبھی نا کبھی معاف کر بھی دیا جاتا لیکن اس بے گناہ کا کیا جسے اس نے مارا تھا جنید کے خون کے قطروں کا کیا جو اسکے ہاتھوں ضائع ہوئے تھے قرآن میں بدلے کا حکم ہے اس کا بدلہ لینے والے اسکے دوست تھے اس کے باوجود رابعیہ کی قسمت نے رابعیہ سے جنید کی موت کا بدلہ اس کی جان نکال کر لیا

تھا



وہ ہاسٹل کی طرف آیا تھا کیونکہ اس ٹائم وہ ہوٹل میں ہوتی تھی مضبوط قدم اٹھاتا وہ اسکے آفس کے سامنے رکا غازی نے اس وقت وائٹ شرٹ بلو جینز پہنی تھی شرٹ پر بلو کورٹ دائیں ہاتھ میں رسٹ وایچ آنکھوں پر گوگلز شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے ہوئے تھے ہاتھ میں ایک شوپر تھا وہاں سے گزر تا پیون اسے دیکھ کر رکا اور اس کی طرف آیا

'جی آپکو کس سے ملنا ہے' وہ اس کی پرسنلٹی دیکھ کر مرعوب ہوا تھا غازی اس آواز پر پلٹا تو سامنے کوئی بزرگ بندہ کھڑا تھا اس نے جلدی سے آنکھوں سے گولز ہٹائے اور شرٹ میں اٹکائے اور سرانکے گے جھکایا

'اسلام وعلیکم' فوجیوں کے بچے ایسے ہی ہوتے ہیں اب اس شیرنی کی مثال لے لو پوتی تھی ایک فوجی کی جبکہ پیون کھل کر مسکرایا اتنی عزت تو اس ہو سٹل کے لڑکوں نے بھی نہیں کی تھی

'وعلیکم اسلام جیتے رہو' انہوں نے اسکے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا لیکن جب اسکو غور سے دیکھا تو ٹھٹھک گئے

'آپ کو میں نے کہیں دیکھا ہے' انہوں نے سوچتے ہوئے کہا تو غازی گڑبڑایا

'اچھا ہو سکتا ہے پھر' اس نے جلدی سے مسکرا کر کہا 'وہ میں یہاں کی انچارج سے ملنے آیا تھا' اس نے بات پلٹی

'لالی بیٹی ابھی آتی ہی ہوگی آپ اندر انتظار کر لیں جب تک' انکے کہنے پر غازی سر ہلا کر اندر بڑھ گیا لیکن نظر جو نہی کرسی پر پڑی تو ٹھٹھکا کر سی کا رخ دوسری طرف تھا لیکن اتنا ضرور پتا لگ رہا تھا کہ اس پر کوئی بیٹھا ہے

'پوش (پوچھ) کر آتے ہیں اندر' کسی بچے کی آواز پر وہ حیران ہوا

'آہم آہم' اسنے گلہ کھنکھارا تو چنکو نے کرسی کو گول گھمایا اور اسکی طرف مڑا غازی جو اسے دیکھ رہا تھا چونکا اٹیل

'جی شر (سر) کالیں گے آپ' وہ ایسے بات کرنے لگا جیسے وہ یہاں کا انچارج ہو لیکن بندہ پہلے پوچھتا ہے کہ کون ہیں آپ لیکن ان دونوں بہن بھائی کی بات کھانے پر ہی اٹکتی تھی ہمیشہ

غازی مسکراتا ہوا اسکے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھا تو اور پھر اپنے بیٹے کو غور سے دیکھا وہ لالی میں کافی ملتا تھا

'ایشے کون دیک رہے ہو' چنکو نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا

'میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کون ہیں' غازی نے بھی اسی کے انداز میں بات کی اور اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے

'میں چنکو' چمک کر کہا گیا دراصل وہ اپنا اصل نام اکثر بھول جایا کرتا تھا

'اوہ ویسے میں نے سنا ہے چنکو جی کہ آپ سوہن حلوہ بہت شوق سے کھاتے ہیں' اس نے ہاتھ میں پکڑا شوپر اوپر رکھا تو چنکو کی آنکھیں چمکیں

'لیکن میں تو آپ کو جاتا ہی نہیں' اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو وہ گہرا مسکرایا

'لیکن میں آپ کو جانتا ہوں' اس نے ہنستے ہوئے ہی کہا

'کیشتے' اس نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

'کیونکہ میں آپکا بابا ہوں' غازی نے منہ بنا کر کہا تو وہ جو لپچائی نظروں سے حلوے کو دیکھ رہا تھا چونکا وہ شوک تھا اس

نے ویسے ہی اسے دیکھا تو غازی نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

'بابا' پہلے اسکے ہونٹ ہلے اور پھر اچانک سے وہ چیخا 'بابا' اور کرسی پر کھڑا ہو کر ٹیبل پر چڑھا اور اسکی طرف آیا اور

جھپاک سے اسکی گود میں چڑھا غازی زور سے ہنسا تھا اسکے گرد اپنے مضبوط بازو باندھے تھے

'آئی مش یو' وہ اسکے کان میں بولا تو غازی بھی اسکے کان کی طرف جھکا

'آئی مش یو' اسی کے انداز میں کہتا وہ سرگوشی کر گیا

'اگر مش کر رہے تھے تو آئے کون نی' شکوہ کیا گیا بھی

'آپ کی ماما ناراض ہو گئی تھیں نا مجھ سے کیسے آتا' اسکی بات پر اس نے حیران ہو کر اسکی طرف دیکھا

'لیکن ناراض تو آپ تھے لالا سے' اس نے حیران و پریشان ہو کر کہا تو غازی نے آئبر و اچکائی

(بچے کو میری طرف سے بھڑکایا جا رہا ہے چڑیلنی کہیں کی) وہ خیالوں میں لالی کو سنارہا تھا

'اچھا ابھی آپکی ماما کہاں ہیں' اس نے اسے اپنی گود میں بٹھایا اور اسکے بال بگاڑے جو لالی نے اتنے مشکل سے بنائے تھے صبح

'آؤ چلیں' اس نے اسکا ہاتھ پکڑا اور کھینچتا ہوا لے جانے لگا

'لیکن کہاں' غازی نے نیچے جھک کر اسے گود میں اٹھایا

'لالا کے پاس' اس نے اپنا ہاتھ سر پر مار کر کہا تو غازی اوہ کر کے اسکے بتائے ہوئے راستے پر چلنے لگا

وہ لوگ اس وقت دوسرے فلور پر تھے جہاں ایک کمرے سے آوازیں آرہی تھیں

'سب اپنے اپنے حصے کے کام کریں گے کام چوری نہیں چلے گی' اسکی دو ٹوک آواز پر غازی کے چہرے پر مسکراہٹ رینگتی تھی

'اوہو لگتا ہے ارشو بھیہا کو ڈانٹ پڑ رہی ہے' چنکو نے ہنستے ہوئے کہا تو غازی نے اسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

'ارشو بھیہا اپنا روم شاف نی کرتے اسلئے' اس نے منہ بنا کر کہا تو اس نے ہونٹوں کو گول کر کے اوہ کہا وہ اس سے

باتیں کرتا اس کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا تبھی کوئی اس سے بری طرح ٹکرایا غازی نے ایک ہاتھ سے اسے تھاما

جبکہ ایک ہاتھ سے چنکو کو پکڑا ہوا تھا

لالی سب کو جھاڑ پلا کر باہر نکلی ہی تھی کہ سامنے والے سے زور سے ٹکرا گئی غازی نے جیسے ہی اس خوبصورت پری

کو سامنے دیکھا تو آس پاس کا ماحول بھول گیا تھا

'اندھے ہو کیا بلکل ہی' اپنا سر پکڑ کر اس نے بنا دیکھے کہا جو بھی تھا سامنے والا مضبوط بہت تھا اسکی پکڑ اپنی کمر پر محسوس کر رہی تھی

'الالا' چنکو کی آواز پر وہ چونکی اور سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو ہیزل رنگ کی آنکھیں کالی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں اچانک سے دل کی دھڑکنیں بڑھی تھیں چنکو نے خود کو چھڑوانا چاہا تو غازی نے اسے چھوڑ دیا لیکن دھیان ان آنکھوں پر ہی تھا دوسری طرف وہ بری طرح کھو گئی تھی

چنکو خود کو چھڑوا کر اسی کمرے میں چلا گیا جہاں سے لالی آئی تھی اتنا تو پتا تھا کہ لوو برڈز کے بیچ نہیں آتے اف ف آج کل کے بچے

غازی اسکو کمر سے پکڑے کھڑا تھا تبھی اپنے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو وہ اسکے سینے سے لگی اسکے گرد اپنے دونوں ہاتھ باندھے اور اسے خود میں بھینچا لالی کی آنکھوں میں کب نہی آئی اسے پتا ہی نہیں چلا

'کیوں گئی تھیں مجھے چھوڑ کر' غازی نے اسکے کان کی طرف جھک کر کسی بچے کی طرح پوچھا تو اسکی۔ آنکھوں سے آنسو گرا تھا

'آپ نے روکا بھی تو نہیں تھا سر' اس نے بھی ویسے ہی جواب دیا تو غازی اس سے دور ہوا

'ایک کھینچ کر لگاؤں گارات کے اندھیرے میں کون بھاگتا ہے گھر سے' وہ غررایا تو اس کی آنکھیں دوبارہ جھلک پڑیں صبح سے ویسے ہی دل بھاری ہو رہا تھا غازی اسکے رونے پر چونکا

'کیا ہوا ہے لالہ رخ' اس نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھا

'کچھ نہیں' اپنا چہرہ اس کے ہاتھوں سے چھڑوایا اور خاموشی سے وہاں سے چلی گئی غازی نے اسے ایک بار پھر اسے خود سے دور جاتے دیکھا تھا غصہ سے اسکا برا حال ہوا تھا ایک ہاتھ زور سے دیوار پر مارا

'بابا! چنکو کی آواز ہر وہ چوڑکا اور اسکی طرف مڑا اسکا غصہ جیسے ہوا ہوا تھا چنکو ابھی آیا تھا لالی کو جاتے دیکھا تو غازی کو پکارا

'جی بابا کی جان' وہ اس کے سامنے بچوں کے بل بیٹھا

'لالا تھوڑی شئی سیڈ ہے آج' اس نے جیسے اسکی طرف داری کی تو وہ مسکرایا

'وہ سیڈ ہے لیکن آپ تو نہیں نا چلو باہر چلتے ہیں' اس کے کہنے کی دیر تھی وہ مزے سے اسکی گود میں آیا اور دونوں باہر چلے گئے لالہ رخ کو تو بعد میں ٹھیک کرنے کا سوچ کیا تھا اس نے

کب جنازہ ہوا کب دفنایا گیا میر گیلانی کو کچھ خبر ہی نا ہوئی وہ خاموشی سے سب دیکھتا رہ گیا ہاں لیکن جب اسے لہد میں اتارا گیا تھا وہ بچوں کی طرح رو دیا تھا اسکی متاع جاں تھی وہ جسے یہ لوگ دفنار ہے تھے علی کو بھی بلایا گیا تھا وہ اپنا غم بھول کر اپنے دوست کو سنبھالنے میں

میر خاموشی سے رابعیہ کے گھر کے ایک کونے میں بیٹھا تھا ہاتھوں میں اسکا دوپٹہ تھا جسے ساکت نظروں سے وہ دیکھ رہا تھا تو پلک جھپک رہا تھا تو کچھ رہا تھا بس خاموش علی قدم قدم چلتا اسکے قریب آیا اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

"ایک انصاف اس نے خود کیا دوسرا اس کے خدا نے کر دیا" اسکی عجیب بات ہر میر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس کی آنکھیں لال تھیں اور چشمے سے جھانک رہی تھیں

"سچ کہہ رہا ہوں اس نے مجھ سے بھی بدلہ لیا میرا نکاح جھوٹا کروایا تھا اور تو اور پری کو بھی غائب کروا دیا ہے کہیں" وہ شکست مکے لہجے میں بولا تو میر ہنس دیا خود خود اذیتی سے تبھی اسکا فون بجا جسے میر نے تو شاید سنا ہی نہیں تھا علی نے اسکا فون نکالا اور نمبر دیکھ کر کان پر لگایا

"ہیلو سر آپکی کلکس کنفرم ہو گئی ہیں آج رات کی ہیں" علی اسکی بات میں سکتے میں آیا تھا میر نے اسکی طرف دیکھا اور پھر فون اس سے لیا

"ٹھیک ہے" اور پھر فون کاٹ دیا علی اسکو ایسے ہی دیکھ رہا تھا

"کہاں جا رہا ہے تو" اس سے دور ہونا کا سوچ کر ہی دل ڈوب رہا تھا اسکا

"بس میں نہیں رہنا چاہتا ادھر آج رات ہی یہاں سے ہمیشہ کیلئے چلا جاؤں گا" وہ کہتا ہوا اٹھا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا علی کو پیچھے چھوڑ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا کچھ دیر بعد علی بھی اپنا دل تھامے باہر چلا گیا پیچھے وہ گھر ہمیشہ کیلئے خالی چھوڑ کر جسے رابعیہ نے کتنے ارمانوں سے سجایا تھا لیکن جب وہی نارہی تھی تو کسی کا کیا فائدہ

مجھے کُن سے کرٹو قریب تر
مجھے اپنے در کی گدائی دے
مجھے اس جہاں سے غرض نہیں
مجھے اُس جہاں کی رسائی دے!!



رات ہو گئی تھی وہ کچھ دیر کیلئے چترال میں موجود چترال گوٹ گئی تھی یہ جگہ ہمیشہ اسکی توجہ اپنی طرف کھینچتی تھی وہ ہمیشہ چنکو کے ساتھ آتی تھی یہاں لیکن آج وہ نہیں تھا اسلئے وہ اکیلے آئی تھی ایک درخت سے ٹیک لگا کر ان بڑے بڑے پہاڑوں کو دیکھ رہی تھی

سفید اور نیلے رنگ کی کرتی میں ملبوس وہ اس وادی کا حصہ لگ رہی تھی بالوں کی پونی ٹیل بنائی تھی آنکھوں پر لگا چشمہ ہٹایا اور درخت کے تنے سے ٹیک لگائی اور ٹانگیں سیدھی کر لی جبکہ نظروں کا زاویہ وہ آسمان تھا جو اسکی پہنچ سے دور تھا

جیسے آنکھوں کی ڈبیا میں نندھیا

اور نندھیا میں میٹھا سا سپنا

اور سپنے میں مل جائے فرشتہ سا کوئی

جیسے رنگوں بھری بچھکاری

جیسے تتلیاں پھولوں کی کیاری

جیسے بنا مطلب کا پیارا رشتہ ہو کوئی

وہ ہلکا ہلکا گنگنائی تبھی اسکے کندھے پر کہیں سے روش اڑ کر بیٹھا تھا لالی نے چونک کر اسے دیکھا

"ارے روش... لالی نے اس کے آگے اپنا ہاتھ کیا تو وہ اچھل کر اس پر بیٹھا اور اپنے پر ہلائے

"آئی نو کہ تم نے ہمیں مس کیا" لالی نے افسردہ ہو کر کہا تو ہوا اسکے کندھے پر بیٹھ کر اپنے چہرہ اس کے چہرے کے

ساتھ مس کرنے لگا تو وہ مسکرا اٹھی

"پیچھا کر رہے تھے ہمارا...؟" لالہ رخ نے تھوڑی دیر بعد کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

"تمہیں پتا ہے آج رابعہ خان مرگئی" لالی کا دل بہت ادا اس ہو گیا تھا "ہم یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ مر جائے بس ہم

چاہتے تھے کہ اس نے جیسا ہمارے ساتھ کیا ویسا وہ خود بھی بھگتے لیکن پھر جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ اس نے جنید سر

کا قتل کیا تھا تو پھر اسکے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا" اس نے افسردہ ہو کر کہا

"چلو گھر چلتے ہیں چنکو کے پاپا بھی آگئے ہوں گے" وہ شرارت سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور روش کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی چلنے لگی دل ہلکا ہو گیا تھا اسکا

سردیوں کے دن تھے نومبر بھی اب ختم ہونے کے درپر تھا ایسے میں وہ صرف ایک دوپٹے کے سہارے تھی ناکوئی چادر ناسوئیٹر پیروں میں دوپٹی چپل خود سے بے خود وہ ابھی ریلیکس تھی تبھی جیسے آس پاس ہلچل سی ہوئی تھی محسوس تو وہ کافی دیر سے کر رہی تھی لیکن بس اگنور کر رہی تھی

"یار روش گھر یہاں سے تقریباً پندرہ منٹ دور ہے لیکن اب لگ رہا ہے کہ آدھا گھنٹا دور ہو جائے گا" خطرے کی بو بڑے قریب سے محسوس ہوئی تھی اسلئے انگلیوں کے ساتھ گردن بھی چٹخائی جس کی وجہ سے پونی میں مقید بال بھی ہلے تھے

تبھی سامنے سے دو چار آدمی نکل کر آئے تھے لالی نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تبھی پیچھے بھی قدموں کی آواز سنائی دی وہ بنا مڑے بھی سمجھ گئی تھی اسکے پیچھے دو تین لوگ کھڑے ہیں ایک تقریباً بائیں طرف اور دوسرا دائیں طرف

"ایک لڑکی کو مارنے کیلئے اتنے سارے لوگ" لالی نے حیرت سے کہا روش ابھی بھی اسکے کندھے پر بیٹھا تھا "میں نے کہا تھا نا نہیں چھوڑیں گے تجھے" اسکی بات پر لالی نے سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھا تبھی بائیں طرف کھڑا آدمی آگے آیا

"مجھے پہچانا" التمش نے اسکے آگے آکر کہا تو لالی نے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے

"تو یہ بات ہے" لالی مسکرا کر وہیں زمین پر بیٹھی اور اپنے ہاتھوں کو سیدھا کر کے زور سے چٹخا اور پھر ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا سب لوگ دم سادھے اسے دیکھ رہے تھے اس نے جس لڑکے کو اشارہ کیا وہ اسکے پاس آیا تو لالی نے بنا اسکو سمجھنے کا موقع دیا اسکا پیر پکڑ کر اتنی زور سے کھینچا کہ وہ زوردار آواز کے ساتھ زمین پر گر جبکہ روشاب پر ہلا ہلا کر ہنس رہا تھا

"سنو آخری موقع دے رہے ہیں تمہیں اٹھاؤ اسے اور دفعہ ہو جاؤ ورنہ ابھی تم سب ہمیں جانتے نہیں ہو" اب اس نے سنجیدگی سے دھمکی دی تو سب ہنسے اور انکی ہنسی لالی کے اندر سکون کی لہر دوڑا گئی ہائے یہ تنزیہ ہنسی اور دھمکیاں تو اف

"میں کہتا ہوں چھوڑ سب لڑکی دیکھ اور بتا اس سے زیادہ دیکھا ہے کچھ خوبصورت" انکا بڑا والا سا تھی التمش کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس سے بولنے لگا

"تعریف کر رہے ہو ہماری" لالی نے ایک ہاتھ بالوں میں پھیر کر کہا اور پھر اٹھی پیچھے کھڑے آدمی نے اچانک سے اسے دبو چالالی تو روش اڑ کر اس آدمی کے سر پر آیا اور اس کے منہ پر اپنے پنجے گاڑے وہ بلبلا تا ہوا پیچھے ہٹا دوسرا آگے آیا لالی نے اسکا ایک ہاتھ سے گلا پکڑا اور اسکا دائیں ہاتھ کی کوئی اپنے ہاتھ میں تھامے اور دانت پیستے ہوئے اتنی زور سے گھمائی کہ آواز کے ساتھ اسکا بازو ٹوٹ گیا اس آدمی کی چیخیں وہاں گونج اٹھی تھیں التمش اور اسکا ساتھی جو آرام سے سب دیکھ رہے تھے ڈر کر پیچھے ہوئے اس سب میں اسکا چشمہ ٹوٹ گیا

لالی نے اس بندے کو پیچھے دھکیلا وہ ابھی دوسرے کو مارتی کے اچانک سے ایک تیز ہوا کا جھونکا گزرا تھا اس کے پیچھے سے وہ بری طرح چونکی اسکے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے ٹھنڈ بہت تھی وہ پیچھے گھومی تو دوبارہ وہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے پیچھے سے گزرا تھا اور وہاں کھڑے ان تین لڑکوں کی چیخیں گونجی تھیں لالی بری طرح ٹھٹھک کر پھر پیچھے مڑی تو وہ سب زمین پر گرے ہوئے تھے یہ کیا ہوا تھا بوس وہ کندھے اچکاتی ان سب کو کر اس کر کے آگے چلنے لگی تبھی روش اسکے کندھے پر پھر سے آبیٹھا لالی کی ایک عادت تھی وہ جب بھی چلتی تھی نظریں جھکا کر چلتی تھی جیسے ابھی چل رہی تھی تبھی سامنے والے سے ٹکرائی کچھ اسے نظر بھی نہیں آیا تھا اس نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا تو کوئی فل بلیک میں کھڑا تھا اسکو جھنجھلاہٹ ہوئی تھی اپنی دھندلی آنکھوں سے لیکن جب اسکے حواسوں ہر سامنے والے کی پرفیوم کی خوشبو سوار ہوئی تو اسے سمجھنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگا کہ سامنے کون ہے "سر" بے ساختہ لفظ ادا ہوا غازی نے روش کو دیکھ کر اشارہ کیا تو وہ لالی کی گھر کی جانے کیلئے اڑ گیا "جی میں" کہتے کے ساتھ اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھاما اور اپنے ساتھ چلانے کے کرچلنے لگا لالی شوک ہوئی تھی مطلب پیچھے اس نے مارا تھا سب کو لیکن وہ ہوا "سر یہ سب آپ نے..." اس نے اپنے الفاظ جان کر ادھورے چھوڑے "ہم" وہ شاید بہت زیادہ سنجیدہ تھا "یہ ہوا آپ تھے" لالی نے ایک بار پھر پوچھا "ہم" اسکے جواب پر اسکی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں

"آپ پر کسی جن یا چڑیل کا سایا تو نہیں ہے کہیں" اس نے کھلی آنکھوں کے ساتھ دل میں پینتا سوال پوچھا تو اسکے قدموں کو بریک لگی وہ جوان آدمیوں کی بکواس کر شدید غصہ تھا اسکے عجیب سوال نے جیسے اس کے غصے کو ہوا دی تھی

"واٹ یو میں" سخت لہجے میں کہا

"ہمیں لگتا تھا ہمارے لئے کوئی شیر آئے گا لیکن ہمارے نصیب میں تو ایک جن لکھا تھا ہائے اور با" اس نے آخری لائن چیخ کر کہی اور اسکے بازو پر اپنے سر رکھ کر ٹسوے بہائے

"میں اگر جن بن گیا تو مشکل ہو جائے گا تمہارے لئے چلو ابھی ساتھ" اس نے اب کی بار غررا کر کہا تو اسکے دماغ کی بتی جلی تو ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ بکھری

اور پھر اچانک سے بہت اچانک سے اس نے اونچا اونچا روٹنا شروع کر دیا وہ جو اسکے ڈرامے ملاحظہ کر رہا تھا اسکی اس حرکت پر ہونٹ زرا سے مسکرائے اور بس

"کیوں رو رہی ہو" وہ جان کر دھاڑا تو وہ اس سے زیادہ اونچی آواز میں روئی اور پھر اسکے کورٹ کی اندرونی پوکٹ سے رومال نکالا اور اپنے آنسو صاف کئے غازی نے اسکا یہ حق دکھانا بڑے غور سے دیکھا تھا

"ہمارا چشمہ" اس نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا تو غازی نے ٹھنڈی آہ بھر کر اسکا ہاتھ پھر سے پکڑا اور اب پکڑ پہلے سے مضبوط تھی جبکہ اسکا رومال ابھی بھی اسکے ہاتھ میں تھا

"آئی ایم سوری" اس کے ساتھ چلتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا شرمندگی حد سے سوا تھی

"کس بات کیلئے" بنا رو کے اس سے پوچھا

"ہم آپ کو چھوڑ کر آگئے تھے اسلئے" نظریں جھکا کر کی کہا اسکی بات پر اس نے لمبی سانس کھینچی
"مطلب تم مانتی ہو کہ تم مجھے اکیلا چھوڑ کر آئی تھیں وہاں" غازی نے اسکو تھوڑا اور شر مندہ کیا اور تو اور وہ ہو بھی گئی

"کہا تو ہے سوری" لیکن اس بار شر مندگی سے نہیں بلکہ اپنے بائیں ہاتھ کا پنج اسکے بازو پر مارتے ہوئے کہا
"میں تو نہیں مانوں گا" غازی نے اسے صاف ہری جھنڈی دکھائی تو لالی نے نچلا ہونٹ بے دردی سے کچلا
"تو کیسے مانیں گے" پھر سے پوچھا تو غازی رکا اور لالی کا ہاتھ جو اسکے ہاتھ میں تھا اسے کھینچا تو وہ اسکے سینے سے آ لگی
جس ہاتھ میں لالی کا ہاتھ تھا اسے لالی کی کمر پر لے گیا
لالی دہق رہ گئی تھی اسکی ہمت پر تبھی غازی نے اسکا بایاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے اوپر کیا تو لالی کی نظریں
بھی اپنے ہاتھ پر گئیں جہاں اسکی دی ہوئی انگوٹھی چمک رہی تھی
"جیسے اس دن تمہارے ہاتھ میں اپنے نام کی نشانی ڈالی تھی بالکل ویسے ہی اب تمہاری روح پر بھی قابض ہونا چاہتا
ہوں" اسکی گھمبیر آواز لالی کو مسمرائز کر گئی تھی وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی تبھی غازی اسکو دیکھتے ہوئے
اسکے کان کی طرف جھکا

"نکاح کرنا چاہتا ہوں تم سے" اسکے لفظوں پر وہ ہوش میں آئی تھی اسکے ہونٹوں پر موجود مسکراہٹ دیکھ کر غازی
کو اسکا جواب مل چکا تھا لیکن وہ اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا

"میں تمہارے جواب کا انتظار کر رہا ہوں" دوبارہ اسکے کان کی طرف جھک کر سرگوشی کی

تم مخاطب بھی ہو قریب سے
تمہیں دیکھیں یا تم سے بات کریں

"ہاں ہمیں قبول ہے" اس نے بھی سرگوشی کرتے ہوئے جیسے غازی کو اسکی زندگی کی نوید سنائی تھی اسکا اقرار پر
اس نے جھوم کر اسے اٹھایا تھا گود میں لالی نے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھا غازی گول گھوما تھا
"تھینک یو کوئین ٹوبی" وہ شدت جذبات سے چیخ اٹھا تھا
"ہاہا ہا" دونوں کی ہنسی کی آوازیں گونجی تھیں وہاں دونوں نے زندگی میں بہت کچھ سہا تھا دونوں ہی ایک دوسرے
کی زندگی کے زخموں پر مرہم رکھنے کیلئے بنے تھے شاید



پری نے اس رات گھر سے بھگانے کا پلین بنایا تھا کسی کو بھی بتائے بغیر گھر سے نکل آئی تھی صرف اور صرف علی سے بچنے کیلئے لیکن روڈ پر آتے ہی کسی نے اسکے منہ پر کلوروفارم سے بھرارومال رکھ دیا تھا جس وجہ سے وہ بے ہوش کر گر پڑی تھی اور اس کے بعد سے وہ ایک گھر میں قید تھی دراصل گھر نہیں لالی کی جاگیر ہاں لالی جان گئی تھی کہ محترمہ گھر سے بھاگنے کہ پلین بنا رہی ہیں اسلئے خاموشی سے اٹھالیا اسے اور اب وہ پنجاب میں تھی وہاں اسکا خیال رکھا جا رہا تھا

وہ نہیں جانتی تھی وہ کہاں ہے لیکن صرف اس بات سے مطمئن تھی کہ لالی اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونگ دے گی

وہاں موجود سب لوگ پریشان تھے کہ وہ کہاں گئی لیکن وہاں ایک لیٹر ملا تھا جس میں لکھا تھا "پری جہاں بھی ہے محفوظ ہے اللہ کی امان میں دے کر پرسکون ہو جائیں" ان لفظوں پر وہ لوگ تھوڑے ریلیکس ہو گئے تھے لیکن پھر بھی پریشان تو تھے تھوڑے سے



دوسرے دن کی شام وہ لوگ پہنچ گئے تھے چترال نکلے پشاور کا کہہ کر تھے لیکن اشعر نے چترال کی ٹکٹس کروائی تھیں اور اب سب جیسے ہی باہر نکلے تو سامنے کا منظر دیکھ کر وہ سب چونکے تھے زاعشہ کے ہاتھ سے اسکا بیگ چھوٹا تھا وہ بھاگ کر گئی تھی اور اسکے گلے لگی تھی

لالی کو رانا نے بتایا تھا کہ اشعر والے چترال آرہے ہیں اور کچھ اسکی تلاش میں بھی تو وہ چنکو کو ساتھ لئے پہنچ گئی تھی انہیں ویلکم کرنے دل میں تو کسی چیز کا بھی بغض رکھا ہی نہیں تو پھر اپنوں سے کاہے کی ناراضگی

"لالی" زاعشہ کی بھیگی آواز ہر اس نے اسکے گرد اپنے بازو باندھے تھے

"ویلکم ان چترال" لالی نے اسکے کان میں کہا تو وہ اس سے دور ہو کر اس کے کندھوں پر مارنے لگی

"کیوں کیوں گئی تھیں چھوڑ کر پتہ ہے کتنی ضرورت تھی تمہاری" اس کا چہرہ کچھ غصے سے لال بھی ہوا تھا اور لالی نے خاموشی سے اسکی ڈانٹ سنی تھی

"ہٹو لالا کو کون مار رہی ہو پر پٹی گرل" چنکو ان دونوں کو کب سے لڑتا دیکھ رہا تھا تو جلدی سے بولا زاعشہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور پھر لالی کو

"چنکو ہے یہ" پیچھے سے آتے اشعر نے کہا تو لالی کا دھیان اسکی طرف گیا اسکا دوست اسکی پکی یاری اشعر لالی نے اپنا بیچ اسکے سامنے کیا تو اشعر نے بھی بیچ بنا کر اسکے ہاتھ پر مارا

"چترال کی خوبصورتی اور یہ خوبصورتی واللہ" اشعر نے اسکے چہرے کی طرف اشارہ کر کے کہا وہ اس سے کچھ کہتی کہ تبھی کوئی اس سے آکر لپٹا تھا لالی اچانک سے ہڑبڑائی کون تھی یہ بلا

"عاش" اسکے ہونٹوں سے لفظ ادا ہوئے تھے

"تم تم میری وجہ سے گئی تھیں نا چھوڑ کر ہمیں" وہ سسک اٹھی تھی لالی نے اسکے گرد مضبوطی سے اپنے بازو

باندھے

"پاگل! بہنوں کو بھی کوئی جان کر چھوڑ کر جاتا ہو گا" لالی نے اسے خود میں بھینچتے ہوئے کہا

"سو سوری لل لالی" اس نے اس سے بنا دور ہوئے کہا تو لالی مسکرا اٹھی

"میری جان معافی مانگ کر مجھے ڈی گریڈ مت کرو" لالی نے اسکی کمر سہلاتے ہوئے کہا تبھی وہ اس سے دور ہوئی تو

ایک اور آکر چمٹ گئی آفکورس ملائکہ

"ارے" چنکو حیران پریشان ہوا یہ سب روکیوں رہے ہیں تبھی زاعشہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی

"ہیلو" اپنا ہاتھ اسکے آگے کیا تو چنکو نے بھی مسکرا کر تھام لیا

"میں لالا کی سسٹر" زاعشہ نے اپنا تعارف کروایا

"اوہ ہیلو آنی" وہ رشتہ میں اسکی خالہ لگی پھر اسکے آنی کہنے ہر وہ حیران ہوئی

"نہیں میں..." وہ ابھی کچھ کہتی کہ لالہ رخ نے اسکی بات کاٹی

"آہم صحیح کہہ رہا ہے وہ اگر ہم اسکی ماما ہیں تو آپ اسکی آنی ہوئی نا" اس جملے نے ان سب کو اچھے سے سمجھا دیا تھا

اسلئے سبنے ہاں میں سر ہلایا تبھی لالی کی نظر اشعر کے ہاتھ میں موجود اس ننھی سی گڑیا ہر گئی

"یہ..." اس نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا

"یہ میری اور عائشہ کی بیٹی ہے جہان آرا" اسکی بات پر لالی نے مسکرا کر اس کے گال چھوے

"اتنا ہیوی نام رکھ دیا اس ننھی سی بچی کا" اس نے منہ بنا کر کہا تو سب ہنس دئے

"لا لا مجھے گھر جانا ہے بابا ویٹ کر رہے ہوں گے" چنکو نے اسکا دھیان اپنی طرف کیا تو سب نے ٹھٹک کر لالی کو

دیکھا

"اب باقی سوال گھر جا کر" اسکے کہنے پر سب لوگ اسکے پیچھے چل دئے جہاں ان سب کیلئے کیب بک کروائی تھی

لالی نے

زندگی ایک سفر ہے سہانا

یہاں کل کیا ہو کس نے جانا



سب کو اس نے آدھا چترال گھوما یا تھا کیونکہ اسکا گھر بھی کچھ اس سب کے بعد آتا تھا اتنے خوبصورت منظر دیکھ کر جیسے سب کی تھکن اڑن چھو ہو گئی تھی ابھی وہ لوگ گھر پہنچے تھے تبھی ہو سٹل کا پیون اسکی طرف آیا اور اس سے

کچھ کہا تو لالی تھوڑی دیر میں آنے کا کہہ کر ان سب کی طرف آئی جو اسکے گھر کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے وہ چھوٹی سی کوٹھی تھی جس کے باہر آب کوثر لکھا تھا

"چنکو" اس نے چنکو کو پکارا تو وہ اچھل اچھل کر چلتا اسکی طرف آیا

"ہم زرا ہو سٹل کی طرف جا رہے ہیں آپ جب تک سب کو سب کے کمرے دکھائیں اوکے" اس کے کہنے پر اس نے تابعداری سے ہاں میں سر ہلایا اور سب کو اشارہ کر کے اندر چلا گیا تو اشعر اور وہ سب سامان کئے اندر کی طرف چل دئے انکو اندر جاتا دیکھ وہ سامنے کی طرف چل دی جہاں سے تھوڑی سی دور پولیس کی نفری کھڑی تھی وہ اندر گئی تو اسکے آفس کا دروازہ کھلا تھا وہ خاموشی سے اندر گئی اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئی

اسکے بالکل سامنے ایک اسپیکٹر بیٹھا تھا جب کہ اس کے پیچھے التمش کھڑا تھا اور کل والا ایک اور لڑکا "تم کون" اسپیکٹر نے پٹھانی لب و لہجے میں پوچھا

"یہاں کی انچارج" اس نے اپنا تعارف کروایا

"تم نے مارا ان سب کو" اس اسپیکٹر نے کڑک لہجے میں پوچھا

"دیکھیں خان صاحب پہلے ان لڑکوں سے پوچھیں کہ یہ کیوں ہمارے راستے میں آئے تھے" وہ اپنی غلطی مان رہی تھی اسپیکٹر نے ان دونوں کی طرف دیکھا

"نہیں یہ جان بوجھ کر ہمیں مار رہی تھی کیونکہ ہم نے یہاں اس سے بد تمیزی کی تھی" التمش نے بات بدلی

"تمیز سے بات کرو" لالی ہلکی آواز میں غررائی تو ان دونوں نے اسپیکٹر کی طرف دیکھا

"زاویار تم اچھے سے جانتے ہو ہم ایسے نہیں ہیں لالی نے پولیس کی وردی میں موجود زاویار کو دیکھ کر کہا ہاں وہ پولیس والا تھا

"لیکن تم نے ان سب کو کیوں مارا" اس نے دوبارہ استفسار کیا تو لالی نے سارا واقعہ اسکے گوش گزار تو اس نے ان دونوں کو اچھے سے جھڑکا وہ ان دونوں کو گرفتار کرنے لگا تھا لیکن لالی نے منع کر دیا کریکٹر پر سوالیہ نشان لگ جاتا ان دونوں کے

زاویار نے انہیں ڈانٹ کر ادھر ادھر کیا اور اپنی کیپ اتار کر اسکی ٹیبل پر رکھی تو لالی نے کال کر کے باہر کھڑے پولیس والوں کیلئے اور ان سب کیلئے چائے منگوائی

"کہاں سے آرہی ہو؟" زاویار نے چائے پیتے ہوئے پوچھا

"ہماری بہنیں آج فائنلی ہمیں واپس مل ہی گئیں آج وہ لوگ یہاں آرہے تھے بس انہیں ہی پک کرنے گئے تھے"

اس نے ساری بات سے بتائی تو وہ مسکرا دیا

"یہ تو بہت اچھا ہو گیا فائنلی میری منہ بولی بہن کی فیملی بھی آگئی بس چنکو کے بابا کب آئیں گے" زاویار نے آخر میں

سوچتے ہوئے کہا تو لالی گڑبڑائی

"وہاں غغ غازی سر..." اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تو زاویار چونکا

"تم کچھ چھپا رہی ہو" اس نے پل میں پکڑا

"ہاں دراصل کچھ نہیں تم جاؤ تمہاری ڈیوٹی ہے ورنہ ہم فون کریں گل جان کو" لالی نے اسے دھمکایا تو وہ نامیں سر ہلاتا اٹھ گیا تھا اسکو جاتا دیکھ اسکے زہن میں کچھ پرانی یادیں تازہ ہوئیں تھیں

ان لوگوں سے اسکا کوئی رشتہ نہیں تھا لیکن بس حیات خان (زاویار کے بابا) کو اس نے ان کے دشمنوں سے بچایا تھا وہ جس دن یہاں اس کے دوسرے دن چنکو کے ساتھ ٹہلنے باہر نکلی تھی تبھی حیات خان کو اسکی آنکھوں کے سامنے گولی ماری گئی تھی اس نے بڑی مشکل سے انہیں بچایا تھا لیکن اس کے دوسرے دن وہ انتقال کر گئے تھے لیکن لالی نے انہیں بچایا تھا اسلئے ان لوگوں کے نزدیک لالی کا ایک مقام تھا ایک عزت تھی



رات کے کھانے پر ایک اہتمام کیا گیا تھا اور تبھی وہاں غازی از حف کے ساتھ چلا آیا تھا بھئی اس کے بیٹے نے اسپیشل اسے فون کر کے بلایا تھا ملائکہ تو از حف کو یہاں دیکھ کر بری طرح کنفیوژ ہوئی اسلئے خاموشی سے جا کر کچن میں کھانا دیکھنے لگی

ملائکہ کو اس طرح جاتا دیکھ از حف نے ٹھنڈی آہ بھری تھی کیا یار یہ لڑکی اتنی سخت کیوں تھی لالی نے سب کو اپنے اور غازی کے بارے میں بتایا تھا اسلئے کسی نے حیرت کا اظہار نہیں کیا

"پانچ دن بعد کا ڈیسا نڈھو ہے واپس جانے کا" اشعر نے زور سے کہہ کر سب کو اپنی طرف متوجہ کر دیا سب لوگ ڈائمنگ ٹیبل پر بیٹھے تھے

"ہم اچھا ہے ہم بھی ہو سٹل کی ذمہ داری کسی اور کو دے دیں گے جب تک "لالی نے انکی بات سے اتفاق کیا
"لالا میں اپنے نئے کپڑے بھی لوں گا" چنکو کی فرمائش آئی

"بھئی لالا کیوں بابا ہیں ناشاپنگ میرے ساتھ کرنا" غازی نے اس چھوٹے پیک کو اپنی گود میں بٹھایا ہوا تھا پیار تھا کہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا سربراہی کر سی پر غازی بیٹھا تھا جبکہ اس کے برابر میں لالہ رخ بیٹھی تھی اور اسکے سامنے اشعر

آج وہ شیرنی واپس لوٹی تھی تین سال بعد اس شہر میں قدم رکھا تھا جہاں سے اپنا سب کچھ لٹا کر نکلی تھی لیکن آج اس کے پاس سب تھا اب تو بہت جلد ایک پاک رشتے میں بھی بندھنے والی تھی جس کا ذکر ہر نیوز چینل پر تھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا جمعے کے بابرکت دن پر نکاح ہے اس خبر نے پورا پنجاب سر پر اٹھایا تھا خوشی سے لوگ جھوم اٹھے تھے بڑے پیمانے پر جشن رکھا گیا تھا کہ جہاں پورے پنجاب کو بلایا گیا تھا ایسا ہی تھا وہ غازی اپنی خوشیاں سب کے ساتھ مناتا تھا

لالی نے وہاں آکر اپنے باپ کا شیش محل کھولا تھا اور اسکی چابی اشعر کے حوالے کی تھی کہ اسکی شادی کا تحفہ ہے اسکی طرف سے

ابھی بھی وہ لوگ اسی شیش محل میں موجود تھے لالی کو تو حیرت کا جھٹکا لگا تھا یہ گھر دیکھ کر اندر سے اتنے خوبصورت
طرح پر بنا تھا لائبریری ہو کیچن ہو بیڈ روم ہو گیسٹ رومز ہوں سب اس قدر بہترین تھا کہ وہ اپنے باپ کے ذوق
کی تعریف کرے بغیر نارہ سکی

"لالا" چنکو کی چیخ و پکار پورے گھر میں گونج رہی تھی کیونکہ لالی محترمہ گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھیں کسی کا
ہوش ہی نہیں تھا ایک ہی تو بجا تھا ابھی

"لالا اٹھ جاؤ" وہ اسکا کندھا پکڑ کر ہلارہا تھا لیکن وہ خواب میں شاید کھانا دیکھ رہی تھی اسلئے بے ہوش تھی

"لالا" اس نے اب پانی کا جگ اٹھا کر اس پر ڈال دیا تھا جس کی وجہ سے ہڑبڑا کر اٹھی

"شیش محل کی چھتیں خراب ہیں یا پانی گر رہا ہے" اس نے اٹھ کر بند آنکھوں سے کہا "اب پلمبر بلانا پڑے گا"

اس نے دوبارہ منہ بنا کر کہا اور پھر سے بستر میں گھس گئی چنکو جو اسے کمر پر ہاتھ رکھے دیکھ رہا تھا سخت جھنجھلایا اور پھر

اسکے اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا لالہ رخ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور مسکرائی

"کیا ہوا ہے چھوٹے خان" لالی نے اسے ہاتھ پکڑ کر کہا اسکی آواز میں نیند کا عنصر نمایاں تھا

"لالا مجھے چوٹ لگی ہے" اسکی بات پر اسکی آنکھیں پوری کی پوری کھولیں غور کیا تو وہ رویا سا لگا تھا جھٹ سے اٹھ

بیٹھی

"کہاں لگی ہے دکھاؤ" فکر مندی سے اسے ہاتھ پیر ٹوٹے

"یہاں لگی ہے" اس نے اپنا پیر آگے کیا جہاں اسے کچھ نظر نہیں آیا

"کہاں لگی ہے" اس نے حیران ہو کر پوچھا تو چنکو نے اسکا چشمہ اٹھا کر اسے دیا چشمہ لگانے کے بعد دیکھا تب بھی چوٹ نظر نہیں آئی

"ہمیں ابھی بھی نظر نہیں آرہی" وہ واقعی اب پریشان ہو گئی تھی

"یہ دیکھو نایہ رہی" اس نے ایک جگہ انگلی رکھی تو لالی نے غور سے دیکھا جہاں ایک ڈوٹ کے برابر چوٹ تھی جس میں سے تو شاید خون کو نکلنے میں بھی شرم آرہی تھی

"اففف" لالی نے اپنا سر پکڑا نازک مزاجی کی توحہ کر دی تھی اس نے پھر وہ اٹھی اور ڈریسنگ ٹیبل کی دراز سے فرسٹ ایڈ بوکس نکالا اور اس میں سے ٹیوب نکالی اور پھر اسکے سامنے زمین پر پنچوں کے بیٹھی اسکا چھوٹا سا پیر ہاتھ میں لیا

"ہائے اللہ چوٹ کہاں گئی؟" لالی نے پریشان ہو کر کہا

"یہ رہی بیری (بیٹری) کہیں کی" اسکے بیٹری کہنے پر لالی نے گھور کر اسے دیکھا اور پھر اسکی خطرناک چوٹ (بقول چنکو کے) پر ٹیوب لگانے لگی

"آرام سے لداؤ (لگاؤ) لگ رہی ہے" اسکی دہائیاں عروج پر تھیں

"کیسے لگی یہ" ٹیوب لگانے کے بعد اس سے پوچھا جو اپنی چوٹ پر بار بار پھونک مار رہا تھا

"میں بیڈ سے اتر رہا تھا پھر گر گیا" اس نے معصومیت سے کہا

"اچھا چلو ٹھیک ہو جائے گی یہ" تھوڑی دیر اسے بہلایا تو وہ بہل گیا "اب کیا ہم دوبارہ سو جائیں" اس نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا

"نو مجھے بھوک لگ رہی ہے" اس نے جلدی سے بولا تو وہ نیند میں گرتی پڑتی اٹھی اور واشروم میں گھس گئی



وہ سب ڈانگ ٹیبل پر بیٹھے تھے یہاں سربراہی کرسی پر چنکو بیٹھا تھا اور اسکے برابر لالی آدھی سوئی اور آدھی جاگی حالت میں بیٹھی تھی اسکے سامنے زاعشہ بیٹھی تھی اور زاعشہ کے برابر میں ہی ملائکہ بیٹھی تھی جبکہ اشعر اور عائشہ لالی کے ساتھ بیٹھے تھے

"ہوش میں آؤ لالا" چنکو نے اپنا پیر اسکے پیر پر مارا تو لالی جو بے ہوش ہونے والی تھی چونک گئی زاعشہ نے بھی اسکی طرف دیکھا

"کیا بھنگ پی کر سوئی تھیں رات کو" اس نے میٹھا سا تنز کیا
"یار وہ ہماری دوائیوں میں نشہ ہی اتنا ہے" اس نے اپنی آنکھیں بامشکل کھول کر کہا
"تو کھاتی کیوں ہو" عائشہ نے تا صاف سے کہا

"یار پتا تو ہے تم لوگوں کو ہمیں سانس نہیں آتی" اس نے پاس پڑا جو س اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے کہا تبھی کسی نے اسکے منہ پر پانی پھینکا تھا وہ بھونچکی رہ گئی

"شرم نہیں آتی گھر والوں کے بغیر شادی کرتے ہوئے" چشمہ لگانے کے باوجود پانی آنکھوں میں گیا تھا لیکن یہ آواز

"لالا کو کوں مارا" چنکو نے غصے سے کہا اور اپنی کرسی پر کھڑا ہو گیا

"تمہاری لالا کی تو ایسی کی تیسری" فصیحہ نے اسکو کھینچ کر اٹھایا اور خود میں بھینچا تھا لالی تو بس حیرت میں گری اسکو دیکھ رہی تھی یہ کہاں سے آگئی اچانک

"دو تھپڑ بھی لگاؤ میری طرف سے" پری نے دروازے پر ہی کھڑے ہو کر زور سے کہا تو فصیحہ نے تھپڑ مارنے کے بجائے دو گھونٹے جڑ دئے تھے اسکی کمر پر

"جنگلی عورت..." لالی کے منہ سے بے ساختہ نکلا تو فصیحہ نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا پری بھی بھاگ کر اسکی طرف آئی اور پانی کا رکھا ہوا ہوراکا پورا جاگ لالی پر خالی کیا وہ پوری طرح سے بھیگ چکی تھی اوپر سے ٹھنڈا سکے دانت بجنے لگے تھے

"جج جنگلیوں" اس نے بجاتے دانتوں کے ساتھ کہا اسکی پیٹھ تھی دروازے کی طرف چنکو کمر پر ہاتھ رکھے سب کو دیکھ رہا تھا

"بھائی کو شرمندگی میں مارنے کا ارادہ ہے یا معاف بھی کرنا ہے" پیچھے کھڑے دانیال نے تھوڑا شرمندہ ہو کر کہا تو لالی اسکی طرف مڑی اسکو دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی وہ قدم قدم چلتی اسکے پاس آنے لگی لیکن اسکا پاؤں پانی کی وجہ سے زور سے سلپ ہوا اور وہ دھپ سے زمین پر گری

"ہا ہا ہا" پیچھے فصیحہ نے ہاتھ آگے کیا تو پری نے اس پر تالی ماری اور زور سے ہنسی دونوں دانیال ہنستا ہوا اسکے پاس بیٹھا اور اسکی ناک کھینچی اور پھر اپنے کان پکڑ کر سوری کہا

"درد ہو رہا ہے ہمیں دانی بھائی بندہ مروتا اٹھا ہی لیتا ہے" لالی نے اسکی بات کو انور کر کے اپنی کمر میں اٹھنے والے درد کو برداشت کیا

"اٹھالو اسے زور سے لگی ہوگی" اس آواز پر لالی کی مسکراہٹ تھمی تھی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا تبھی شبانہ بیگم چلتی ہوئی اسکے پاس آئیں جب تک لالی دانیال کی مدد سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"ہماری ماں ہمارے بچپن میں ہی مر گئی تھیں جب ہم دو مہینے کے تھے پھر ہمیں صرف آپ نے ہی ماں والا پیار دیا ہے لیکن پھر قسمت نے آپ کو ہم سے دور کر دیا لیکن اسی قسمت نے ہم سے ہماری سوتیلی ماں کو ملوایا اور پھر اسی قسمت نے ہم سے انہیں بھی چھین لیا" اس کی نظریں زمین کو دیکھ رہی تھیں لیکن وہ مخاطب شبانہ بیگم سے تھی جن کا چہرہ آنسوؤں سے بھر گیا تھا

"لیکن پھر اسی قسمت نے تم کو سب سے دوبارہ ملا دیا آزمائشیں سب کی زندگی کا حصہ ہیں لالہ رخ" زمان صاحب کی بھاری آواز گونجی تھی وہ جو زمین کو تک رہی تھی اچانک سے روتے ہوئے رخ پھیر گئی پھر آنسو صاف کئے اور

پھر اچانک سے بھاگ کر ان کے گلے لگ گئی پیچھے کھڑا غازی ان سب کو دیکھ رہا تھا وہ تو حیران تھا کہ منہ بولے رشتے بھی اس قدر خوبصورت ہو سکتے ہیں کیا اسکے ہاتھ میں اس وقت دانیال کی بیٹی تھی

"آج شیرنی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ رہا ہوں عجیب لگ رہا ہے" اشعر نے با آواز بلند کہا تو لالی ان سے زمان صاحب سے دور ہوئی اور پھر شبانہ بیگم کے پاس آئی

"وہ جو وہاں کھڑا ہے نا وہ آپ سب کا داماد ہے اور ہم آپ کی بیٹی" اچانک سے اس نے ہنستے ہوئے انہیں خود میں بھینچا تھا کہ شبانہ بیگم روتے ہوئے ہنس پڑی تھیں

"یہ بات تو ہے کس قدر خوب و داماد ہے ہمارا ماشاء اللہ" زمان صاحب نے غازی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ ہنس دیا

"داماد کو چھوڑیں اور زرا اس خوبصورتی کو دیکھیں میں تو حیران ہوں کہ یہ ہماری اپنی ہی لالی ہے نا" فصیحہ کی آواز سے حیرت جھلک رہی تھی

"مجھے بھی کوئی پوش (پوچھ) لے" چنکو نے منہ بنا کر اپنے ہاتھ ساتھ باندھے تو سب اسکی طرف گھومے لالی اسکی طرف آئی

"یہ ہمارا بیٹا چنکو" اسکی بات پر سب ہنس دئے غازی نے انہیں سب بتایا تھا لالی نے اسے گود میں اٹھایا "چنکو یہ آپ کی نانی ہیں" وہ اسی طرح ایک ایک کر کے پاس لے کر گئی پھر غازی کے پاس رک گئی "یہ کون ہیں" اس نے سوچنے کا ٹک کیا

"بابا ہیں" چنکو نے اپنا ہاتھ سر پر مار کر کہا تو لالی نے آئی سی کہہ کر سر ہلایا
"شوہنک کرنے چلیں" غازی نے چنکو سے کہا تو وہ لالی کی گود سے اتر اور غازی کا ہاتھ پکڑ لیا لالی نے دانیال کی بیٹی
اپنے ہاتھ میں لی غازی چنکو کو لئے جا چکا تھا
"دیکھ رہے ہو بلکل ہم پر گئی ہے" لالی نے دانیال کے گالوں کے ساتھ چھیڑ خانی کرتے ہوئے کہا
اللہ نہ کرے میری بیٹی تم پر جائے وہ معصوم ہے اسے معصوم ہی رہنے دو" فصیحہ کی بات پر لالی زور سے ہنسی
"بس اسکو تو ہم اپنا جیسا بنا کر چھوڑیں گے" لالی نے بھی قسم کھائی
سب لوگوں نے ایک ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کیا لالی پوری بھیگی ہوئی تھی اسکے باوجود ہیٹ بھر کر ناشتہ کیا آج وہ مکمل لگی
تھی خود کو ج عرصے بعد جیسے خوشیوں نے دکھوں کا راستہ روک لیا تھا



Novel Galaxy

صرف نکاح اور ولیمہ ہونا تھا مایوں اور مہندی کے فنکشن کا لالی نے منع کر دیا تھا ہندوؤں کی رسمیں تھیں یہ کل
بر آت تھی آج گھر میں ڈھولکی چل رہی تھی چنکو اشعر دانیال اور زمان صاحب غازی کی طرف تھے ایسے میں گھر
میں صرف لڑکیوں کا راج تھا

ہماری دلہن جو کہ لالی صاحبہ تھیں نزاکت تو ان میں بچپن سے نہیں تھی شرم تو کبھی آئی نہیں سب لڑکیوں کے بچ
میں اپنی ڈھولکی کا ڈھول بجا رہیں تھیں
"ملے سر ہمارا تمہارا" وہ اچانک بچ میں شروع ہو گئی
"کیا گارہی ہو لالی" فصیحہ نے پریشان ہو کر کہا
"گانا گارہے ہیں" مزے سے کہا گیا تو وہاں موجود سب لڑکیاں مسکرا اٹھیں اس پاس کی لڑکیاں بھی تھیں اور کچھ
لالی کی دوستیں بھی تھیں

سیاں کے گھر ہے جانا جا کر لے آؤ پاکی
کر لو گانا بجانا رکنے ناپائے ڈھولکی
دن کاٹے ہیں گن گن کے
تھیں لمبی گھڑیاں سال کی
سجنا سے اب ہے ملنا
کوئی راہ دیکھے سسرال کی

اسکے چپ ہوتے ہی سب مل کر گانے لگے فصیحہ ڈھول پر چچ بھار ہی تھی پری کہ ہاتھ میں دف تھ جسے وہ اپنے ہاتھ پر آہستہ آہستہ مار کر بجا رہی تھی لالی نے بھی ڈھول پر تھاپ ڈالی کہ سب جھوم اٹھے

مانگے سے چاند ملے نابے موسم پھول کھلے نا

سہمی سہمی سی کیوں ہے چاہ جانوں نا

جب دل راضی رب راضی

کھیلو یہ دل کی بازی

ہے چار دنوں کا یہ جینا

چھوڑونا بہانے سازی

لالی نے بھی ان لوگوں کے ساتھ گانا گایا اسکی شادی تھی اسے یقین نہیں آ رہا آدھا آج پہلی بار کچھ نار مل ہو رہا تھا اسکی زندگی میں مطلب اسکی نار مل شادی ہو رہی تھی

دوسری طرف غازی کے گھر میں بھی ایسا ہی ماحول تھا لیکن وہاں لالی اور چنکو کیلئے کمرہ سیٹ کیا جا رہا تھا عورتیں تو تھیں نہیں اس گھر میں بس گھر کی ملازمائیں تھیں جو اپنی بچیوں یا جاننے والی لڑکیوں کے لے کر آئی ہوئی تھیں اور

خوب رچ کر ڈھولکی ہو رہی تھی پورے اور نگزیب مینشن کو دلہن کی طرح آج دیا گیا تھا کیونکہ یہاں کی ملکہ آرہی تھی غازی کی کوئین ٹوپی

وہ اپنے کمرے میں کھڑا ہر چیز سیٹ کروا رہا تھا بیڈ کی بیک سائیڈ کی دیوار پر غازی چنکو اور لالی کی بڑی سی تصویر لگی تھی جو اس نے ان تینوں کے ساتھ چترال میں لی تھی

وائٹ کلر کی تھیم تھی پورے کمرے کی ہر چیز پر فیکٹ چنکو کا کمرہ اس نے ویسا ہی سیٹ کروایا تھا جیسے چترال میں تھا سارے لڑکے کاموں میں حصہ لئے ہوئے تھے ازحف کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ لا کر سجادے یہاں کچھ وہ اسلئے بھی خوش تھا کہ ملائکہ نے ہاں کہہ دی تھی لالی کے سمجھانے پر اب بس کل کا انتظار تھا سب کو



آخر کار وہ دن آہی گیا جس کا سب کو مطلب ریڈرز اور رائٹرز کو انتظار تھا ہاں وہ جو اسکے دل کی ملکہ تھی آج وہ اسکی حقیقی ملکہ بننے والی تھی سب اپنی تیاریوں میں مگن تھے ایسے میں وہ شیرنی غازی کی طرف سے بھیجا گیا لباس زیب تن کئے کھڑی چنکو کی شیروانی کے بٹن لگا رہی تھی چنکو بیڈ پر کھڑا تھا "اگر ایک بھی بٹن ٹوٹا یا اس پر کچھ گرایا تو بیٹا درکھنا کہ تم ابھی اپنی لالا کو جانتے نہیں ہو" اس نے گھور کر کہا تو چنکو نے اسے پیار سے دیکھا

"بوٹیفل (بیوٹیفل)" کہہ کر اسکا گال چوم لیا واقعی وہ آسمان سے اتری لال پری لگ رہی تھی ابھی تو وہ تیار نہیں

ہوئی تھی تو یہ حال تھا جب کوثر نواب کی بیٹی سچے گی تو کیا حال ہوگا

"تھنک یو مسٹر چھوٹے خان" اس نے اس کے سامنے بازو پھیلائے تو وہ اس کے سینے سے لگا

"سنو وہاں چھوٹی سی بلو بوٹل ہوگی وہ اٹھا کر دینا" اس نے پیچھے کھڑی بیوٹیشن سے کہا تو اس نے وہ چھوٹی سی بوٹل

اس کے حوالے کی لالی نے اسکا کیپ کھولا تو چنکو نے اپنا ہاتھ آگے کیا جہاں لالی نے تھوڑا سا پرفیوم کا اسپرے کیا اور

پھر اس کے کپڑوں پر لگایا یہ اسکا فیورٹ پرفیوم تھا

"میں جا رہا ہوں بابا کے ساتھ آؤں گا" وہ کہتا ہوا بیڈ سے چھلانگ لگتا بھاگ گیا تھا پیچھے لالی اسے گھور کر رہ گئی پھر

بیوٹیشن کے کہنے پر منہ بناتی ہوئی بیٹھ گئی چار لڑکیاں آئی تھیں اسے تیار کرنے دو بالوں کا حشر کر رہی تھیں دو اس کے

منہ کا بیڑا غرق کر رہی تھیں بقول لالی

کل رات مہندی بھی لگائی گئی تھی اسے بچاری کا سانس روک کر برا حال ہو گیا تھا کیونکہ مہندی کی اسمیل ہی

اتنی بری لگتی تھی لیکن مہندی کا رنگ بہت پیارا آیا تھا سفید ہاتھوں ہر لال رنگ بھلا لگ رہا تھا لوگ تو کہہ رہے تھے

کہ شوہر بہت کرے گا اور لالی کی ہنسی بند نہیں ہو رہی تھی اب وہ کیا بتاتی ہونے والا شوہر تو پہلے ہی محبت میں گوڈو

گوڈو ڈوبا ہوا ہے

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ پورے طریقے سے تیار تھی خود کو شیشے میں دیکھا تو مسکرا اٹھی ہاں وہ دوسری کوثر نواب تھی

جس کے حسن پر اسکا باپ فدا ہوا تھا اور آج وہ غازی کو چت کرنے کیلئے تیار تھی

بالوں کا سائنڈ فٹ بنایا گیا تھا اور پیچھے کے بالوں کا جوڑا بنایا گیا تھا اسمو کی آنز بڑی بڑی پلکیں لال رنگ سے سجے ہوئے ان ہونٹوں پر پڑی بڑی سی نتھ کانوں میں پہنے جھمکے ماتھے پر سچی ماتھا پیٹلے میں نیکیس اسکے جوڑے پر فلاور کلیپس لگا رہے تھے وہ لوگ جب کہ لالی نتھ کو ہٹا کر کھانا کھانے میں لگی ہوئی تھی جو اسے پری دے کر گئی تھی (پری کو بھی غازی نے ڈھونڈ لیا تھا)

اور کچھ رید بعد وہ ریڈی تھی اسکے سر پر دوپٹہ سیٹ کر دیا گیا تھا ہاتھوں میں چوڑیاں پہنا دی گئی تھیں وہ پارلروالی لڑکیاں جاچکی تھیں انتظام یہاں کے لان میں ہی کیا گیا تھا اسلئے سب کاموں میں بڑی تھے تبھی اسکی نظر ڈریسنگ پر پڑے خاکی رنگ لفافے پر گئی جو اسے کچھ دیر پہلے ایک ملازمہ دے کر گئی تھی اسکے نام پر آیا تھا لالی نے وہ لفافہ کھولا اور تو اس میں ایک کاغذ تھا اس نے وہ نکالا جس کے بیچ میں کچھ جملے لکھے تھے "پوچھوں گا نہیں کیسی ہو یقیناً خوش ہوں گی اور خدا تمہیں خوش ہی رکھے آمین میں معافی مانگنا چاہ رہا تھا لیکن سمجھ نہیں آیا کس منہ سے مانگوں اسلئے تم سے معافی مانگنے کے بجائے تم سب سے ہمیشہ کیلئے دور جا رہا ہوں ہو سکے تو رابعہ کو معاف کر دینا اسکا قبر کا امتحان آسان ہو جائے گا خدا تم دونوں کو ہمیشہ رکھے.... تمہارا گناہگار میر گیلانی" لالی نے اس خط کو اچھے سے پڑھا تھا پھر دراز سے لائٹر اٹھایا اور پھر کھڑکی کی طرف آکر کھڑی ہوئی اور پھر اسے آگ لگا دیا جیسے ہی وہ پورا جل گیا اسے چھوڑ دیا

"جاؤ تم سب کو معاف کیا کیونکہ تم سب کا سایہ اپنی زندگی پر نہیں دیکھنا چاہتے" وہ کھڑکی پر کھڑی اس کاغذ کے ٹکڑوں کو ہوا میں اڑتا دیکھ رہی تھی تبھی کوئی دروازہ کھٹکھٹا کر اندر آیا لالی نے مڑ کر دیکھا تو فصیحہ پری اور شبانہ بیگم تھیں

"بھئی آپ کے ہونے والے سیاں جی نابلس ہی نہیں کر رہے" فصیحہ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا
"مطلب" وہ حیران ہوئی تبھی پری ایک لال رنگ کا مخملی موٹا سا بوتل لے کر اسکے سامنے آئی تھی اسے کھولا تو اس میں کڑے تھے لالی نے مسکرا کر پہنچے پہلے ہی اسکے ہاتھ بھر چکے تھے
شبانہ بیگم نے ناجانے کون کون سی دعائیں پڑھی اور اس پر پھونکی تھیں اور پھر اسکی نظرات تاری اور اسکا ماتھا چوما
"خدا نظر بد سے بچائے" ان کے کہنے ہر فصیحہ اور پری نے آمین کہا لالی نے مسکرا کر سب کو دیکھا
تبھی شور اٹھا کہ بارات آگئی ہے

"ہائے اللہ بارات آگئی" لالی کی چیخ نکلی تھی تو ان تینوں نے گھور کر اسے دیکھا
"میری شیرنی ہیرن بن کی بھی اچھی لگتی ہے" شبانہ بیگم نے اسے ٹوکا تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی وہ تینوں بارات کے استقبال کیلئے نیچے چلی گئیں



آسمان کو رنگین کیا تھا آتش بازی سے ڈھول کی تھاپ پر ناچتے لڑکے اور ان میں ہمارا دولہا غازی کالے رنگ کی شیروانی میں سر پر کلہا پہنے لالی سے کم نہیں لگ رہا تھا وہ آسمان سے اتری پری اور یہ کسی ریاست کا شہزادہ نہیں بادشاہ لگ رہا تھا اسکے گلے میں موتیوں کی مالا لٹک رہی تھی پیروں میں پشاوری جوتے پہن رکھے تھے چنکونے بھی چھوٹا سا کلہا پہن رکھا تھا لیکن وہ گولڈن شیروانی میں موجود تھا پیروں میں چھوٹے چھوٹے جوتے پہنے ہوئے تھے آدھی سے زیادہ لڑکیاں تو چھوٹے خان کو دیکھ رہی تھیں جو شہزادہ بنا ہوا تھا ان کے پیچھے ازحف اور اشعر کھڑے تھے جبکہ زمان صاحب اور دانیال لڑکی والوں کی طرف سے تھے

اسے لا کر اسٹیج پر بٹھا دیا گیا کچھ ہی دیر بعد مولوی صاحب آگئے تھے اور پھر نکاح کی تیاریاں شروع کی گئیں غازی اور گواہوں سے سائن کرائے گئے پھر لالی کے کمرے کی طرف گئے ابھی تک غازی کی طرف سے کسی نے بھی دلہن کو نہیں دیکھا تھا سائن کروانے دانیال اور اشعر آئے تھے

"لالہ رخ بنت اسابیل عثمانی آپکا نکاح غازی یزدانی ولد اور نگزیب یزدانی سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے"

دانیال کی آواز گونجی تھی کمرے میں

"ایک منٹ حق مہر کہاں ہے" وہ جو روایتی دلہنوں کی طرح بیٹھی تھی اچانک سے بول پڑی

"وزیر اعلیٰ نے کہا ہے میری چلتی ہوئی سانسیں اور دھڑکتی ہوئی دھڑکنیں لکھ دینا حق مہر میں اور اگر یہ کم لگے تو کہہ دینا کہ جو میرا ہے وہ سب تمہارا ہے" اشعر نے مسکرا کر غازی کی کہی ہوئی بات بتائی

"اچھا پھر ٹھیک ہے" وہ اب پھر سے خاموش ہو کر بیٹھ گئی تھی پیچھے پری شبانہ بیگم اور فصیحہ کھڑے تھے

"لالہ رخ بنتِ اسماعیل عثمانی آپکا نکاح غازی یزدانی ولد اورنگزیب یزدانی سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے "

"قبول ہے "

"قبول ہے "

"قبول ہے "

اسکے تین بار کہنے پر قلم اور نکاح نامہ اسکے سامنے کیا لالی نے سائن کرنے سے پہلے نکاح نامے کو اچھے سے دیکھا پھر سے جھوٹا نکاح تو نہیں تھا نا پھر تصلی کرنے کے بعد سائن کر دیے پھر وہ لوگ باہر آگئے وہاں غازی کا نکاح ہوا اور پھر کچھ ہی دیر بعد وہ پرمینینٹلی لالہ رخ یزدانی بن گئی تھی نا صرف یہ بلکہ غازی نے چنکو کی کسٹڈی میں بھی اپنا نام لکھوایا تھا جسکے بعد وہ بھی اٹیل یزدانی بن گیا تھا نکاح ہونے کے بعد ایک عورت غازی کی طرف آئی

"وہ ہم سب اپنا کام کر لیں " ان لوگوں نے غازی سے پوچھا

"جی ضرور پری آپکو لالی کے پاس لے جائے گی " اس نے قریب سے گزرتی پری کو آواز دی اور پھر ان سب کو اندر بھیج دیا



لالی کو لاؤنج میں بٹھایا دیا تھا اسکے سر پر نیٹ کا گھونگھٹ ڈالا ہوا تھا تبھی عورتوں کا ایک ٹولہ شاید پورے پنجاب کی تھیں چل کر اندر آئیں انکے آگے پری تھی اور ان میں سے بہت سی عورتوں کے ہاتھوں میں شاپرتھے فصیحہ جولالی کے برابر میں بیٹھی تھی اتنی ساری عورتوں کو دیکھ کر کھڑی ہو گئی وہ سب عورتیں لالی کے سامنے کھڑی ہو گئیں کچھ بزرگ تھیں اسلئے صوفوں ہر بیٹھ گئیں جبکہ لالی بڑے والے صوفے کے پیچ و پیچ بیٹھی تھی تبھی اسکی ناک سے کچھ عجیب سی بو ٹکرائی وہ شاید لبان کی دھنی تھی اسکا گھونگھٹ اٹھایا گیا ٹیبل پر لبان پڑا تھا لالی کو ہوا میں آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی تھی

تبھی ایک عورت آئی اور اس نے لال مرچوں سے اسکی نظر اتاری اور لبان میں جلادی افف اسکی دھانس لالی کو کھانسی اٹھی تھی

"امی یہ کیا ہو رہا ہے" فصیحہ نے شبانہ بیگم سے کہا جو خود پریشان تھیں اتنی ساری عورتوں کو دیکھ کر تبھی ایک اور عورت آئی اور اسکی نظر نمک سے اتاری کسی نے کپڑے کا ٹکڑے سے کسی نے چونے سے کسی نے پانی سے ناجانے کیسے کیسے نظر اتاری گئی تھی اسکی کہ آکسی حالت بگاڑ دی تھی اسکا انہیلر اسے پکڑا دیا گیا تھا جو اس نے بار بار استعمال کیا تھا یہ عورتیں تو غازی کی دلہن کی نظریں اتارنے کیلئے آئی تھیں اور ساتھ ساتھ اسے تحفے دئے تھے ان سب نے جولالی کے سامان میں رکھوا دئے گئے تھے ان کے جاتے ہی لالی صوفے پر ڈھے سی گئی تھی "یار کوئی پانی کا پوچھ لے" اس نے دہائی دی تو پری اس کیلئے پانی لائی جو وہ جلدی سے پی گئی "اور لاؤ" اس نے ایک اور گلاس پانی منگوایا اور وہ بھی گھٹا گھٹ پی گئی

"کبھی ہم نے اتنا صبر غنڈوں کو مارتے ہوئے بھی نہیں کیا جتنا آج کرنا پڑا ہے" وہ تھکی تھکی سی بولی تو ان سب نے مسکراہٹ دبائی

"یہ دیکھو ابھی سے تھک گئی ابھی تو پوری رات باقی ہے" فصیحہ نے اسکے برابر میں بیٹھ کر اپنا کندھا اسکے کندھے پر مارتا تو اسکے گالوں پر لالی چمکی تھی

"چپ کر جاؤ موٹی عورت اپنی بچی کو دیکھو جا کر نا جانے کہاں ہو گی وہ" لالی نے اپنی جھپ مٹاتے ہوئے کہا تو وہ اسکے بازو پر پنچ مارا کر اٹھ گئی تبھی چنکو پری کے پاس آیا

"ہم تو دلہن کے جائیں گے" چنکو کی بات پر لالی کی ہنسی نکلی

"جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہو رہا" پری نے بھی زبان چڑھائی



Novel Galaxy

باہر بیٹھے غازی کی نظریں اندرونی دروازے کی طرف تھیں اسکا صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا تبھی اسکی نظروں کے سامنے لال رنگ کے دوپٹے کے سائے میں اسے باہر لایا گیا غازی کی نظریں مکمل ساکت ہوئی تھیں تبھی بیک گراؤنڈ میں سونگ پلے ہوا تھا

آؤ سناؤں تمہیں ایک کہانی

جہاں کا تھارا جا وہاں کی تھی رانی

سنوچندہ سنوچندہ سنوچندہ

لالی آنکھیں نکالے ان ہزاروں لوگوں کو دیکھ رہی تھی تبھی نظر سامنے غازی پر ٹھہری جو چند قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا لالی مسمرانز ہوئی تھی اچانک سے اور اسی وجہ سے وہ سب کو چھوڑ کر خود آگے بڑھ گئی جلدی سے غازی مسکراہٹ دبا کر نیچے اتر اور اسکا ہاتھ تھاما پیچھے سب ارے ارے کر کے وہ گئیں تھیں غازی نے اسے سنبھال کر اوپر چڑھایا تو زاعشہ نے ایک زور سے سیٹی ماری پورے ہال میں ہوٹنگ ہوئی تھی جس کی وجہ سے لالی بھی ہوش میں آئی لیکن اب تک وہ بیٹھ چکی تھی سامنے پوے پنجاب کے لوگ کھڑے تھے

شبانہ بیگم اور زمان صاحب اوپر آئے اور غازی کو سلامی دی پھر دانیال اور فصیحہ نے بھی سلامی دی اور پھر اشعر اور عائشہ نے اسکے بعد ازحف نے لالی کو تحفے میں ایک گولڈ کاسیٹ دیا تھا ملائکہ نے الگ سے سونے کے جھمکے اور غازی کو رسٹ واپس دی تھی پھر آہستہ آہستہ لوگوں نے آکر سلامی دی کہ انکے برابر رکھی ہوئی ٹیبل تحفے تحائفوں سے بھر گئی

"چلو اب زرا اصلی رسمیں ہوائیں تھوڑی" پری نے اوپر آکر کہا اسکے ساتھ عائشہ زاعشہ فصیحہ اور ملائکہ تھے

"کونسی رسمیں" غازی سے پہلے لالی بول اٹھی

"ارے دودھ پلائی کی رسم" فصیحہ نے لالی کو آنکھیں دکھائیں جنہیں وہ نظر انداز کر گئی

"کوئی ایسی ویسی رسم نہیں ہوگی جس میں سر کو پیسے دینے پڑیں" لالی نے صاف صاف انکار کیا اسکے سر کہنے ہر
غازی نے گھور کر اسے دیکھا

"لالی اب بھی سر" زاعشہ نے اسکے دلہن ہونے کا احساس کئے بغیر ایک دھموکا اسکی کمر میں جڑا
"ہمارا مطلب غغ غازی" اس نے جلدی سے کہا تو غازی کے ہونٹ مسکرائے

"یار کیا ہو رہا ہے یہ ہم یہاں رسم کرنے آئے تھے شاید" پری نے سب کا دھیان اسکی طرف کروایا
"ہاں دیکھیں غازی بھائی یہ دودھ پلائی کی رسم ہوتی ہے جس میں پہلے دولہا پیتا ہے پھر دو لہن لیکن اس سے پہلے
نیگ دینا پڑے گا" عائشہ نے ساری بات سمجھائی

"اچھا بتاؤ کتنا نیگ چاہئے میری بہنوں کو" غازی کی بات پر لالی نے سلگتی ہوئی نظروں سے سب کو دیکھا
"دولاکھ" ہم آواز ہو کر کہا تھا ان سب نے ان سب کی بات پر لالی کو حیرت کا جھٹکا لگا
"ایکسیکوز می کس بات کے دولاکھ اس پانی ملے ہوئے دودھ کے تو معاف کرنا نہیں چاہئے" لالی نے بھی دو ٹوک
ہو کر کہا تو سب نے منت بھری نگاہوں سے غازی کو دیکھا

"آج میں بہت خوش ہوں اسلئے ان سب کی خواہش ضرور پوری کروں گا" غازی کی بات پر لالی کے چہرے پر
اچانک سے مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ چھپا گئی از حنف نے غازی کے اشارے پر چیک دیا تھا انہیں وہ سب خوشی
سے جھوم اٹھی تھیں

"لا لا گھر چلیں کیا" چنکو شاید تھک گیا تھا آئے اس کے پاس آکر بولا

"کھانا کھایا آپ نے پہلے" لالی کے بجائے غازی نے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا
"اچھا پھر اب ہم گھر چلیں گے آج تو میں بھی بہت تھک گیا ہوں" غازی نے لالی کو ایک آنکھ ونگ کی اور پھر زمان
صاحب اور شبانہ بیگم کے پاس چلا گیا اور کچھ دیر بعد وہ ایک چادر اور قرآن کو ساتھ لئے اسکے پاس آئے بڑی سی
چادر اس کے سر پر ڈالی

"یار یہ کیا بد تمیزی ہے" لالی سخت جھنجھلائی ویسے ہی اس نے کونٹیکٹ لینس لگا رکھے تھے دانیال نے قرآن تھاما
فصیح اور پری نے اسکا ایک ایک ہاتھ تھام لیا شبانہ بیگم اس سے مل کر رونے لگیں
"امی بس کر دیں ہماری رخصتی ہو رہی ہے آپکی نہیں" اسکی زبان میں کھجلی ہوئی تھی کہ شبانہ بیگم اسکی کمر سہلاتے
سہلاتے اسے ایک دھموکا جڑ چکی تھیں

"بکو اس بند نہیں کر سکتیں تم اپنی" اسکے کان میں ہی کہا انہوں نے اس سے پہلے اس سے کوئی اور ملتا وہ جھپاک سے
جا کر گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھی چنکو بھی اسکے ساتھ بیٹھ تھا ازحف ڈرائیونگ سیٹ پر تھا غازی زمان صاحب دانیال
اور اشعر سے مل کر گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا

لالی اور چنکو پیچھے بیٹھے گزرتے نظاروں سے لطف اٹھا رہے تھے لالی نے اپنا گھونگھٹ اٹھا دیا تھا اسلئے اب وہ ریلیکس
تھی

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ لوگ اور نگزیب مینشن پہنچے تھے یہ وہ جگہ تھی جہاں وہ چور بن کر آئی تھی اور اب یہاں کی
ملکہ بن کر آرہی تھی

ان کے پہنچتے ہی وہاں ایک دفعہ پھر آتش بازی ہوئی تھی اور یہ آتش بازی پہلے والی سے زیادہ روشن تھی ڈھول والے تو شاید آج پوری رات بجانے کیلئے بلائے گئے تھے نوٹوشوٹ بھی جاری تھا چنکو کو نیند آرہی تھی اس لئے وہ ازحف کی گود میں تھا تبھی کچھ لڑکیوں نے لالی کو گاڑی سے نکالا اور اسے لئے گھر کے اندر داخل ہوئیں جہاں اس پر پھولوں کی برسات کی گئی تھی غازی نے اسکا ہاتھ تھاما ہوا تھا اسے لاؤنج میں لا کر بٹھا دیا گیا غازی اسکے برابر میں ٹکا چنکو ازحف کے کندھے پر سر رکھے سب دیکھ رہا تھا

"چلیں اب آپ دلہن کا گھونگھٹ اٹھائیں گے" کسی کی شوخ آواز پر لالی کو ہنسی آئی تھی مگر وہ کنٹرول کر گئی غازی نے بھی ہنستے ہوئے لالی کے اوپر موجود چادر آہستہ سے ہٹادی تو دیکھا محترمہ ہنس رہی ہیں تو وہ بھی ہنس دیا اور پھر جو رسمیں شروع ہوئیں کہ لالی کی کی کمر توڑ دی دلہن بنا بھی آسان نہیں ہوتا یہ ساری عورتیں الگ الگ زبانوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھتی تھیں ان سب کی الگ الگ رسمیں تھیں

"اب باقی کل کریں گے نا" لالی نے معصومیت سے آخر کہہ ہی دیا تو عورتوں کے ساتھ غازی اور ازحف بھی ہنس پڑے تبھی کوئی بزرگ عورت آگے آئیں اور لالی کے سر سے بڑے بڑے نوٹ وارے اور پھر اسے غازی کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا چنکو بھی اب تک سوچکا تھا

لالی نے پورا کمرہ اچھے سے دیکھا پورا کمرہ پھولوں سے بھرا ہوا تھا تحفے تو بھرے ہوئے تھے جگہ کم پڑی تو زمین پر رکھ دئے گئے تھے کتنا خوبصورت تھا مناسب اس فائنلی اتنی مشکلات سہنے کے بعد خوشیاں مل ہی گئیں

تبھی دروازہ کھلا اور وہ اندر آیا غازی دروازہ بند کر کے اسکی طرف آیا جہاں وہ بیڈ کے بیچ بیٹھی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی وہ آہستہ سے آکر اس کے پاس بیٹھا

"فائنلی کوئین آہی گئی اپنے محل میں" غازی نے ہنستے ہوئے بات کا آغاز کیا ہنسی تو رک ہی نہیں رہی تھی
"افلورس آنا تو تھا" لالی بھی مسکرائی

"بہت پریشان کیا ہے تم نے مجھے" غازی نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اسکا بایاں ہاتھ پکڑا اور اسکی رنگ والی فنکر پر اپنے ہونٹ رکھے

"ہاتھ چھوڑو ہمارا" لالی نے اچانک سے کہا تو غازی نے اسکی طرف دیکھا

"منہ دیکھائی کہاں ہے ہماری" اس کے سوال پر وہ ہنستا ہوا اٹھا اور اپنی الماری کی طرف گیا جہاں اس کیلئے کافی کچھ تھا لیکن اس نے صرف ایک بلورنگ کا مخملی بوکس اٹھایا جو بڑا تھا اور اسے لا کر اسکے سامنے کیا لالی نے تجسس سے وہ

پکڑا اور کھولا تو حیران رہ گئی اس میں ایک تاج تھا ڈائمنڈ کا جس پر کوئین لکھا تھا

"کہا تھا نا کوئین ہو" اسکی بات پر وہ مسکرا اٹھی غازی نے وہ کراؤن اس میں سے نکالا اور اسکے سر پر رکھ دیا

"ویسے کیسے لگ رہے ہیں ہم" اس نے چمک کر پوچھا

"اُمم بلکل کوئین" اسکی بات پر دونوں ہنس اٹھے تھے اور دوران کی قسمت بھی

آؤ سنائیں ایک واقعہ سہانا

جہاں کی تھی لالی سلطانہ
وہیں کا تھا غازی دیوانہ
کہیں مٹی ہے عشق کبھی
نفرت بھی سر بازار بکی
کہیں خدا کے پاک رشتے
بنائے ان زمینی خداؤں نے سستے
کہیں انصاف کی بھوک
تو کہیں آنسو بے مول
علی نے نفرت کا تانتا باندھا
میر نے بھی سر پر کفن باندھا
نکلے تھے انصاف کی تلاش میں
رابیعہ نے بھی پتہ پھینکا تاش میں
کہانی میں تھے کچھ حسین کردار بہت
جیسے کوثر آئمہ جنید بہت
ہر کہانی کا ایک نیا اور عجیب موڑ

لالہ رخ نے سب کو دی شہ مات بہت
ان سب میں ایک وہ بھی تھا
ہاں اسانیل عثمانی وہ بھی تھا
یہ تھا گناہگار سب سے بڑا
ہاں یہ لالی کا باپ بھی تھا
جہاں بات کھیل میں تاش کی ہو
پھر وہاں کیوں ناشطرنج بھی ہو
جہاں شیطانوں کا باپ ہو
پھر وہاں کیوں ناچھوٹا خان ہو
یہ ہے اٹیل عرف چنکو
چترال میں کیوں نا اس کاراج ہو
دو تھیں عائشہ اور زاعشہ
کہتے ہیں انہیں ڈرپوک شیرنیاں
ان پر پاشا کا کردار بڑا ساشا
اسانیل نے کھیلا خونی کھیل

چھین لیا لوگوں کو ختم کیا کھیل
لیکن ابھی رہتی تھی وہ سلطانہ
جس نے ابھی اپنے گھر کو تھا بنانا
لیکن قیامت ایسی کہ لٹ گیا سب
برباد ہوا سب مگر ہونا تھا انصاف اب
لالہ رخ نے بھی آگ لگائی
اسکی محنت کی کمائی جلانی
چاروں اور لگی تھی آگ بہت
ادھورا تھا لیکن تھا انصاف بہت
کہانی میں میر نے بڑا خواب دیکھا
عرصے بعد وہ اٹھا تو سب نے دیکھا
ندامت سے جھکے تھے کندھے اور سر
لیکن وہ کہاں تھی جس نے جھکایا تھا سر
لالی نے سب کو چھوڑا اور ہو گئی دور
غازی نے زمین اور آسمان ایک کیا

لیکن وہ چلی گئی تھی شاید بہت دور
تین سال کا عرصہ بہت تھا مگر گزر گیا
سب کو سب کی قسمت کا تار امل گیا
لیکن کچھ تھے ایسے جو تھے اکیلے
پھر انہیں بھی انکی قسمت کا فیصلہ مل گیا
کہانی میں انصاف تھا باقی
علی کا نکاح نکلا جھوٹا اور رہ گیا اکیلا
پری کو بھی لالی نے غائب کر دیا
اسی سب میں وہ حسین چڑیل مر گئی
کچھ قسمت نے ڈسا اور کچھ محبت کھا گئی
میر بھی ہوا تنہا چھوڑ گیا شہر کو چا اور یہ گلی
چلا گیا کہیں دور اور بن گیا چراغ
کیونکہ دامن پہ تھا اس کے محبت کا داغ
اس سب میں غازی نے اسے کر لیا قید
لیکن بات وہی سچ ہے

شیرنی کو کوئی نہیں کر سکتا قید
یہ تھی انصاف کی کہانی
آج عرصے بعد یاد آئیں نانی
جو کہتی تھیں یہاں ہر کوئی اپنا پرایا
خدا کی ذات کے علاوہ کوئی نہیں سرایا

ختم شدہ  



ضروری نہیں ہر کہانی میں ہر کردار کا پیپی اینڈ ہو ہمارے نزدیک انصاف بہت اہم ہے جو ہم نے اپنے طریقے سے
کیا اور ہم جانتے ہیں کچھ جگہوں پر آپ لوگوں کا دل خراب ہوا ہو گا آپ لوگ روئے ہوں گے تو اس کیلئے ہم
معافی کے طلب گار ہیں یہ ہماری پہلی کاوش تھی جو آج اختتام پذیر ہوئی بہت جلد ایسی ہی ایک اور کہانی کے ساتھ
آئیں گے